جلد سوم

کتاب تیسیر الوصول الی جامع الاصول من احادیث الرسول مترجم اردو

جو تبزییمات قلیلہ اصل تجرید الاصول مؤلفہ

قاضی القضات شرف الدین ہبۃ اللہ بن عبد الرحیم البارزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہے

(در علم حدیث) مسمّٰی بہ

تلخیص الصحاح

سنہ ۱۹۰۲ء

سنہ ۱۳۲۰ ہجری

مترجمہ

منشی عالم مولوی فاضل عالیجناب مولوی سید ابو الحسن محمد محی الدین خانصاحب جسٹس ہائی کورٹ سرکار نظام خلد اللہ ملکہ فرزند اصغر عالیجناب معلی القاب قدوۃ المحققین عمدۃ المتکلمین مولانا مولوی محمد مؤید الدین خانصاحب مرحوم سابق جوڈیشل سکرٹری سرکار عالی فرزند حضرت عارف کامل و عالم عامل افضل العلماء اشرف الفضلاء مولانا مولوی رشید الدین خانصاحب مرحوم دہلوی امام علم مناظرہ

باہتمام

محمد الدین خان و شیخ عبد الحی تاجران کتب و مالکان مطبع صدیقی لاہور

مطبع صدیقی لاہور میں حلیہ طبع سے آراستہ ہوئی

فہرست بعض کتب دینیہ مطبع صدیقی واقع شہر لاہور

تفسیر ترجمان القرآن بلطائف البیان مصنفہ نواب محمد صدیق حسن خان صاحب مرحوم۔ یون تو بہت سی تفسیر اردو مین ہین لیکن یہ تفسیر اپنی طرز کی ایک نرالی ہی تفسیر ہے۔ اول تو تمام عربی کی تفاسیر (ابن کثیر وغیرہ) کو یکجا جمع کر دیا ہے دوسرے قرآن کی تفسیر اول تو آیات قرآن سے کی ہے پھر صحیح حدیثون سے پھر اقوال صحابہ اور تابعین سے۔ غرض اس سے زیادہ معتبر تفسیر کا اردو ملنا مشکل بلکہ ناممکن ہے یہ کتاب پہلی۔ دوسری۔ تیسری۔ چوتھی۔ پانچوین۔ چھٹی۔ ساتوین۔ آٹھوین۔ نوین۔ دسوین۔ گیارہوین۔ بارہوین۔ تیرہوین۔ چودھوین۔ پندرہوین۔ سولھوین۔ ...... ہر ایک جلد علیحدہ علیحدہ بھی مل سکتی ہے قیمت ہر ایک جلد (عـہ) ایک روپیہ آٹھ آنہ جملہ قیمت (للعہ) چوبیس روپیہ محصول ڈاک بذمہ خریدار

تسہیل القاری ترجمہ اردو صحیح بخاری مع شرح نیل الاوطار و فتح الباری قیمت پارہ اول (ع) ایضاً دوم (ع) ایضاً سوم دو جلد (ع) ایضاً چہارم (ع) ایضاً پنجم (عـہ) بخاری شریف جو کتاب اللہ کے بعد اصح الکتب ہے محتاج تعریف نہین ہر مسلمان اسکی ضرورت کو محسوس کرتا ہے۔ اس کے ترجمہ کی بہت دفعہ کوشش ہوئی ہے لیکن ایسا بامحاورہ ترجمہ اور ایسی جامع شرح اردو مین۔ اب تک ہندوستان بھر مین کہین نہین چھپی تھی۔ مترجم صاحب مولوی وحید الزمان صاحب ہین۔ شرح ایسی جامع لکھی ہے کہ پھر کسی دوسری شرح کی ضرورت ہی نہین رہتی۔ پانچ پارے چھپ چکے ہین۔ شائقین ان کو خریدکر لطف اٹھائین اور ہماری حوصلہ افزائی کرین تاکہ ہم آیندہ باقی پارون کو بھی جلد آپکے سامنے پیش کرسکین کل پارون کی قیمت گیارہ روپیہ آٹھ آنہ ہے (للعہ)

صحیح مسلم شریف مترجم اردو کامل مع شرح صحیح بخاری اور صحیح مسلم علم حدیث کی منتخب کتابین ہین بخاری اگر آفتاب حدیث کی آفتاب ہے تو یہ مہتاب ہے۔ انکی صحت کی نسبت سب کو اتفاق ہے۔ ترجمہ نہایت سلیس شستہ جامع۔ کل قیمت پندرہ روپیہ (صہ)

کشف المغطا ترجمہ اردو کتاب موطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ امام مالک صاحب رحمۃ اللہ کی کتاب موطا کہ جو حدیث کی ایک مستند کتاب ہے۔ اردو مین ترجمہ مع شرح ایک جلد مین کامل ہوا ہے مترجم صاحب بھی وحید الزمان صاحب ہین جنکی علمیت کا آج ہندوستان بھر مین شہرہ ہے اردو نہایت شستہ اور سلیس ہے قیمت (ع) دو روپیہ آٹھ آنہ

سنن نسائی مترجم اردو کامل در دو جلد انہین صاحب نے اس کتاب کا اردو مین ترجمہ کیا ہے اور اردو مین شرح لکھی ہے۔ یہ کتاب بھی صحاح ستہ کا جزو اعظم ہے۔ اور مستند کتابون مین سے ہے جنپر اہل اسلام کا مدار ہے قیمت پانچ روپیہ (صہ)

سنن ابوداؤد مترجم اردو کامل چار جلد اس کتاب کی صحت کی نسبت کس کو شک ہوسکتا ہے ابن اعرابی کا اسکی نسبت قول ہے کہ اگر کسی کے پاس قرآن شریف اور ابوداؤد کے سوا کچھ بھی نہ ہو تو بھی انسے کسی اور کی احتیاج نہ ہوگی

مولوی بدیع الزمان صاحب نے بڑی محنت اور جانفشانی سے اسکا ترجمہ مع شرح سلیس اردو میں کیا ہے قیمت (ے) چھ روپیہ

سنن ابن ماجہ مترجم اردو کامل در تین جلد حدیث کی معتبر و مستند کتاب ہے۔ ترجمہ سلیس اردو میں کیا گیا ہے۔ شرح اس خوبی سے لکھی ہے کہ قابل دید ہے۔ قیمت (ے) چھ روپیہ

اقتباس الانوار من کلام الغفار مصنفہ مولوی شیخ عبید اللہ صاحب مرحوم صاحب تحفۃ الہند اس میں مصنف مرحوم نے قرآن شریف کی تمام مضامین کی ایک فہرست بنادی ہے ہر ہر مضمون کے متعلق جو آیات ہیں مع حوالہ رکوع و سیپارہ مع ترجمہ درج کردیا ہے جسکے پڑھنے سے ہر ایک آدمی قرآن شریف پر احاطہ کرسکتا ہے۔ اور ہر ایک مسئلہ کے متعلق آیات قرآنی آسانی سے نکال سکتا ہے۔ عجیب کتاب لاجواب ہے۔ آجتک ایسی کتاب دنیا بھر میں نہیں چھپی تھی۔ کسی گھر کو اس کتاب سے خالی نہیں ہونا چاہیے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ کم ازکم ایک دفعہ تو مضامین قرآن کریم سے آگاہی حاصل کرے۔ خصوصا واعظین کو تو چاہیے کہ اسے حرز جان بنا کر رکھیں قیمت (عہ) ایک روپیہ بارہ آنہ

تیسیر القرآن و تسہیل الفرقان مؤلفہ مولوی سلیم اللہ صاحب اس میں قرآن شریف کے تمام الفاظ کو ابجد کے لحاظ سے ترتیب دی ہے اور ہر ایک کے ساتھ اردو معنے لکھے ہیں۔ اپنی طرز کی پہلی کتاب ہے۔ اللہ تعالی مصنف کو جزا خیر دے عجیب کام کیا ہے گویا دریا کو کوزے میں بھر دیا ہے۔ ایک چھوٹے سے رسالے میں ہر ایک لفظ قرآن مجید کو مع معنے بیان کیا ہے۔ اور ترتیب ایسی اچھی رکھی ہے کہ ذرہ وقت نہ ہو۔ کوئی جیب اس کتاب سے خالی نہ ہونی چاہیے۔ اور کوئی گھر اس چراغ سے بے چراغ نہ ہونا چاہیے قیمت ۵ پانچ آنہ

سبیکۃ الذہب الابریز فی فہرس الکتاب العزیز اسی مضمون کی کتاب فارسی زبان میں ہے شیریں زبان سونے پر سوہاگہ کا کام دے رہی ہے مولفہ مولوی بدیع الزمان صاحب ہے قیمت (۸) آٹھ آنہ

الفوائد المجموعہ فی الاحادیث الموضوعہ مؤلفہ امام شوکانی ہے اس میں ان تمام حدیثوں کا بیان کردیا ہے جو اصل میں موضوع یعنے بناوٹی ہیں لیکن حدیث میں ملگئی تھیں اور محدثوں نے بعد میں چھان بین کرکے ان کو علحدہ کیا ہے اردو سلیس اور عام فہم ہے۔ قیمت (عصہ) ایک روپیہ چار آنہ۔

موضوعات کبیر مترجم اردو۔ مؤلفہ ملا علی قاری یہ کتاب بھی جھوٹی حدیثوں کے بیان میں ہے جیساکہ نام کتاب سے ظاہر ہے قیمت (۱۲) بارہ آنہ

المصنوع فی الاحادیث الموضوع ایک چھوٹا سا رسالہ مؤلفہ ملا علی قاری کا ہے اس بیان میں کہ جھوٹی حدیثیں تمیز ہوسکیں صحیح حدیثوں سے قیمت (۱؎) پانچ پیسے

بلوغ المرام مترجم اردو۔ علم حدیث کی ایک مستند کتاب ہے کئی دفعہ متواتر چھپ چکی ہے اب پھر چھپی ہے قیمت (عہ) ایک روپیہ بارہ آنے

حصن حصین مترجم اردو۔ اس میں تمام وظائف جو قرآن اور حدیث سے ثابت ہیں درج ہیں کوئی گھر اس سے خالی نہ ہونا چاہیے

اور کوئی زبان اس سے نا آشنا نہ ہونی چاہیے (۸ر) آٹھ آنہ

ظفر جلیل شرح حصن حصین یہ اس کتاب کی شرح ہے اور مطبع صدیقی مین بہایت خوشخط چھپی ہے قیمت (عہ) ایک روپیہ

فقہ محمدیہ و طریقہ احمدیہ مؤلفہ شیخ محی الدین صاحب مرحوم۔ قیمت حصہ اول ۵ر ایضاً دوم ۵ر ایضاً سوم ۵ر ایضاً چہارم ۶ر ایضاً پنجم ۴ر ششم ۴ر اس کتاب سے بڑھکر بچون اور عورتون کے لیے کوئی کتاب زیادہ مفید نہین ہو سکتی۔ آجتک جتنی کتابین بچون کے لیے لکھی گئی ہین ان مین یہ نقص رہا ہے کہ اصل مسئلہ کو اُن کے سامنے پیش نہین کیا جاتا۔ اس مین یہ خوبی ہے کہ تمام مسائل قرآن شریف اور حدیث شریف کے لفظی معنون مین بیان کیے گئے ہین۔ اور جہان سے مسئلہ لیا ہے اُس کا حوالہ حاشیہ پر دیدیا ہے تاکہ اگر کسی مسئلہ مین اختلاف ہو تو اصل سے دیکھ لیا جاوے غرض بچون کے لیے یہ ایک تحفہ نادر ہے۔ اردو بالکل سلیس اور عام فہم۔ اس کے چند حصے ہین۔ پہلے۔ دوسرے۔ اور تیسرے مین تمام مسائل عبادات۔ چوتھے اور پانچوین مین تمام مسائل معاملات ختم ہوئے ہین کل قیمت (عمار)

فتح المغیث لفقہ الحدیث مصنفہ نواب محمد صدیق حسنخان صاحب مرحوم عبادات و معاملات کے متعلق حدیثین جمع کی ہین قیمت (۲ر) دو آنہ۔

نجات المومنین۔ چالیس حدیثین۔ جن کی نسبت کسی کو بھی اختلاف نہین اُنکا ترجمہ سلیس اردو مین کیا گیا ہے (۱ر)

البلاغ المبین۔ حصہ اول مصنفہ شیخ محی الدین صاحب مرحوم۔ اس مین کل مسائل عبادات کے متعلق صحیح صحیح مع حوالہ قرآن و حدیث بیان کیے گئے ہین اردو خوانون کے لیے یہ ایک نعمت بے بہا ہے کتاب کیا ہے گویا لب لباب قرآن مجید اور صحاح ستہ کا ہے اس قدر مقبول ہے کہ آئے دن چھپتی ہے زبان عام فہم ہے۔ قیمت (عا) دو روپیہ

غنیۃ الطالبین مترجم اردو بر حاشیہ فتوح الغیب مترجم اردو ہر دو از تصانیف پیران پیر حضرت محبوب سبحانی مقبول بارگاہ یزدانی شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ اسکی تعریف مین پیر صاحب ممدوح کا نام ہی کافی ہے

تفسیر سورہ فاتحہ مترجم اردو از تصنیف امام حسین رضی اللہ عنہ اس مین مفصلہ ذیل مسائل حل کیے ہین (۱) سورہ فاتحہ کی تفسیر (۲) سورہ فاتحہ کیون ام الکتاب کہلاتی ہے (۳) خدا تعالی اور انسان مین تعلق کس طرح مستحکم ہو سکتا ہے (۴) کس طرح سورہ فاتحہ کی ہر آیت مین قرآن کی ہر منزل کی تعلیم درج ہے۔ قیمت (۴ر) چار آنہ

مبادی الاسلام مسائل ارکان اسلام ترتیب وار اور نقشہ وار درج ہین عام بچون کے لیے یہ کتاب بہایت ضروری ہے قیمت (۲؍) اڑہائی آنہ

زجر العاصی عن قرب المعاصی یہ حدیث کی ایک عمدہ کتاب ہے مصنفہ مولوی الٰہی بخش صاحب قیمت (۵ر) پانچ پیسے

المشتہران
محمد محی الدین خان و شیخ عبد الحی تاجران کتب و مالکان مطبع صدیقی واقع لاہور محلہ سلوہوان

فہرست مضامین تلخیص الصحاح ترجمہ اردو تیسیر الوصول جلد سوم

تمت

كِتَابُ الدِّيَاتِ وَفِيْهِ سِتَّةُ فُصُوْلٍ

NG ESTATE LIBRARY
Oriental Section
PRINTED BOOKS

کتاب الدیات

(خونبہا کے بیان مین) جس مین چھ فصلین ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِيْ دِيَةِ النَّفْسِ

پہلی فصل

جان کی دیت کے بیان مین

۱ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ خَطَأً فَدِيَتُهٗ مِنَ الْاِبِلِ مِائَةٌ ثَلٰثُوْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَثَلٰثُوْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَثَلٰثُوْنَ حِقَّةً وَعَشَرَةُ ابْنِ لَبُوْنٍ ذَكَرٍ اَخْرَجَهٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ اِلَّا فِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا دُفِعَ اِلٰى اَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ فَاِنْ شَاءُوْا قَتَلُوْا وَاِنْ شَاءُوْا اَخَذُوا الدِّيَةَ وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ حِقَّةً وَثَلٰثُوْنَ جَذَعَةً وَاَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً وَمَا صُوْلِحُوْا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ وَذٰلِكَ لِتَشْدِيْدِ الْعَقْلِ وَالْمُرَادُ بِالْعَقْلِ هُنَا الدِّيَةُ وَلَمَّا كَانَ الْقَاتِلُ يَجْمَعُهَا وَيَعْقِلُهَا بِفِنَاءِ اَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ لِيَقْبَلُوْهَا مِنْهُ سُمِّيَتْ عَقْلًا ترجمہ

عمرو بن شعیب کے دادا سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خطا قتل کیا جاوے تو اس کی دیت (خونبہا) اونٹون مین سے سو اونٹ ہین (بدین تفصیل کہ) تیس بنت مخاض[1] اور تیس بنت لبون[2] اور تیس حقہ[3] اور دس ابن لبون[4] نر۔ اصحاب سنن اس کے راوی ہین۔ لیکن ترمذی کی روایت مین مذکور ہے کہ جو شخص کسیکو عمداً قتل کرے پس ایسا قاتل مقتول کے اولیاء کے سپرد کردیا جائے اگر وہ چاہین اسکو قصاص مین قتل کر ڈالین اور اگر چاہین تو اس سے دیت لین (اور اسکی حسب تفصیل ذیل سو اونٹ ہین) تیس حقہ[5] تیس جذعہ[6] اور چالیس حاملہ اونٹنیان اور جسپر اولیاء مقتول مصالحت کرین وہ انکو دینا چاہیے اسمیں

---

۱ برس بھر کی اونٹنی جسنے دوسرے برس مین قدم رکھا ہو ۲ دو برس کی اونٹنی جسنے تیسرے مین قدم رکھا ہو ۳ تین برس کی اونٹنی جسنے چوتھے مین قدم رکھا ہو ۴ یعنے دس نر اونٹ دو برس والے جسنے تیسرے مین قدم رکھا ہو ۵ تین برس کی اونٹنیان جسنے چوتھے مین قدم رکھا ہو ۶ چار برس کی اونٹنیان جسنے پانچوین مین قدم رکھا ہو ۱۲

دیت بحث ہو اور عقل سے بیان دیت مراد ہو اسلیے کہ قاتل ان سب کو اکٹھا کرکے اولیاء مقتول کے صحن مین باندہ دیتا ہے تاکہ وہ اُس کو قبول کرلین اسوجہ سے اسکو عقل سے[1] موسوم کیا۔

۲۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دِيَةِ الْخَطَاءِ عِشْرُوْنَ حِقَّةً وَّعِشْرُوْنَ جَذَعَةً وَّعِشْرُوْنَ بِنْتُ مَخَاضٍ وَعِشْرُوْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَعِشْرُوْنَ بَنِي مَخَاضٍ ذُكُوْرٍ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ **ترجمہ** ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قتل خطا کی دیت (سو اونٹ ہین مدین تفصیل کہ) بیس حقہ اور بیس جذعہ اور بیس بنت مخاض۔ اور بیس بنت لبون اور بیس ابن مخاض ہر صحاب سنن اسکے راوی ہین

۳۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ دِيَةُ شِبْهِ الْعَمْدِ اَثْلَاثًا ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ حِقَّةً وَّثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ جَذَعَةً وَّاَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ ثَنِيَّةً اِلٰى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَاتٌ وَرُوِيَ فِي الْخَطَاءِ اَرْبَاعًا خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ حِقَّةً وَّخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ جَذَعَةً وَّخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ بَنَاتِ لَبُوْنٍ وَّخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ بَنَاتِ مَخَاضٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَلَهٗ وَلِلنَّسَائِيِّ فِيْ اُخْرٰى عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَرْفَعُهٗ الْخَطَاءُ شِبْهُ الْعَمْدِ مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ اُنھون نے فرمایا کہ قتل شبہ عمد کی دیت مین تین قسم کے اونٹ دیے جاوینگے (۳۳) حقہ اور (۳۳) جذعہ اور (۳۴) ثنیہ جو کامل العمر ہوچکے ہون۔ اور جن کے سب دانت نکل آئے ہون جو سب کی سب گابھن ہون اور قتل خطا کی دیت مین روایت کی گئی ہے کہ چار قسم کے اونٹ دیے جاوینگے (۲۵) حقہ اور (۲۵) جذعہ اور (۲۵) بنت لبون اور (۲۵) بنت مخاض ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ اور ابوداؤد اور نسائی کی ایک روایت مین جو ابن عمرو بن عاص سے بروایت مرفوع مروی ہے مذکور ہے کہ خطا شبہ عمد وہ قتل ہے جو کوڑے اور لاٹھی کے ذریعہ سے وقوع ہو۔

۴۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْلُ الْمَرْاَةِ مِثْلُ عَقْلِ الرَّجُلِ حَتّٰى يَبْلُغَ الثُّلُثَ مِنْ دِيَتِهٖ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ **ترجمہ** عمرو بن شعیب کے دادا سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثلث دیت تک عورت کی دیت مرد کی دیت کے برابر[2] ہے۔ نسائی اسکے راوی ہین

۵۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي الْمُكَاتَبِ اَنْ يُّوْدٰى بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ دِيَةُ الْحُرِّ وَبِقَدْرِ مَا بَقِيَ دِيَةُ الْعَبْدِ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَاللَّفْظُ لِلنَّسَائِيِّ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مکاتب[3] کی دیت کی نسبت یہ حکم دیا کہ اسکے اس قدر بدل کتابت کی بابت جو اس نے مالک کو ادا کر دیا ہے آزاد کی دیت دینی[4] ہوگی اور مابقی کی بابت غلام کی دیت دینی ہوگی۔ اصحاب

---

[1] عقل کے معنے بندش کے ہین لہذا اس بندش شتران بسبب اولیاء مقتول کی وجہ سے اسکو عقل سے موسوم کیا [2] پھر اس سے زیادہ ہو تو عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے [3] وہ غلام جسکو مالک نے یہ لکھدیا ہو کہ اسقدر رقم ادا کرنیکے بعد وہ آزاد ہے [4] مثلاً ایک مکاتب قتل کیا گیا اور اسکی بدل کتابت ایکہزار تھی جس مین سے اسنے پانچ سو روپیہ ادا کر دیا تھا تو اب اسکے قاتل کو نصف ادا کی بابت اسکی قتل کی نصف آزاد شدہ کی دیت یعنی پچاس اونٹ دینے ہونگے اور نصف باقیماندہ کی بابت غلام کی دیت یعنی غلام کی نصف قیمت دینی ہوگی

سنن اسکے راوی ہین۔ اور یہ نسائی کے الفاظ ہین

۶۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دِیَۃُ الْمُعَاھِدِ نِصْفُ دِیَۃِ الْحُرِّ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ عمرو بن شعیب کے دادا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیت ذمی کی نصف دیت آزاد کے ہے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

۷۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ وَدٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَامِرِیَّیْنِ بِدِیَۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَکَانَ لَھُمَا عَھْدٌ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (قبیلہ) بنی عامر کے دو شخصون کی دیت مسلمانون کی دیت کے برابر دلوائی حالانکہ وہ دونون ذمی تھے۔ ترمذی اسکے راوی ہین

۸۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَقْلُ اَھْلِ الذِّمَّۃِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُسْلِمِیْنَ وَھُمُ الْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ ترجمہ عمرو بن شعیب کے دادا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذمیون کی دیت مسلمانون کی دیت کی نصف ہے جو یہود اور نصاری ہین نسائی اسکے راوی ہین

۹۔ وَعَنْہُ اَیْضًا عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دِیَۃُ عَقْلِ الْکَافِرِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُؤْمِنِ۔ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ عمرو بن شعیب کے دادا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کافر کی دیت مسلمانون کی دیت کے نصف ہے ترمذی اسکے راوی ہین

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ دِیَۃِ الْاَعْضَاءِ وَالْجِرَاحِ

دوسری فصل

اعضا اور زخم کی دیت کے بیان مین

اَلْعَیْنُ آنکھ کی دیت

(۱) عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ کَانَ یَقُوْلُ فِی الْعَیْنِ الْقَائِمَۃِ اِذَا طُفِئَتْ مِائَۃُ دِیْنَارٍ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ ترجمہ سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زید بن ثابت فرماتے تھے کہ ایسی آنکھ جسمین بینائی نہ ہو لیکن اپنی جگہہ پر قائم ہو اگر پھوڑ ڈالی جائے تو اسکی دیت سو دینار ہے مالک اسکے راوی ہین

۲۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْعَیْنِ الْقَائِمَۃِ السَّادَّۃِ لِمَکَانِھَا بِثُلُثِ الدِّیَۃِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃِ النَّسَائِیِّ قَضٰی فِی الْعَیْنِ الْعَوْرَاءِ السَّادَّۃِ لِمَکَانِھَا اِذَا طُمِسَتْ بِثُلُثِ الدِّیَۃِ اَلْقَائِمَۃُ ھِیَ الَّتِیْ تَکُوْنُ بِحَالِھَا فِیْ مَوْضِعِھَا اِلَّا اَنَّھَا لَا تُبْصِرُ وَالسَّادَّۃُ لِمَکَانِھَا ھِیَ الَّتِیْ مَکَانُھَا غَیْرُ فَارِغٍ مِّنْھَا وَاِنَّمَا ذَھَبَ ضِیَاؤُھَا ترجمہ عمرو بن شعیب کے دادا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ایسی آنکھ کی نسبت جو اپنی جگہ پر قائم ہو لیکن اُس مین بینائی نہ ہو اگر نکال لیجائے ثلث دیت دینے کا حکم دیا[1] ابوداود و داود نسائی اسکے راوی ہین اور نسائی کی ایک روایت مین مذکور ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسی آنکھ کی نسبت جو اپنی جگہ قائم ہو لیکن اُس مین بینائی نہ ہو اگر نکال لیجائے ثلث دیت دینے کا حکم صادر فرمایا[2] اَلْقَائِمَۃُ جو اپنی جگہ پر قائم ہو لیکن اس مین بصارت نہ ہو وَالسَّادَّۃُ لِمَکَانِہَا جو اپنی ہی جگہ پر موجود ہو لیکن اس مین بصارت نہ ہو

اَلْاَضْرَاسُ
دانتون کی دیت

۱ عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْاَسْنَانِ خَمْسٌ خَمْسٌ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابن عمرو بن العاص سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دانتون مین پانچ پانچ اونٹ ہین۔ ابوداود اور نسائی اسکے راوی ہین

۲ وَعَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ قَضٰی عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِی الْاَضْرَاسِ بَعِیْرَیْنِ بَعِیْرَیْنِ وَقَضٰی مُعَاوِیَۃُ فِیْ کُلِّ ضِرْسٍ بِخَمْسَۃِ اَبْعِرَۃٍ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ ترجمہ ابن مسیب سے روایت ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب نے دانتون مین دو دو اونٹ پر فیصلہ کیا اور حضرت معاویہ رضنے ہر دانت کے بدلے پانچ اونٹ پر تصفیہ کیا۔ مالک اس کے راوی ہین

اَلْاَصَابِعُ
انگلیون کی دیت

۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہٰذِہٖ وَہٰذِہٖ سَوَآءٌ یَعْنِی الْخِنْصَرَ وَالْاِبْہَامَ فِی الدِّیَۃِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا مُسْلِمًا وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ دِیَۃُ اَصَابِعِ الْیَدَیْنِ وَالرِّجْلَیْنِ سَوَآءٌ عَشْرَۃٌ مِنَ الْاِبِلِ لِکُلِّ اِصْبَعٍ وَلِلنَّسَائِیِّ فِی الْاَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اور یہ دونون برابر ہین یعنے چھنگلیا اور انگوٹھا دونون دیت مین برابر ہین بجز مسلم کے پانچون اسکے راوی ہین۔ اور ترمذی نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ دونون ہاتھون اور دونون پاؤن کی انگلیون کی دیت برابر ہے جو ہر انگلی کے لیے دس اونٹ ہین اور نسائی کی روایت مین مذکور ہے کہ انگلیون مین دس دس اونٹ ہین[3]

اَلْجِرَاحَۃُ
جراحت کی دیت

۱ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ خَمْسٌ اَخْرَجَہٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ اَلْمَوَاضِحُ جَمْعُ مُوْضِحَۃٍ وَہِیَ الشَّجَّۃُ الَّتِیْ تُبْدِیْ وَضَحَ الْعَظْمِ اَیْ بَیَاضَہٗ وَالْمُرَادُ بِذٰلِکَ مُوْضِحَۃُ الرَّاْسِ وَالْوَجْہِ دُوْنَ سَائِرِ الْجَسَدِ فَفِیْہَا الْحُکُوْمَۃُ ترجمہ عمرو بن شعیب کے دادا سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک ایسے زخم کی دیت جس مین ہڈی نمایان ہوجائے پانچ پانچ اونٹ ہے اصحاب سنن اسکے راوی ہین اَلْمَوَاضِحُ۔ مُوْضِحَۃٌ کی جمع ہے ایسا گہرا زخم جس سے ہڈی کھل جائے یعنے ہڈی کی سفیدی نظر آنے لگے اور اس سے صرف سر اور چہرہ کا زخم مراد ہے ماسوا اسکے اگر جسم مین کسی اور مقام پر ایسا زخم لگایا جائے تو اس

---

[1] جس مین عورت و مرد برابر ہین یعنی ثلث دیت تک عورت کی دیت مرد کے برابر ہے جیسا کہ صفحہ سابقہ مین گذرا [2] مطلب ایک ہی ہے گو کسیقدر الفاظ مین فرق ہے [3] یعنی ہر دانت مین پانچ پانچ اونٹ دینا ہونگی چھوٹے بڑے کی کوئی قید نہین ہے [3] یعنی ہر انگلی کی دیت دس اونٹ ہے عام اس سے کہ چھوٹی ہو یا بڑی کام میں جو ہڈی تک پہونچ جائے

مین اجتہاد کرکے سزا دیجائیگی۔

الفصل الثالث فيما جاء من الاحاديث مشتركا بين النفس والاعضاء

تیسری فصل

ان احادیث کے بیان مین جو جان اور اعضا کی دیت کے باب مین مشترک مذکور ہین۔

۱۔ عن عبد الله بن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابيه ان في الكتاب الذي كتبه رسول الله صلى الله عليه وسلم لابن حزم في العقول ان في النفس مائة من الابل وفي الانف اذا اوعب جدعا الدية الكاملة وفي المأمومة ثلث الدية وفي الجائفة مثله وفي العين خمسون وفي اليد خمسون وفي الرجل خمسون وفي كل اصبع مما هنالك عشر من الابل وفي كل سن خمس وفي الموضحة خمس اخرجه مالك والنسائي وفي اخرى للنسائي في النفس الدية وفي الانف اذا اوعب جدعه الدية وفي اللسان الدية وفي الشفتين الدية وفي البيضتين الدية وفي الذكر الدية وفي الصلب الدية وفي العينين الدية وفي الرجل الواحدة نصف الدية وفي المأمومة ثلث الدية وفي الجائفة ثلث الدية وفي المنقلة خمس عشرة من الابل وفي كل اصبع من اصابع اليد والرجل عشر من الابل وفي السن خمس من الابل وفي الموضحة خمس من الابل وان الرجل يقتل بالمرأة وعلى اهل الذهب الف دينار ومعنى اوعب استوفي جدعه والمنقلة الشجة التي تخرج منها صغار العظام **ترجمہ** عبد اللہ بن ابوبکر اپنے والد محمد بن عمرو بن حزم سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو تحریر عمرو بن حزم کو دیت سے متعلق لکھکر دی تہی اسکا مضمون یہ ہے کہ جان کی دیت سو اونٹ ہین اور ناک جب جڑ سے کاٹ ڈالی جائے تو اسکی پوری دیت ہے اور ایسی ضرب کی جو دماغ تک پہونچ جائے اور جو ضرب پیٹ تک پہونچ جائے ثلث دیت ہے اور ایک آنکہہ کی دیت پچاس اونٹ ہے اور ایک ہاتہہ کی دیت پچاس اونٹ ہین۔ اور ایک پاؤن کی دیت پچاس اونٹ ہے۔ اور اسی وجہ سے ہر انگلی کی دیت دس اونٹ ہین اور ہر ایک دانت کی دیت پانچ اونٹ ہین اور ایسی ضرب کی دیت جس سے ہڈی نمایان ہوجائے پانچ اونٹ ہے مالک اور نسائی اسکے راوی ہین۔ اور نسائی کی ایک روایت مین مذکور ہے کہ جان کی پوری دیت ہے اور ناک جب بالکل ہی جڑ سے کاٹ ڈالی جائے تو اسکی پوری دیت ہین اور زبان کی پوری دیت ہین اور دونون ہونٹون کی پوری دیت ہے اور دونون خصیون کی پوری دیت ہین اور عضو تناسل کی پوری دیت ہین۔ اور پیٹھ کی ہڈی کی پوری دیت ہے اور دونون آنکھون کی پوری دیت ہے اور ایک پاؤن کی نصف دیت ہے اور ایسی ضرب کی جو دماغ تک پہونچ جائے ثلث دیت ہے۔ اور ایسی ضرب کی جو پیٹ تک پہونچ

۱؎ یعنے سو اونٹ ۲؎ جس مین منی رہتی ہے یعنے صلب ۳؎ پچاس اونٹ ۴؎ سو اونٹ

جاوی ثلث دیت ہی اور ایسی ضرب کی دیت جس سے ہڈی اپنی جگہہ سے سرک جاوے یا چھوٹی چھوٹی ہڈیان باہر نکل آئین پندرہ اونٹ ہی۔ اور ہاتھ یا پاؤن کی ہر ایک انگلی کی دیت دس اونٹ ہی اور ہر دانت کی دیت پانچ اونٹ ہے اور ایسی ضرب کی دیت جس سے ہڈی نظر آنے لگے پانچ اونٹ ہی اور مرد عورت کے قصاص مین قتل کیا جائیگا اور مالدار پر ہزار دینار (دیت جاوے) ہے۔ اوعب کے معنے یہ ہین کہ بالکل ہی جڑ سے کاٹ جائے المنقلة وہ زخم ہے جس سے چھوٹی چھوٹی ہڈیان باہر نکل آئین

۲۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوِّمُ دِيَةَ الْخَطَاۗ عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى اَرْبَعَمِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْ عِدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ وَيُقَوِّمُهَا عَلٰى اَثْمَانِ الْاِبِلِ فَاِذَا اَغْلَتْ رَفَعَ فِيْ قِيْمَتِهَا فَاِذَا هَاجَتْ اَيْ رَخُصَتْ نَقَصَ مِنْ قِيْمَتِهَا وَبَلَغَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ اَرْبَعِمِائَةِ دِيْنَارٍ اِلٰى ثَمَانِيْ مِائَةٍ وَعِدْلُهَا مِنَ الْوَرِقِ ثَمَانِيَةُ اٰلَافِ دِرْهَمٍ وَقَضٰى عَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ بِمِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَمَنْ كَانَ دِيَةُ عَقْلِهٖ فِي الشَّاءِ فَاَلْفَا شَاةٍ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَقْلُ مِيْرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيْلِ عَلٰى قَرَابَتِهِمْ فَمَا فَضَلَ فَلِلْعَصَبَةِ وَقَضٰى فِي الْاَعْضَاءِ بِمَا تَقَدَّمَ ذِكْرُهٗ۔ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** عمرو بن شعیب[1] کے دادا سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گاؤن والون پر (قتل خطا کی دیت کی قیمت چار سو دینار لگاتے تھے یا اسکے معادل چاندی اور اونٹون کی قیمت کی حالت کی موجب قیمت لگاتے تھے اگر اونٹ گران ہوجاتی تو اُس قیمت کو بڑھا دیتے تھے۔ اور جب ارزان ہوجاتے تھے تو قیمت کو گھٹا دیتے تھے چنانچہ اسکی قیمت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین چار سو دینار سے لیکر آٹھ سو دینار تک پہونچ گئی تہی۔ اور اسکے معادل چاندی کی مقدار آٹھ ہزار درہم تہی اور آپنے گائے بیل والون کو دو سو گائے دینے کا حکم صادر فرمایا اور بکری والون کو دو ہزار بکریان دینے کا حکم دیا۔ اور آپنے ارشاد فرمایا کہ دیت مقتول کے ورثا مین حسب قرابت (بموجب فرائض) تقسیم ہوگی اور جو (ذوے الفروض سے) باقی بچ رہے گا وہ عصبہ کا حق ہوگا۔ اور اعضا کی دیت کے باب مین آپنے وہی حکم صادر فرمایا جو اس سے قبل مذکور ہوچکا ہے۔ ابوداود و نسائی اسکے راوی ہین

۳۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَصَابِعُ سَوَاۗءٌ وَالْاَسْنَانُ سَوَاۗءٌ وَالثَّنِيَّةُ وَالضِّرْسُ سَوَاۗءٌ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاۗءٌ۔ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب انگلیان برابر ہین اور سب دانت برابر ہین سامنے کے چھوٹے دانت اور ڈاڑہ مین برابر ہین یہ اور وہ سب برابر ہین[2]۔ ابوداود اسکے راوی ہین

۴۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَيْنِ الْعَوْرَاۗءِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا اِذَا طُمِسَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا وَفِي الْيَدِ الشَّلَّاۗءِ اِذَا قُطِعَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا وَفِي السِّنِّ السَّوْدَاۗءِ اِذَا نُزِعَتْ

---

[1] یعنے عمرو بن العاص [2] دیت مین بجاے سو اونٹ کے [3] غرضکہ سب کی دیت کا ایک ہی حکم ہے چھوٹے بڑے کی کوئی قید نہین ہے،،

بِثُلُثِ دِيَتِهَا اَخْرَجَ اَبُوْدَاوٗدَ حَدِيْثَ الْعَيْنِ وَحْدَهَا وَاَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ كَامِلًا **ترجمہ** عمرو بن شعیب کے واداسے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی آنکھ کے باب مین جسمین بینائی نہ ہو لیکن اپنی جگہہ پر قائم ہو اگر نکال لیجائے تو اُس مین آنکھ کی ثلث دیت دینے کا حکم دیا اور ایسے ہاتھ کے باب مین جو شل ہوگیا ہو اگر کاٹ ڈالا جائے تو اُس مین ہاتھ کی ثلث دیت دینے کا حکم صادر فرمایا۔ اور ایسا دانت جو بالکل سیاہ[1] ہوگیا ہو اگر اکھاڑ لیا جائے تو اُس مین دانت کی ثلث دیت دینے کا حکم دیا۔ ابوداؤد نے صرف آنکھ سے متعلق اسحدیث کی روایت کی ہے۔ اور نسائی نے پوری حدیث بیان کی ہے

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِيْ دِيَةِ الْجَنِيْنِ

چوتھی فصل

پیٹ کے بچہ کی دیت کا بیان

ا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَاَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِيْ بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰى اَنَّ دِيَةَ جَنِيْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ زَادَ فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ اَوْ فَرَسٌ اَوْ بَغْلٌ وَقَضٰى بِدِيَةِ الْمَرْاَةِ عَلٰى عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَّعَهُمْ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ قبیلہ ہذیل کی دو عورتون مین آپسمین جنگ وجدل ہوئی تو ایک نے دوسری کو پتھر پھینک کر مارا جس کیوجہ سے وہ عورت مرگئی اور اُسکے پیٹ کا بچہ بھی مرگیا جب مقدمہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پیش ہوا تو آپ نے یہ حکم صادر فرمایا کہ پیٹ کے بچہ کی دیت ایک غلام یا ایک لونڈی ہے ابوداؤد کی روایت مین اتنا زیادہ مذکور ہے کہ یا ایک گھوڑا یا ایک خچر ہے اور مقتولہ عورت کی دیت کی ادا سے قاتلہ عورت کے کنبے والون کے ذمہ ہے اور مقتولہ عورت کا وارث اُسکا بیٹا ہوگا اور جتنے ورثا اُسکے موجود ہون چھون اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِيْ قِيْمَةِ الدِّيَةِ.

پانچوین فصل

دیت کی قیمت کے بیان مین

ا عَنْ اِبْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ كَانَتْ قِيْمَةُ الدِّيَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانَمِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْ ثَمَانِيَةَ اٰلَافِ دِرْهَمٍ وَكَانَتْ دِيَةُ اَهْلِ الْكِتَابِ يَوْمَئِذٍ عَلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى اَنِ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ فَقَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ اِنَّ الْاِبِلَ قَدْ غَلَتْ فَفَرَضَهَا عُمَرُ عَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفَ دِيْنَارٍ وَعَلٰى اَهْلِ

[1] یعنے بالکل بے حسن اور گرنے کے قریب ہوگیا ہو۔

الْوَرِقِ اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفَ دِرْهَمٍ وَعَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَعَلٰى اَهْلِ الشَّاءِ اَلْفَيْ شَاةٍ وَعَلٰى اَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَيْ حُلَّةٍ وَتَرَكَ دِيَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ لَمْ يَرْفَعْهَا فِيْمَا رَفَعَ مِنَ الدِّيَةِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ **ترجمہ** ابن عمرو بن عاص سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین دیت کی قیمت آٹھہ سو دینار یا آٹھہ ہزار درہم تھی اور اُس زمانہ مین اہل کتاب کی دیت مسلمانون کی دیت کی نصف تھی تا آنکہ حضرت عمر بن الخطاب رضی خلیفہ ہوئے تو اُنھون نے لوگون کو خطبہ پڑہ کر سنایا جس مین اُنھون نے یہ بیان کیا کہ اب اونٹ بہت ہی گران قیمت ہو گئے اس کے بعد حضرت عمرؓ نے سونے والون پر ہزار دینار اور روپیہ والون پر بارہ ہزار درہم اور گائے بیل والون پر دو سو گائین اور بکری والون پر دو ہزار بکریان مقرر فرما دین اور کپڑے والون پر دو سو جوڑہ کپڑے مقرر کر دیے اور اہل کتاب کی دیت علی حالہٖ قائم رکھی اس مین کوئی زیادتی نہین کی جسطرح کہ مسلمانون کی دیت مین زیادتی فرمائی تھی۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین ❊

اَلْفَصْلُ السَّادِسُ فِيْ اَحْكَامٍ تَتَعَلَّقُ بِالدِّيَاتِ

چھٹی فصل

اُن احکام کے بیان مین جو دیت سے متعلق ہین

۱ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدِ بْنِ ضُمَيْرَةَ السُّلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ وَكَانَا شَهِدَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا اَنَّ مُحَلِّمَ بْنَ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيَّ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ اَشْجَعَ فِي الْاِسْلَامِ وَذٰلِكَ اَوَّلُ غِيَرٍ قَضٰى بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ عُيَيْنَةُ فِيْ قَتْلِ الْاَشْجَعِيِّ لِاَنَّهٗ مِنْ غَطَفَانَ وَتَكَلَّمَ اَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ دُوْنَ مُحَلِّمٍ لِاَنَّهٗ مِنْ خِنْدِفَ فَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ وَكَثُرَتِ الْخُصُوْمَةُ وَاللَّغَطُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُيَيْنَةُ اَلَا تَقْبَلُ الْغِيَرَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ حَتّٰى اُدْخِلَ عَلٰى نِسَائِهٖ مِنَ الْحَرْبِ وَالْحُزْنِ مَا اُدْخِلَ عَلٰى نِسَائِيْ ثُمَّ ارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ وَكَثُرَتِ الْخُصُوْمَةُ وَاللَّغَطُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُيَيْنَةُ اَلَا تَقْبَلُ الْغِيَرَ فَقَالَ عُيَيْنَةُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ لَيْثٍ اسْمُهٗ مُكَيْتِلٌ عَلَيْهِ شِكَّةٌ وَفِيْ يَدِهٖ دَرَقَةٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَمْ اَجِدْ لِمَا فَعَلَ هٰذَا فِيْ غُرَّةِ الْاِسْلَامِ مَثَلًا اِلَّا غَنَمًا وَرَدَتْ فَرُمِيَ اَوَّلُهَا فَنَفَرَ اٰخِرُهَا اُسْنُنِ الْيَوْمَ وَغَيِّرْ غَدًا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ يُعْطِيْكُمْ خَمْسِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ فِيْ فَوْرِنَا هٰذَا وَخَمْسِيْنَ اِذَا رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَذٰلِكَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ وَمُحَلِّمٌ رَجُلٌ طَوِيْلٌ اٰدَمُ وَهُوَ فِيْ طَرَفِ النَّاسِ فَلَمْ يَزَالُوْا حَتّٰى تَخَلَّصَ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ فَعَلْتُ الَّذِيْ قَدْ فَعَلْتُ وَاِنِّيْ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاسْتَغْفِرْ لِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَتَلْتَهٗ بِسِلَاحِكَ فِيْ غُرَّةِ الْاِسْلَامِ

لہ ایک چادر اور ایک تہمت ملکر ایک جوڑا ہوتا ہے لہ پس ذمیون کی دیت وہی چار سو دینار یا چار ہزار درہم باقی رہی ۱۲

اَللّٰھُمَّ لَا تَغْفِرْ لِمُحَلِّمٍ ثَلٰثًا بِصَوْتٍ عَالٍ فَقَامَ وَاِنَّهٗ لَيَتَلَقّٰى دُمُوْعَهٗ بِرِدَائِهٖ قَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ وَزَعَمَ قَوْمُهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَغْفَرَ لَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ اَلْغِيَرُ اَلدِّيَةُ وَالشِّكَّةُ اَلسِّلَاحُ وَقَوْلُهٗ اٰدَمُ اَیْ يَضْرِبُ لَوْنُهٗ اِلَى السَّوَادِ مِنْ شِدَّةِ سُمْرَتِهٖ وَغُرَّةُ كُلِّ شَیْءٍ اَوَّلُهٗ **ترجمہ** زیاد بن سعد بن ضمیرہ سلمی کے باپ اور دادا سے روایت ہے جو دونون جنگ حنین مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حاضر تہے۔ کہ محلم بن جثامہ لیثی نے بحالت اسلام (قبیلہ اشجع مین سے ایک شخص کو مار ڈالا اور یہ پہلی دیت ہی جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ فرمایا تو عیینہ نے مقتول کی جانب سے (وکالۃً) گفتگو کی اسلیے کہ وہ قبیلہ غطفان سے تہے اور اقرع بن حابس نے محلم (قاتل) کی جانب سے گفتگو کی اسلیے کہ وہ قبیلہ خندف سے تہے حتے کہ آوازین بلند ہوگئین اور لڑائی بڑہ گئی اور شور وغل مچ گیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عیینہ کیا تم دیت نہین لیتے تو انہون نے کہا کہ نہین خدا کی قسم (ہرگز دیت نہ لونگا) تاآنکہ[1] انکی عورتون کو وہی صدمہ اور رنج نہ پہونچاؤن جو میری عورتون کو پہونچا ہے[2] اسکے بعد پہر آوازین بلند ہوگئین لڑائی بڑہ گئی شور وغل مچ گیا پہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عیینہ کیا تم دیت نہین لیتے تو عیینہ نے پہلے ہی سا جواب دیا اس کے بعد قبیلہ بنی لیث کا ایک شخص مسمی مکتیل جو ہتیار لگائے تہا اور جس کے ہاتہ مین سپر تہی کھڑا ہوکر کہنے لگا کہ یا رسول اللہ اس نے جو ابتدائے اسلام مین یہ فعل کیا ہے اسکی مثال بجز اسکے اور کچہہ مین نہین پاتا کہ ایک چشمہ پر چند بکریان (پانی پینے) آئین تو ان مین سے جو پہلے آئے اسکو تیر مار دیا جائے تو پیچھے کی سب بکریان بہاگ جائین[3] آج ایک طریقہ اختیار کیا جائے اور کل اسکو متغیر کردیا جائے[4] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پچاس اونٹ تو ابہی دیدیں اور پچاس اونٹ جب ہم مدینہ کو واپس جائین[5]۔ اور یہ کسی سفر کا واقعہ ہے اور محلم (قاتل) ایک طویل القامت گندمی رنگ کا آدمی تہا جو سب کے کنارے بیٹہا ہوا تہا لوگ اسکے لیے کوشش کرتے رہے تاآنکہ اسکی رہائی ہوگئی تب وہ رہائی کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آکر بیٹہا اور اس کی آنکہون سے آنسو جاری تہے اور عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ مجہ سے جو گناہ ہوگیا وہ ہوگیا اب خدا کی جانب توبہ کرتا ہون آپ میری مغفرت کی دعا کیجیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے اپنے ہتیار سے ابتداء اسلام مین قتل کیا۔ یا اللہ محلم کی مغفرت مت[6] فرما۔ یہ جملہ آپ نے تین بار باآواز بلند فرمایا اسکے بعد محلم اٹہہ کہڑے ہوے اور اپنی آنسو اپنی چادر سے پونچھتے جاتے تہے۔ ابن اسحٰق کہتے ہین

[1] یعنی قاتل کی [2] یعنی جس طرح مقتول کی عورتونکو اسکے قتل سے رنج اور صدمہ پہونچا ہے یعنی قاتل کی عورتونکو اسکے قتل سے رنج اور صدمہ پہونچے مطلب یہ ہے کہ دیت نہین لیتا قصاص چاہتا ہون [3] یعنی قاتل سے جو ابتداء اسلام مین قتل واقع ہوا ہے یہ اسکی مثال ہے یعنے اگر آپ قاتل سے دیت لیکر چہوڑ دینگے اور اسکو قصاصاً قتل نہین کرینگے تو لوگ دین اسلام سے نفرت کرکے آیندہ اسمین داخل نہ ہونگے بلکہ یہ کہنے لگین گے کہ اسلام مین پورا انصاف نہین ہوتا ہمارے بدلہ جان نہین دلائی جاتی تو گویا کہ ایک بکری یعنی ایک شخص کے ساتہ ایسا کرنے سے اور بکریان یعنے اور لوگ اسلام سے منحرف ہوجائینگے مطلب یہ کہ قصاص لیا جائے یہ بھی ایک مثال ہے یعنی آج آپ دیت کا طریقہ جاری کرینگے تو پہر کل آیندہ ہمیشہ یہی طریقہ تہوڑے ہی جاری رہیگا بلکہ آیندہ قصاص ہی لیا جائیگا پہر پہلا طریقہ ضرور متغیر ہوجائیگا مطلب یہ کہ آپ قصاص لیجیے [5] قاتل اور [6] ... لگ

۶۔ وَعَنْ هِلَالِ بْنِ سِرَاجِ بْنِ مُجَّاعَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّهٗ أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْلُبُ دِيَةَ أَخِيْهِ قَتَلَهٗ بَنُوْ سَدُوْسٍ مِنْ بَنِيْ ذُهْلٍ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ جَاعِلًا لِمُشْرِكٍ دِيَةً جَعَلْتُهَا لِأَخِيْكَ لٰكِنْ سَأُعْطِيْكَ مِنْهُ عُقْبٰى فَكَتَبَ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِائَةٍ مِنَ الْإِبِلِ مِنْ أَوَّلِ خُمُسٍ يَخْرُجُ مِنْ مُشْرِكِيْ بَنِيْ ذُهْلٍ فَأَخَذَ طَائِفَةً مِنْهَا وَأَسْلَمَ بَنُوْ ذُهْلٍ فَطَلَبَهَا بَعْدُ مُجَّاعَةُ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ فَأَتَاهُ بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ لَهٗ أَبُوْ بَكْرٍ بِاثْنَيْ عَشَرَ أَلْفَ صَاعٍ مِنْ صَدَقَةِ الْيَمَامَةِ أَرْبَعَةَ آلَافٍ بُرًّا وَأَرْبَعَةَ آلَافٍ شَعِيْرًا وَأَرْبَعَةَ آلَافٍ تَمْرًا وَكَانَ فِيْ كِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذَا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُجَّاعَةَ بْنِ مُرَارَةَ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ إِنِّيْ أَعْطَيْتُهٗ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ مِنْ أَوَّلِ خُمُسٍ يَخْرُجُ مِنْ مُشْرِكِيْ بَنِيْ ذُهْلٍ عُقْبَةً مِنْ أَخِيْهِ أَخْرَجَهٗ أَبُوْ دَاؤُدَ

ترجمہ ہلال بن سراج بن مجاعہ کے دادا مجاعہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے بھائی کی دیت مانگنے کی غرض سے حاضر ہوئے جسکو بنی سدوس نے مار ڈالا تھا جو بنی ذہل سے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں کسی مشرک کی دیت دلاتا تو تمہارے بھائی کی بھی دیت دلاتا لیکن میں عنقریب اسکا بدلہ تم کو دلوائے دیتا ہوں پھر آپنے اول خمس میں سے جو مشرکین بنی ذہل سے حاصل ہو سو اونٹ کی بابت ایک تحریر لکھدی اسکے بعد وہ کچھ ہی اونٹ لینے پائے تھے کہ بنی ذہل مسلمان ہو گئے تو اسکے بعد مجاعہ نے ان اونٹوں کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے (انکے زمانہ خلافت میں) مطالبہ کیا اور انکے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریر پیش کی تو حضرت ابوبکر نے انکے لیے یمامہ کے صدقہ سے بارہ ہزار صاع لکھدیے۔ چار ہزار صاع گیہوں۔ اور چار ہزار صاع جو اور چار ہزار صاع کھجور۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریر میں یہ عبارت تھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذَا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُجَّاعَةَ بْنِ مُرَارَةَ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ إِنِّيْ أَعْطَيْتُهٗ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ مِنْ أَوَّلِ خُمُسٍ يَخْرُجُ مِنْ مُشْرِكِيْ بَنِيْ ذُهْلٍ۔ عُقْبَةً مِنْ أَخِيْهِ ابوداؤد اسکے راوی ہیں

۷۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُلِّ بَطْنٍ عُقُوْلَهٗ وَلَا يَحِلُّ لِوَلِيٍّ أَنْ يَتَوَلّٰى مُسْلِمًا بِغَيْرِ إِذْنِهٖ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ نے لکھا ہر قوم پر اسکی دیت ہے یعنے اگر کوئی ان میں سے ایسا قصور کریگا جسکی دیت کنبہ والوں پر ہو تو انکو دیت دینا ہوگی) اور کسی ولی کیلئے حلال نہیں کہ کسی مسلمان کا بغیر اسکی اجازت کے والی

۸۔ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ مَضَتِ السُّنَّةُ أَنَّ الْعَاقِلَةَ لَا تَحْمِلُ مِنْ دِيَةِ الْعَمْدِ شَيْئًا إِلَّا أَنْ تَشَاءَ وَكَذٰلِكَ لَا تَحْمِلُ مِنْ ثَمَنِ الْعَبْدِ شَيْئًا قَلَّ أَوْ كَثُرَ وَإِنَّمَا ذٰلِكَ عَلَى الَّذِيْ يُصِيْبُهٗ مِنْ مَالِهٖ بَالِغًا مَا بَلَغَ

---

[۱] اور رحمٰن موقوف ہو گیا ۱۲

[۲] شروع خدا کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے یہ تحریر ہے محمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے مجاعہ بن مرارہ کے لیے جو بنی سلیم سے ہے میں نے انہیں سو اونٹ دیے ہیں اس اول خمس سے جو مشرکین بنی ذہل سے حاصل ہو یہ انکے بھائی عقبہ (مقتول) کا بدلہ ہے

لانه سلعة من السلع لقول رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تحمل العاقلة عمدا ولا صلحا ولا اعترافا ولا ارش جناية ولا قيمة عبد الا ان تشاء ومضت السنة ان الرجل اذا اصاب امراته بجرح خطأ انه يعقلها ولا يقاد منه فان اصابها عمدا اقيد بها وبلغني ان عمر قال تقاد المرأة من الرجل في كل عمد يبلغ ثلث نفسها فما دونه من الجراح اخرجه رزين **ترجمہ** ابن شہاب سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ طریقہ جاری ہے کہ عاقلہ (یعنے قاتل کے قرابت داروں سے قتل عمد کی صورت مین کوئی حصہ دیت کا نہین دلایا جائیگا لیکن اس صورت مین کہ اہل قرابت خود چاہین (تو دے سکتے ہین) اور اسی طرح قاتل کے قرابت دارون سے غلام کی قیمت کا کوئی حصہ نہین دلایا جائے گا عام اس سے کہ قلیل ہو یا کثیر البتہ غلام کی قیمت اس شخص کے ذمہ ہے جس نے اپنے مال سے اسکو حاصل کیا ہے خواہ کسی مقدار مین دینا پڑے کیونکہ غلام بھی منجملہ سامان کے ایک سامان ہے اور یہ طریقہ اس وجہ سے جاری ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قاتل کے قرابت دارون سے نہ قتل عمد کے صورت مین دیت دلائی جائیگی نہ صلح کی صورت مین نہ اقبال کی صورت مین نہ کسی جرم کے ارتکاب کی صورت مین تاوان دلایا جائیگا نہ غلام کی قیمت دلائی جائے گی لیکن اگر اہل قرابت خود چاہین تو دے سکتے ہین) اور طریقہ یہ جاری ہے کہ شوہر جب اپنی زوجہ کو خطأ زخمی کرے تو دیت عاقلہ پر ہوگی اور شوہر قصاصًا نہین قتل کیا جائے گا اور اگر عمدًا اپنی زوجہ کو مار ڈالے تو قصاصًا قتل کیا جائیگا۔ اور ابن شہاب فرماتے ہین کہ مجھے یہ خبر پہونچی ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ عورت سے مرد کے معاوضہ مین ہر فعل عمد کی بابت قصاص لیا جائے گا جو عورت کہ ثلث حصہ جان تک یا اس سے کم درجہ کا زخم پہونچے۔ رزین اس کے راوی ہین۔

۹۔ **وعن** طارق بن شهاب قال جاء وفد بزاخة الى ابي بكر رضي الله عنه يسألونه الصلح فخيرهم بين الحرب المجلية والسلم المخزية فقالوا هذه المجلية قد عرفناها فما المخزية قال ننزع منكم الحلقة والكراع ونغنم ما اصبنا منكم وتردون علينا ما اصبتم منا وتدون لنا قتلانا وتكون قتلاكم في النار وتتركون اقواما يتبعون اذناب الابل حتى يري الله خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم والمهاجرين امرا يعذرونكم به فعرض ابوبكر ما قال على القوم فقال عمر اما ما ذكرت من الحرب المجلية والسلم المخزية فنعم ما ذكرت واما ما ذكرت ان نغنم ما اصبنا منكم وتردون ما اصبتم منا فنعم ما ذكرت واما ما ذكرت تدون قتلانا وتكون قتلاكم في النار فان قتلانا قاتلت فقتلت على امر الله تعالى اجورها على الله تعالى ليس لها ديات فتبايع القوم على ما قال عمر قلت ذكر هذا الاثر بتمامه شرف الدين البارزي ولم يعزه الى من خرجه ولم يذكره صاحب الجامع وقد ذكر منه البخاري قول ابي بكر يتبعون اذناب الابل حتى يري الله خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم والمهاجرين امرا يعذرونكم به فقط

دُوْنَ بَاقِیْہِ فِیْ اٰخِرِ کِتَابِ الْاَحْکَامِ بِغَیْرِ سَنَدٍ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ترجمہ طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ بزاخہ کے لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت مین مصالحت کی غرض سے حاضر ہوئے تو حضرت ابوبکرؓ نے انہین حرب مجلیہ اور سلم مخزیہ کے مابین اختیار دیا تو انہون عرض کیا کہ مجلیہ تو ہم نے سمجھا لیکن یہ مخزیہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ تم سے ہتیار اور گھوڑے لے لیے جائینگے اور جو کچہ مال ہمکو تم سے حاصل ہوگا وہ ہمارے واسطے غنیمت ہوگا اور ہمارا مال جو تم حاصل کروگے وہ تمکو واپس دینا ہوگا اور ہمارے مقتولون کی تمکو دیت دینا ہوگی اور تمہارے مقتولین دوزخ مین جائینگے اور تم لوگ اسی حالت مین چھوڑ دیے جاؤگے کہ اونٹون کی دمون کے پیچھے پہروگے تا آنکہ خدا تعالی اپنے رسول کے خلیفہ اور مہاجرین کو ایسا امر دکھلادے جس کیوجہ سے وہ تمہارا عذر قبول کر سکین اور حضرت ابوبکرؓ نے اپنے اس قول کو سب کے سامنے پیش کیا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ یہ جو آپ نے حرب مجلیہ اور سلم مخزیہ کی نسبت بیان فرمایا بہت عمدہ بات بیان فرمائی اور یہ جو آپ نے بیان فرمایا کہ جو کچہ مال ہمکو تم سے ملیگا وہ مال غنیمت ہوگا اور جو مال تم ہم سے حاصل کروگے وہ تمکو واپس دینا پڑے گا یہ بھی آپ نے عمدہ بات بیان فرمائی اور یہ جو آپنے بیان فرمایا کہ ہمارے مقتولون کی تم کو دیت دینا ہوگی اور تمہارے مقتولین دوزخ مین جائینگے تو ہمارے مقتولین نے تو خدا تعالے کے حکم سے قتال کیا اور مقتول ہوئے انکے ثواب خدا کے ذمہ ہین ان کے لیے کوئی دیت نہین ہے تو سب لوگون نے اسی پر بیعت کی جسطرح حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ مین کہتا ہون کہ اس پورے اثر کو شرف الدین بارزی نے بیان کیا ہے لیکن یہ بیان نہین کیا کہ کس نے روایت کی ہے اور صاحب جامع نے اُسکو بیان نہین کیا ہے اور بخاری نے آخر کتاب الاحکام مین صرف حضرت ابوبکرؓ کا اتنا قول بیان کیا ہے کہ تم لوگ اونٹون کی دمون کے پیچھے پہروگے تا آنکہ خدا تعالی اپنے رسول کے خلیفہ اور مہاجرین کو ایسا امر بتلادے جسکی وجہ سے وہ تمہارا عذر قبول کرین فقط واللہ اعلم

کِتَابُ الدَّیْنِ وَاٰدَابِ الْوَفَاءِ

(قرضہ کا بیان اور اس کے ادا کے آداب)

ا عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الذُّنُوْبِ عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی یَلْقَاہُ بِہٖ عَبْدٌ بَعْدَ الْکَبَائِرِ الَّتِیْ نَھَی اللّٰہُ عَنْھَا اَنْ یَّمُوْتَ رَجُلٌ وَّعَلَیْہِ دَیْنٌ لَا یَدَعُ لَہٗ قَضَاءً اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ ترجمہ ابوموسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے بڑا گناہ خدا

لہ نام مقام کا لہ حرب مجلیہ یعنے ایسی لڑائی جو انکو گھربار مال متاع سے خارج کر دے سلہ سلم مخزیہ یعنے بیعزتی اور ذلت کی ساتہ رہین تاکہ مسلمان تمہاری جانب سے مطمئن ہو جائین شہ یعنے جب تم سے ہتیار وغیرہ لے لیا جائیگا تو پہر تم جنگل مین اونٹ چراتے پہروگے اور ان سے نفع حاصل کرکے اپنی زندگی بسر کروگے شہ قول مؤلف شہ اصحاب سنن مین سے ۱۲ بلا ساعد غیرہ

کے نزدیک جس گناہ کے ساتھ بندہ پروردگار سے ملیگا ان کبیرہ گناہوں کے بعد جن سے خدا تعالی نے ممانعت فرمائی ہے یہ ہے کہ کوئی شخص قرضدار مرجائے اور اتنی جائداد نہ چھوڑ جائے جو ادائی قرضہ کے لیے کافی ہو۔ ابوداؤد اس کے راوی ہیں

۲۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ یُرِیْدُ اَدَاءَهَا اَدَّى اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ اَخَذَهَا یُرِیْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں کا مال ادائی کے ارادہ سے لیتا ہے خدا تعالے اسکے ذمہ سے ادا کر دیتا ہے اور جو شخص لوگوں کا مال تلف کرنے کی غرض سے لیتا ہے خدا تعالی اسکو تلف کر دیتا ہے بخاری اسکے راوی ہیں

۳۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُذَیْفَةَ قَالَ کَانَتْ مَیْمُوْنَةُ تَدَّانُ وَتُکْثِرُ فَقَالَ لَهَا اَهْلُهَا فِیْ ذٰلِكَ وَلَامُوْهَا فَقَالَتْ لَا اَتْرُكُ الدَّیْنَ وَقَدْ سَمِعْتُ خَلِیْلِیْ وَصَفِیِّیْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ اَحَدٍ یَدَّانُ دَیْنًا فَیَعْلَمُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَّهُ یُرِیْدُ قَضَاءَهُ اِلَّا اَدَّاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فِی الدُّنْیَا اَخْرَجَهُ النَّسَائِیُّ **ترجمہ** عمران بن حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بکثرت قرض لیا کرتی تھیں تو انکے لوگوں نے اس بارہ میں انکو سمجھایا اور ملامت کی تو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں قرض لینا نہ چھوڑونگی حالانکہ اپنے خلیل برگزیدہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ جو شخص قرض لیتا ہے اور خدا تعالی جانتا ہو کہ اسکا ارادہ ادا کا ہے تو خدا تعالی ضرور ہی اسکا قرضہ دنیا ہی میں ادا کر دیتا ہے۔ نسائی اسکے راوی ہیں

۴۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَطْلُ الْغَنِیِّ ظُلْمٌ وَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰی مَلِیٍّ فَلْیَتْبَعْ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ قَوْلُهُ اِذَا اُتْبِعَ بِضَمِّ الْهَمْزَةِ وَتَخْفِیْفِ الْمُثَنَّاةِ السَّاکِنَةِ اَیْ اُحِیْلَ عَلٰی مَلِیٍّ اَیْ قَادِرٍ فَلْیَحْتَلْ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (ادائے قرض میں) مالدار کا تاخیر کرنا ظلم ہے اور جب تم میں سے کسی شخص کے قرضہ کا حوالہ کسی ملی پر کیا جائے تو قرضخواہ کو وہ حوالہ قبول کرنا چاہیے چھیوں اسکے راوی ہیں

۵۔ وَعَنِ الشَّرِیْدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیُّ الْوَاجِدِ یُحِلُّ عِرْضَهُ وَعُقُوْبَتَهُ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ یُغَلَّظُ لَهُ وَیُحْبَسُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اَللَّیُّ الْمَطْلُ وَالْوَاجِدُ الْقَادِرُ اَرَادَ اَنَّهُ یُجَوِّزُ لِصَاحِبِ الدَّیْنِ اَنْ یَعِیْبَهُ وَیَصِفَهُ بِسُوْءِ الْقَضَاءِ وَاَرَادَ بِالْعِرْضِ نَفْسَ الْاِنْسَانِ وَبِالْعُقُوْبَةِ حَبْسَهُ **ترجمہ** شرید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقدرت والے کا تاخیر کرنا اسکی عزت اور عقوبت کو حلال کر دیتا ہے ابن مبارک نے کہا کہ اسپر سختی کی جائے اور قید کیا جائے ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ کی بغیر تاخیر وجہ

۵ل کہ کیوں قرض بکثرت لیا کرتی ہو ۵ اداء قرضہ میں

مقدرت والا مطلب یہ ہے کہ قرضخواہ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ قرضدار کا عیب بیان کرے کہ وہ ٹال مٹول کرتا ہے اور عرض سے نفس انسان مراد ہے اور عقوبت سے قید کرنا مراد ہے

٦۔ **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ خُصُوْمٍ بِالْبَابِ عَالِيَةً اَصْوَاتُهُمْ وَاِذَا اَحَدُهُمْ يَسْتَوْضِعُ الْاٰخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهُ فِيْ شَيْءٍ فَيَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ اَيْنَ الْمُتَاَلِّيْ اَنْ لَا يَفْعَلَ الْمَعْرُوْفَ فَقَالَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَهٗ اَيُّ ذٰلِكَ اَحَبَّ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ يَسْتَوْضِعُ اَيْ يَسْتَحِطُّ وَيَسْتَرْفِقُهٗ اَيْ يَسْاَلُهُ الرِّفْقَ بِهٖ وَالْمُتَاَلِّيْ اَلْحَالِفُ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازہ پر جھگڑنے کی آواز سنی جنکی آوازیں بلند تہین اور ان مین سے ایک شخص کسی امر کی نسبت دوسرے شخص سے کچھ گہٹانے اور معافی کی درخواست کرتا تہا اور نرمی کی استدعا کرتا تہا دوسرا شخص کہتا تہا کہ خدا کی قسم مین نہین کرونگا[١] اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برآمد ہوئے آپنے پوچھا کہ تم مین سے کس شخص نے اس امر کی بابت قسم کہائی کہ وہ نیک کام نہین کرے گا تو اس شخص نے عرض کیا کہ مین نے یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہ اسکو اختیار ہے جو پسند ہو وہ کرے[٢] شیخین اسکے راوی ہین

٧۔ **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْمَا كَانَ قَبْلَكُمْ تَاجِرٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ اِذَا رَاٰی مُعْسِرًا قَالَ لِفِتْيَانِهٖ تَجَاوَزُوْا عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا فَتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ وَلَهٗ فِيْ اُخْرٰی اَنَّ رَجُلًا لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ وَكَانَ يُدَايِنُ النَّاسَ فَيَقُوْلُ لِرَسُوْلِهٖ خُذْ مَا تَيَسَّرَ وَاتْرُكْ مَا تَعَسَّرَ وَتَجَاوَزْ لَعَلَّ اللّٰهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا فَلَمَّا هَلَكَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا قَطُّ قَالَ لَا اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ لِيْ غُلَامٌ وَكُنْتُ اُدَايِنُ فَاِذَا بَعَثْتُهٗ يَتَقَاضٰی قُلْتُ لَهٗ خُذْ مَا تَيَسَّرَ وَدَعْ مَا تَعَسَّرَ وَتَجَاوَزْ لَعَلَّ اللّٰهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْكَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے قبل (گزشتہ امت مین) ایک تاجر تہا جو لوگون کو قرض دیا کرتا تہا جب وہ کسی تنگدست کو دیکہتا تو اپنے جوانون سے کہتا کہ اس سے درگزر کرو امید ہے کہ خدا تعالی ہم سے درگزر فرمائے تو خدا تعالی نے اس سے درگزر فرمایا شیخین اور نسائی اسکے راوی ہین اور نسائی کی ایک روایت مین ہے کہ ایک شخص نے کبھی کوئی نیکی نہین کی تہی اور لوگون کو قرض دیا کرتا تہا تو آپنے قرضہ وصول کرنے والون سے کہہ دیا کہ مالدار سے لیلو اور تنگدست کو چہوڑ دو اور درگزر کرو امید ہے کہ ہم سے خدا تعالے درگذر فرمائے جب وہ مرگیا تو خدا تعالے نے اس سے پوچھا کہ تو نے کبھی کوئی نیکی کی ہے اس نے کہا کہ نہین بجز اسکے کہ میرا ایک غلام تہا اور مین لین دین دیا کرتا تہا تو جب مین اس غلام

[١] نہ معاف کرونگا نہ نرمی کرونگا [٢] یعنے مین مجبور نہین کرتا اسکو اختیار ہے خواہ قسم پوری کرے یا قسم توڑ ڈالے اور قرضدار کے ساتھ نیک سلوک کرے لیکن بلحاظ الفاظ حدیث کے کہ کس نے قسم کہائی کہ وہ نیک کام نکرے گا صورت ثانی کا اختیار کرنا بہتر ہے ،،

کو تقاضا کیلیے بھیجتا تو اس سے کہدیتا کہ مالدار سے لے لو اور تنگدست کو چھوڑ دو اور اس سے درگذر کرو امید ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سے درگذر فرمائے تو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ مین نے تجھ سے درگذر کیا۔

۸۔ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ طَلَبَ غَرِیْمًا لَهٗ فَتَوَارٰی عَنْهُ ثُمَّ وَجَدَهٗ فَقَالَ اِنِّیْ مُعْسِرٌ فَقَالَ اٰللّٰهِ قَالَ اٰللّٰهِ قَالَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّنْجِيَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُّعْسِرٍ اَوْ يَضَعْ عَنْهُ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ تَوَارٰی اِسْتَتَرَ وَاخْتَفٰی عَنْ غَرِيْمِهٖ **ترجمہ** ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے کسی قرضدار کی تلاش مین گئے وہ ان سے چھپ گیا اسکے بعد ابو قتادہ کو وہ مل گیا اس نے کہا کہ مین تنگدست ہون ابو قتادہ نے کہا کہ خدا کی قسم (تو تنگ دست ہے) اس نے کہا کہ خدا کی قسم (مین تنگدست ہون) تب انہون نے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپنے فرمایا کہ جسکو یہ اچھا معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ اسکو قیامت کی سختیون سے نجات دے تو اسکو چاہیے کہ تنگ دست کو مہلت دے یا اسکو معاف کردے مسلم اسکے راوی ہین

۹۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنٌّ مِّنَ الْاِبِلِ فَجَآءَهٗ يَتَقَاضَاهُ وَاَنَّهٗ اَغْلَظَ فِی الْقَوْلِ حَتّٰی هَمَّ بِهٖ بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ثُمَّ قَالَ اَعْطُوْهُ فَطَلَبُوْا سِنًّا فَلَمْ يَجِدُوْا اِلَّا سِنًّا فَوْقَهَا فَقَالَ اَعْطُوْهُ فَقَالَ اَوْفَيْتَنِیْ اَوْفَاكَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَيْرَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَآءً اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی شخص کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذمہ ایک اونٹ قرض تھا وہ تقاضا کرنے آیا اور سخت کلامی کی حتے کہ بعض اصحاب اسکی طرف متوجہ ہوئے مارنیکو آپنے فرمایا کہ اسکو چھوڑ دو[۱] اسلیے کہ صاحب حق کو بات سنانے کا حق حاصل ہے اسکے بعد آپنے فرمایا کہ اسکو دیدو لوگون نے اونٹ تلاش کیا لیکن اسکے اونٹ کا سا نہین ملا اسکے اونٹ سے بڑھ کر ملا آپنے فرمایا یہی دیدو قرضخواہ نے کہا کہ مجھے آپ نے پورا دیدیا خدا آپ کو پورا دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم سب مین بہتر وہی ہے جو اچھی طرح ادا کرے۔ بجز ابوداود کے پانچون اس کے راوی ہین

۱۰۔ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ لِيُصَلِّیَ عَلَيْهِ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِكُمْ فَاِنَّ عَلَيْهِ دَيْنًا فَقُلْتُ هُوَ عَلَیَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِالْوَفَآءِ قُلْتُ بِالْوَفَآءِ فَصَلّٰی عَلَيْهِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ وَالنَّسَآئِیُّ **ترجمہ** ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ نماز پڑھنے کی غرض سے پیش کیا گیا تو آپنے فرمایا کہ تمہین لوگ اسپر نماز پڑھ لو[۲] اس لیے کہ اسپر قرض ہے تو مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ میرے ذمہ ہے آپنے فرمایا کہ اسکی پوری ادا (تمہارے ذمہ ہے[۳]) تو مین نے عرض کیا کہ جی ہان اسکی پوری ادا (میرے ذمہ ہے) اسکے بعد آپنے اس پر نماز پڑہی۔ ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہین

---

[۱] یعنی برا مت کہنے دو [۲] مین نہین پڑھونگا [۳] یعنے مین اسکا پورا قرضہ ادا کردونگا

حَرْفُ الذَّالِ وَفِيهِ ثَلٰثُ كُتُبٍ

حرف ذال حسمین حسب ذیل تین کتابین ہین

اَلذِّكْرُ ۔ اَلذَّبَائِحُ ۔ ذَمُّ الدُّنْيَا وَاَمَاكِنَ مِنَ الْاَرْضِ

(ذکر کا بیان ۲) ذبح کے احکام ۳) دنیا اور زمین کے بعض مقامات کی مذمت کا بیان

كِتَابُ الذِّكْرِ

ذکر الٰہی کا بیان

۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَطُوْفُوْنَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى تَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰى حَاجَتِكُمْ فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ مَا يَقُوْلُ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَاَوْنِيْ فَيَقُوْلُوْنَ لَا فَيَقُوْلُ كَيْفَ لَوْ رَاَوْنِيْ فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْكَ كَانُوْا اَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَاَشَدَّ لَكَ تَمْجِيْدًا وَاَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيْحًا قَالَ فَيَقُوْلُ فَمَا يَسْاَلُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ يَسْاَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَاَوْهَا فَيَقُوْلُوْنَ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ كَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَاَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَاَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ يَتَعَوَّذُوْنَ مِنَ النَّارِ فَيَقُوْلُ هَلْ رَاَوْهَا فَيَقُوْلُوْنَ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ كَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَاَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ فَيَقُوْلُ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ فَيَقُوْلُ مَلَكٌ مِّنْهُمْ فِيْهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ لَيْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا مَرَّ لِحَاجَةٍ فَجَلَسَ فَيَقُوْلُ وَلَهُ قَدْ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ ۔ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالے کے چند فرشتے ہین جو رستون مین چکر لگاتے پھرتے ہین ذکر الٰہی کرنے والون کی تلاش کرتے پھرتے ہین جب ان لوگون کو پاتے ہین جو ذکر الٰہی کرتے ہین تو ایک دوسرے کو بلاتے ہین کہ چلو اپنے مقصود کیطرف[۱] تو وہ (آکر) اپنے پرون سے انکو ڈھانپ لیتے ہین پھر جب وہ آسمان پر واپس جاتے ہین تو ان کا پروردگار ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے زیادہ واقف ہے کہ میرے بندے کیا کہتے ہین تو وہ عرض کرتے ہین کہ تیری تسبیح اور تکبیر اور تحمید اور تمجید کرتے ہین خدا تعالی پوچھتا ہے کہ کیا انہون نے مجھے دیکھا ہے فرشتے کہتے ہین کہ نہین خدا تعالے فرماتا ہے کہ انکی کیا حالت ہوتی

---

[۱] یعنے جو مطلوب تھا مل گیا چلو ادھر آؤ ۱۲

اگروہ مجھے دیکھتے فرشتے کہتے ہین کہ اگروہ تجھے دیکھتے تو تیری اس سے بڑھکر عبادت کرتے اور اس سے بڑھکر تیری تمجید اور بزرگی کرتے اور اس سے زیادہ تیری تسبیح کہتے پھر خدا تعالی فرماتا ہے کہ وہ کیا مانگتے ہین فرشتے کہتے ہین کہ وہ تجھسے جنت مانگتے ہین خدا تعالی فرماتا ہے کہ کیا انہون نے جنت کو دیکھا ہے فرشتے کہتے ہین کہ نہین اے پروردگار پھر خدا تعالی فرماتا ہے کہ انکی کیا حالت ہوتی اگروہ جنت کو دیکھتے فرشتے کہتے ہین کہ اگروہ جنت کو دیکھتے تو اس سے بڑھکر اسکے حریص اور طالب ہوتے اور اس سے بڑھکر اسکی طرف راغب ہوتے پھر خدا تعالی فرماتا ہے کہ وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہین فرشتے کہتے ہین کہ وہ دوزخ سے پناہ مانگتے ہین خدا تعالی فرماتا ہے کہ کیا انہون نے دوزخ کو دیکھا ہے فرشتے عرض کرتے ہین کہ نہین اے پروردگار خدا تعالی فرماتا ہے کہ اُن کی کیا حالت ہوتی اگروہ دوزخ کو دیکھتے فرشتے کہتے ہین کہ اگروہ دوزخ کو دیکھتے تو اس سے بڑھکر اس سے بھاگتے اور اس سے بڑھکر اس سے ڈرتے اسکے بعد خدا تعالی فرشتون سے فرماتا ہے کہ تم گواہ رہو کہ مینے انکو بخشدیا تو ان مین سے ایک فرشتہ کہتا ہے کہ ان مین ایک فلان بندہ گنہگار بھی ہے جو ان مین سے نہین ہے وہ کسی غرض سے جاتا تھا وہان بیٹھ گیا خدا تعالی فرماتا ہے کہ اسکو بھی مینے بخشدیا یہ ایسے لوگ ہین کہ جن کی بدولت ان کا ہمنشین بھی بدنصیب نہین رہتا[1] شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین *

۲۔ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ فِیْہِ کَانَتْ عَلَیْہِ مِنَ اللّٰہِ تِرَۃٌ وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْطَجَعًا لَا یَذْکُرُ اللّٰہَ فِیْہِ کَانَتْ عَلَیْہِ مِنَ اللّٰہِ تِرَۃٌ وَمَا مَشٰی اَحَدٌ مَمْشًی لَا یَذْکُرُ فِیْہِ اِلَّا کَانَتْ عَلَیْہِ مِنَ اللّٰہِ تِرَۃٌ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَھٰذَا لَفْظُہٗ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلتِّرَۃُ ھُنَا التَّبِعَۃُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہین بیٹھے اور وہان خدا کی یاد نکرے تو وہ مجلس اسکے لیے حسرت ندامت ہوجائیگی اور جو شخص کہین لیٹے اور وہان خدا کی یاد نہ کرے تو وہ مقام اسکے لیے حسرت وندامت ہوجائیگا اور جو شخص کسی راستہ سے چلے اور وہان خدا کی یاد نہ کرے تو وہ رستہ اسکے لیے حسرت اور ندامت ہوجائیگا ابوداود اور ترمذی اسکے راوی ہین اور یہ ابوداود کے الفاظ ہین

۳۔ **وَعَنْ** اَبِیْ مُسْلِمِ الْاَغَرِّ قَالَ اَشْھَدُ عَلٰی اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّھُمَا شَھِدَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا حَفَّتْھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَغَشِیَتْھُمُ الرَّحْمَۃُ وَنَزَلَتْ عَلَیْھِمُ السَّکِیْنَۃُ وَذَکَرَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْمَنْ عِنْدَہٗ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابو مسلم اغر سے روایت ہے کہ انہون نے کہا کہ مین ابوہریرہ اور ابوسعید کی نسبت گواہی دیتا ہون کہ ان دونون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت شہادت دی کہ آپ نے فرمایا کہ جو لوگ کہین بیٹھکر ذکر الٰہی کرتے ہین تو فرشتے انکو گھیر لیتے ہین اور رحمت الٰہی انکو ڈھانپ لیتی ہے اور انپر سکون اور اطمینان نازل ہوتا ہے اور خدا تعالے اپنے پاس والون[2] مین ان کا ذکر کرتا ہے مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہین

[1] ایسے ہی لوگون کا یہ مقولہ ہوسکتا ہے ؎ جمال ہمنشین درمن اثر کرد * وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم ۱۲ ۔ [2] یعنے فرشتون مین ۱۲

۴۔ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْبَیْتِ الَّذِیْ یُذْکَرُ اللہُ فِیْہِ وَالْبَیْتِ الَّذِیْ لَا یُذْکَرُ اللہُ فِیْہِ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللہُ تَعَالٰی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَہٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ فَاِذَا ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِہٖ ذَکَرْتُہٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاءٍ ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاءٍ خَیْرٍ مِّنْھُمْ وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْہِ ذِرَاعًا وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْہِ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُہٗ ھَرْوَلَۃً۔ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابوموسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ انہون نے فرمایا کہ اُس گھر کی مثال جس مین خدا کا ذکر کیا جاتا ہے اور اس گھر کی مثال جس مین ذکر الٰہی نہین کیا جاتا زندہ اور مردہ کی طرح ہے شیخین اسکے راوی ہین اور ایک روایت مین جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے مذکور ہے کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ مین اپنے بندے کے گمان کے نزدیک ہون (جو اسکو میری نسبت ہو) اور مین اسکے ساتھ ہون جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اگر وہ اپنے دل مین مجھے یاد کرتا ہے تو مین بھی اسکو اپنے دل مین یاد کرتا ہون اور اگر وہ مجھے جماعت مین یاد کرتا ہے تو مین بھی اسکو ایسی جماعت مین یاد کرتا ہون جو اس جماعت سے بہتر ہے اور اگر وہ بالشت بھر میرے قریب ہوتا ہے تو مین ہاتھ بھر اسکے قریب ہوتا ہون اور اگر وہ ہاتھ بھر مجھ سے نزدیک ہوتا ہے تو مین ایک باع[1] اس سے نزدیک ہوتا ہون اور اگر وہ چل کر میرے پاس آتا ہے تو مین دوڑ کر اسکے پاس آتا ہون شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین

۵۔ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ طَاھِرًا یَذْکُرُ اللہَ تَعَالٰی حَتّٰی یُدْرِکَہُ النُّعَاسُ لَمْ یَتَقَلَّبْ سَاعَۃً مِّنَ اللَّیْلِ یَسْاَلُ اللہَ تَعَالٰی مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِلَّا اَعْطَاہُ اللہُ اِیَّاہُ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے بچھونے پر پاک طہارت[2] سے آئے اور (لیٹے) اور خدا کا ذکر کرتا رہے تا آنکہ اُسکو نیند آجائے تو رات کو جب کروٹ لیگا اور خدا سے دنیا اور آخرت کی جو بھلائی مانگیگا خدا تعالی ضرور وہ بھلائی اسکو عطا فرمائیگا۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

۶۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ مَا عَمِلَ الْعَبْدُ عَمَلًا اَنْجٰی لَہٗ مِنْ عَذَابِ اللہِ مِنْ ذِکْرِ اللہِ تَعَالٰی اَخْرَجَہُ مَالِکٌ **ترجمہ** معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ اُنہون نے فرمایا کہ بندہ کا کوئی عمل ذکر الٰہی سے بڑھ کر عذاب الٰہی سے نجات دینے والا نہین ہے مالک اسکے راوی ہین

کِتَابُ الذَّبَائِحِ وَفِیْہِ اَرْبَعَۃُ فُصُوْلٍ

ذبح کا بیان جس مین چار فصلین ہین

لہ یعنی قریب[1] سے دونون ہاتھ کے پھیلاؤ کے بقدار کو باع کہتے ہین[2] یا وضو۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ اٰدَابِ الذَّبْحِ وَمَنْهِیَاتِہٖ

پہلی فصل ذبح کے آداب اور منہیات کے بیان مین

۱ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی کَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَۃَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَۃَ وَلْیُحِدَّ اَحَدُکُمْ شَفْرَتَہٗ وَلْیُرِحْ ذَبِیْحَتَہٗ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ اَلْقِتْلَۃُ وَالذِّبْحَۃُ بِکَسْرِ اَوَّلِہِمَا الْحَالَۃُ وَبِفَتْحِہِمَا الْمَرَّۃُ الْوَاحِدَۃُ مِنَ الْقَتْلِ وَالذَّبْحِ وَہِیَ الْمَصْدَرُ ترجمہ شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالی نے ہر چیز کے لیے احسان مقرر فرمایا ہے پس جب تم قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو[ب] اور جب ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور (ذبح کرتے وقت) چھری کو تیز کرلیا کرو اور ذبیحہ کو آرام دو۔ بجز بخاری کے پانچوں اسکے راوی ہین

۲۔ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ قَالَا نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرِیْطَۃِ الشَّیْطَانِ قِیْلَ ہِیَ الذَّبِیْحَۃُ یُقْطَعُ مِنْہَا الْجِلْدُ وَلَا تُفْرَی الْاَوْدَاجُ ثُمَّ تُتْرَکُ حَتّٰی تَمُوْتَ اَخْرَجَہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اَلْاَوْدَاجُ جَمْعُ وَدَجٍ وَہُوَ عِرْقُ الْعُنُقِ وَہُمَا وَدَجَانِ فِیْ جَانِبَیِ الْعُنُقِ وَاِنَّمَا اَضَافَہَا اِلَی الشَّیْطَانِ لِحَمْلِہٖ اِیَّاہُمْ عَلٰی ذٰلِکَ وَکَانَ مِنْ عَمَلِ الْجَاہِلِیَّۃِ ترجمہ ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان کے شریطہ (نشتر) سے منع فرمایا کہا جاتا ہے کہ شریطہ شیطان وہ ذبیحہ ہے جسکی گردن کا صرف پوست کاٹ ڈالا جائے اور گردن کی رگین نہ کاٹی جائین پہر اسی حالت مین چھوڑ دیا جائے تاآنکہ وہ مرجائے ابوداود اس کے راوی ہین۔ اوداج۔ ودج کی جمع ہے وہ دو رگین ہین جو گردن کی دونو جانب ہوتی ہین اور اس فعل کو شیطان کی جانب اس وجہ سے منسوب فرمایا کہ شیطان ہی انکے اس فعل کا باعث ہو اور یہ جاہلیت کے زمانہ کا ایک فعل تہا۔

۳۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا مَنْ نَسِیَ التَّسْمِیَۃَ فَلَا بَاْسَ وَمَنْ تَعَمَّدَ فَلَا تُؤْکَلُ اَخْرَجَہُ رَزِیْنٌ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہو کہ انہون نے فرمایا کہ جو شخص بسم اللہ کہنا بھول جائے تو (اسکے کہانے مین) کوئی مضائقہ نہین اور جو عمدًا بسم اللہ نہ کہے اسکو نہین کہانا چاہیے رزین اسکے راوی ہین

۴۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اِنْسَانٍ یَقْتُلُ عُصْفُوْرًا فَمَا فَوْقَہَا بِغَیْرِ حَقِّہَا اِلَّا سَاَلَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قِیْلَ وَمَا حَقُّہَا قَالَ یَذْبَحُہَا فَیَاْکُلُہَا وَلَا یَقْطَعُ رَاْسَہَا فَیَرْمِیْ بِہَا اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو انسان ایک چڑیا کو بہی ناحق ماریگا تو خدا تعالے اسکی نسبت اس سے باز پرس کریگا عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ اسکا حق کیا ہے آپنے فرمایا

[ب] تیز چہری سے تاکہ مقتول کو تکلیف نہو یہ احسان ہے مقتول پر علی ہذا ذبح ۱۲

(اسکا حق یہ ہے) کہ اُسکو ذبح کرکے کھائے اُسکا سر کاٹ کر پھینک نہ دے نسائی اسکے راوی ہین

۵۔ وَعَنْ اَبِی وَاقِدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وَھُمْ یَجُبُّوْنَ اَسْنِمَۃَ الْاِبِلِ وَیَقْطَعُوْنَ اَلْیَاتِ الْغَنَمِ وَیَاکُلُوْنَ ذٰلِکَ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا قُطِعَ مِنَ الْبَھِیْمَۃِ وَھِیَ حَیَّۃٌ فَھُوَ مَیْتَۃٌ لَا یُؤْکَلُ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلْجَبُّ اَلْقَطْعُ **ترجمہ** ابو واقد رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف فرما ہوئے تو مدینہ والے (زندہ) اونٹ کی کوہان اور دنبہ کی دُم کاٹ کر کہاتے تہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جو حصہ جسم زندہ جانور کا کاٹا جائے وہ مردار ہے اسکو نہین کہانا چاہیے ابو داود اور ترمذی اس کے راوی ہین ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ ھَیْئَۃِ الذَّبْحِ وَمَوْضِعِہٖ

دوسری فصل ذبح کی ہیئت اور مقام ذبح کے بیان مین

۱۔ عَنْ اَبِی الْعُشَرَاءِ اُسَامَۃَ بْنِ مَالِکِ بْنِ قِھْطِمٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَمَا تَکُوْنُ الذَّکَاۃُ اِلَّا فِی الْحَلْقِ وَاللَّبَّۃِ قَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِیْ فَخِذِھَا اَجْزَأَ عَنْکَ قَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا فِی الضَّرُوْرَۃِ وَقَالَ اَبُوْدَاوٗدَ ھٰذَا ذَکَاۃُ الْمُتَرَدِّیْ اَخْرَجَہٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ اَلتَّرَدِّیْ اَلْوُقُوْعُ مِنْ مَوْضِعٍ عَالٍ فِیْ بِئْرٍ وَنَحْوِ ذٰلِکَ **ترجمہ** ابو العشراء اسامہ بن مالک بن قہطم اپنے والد سے روایت کرتے ہین کہ انہون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا ذبح بجز حلق اور لبّہ[1] کے اور کہین نہین ہوتا تو آپ نے فرمایا کہ اگر اس کی ران مین (تیر یا نیزہ وغیرہ) چبہادو جب بہی کافی ہے ترمذی کہتے ہین کہ ایسی ذبح ضرورت کے وقت جائز ہے اور ابوداؤد فرماتے ہین کہ یہ متردی کی ذبح ہے اصحاب سنن اسکے راوی ہین ۔ متردی وہ جانور ہے جو کسی بلند مقام سے کنوئین وغیرہ مین گر گیا ہو (اور ذبح نہ کیا جا سکے)

۲۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ مَا اَعْجَزَکَ مِمَّا فِیْ یَدِکَ فَھُوَ کَالصَّیْدِ وَقَالَ فِیْ بَعِیْرٍ تَرَدّٰی فِیْ بِئْرٍ ذَکِّہٖ مِنْ حَیْثُ قَدَرْتَ وَرَاٰی ذٰلِکَ عَلِیٌّ وَابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَقَالَ ھُوَ وَاَنَسٌ وَابْنُ عُمَرَ رض اِذَا قُطِعَ الرَّاْسُ مَعَ اِبْتِدَاءِ الذَّبْحِ مِنَ الْحَلْقِ فَلَا بَاْسَ وَلَا یَتَعَمَّدُ فَاِنْ ذَبَحَ مِنَ الْقَفَا لَمْ یُؤْکَلْ سَوَاءٌ قُطِعَ الرَّاْسُ اَوْ لَمْ یُقْطَعْ ذَکَرَ ذٰلِکَ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجَمَۃِ بَابٍ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہو کہ انہون نے فرمایا کہ اپنے قبضہ اور قابو کا جانور اگر تم کو عاجز کردے[2] تو اُسکا حکم مثل شکار[3] کے ہے اور فرمایا کہ اگر اونٹ کنوئین مین گر جائے تو جس طرح ممکن ہو اُسکو ذبح کر ڈالو[4] حضرت علی اور حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ کا یہی مذہب ہو اور ابن عباسؓ اور انسؓ اور ابن عمرؓ نے فرمایا کہ اگر حلق مین ذبح کرنے ہی سر کٹکر جدا ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہین لیکن عمداً ایسا نہین کرنا چاہیے اور اگر پشت گردن کی

[1] سرسینہ سی لیکر حلق تک ۔ [2] یعنے تم اس پر قادر نہ ہوسکو ۔ [3] تیر نیزہ وغیرہ سے ۔ [4] خون نکال ڈالو ۔ تیر برچھی وغیرہ سے

جانب سے ذبح کیا جائے تو نہیں کہانا چاہیے عام اس سے کہ سر کٹکر جدا ہو جائے یا لگا رہے بخاری نے ترجمہ باب میں اسکو بیان کیا ہے

۵۔ وَعَنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ إِنَّا نَنْحَرُ النَّاقَةَ وَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ وَالشَّاةَ فِيْ بَطْنِهَا الْجَنِيْنُ أَنُلْقِيْهِ أَمْ نَأْكُلُهُ فَقَالَ كُلُوْهُ إِنْ شِئْتُمْ فَإِنَّ ذَكَاتَهُ ذَكَاةُ أُمِّهِ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَهٰذَا لَفْظُهُ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ ہم لوگ اونٹنی کو نحر کرتے ہیں اور گائے بکری کو ذبح کرتے ہیں اور انکے پیٹ میں بچہ نکلتا ہے تو کیا ہم اس بچہ کو پھینکدیں یا کہائیں آپ نے فرمایا اگر چاہو تو کہاؤ اسلیے کہ اسکی ماں کا ذبح کرنا (گویا کہ) اسکا ذبح کرنا ہے[۱] ابو داود اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور یہ ابو داود کے الفاظ ہیں۔

۶۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ إِذَا نُحِرَتِ النَّاقَةُ فَذَكَاةُ مَا فِيْ بَطْنِهَا فِيْ ذَكَاتِهَا إِذَا كَانَ قَدْ تَمَّ خَلْقُهُ وَنَبَتَ شَعْرُهُ فَإِذَا خَرَجَ مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ ذُبِحَ حَتّٰى يَخْرُجَ الدَّمُ مِنْ جَوْفِهِ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جب اونٹنی ذبح کیجائے تو اسکے بچہ کا ذبح کرنا اسکے ذبح کرنے میں شامل ہے جبکہ اسکی خلقت پوری ہو چکی ہو اور اسکے بال نکل آئے ہوں پس جب وہ اپنی ماں کے پیٹ سے نکل آئے تو ذبح کیا جائے تاکہ خون اسکے پیٹ سے نکل جائے۔ مالک اسکے راوی ہیں

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِيْ اٰلَةِ الذَّبْحِ

تیسری فصل آلہ (ہتیار) ذبح کے بیان میں

۱۔ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَنَدَّ بَعِيْرٌ فَطَلَبُوْهُ فَأَعْيَاهُمْ فَأَهْوٰى رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوْا بِهِ هٰكَذَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا لَاقُوا الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ فَقَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْهُ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ نَدَّ أَيْ هَرَبَ وَمَعْنٰى حَبَسَهُ أَيْ مَنَعَهُ مِنَ الذَّهَابِ وَالْأَوَابِدُ الْوُحُوْشُ وَتَأَبَّدَتِ الْبَهَائِمُ تَوَحَّشَتْ وَنَفَرَتْ مِنَ الْإِنْسِ وَالْمُدٰى جَمْعُ مُدْيَةٍ وَهِيَ الشَّفْرَةُ وَالسِّكِّيْنُ وَأَنْهَرَتِ الدَّمَ أَيْ أَسَالَتْهُ تَشْبِيْهًا بِجَرْيِ الْمَاءِ فِي النَّهْرِ **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے تو ایک اونٹ بھاگ گیا لوگوں نے اسکو پکڑنا چاہا لیکن اس نے سب کو تھکا دیا (اور ہاتھ نہ آیا) آخر ایک شخص نے اسکو تیر مارا تو خدا تعالے نے اسکو روک دیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان جانوروں

---

[۱] یعنے اسکی ماں کا ذبح کرنا کافی ہے بچہ کے ذبح کرنے کی ضرورت نہیں ہے

مین ہی وحشت ہوتی ہے جیسی کہ وحشی اور جنگلی جانورون مین وحشت ہوتی ہے پہر جو جانور تمپر اس طرح غالب ہو جائی اسکے ساتھہ ایسا ہی کیا کرو مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کل ہمارا دشمن سے مقابلہ ہوگا اور ہمارے پاس چھری چاقو نہین ہے تو کیا لکڑی سے ذبح کرین آپنے فرمایا کہ جو چیز خون کو بہائی اور جسپر اللہ کا نام لیا جائے اسکو کہاؤ لیکن دانت اور ناخون اس مین داخل نہین ہین جسکی وجہ عنقریب بیان کرتا ہون دانت تو ہڈی[1] ہے اور ناخون حبشیون کی چھری ہے پانچون اسکے راوی ہین

۲۔ **وعن** نَافِعٍ اَنَّهُ سَمِعَ اِبْنًا لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ يُخْبِرُ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ جَارِيَةً لَهُمْ كَانَتْ تَرْعٰى غَنَمًا فَاَبْصَرَتْ بِشَاةٍ مِنْهَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا فَقَالَ لِاَهْلِهٖ لَا تَاْكُلُوْا حَتّٰى اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ فَاَمَرَهُ اَنْ يَاْكُلَهَا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمَالِكٌ **ترجمہ** نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہون نے کعب بن مالک کے بیٹے سے سُنا کہ وہ ابن عمر سے بیان کر رہے تہے کہ ان کے والد (کعب بن مالک) نے ان سے بیان کیا کہ انکی لونڈی بکریان چرا رہی تہی تو اس نے ایک بکری کو قریب مرگ دیکھا تو اس نے ایک پتھر کو توڑ کر[2] اسکو ذبح کر لیا تو انہون نے اپنے لوگون سے کہا کہ اسکو نہ کہاؤ تا آنکہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھہ لون تو انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپنے اسکے کہانیکا حکم دیا بخاری اور مالک اسکے راوی ہین

۳۔ **وعن** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَادَ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِيْ اَرْنَبًا اَوْ اِثْنَتَيْنِ فَذَبَحَهُمَا بِمَرْوَةٍ وَعَلَّقَهَا حَتّٰى سَاَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمَا فَاَمَرَهُ بِاَكْلِهِمَا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری قوم کے ایک شخص نے ایک یا دو خرگوش کا شکار کیا اور ان کو پتھر سے ذبح کیا اور لٹکا لیا تا آنکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے اس بارہ مین پوچھا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے کہانے کا حکم دیا ترمذی اسکے راوی ہین

۴۔ **وعن** عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ حَارِثَةَ اَنَّهُ كَانَ يَرْعٰى لِقْحَةً فَرَاٰى بِهَا الْمَوْتَ فَلَمْ يَجِدْ مَا يَنْحَرُهَا بِهٖ فَاَخَذَ وَتَدًا فَوَجَاَ بِهٖ لَبَّتَهَا حَتّٰى اَهْرَاقَ دَمَهَا ثُمَّ اَخْبَرَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ بِاَكْلِهَا اَخْرَجَهُ الْاَرْبَعَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ اَللِّقْحَةُ اَلنَّاقَةُ ذَاتُ اللَّبَنِ **ترجمہ** عطا بن یسار (قبیلہ) بنی حارثہ کے ایک شخص سے روایت کرتے ہین کہ وہ اپنی اونٹنی چراتے تہے تو انہون نے اسکو قریب مرگ پایا اور ان کو کوئی ایسی چیز نہ ملی جس سے اسکو نحر کرین تو انہون نے ایک میخ لیکر اسکے لبہ[3] مین چبہا دیا حتے کہ اسکا خون بہنے لگا پہر انہون نے اس واقعہ کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی تو آپ نے اسکے کہانیکا حکم دیا۔ بجز ترمذی کے چارون اسکے راوی ہین

۵۔ **وعن** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رض اَنَّ ذِئْبًا نَيَّبَ شَاةً فَذَبَحُوْهَا بِمَرْوَةٍ فَرَخَّصَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَكْلِهَا اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ اَلْمَرْوَةُ اَلْحَجَرُ **ترجمہ** زید بن ثابت سے روایت ہے کہ ایک بہیڑیے نے ایک بکری کو زخمی کیا لوگون نے اس بکری کو پتھر سے ذبح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو کہانیکی اجازت دی۔ نسائی اسکے راوی ہین

---

[1] اور ہڈی سے ذبح جائز نہین [2] دہار دار کر لیا [3] سر سینہ

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِيْمَا نُهِيَ عَنْ اَكْلِهِ مِنَ الذَّبَائِحِ

چوتھی فصل

جن ذبیحہ کا کھانا منع ہے اس کے بیان مین۔

۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهُ اِنَّ نَاسًا يَاتُوْنَنَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِيْ اَذُكِرُوْا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَمْ لَا قَالَ سَمُّوْا عَلَيْهِ اَنْتُمْ وَكُلُوْهُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہین اور ہمکو یہ علم نہین ہوتا کہ اسپر خدا کا نام لیا گیا ہے یا نہین تو آپ نے فرمایا لتم اللہ کا نام لو اور کھاؤ۔ بخاری۔ مالک۔ ابوداؤ۔ نسائی اسکے راوی ہین

۲۔ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْمُجَثَّمَةِ وَهِيَ الَّتِيْ تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ وَعَنِ الْخَلِيْسَةِ وَهِيَ الَّتِيْ يَاْخُذُهَا الذِّئْبُ فَتُسْتَنْقَذُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اِلٰى قَوْلِهِ تُصْبَرُ لِلنَّبْلِ وَاَخْرَجَ بَاقِيَهُ رَزِيْنٌ

ترجمہ ابوالدرداء سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجثمہ کے کھانے سے منع فرمایا مجثمہ وہ جانور جسکو باندھ کر تیرون کا نشانہ بنائین[۱] (تاآنکہ وہ مرجائے) اور آپ نے خلیسہ کے کھانے سے بھی منع فرمایا خلیسہ وہ جانور ہے جسکو بھیڑیے نے پکڑا ہو اور اس سے چھڑا لیا جائے۔ ترمذی نے صرف مجثمہ کے متعلق روایت کی ہے باقی رزین کی روایت ہے[۲]

۳۔ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ لَا بَاْسَ بِذَبِيْحَةِ نَصَارَى الْعَرَبِ فَاِنْ سَمِعْتَهُ يُسَمِّيْ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَلَا تَاْكُلْ وَاِنْ لَمْ تَسْمَعْهُ فَقَدْ اَحَلَّهُ اللّٰهُ وَعَلِمَ كُفْرَهُمْ وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوُهُ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ قُلْتُ وَهُوَ فِي الْبُخَارِيِّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

ترجمہ زہری سے روایت ہے کہ انہون نے کہا کہ عرب کے نصاریٰ کے ذبیحہ کے کھانے مین کچھ مضائقہ نہین اگر تم سن لو کہ اُس نے غیر اللہ کا نام لیا ہے تو مت کھاؤ اور اگر نہ سنو تو خدا نے اسکو حلال کیا ہے باوجودیکہ خدا ان کے کفر سے واقف تھا اور حضرت علی رض سے ایسے ہی مروی ہے رزین اسکے راوی ہین مین کہتا ہون کہ بخاری نے بھی ترجمہ باب مین اسکو بیان کیا ہے واللہ اعلم

كِتَابُ ذَمِّ الدُّنْيَا وَاَمَاكِنَ مِنَ الْاَرْضِ وَفِيْهِ فَصْلَانِ

دنیا اور اسکے بعض مقامات کی برائی کا بیان۔ جس مین دو فصلین ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِيْ ذَمِّ الدُّنْيَا

پہلی فصل دنیا کی برائی کے بیان مین

[۱] خواہ مخواہ نشانہ بنا کر ۔ علیٰ ہذا بندوق وغیرہ [۲] مجثمہ اور خلیسہ دونون سے متعلق ترمذی نے نہایت واضح طور پر عرباض بن ساریہ سے روایت کی ہے [۳] قول ہے

١ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَہٗ فَقَالَ اِنَّ مِمَّا اَخَافُ عَلَیْکُمْ مَا یُفْتَحُ عَلَیْکُمْ مِنْ زَھْرَةِ الدُّنْیَا وَزِیْنَتِھَا فَقَالَ رَجُلٌ اَوَیَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ فَسَکَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَاَیْنَا اَنَّہٗ یُنَزَّلُ عَلَیْہِ فَاَفَاقَ یَمْسَحُ عَنْہُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ اَیْنَ ھٰذَا السَّائِلُ وَکَاَنَّہٗ حَمِدَہٗ فَقَالَ اِنَّہٗ لَا یَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ وَاِنَّ مِمَّا یُنْبِتُ الرَّبِیْعُ مَا یَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ یُلِمُّ اِلَّا اٰکِلَةَ الْخَضِرِ فَاِنَّھَا اَکَلَتْ حَتّٰی اِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاھَا فَاسْتَقْبَلَتْ عَیْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ رَتَعَتْ وَاِنَّ ھٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ وَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ ھُوَ لِمَنْ اَعْطٰی مِنْہُ الْمِسْکِیْنَ وَالْیَتِیْمَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَاِنَّ مَنْ یَّاْخُذُہٗ بِغَیْرِ حَقِّہٖ کَمَنْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ وَیَکُوْنُ عَلَیْہِ شَھِیْدًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ زَھْرَةُ الدُّنْیَا حُسْنُھَا وَبَھْجَتُھَا وَالرُّحَضَاءُ الْعَرَقُ الْکَثِیْرُ وَالْحَبَطُ النَّفْخُ یُقَالُ حَبِطَ بَطْنُہٗ اِذَا انْتَفَخَ فَھَلَکَ وَثَلَطَ الْبَعِیْرُ یَثْلِطُ اِذَا اَلْقٰی رَجِیْعَہٗ سَھْلًا رَقِیْقًا وَفِی الْحَدِیْثِ مَثَلَانِ اَحَدُھُمَا لِلْمُفْرِطِ فِیْ جَمْعِ الدُّنْیَا وَالْاٰخَرُ لِلْمُقْتَصِدِ فِیْ اَخْذِھَا وَالْاِنْتِفَاعِ بِھَا **ترجمہ** ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور ہم سب آپ کے گرد بیٹھے تو آپنے فرمایا کہ منجملہ ان چیزون کے جن کا مجھے تمہاری نسبت خوف ہے دنیا کی خوبی اور زینت ہے جو تمکو حاصل ہوگی[١] تو ایک شخص نے عرض کیا کہ کیا خیر سے شر پیدا ہوگا[٢] تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چپ ہو رہے اور ہمنے دیکھا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے اسکے بعد وحی موقوف ہوئی اور آپنے پسینہ پونچھا اور پوچھا کہ وہ سائل کہان ہے گویا کہ آپنے اسکی تعریف[٣] کی پھر آپنے فرمایا کہ بیشک خیر سے شر پیدا نہین ہوتا لیکن دیکھو کہ فصل بہار مین جو سبزہ اگتا ہے نہ وہ پیٹ پھولا کر مار ڈالتا ہے نہ تکلیف دیتا ہے البتہ وہ جانور سبزہ چرنے والا جو چرتا رہتا ہے تاآنکہ جب اسکی دونون کوکھین بھر جاتی ہین تو آفتاب کی طرف منہ کرکے جگالی کرتا ہے اور پتلا پاخانہ پھرتا ہے اور پیشاب کرتا ہے اسکے بعد پھر چرنے لگتا ہے (بالآخر مرجاتا ہے) اور یہ مال (دنیا) بھی سبزہ زار شیرین ہے اور اس مسلمان کا بہت اچھا مصاحب ہے جو اس مین سے مسکین اور یتیم اور مسافر کو دی اور جو اس مال کو ناحق لیتا ہے اسکی مثال ایسی ہے کہ کہاتا ہے اور سیر نہین ہوتا اور قیامت کے دن وہ اسکے مضر شہادت دیگا۔ شیخین اور نسائی اسکے راوی ہین۔ اس حدیث مین دو مثالین مین ایک تو اس شخص کی جو دنیا کے جمع کرنے مین افراط کرتا ہے اور دوسرا اس شخص کی جو اسکے حاصل کرنے اور اس سے نفع اٹھانے مین میانہ روی کرتا ہے

٢ وَعَنْہُ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدُّنْیَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی مُسْتَخْلِفُکُمْ فِیْھَا فَنَاظِرٌ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ فَاتَّقُوا الدُّنْیَا وَالنِّسَاءَ فَاِنَّ اَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ کَانَتِ النِّسَاءُ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ وَعِنْدَہٗ فَمَا تَرَکْتُ بَعْدِیْ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَی الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ **ترجمہ** ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

---

[١] یعنی ممالک فتح ہونگے اسلام کی ترقی ہوگی جو خیر ہے اس سے برائی کیونکر پیدا ہوگا [٢] کہ اچھا سوال کیا [٣] خلاصہ جواب یہ ہوا کہ مال دنیا ایک حد تک خیر ہے اسکے عمدہ نتائج پیدا ہونگے اور جب حرص وطمع کی حد تک پہونچ گیا تو وہ خیر نہ رہا شر ہوگیا اسکے بری نتائج پیدا ہونگے تو دراصل شر سے شر پیدا ہوا جیسا کہ مثال سے ظاہر ہے ۱۲

وسلم نے فرمایا کہ دنیا شیرین سرسبز ہے اور خداوند تعالیٰ تمکو دنیا مین خلیفہ بنائیگا پس خدا تعالیٰ دیکھنے والا ہے تو تم (بعد حصول دنیا) کیا طرز عمل رکھتے ہو دیکھو) دنیا اور عورتون سے بچے رہو اسلیے کہ بنی اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتین تھین مسلم اور نسائی اسکے راوی ہین اور نسائی نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ (آپنے فرمایا کہ) مین نے اپنے بعد کوئی فتنہ جو مردون کے لیے بہت مضر ہو عورتون سے بڑہ کر نہین چھوڑا

۳۔ **وعن** ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا ملعونۃ ملعون ما فیھا الا ذکر اللہ تعالیٰ وما والاہ وعالم ومتعلم اخرجہ الترمذی **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا اور مافیہا سب ملعون ہی بجز ذکر الٰہی کے اور اس چیز کے جس کو خدا پسند کرے اور عالم[1] اور متعلم[2] کے ترمذی اس کے راوی ہین۔

۴۔ **وعنہ** رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر اخرجہ مسلم والترمذی **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا مسلمان کے لیے دوزخ ہی اور کافر کے لیے جنت ہی مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہین

۵۔ **وعن** انس رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب الدنیا راس کل خطیئۃ وحبک الشیء یعمی ویصم اخرجہ رزین قلت واخرجہ ابوداود واللہ اعلم **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے۔ اور کسی شے کی محبت اندہا اور بہرا کردیتی ہے زرین اسکے راوی ہین۔ مین[3] کہتا ہون کہ ابوداؤد نے بھی اسکو روایت کیا ہے واللہ اعلم

۶۔ **وعن** ابن مسعود قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد نام علی رمال حصیر وقد اثر فی جنبہ فقلت یا رسول اللہ لو اتخذنا لک وطاء تجعلہ بینک وبین الحصیر یقیک منہ فقال مالی وللدنیا ما انا والدنیا الا کراکب استظل تحت شجرۃ ثم راح وترکھا اخرجہ الترمذی وصححہ **ترجمہ** ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور آپ کھجور کے بوریے پر سورہے تھے اور آپکے پہلو مبارک مین اسکے نشان پڑگئے تھے تو مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر ہم آپکے لیے ایک بچھونا بناوین جسکو آپ بوریے پر بچھا لیا کرین تو آپکے جسم مبارک کو بوریے سے محفوظ رکھے تو آپنے ارشاد فرمایا کہ مجھے دنیا سے کیا مطلب مجھ دنیا سے صرف اتنا ہی تعلق ہے جیسے کوئی (مسافر) سوار کسی درخت کے سایہ مین ٹھیر جائے اور (تھوڑی دیر) آرام لیکر اسکو چھوڑ جائے (اور چلا جائے) ترمذی اسکے راوی ہین اور صحیح تسلیم کرتے ہین

۷۔ **وعن** سھل بن سعد رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کانت الدنیا تعدل عند اللہ جناح

---

[1] علم دین جاننے والا۔ پڑہانے والا استاذ [2] علم دین پڑہنے والا شاگرد [3] مولف

بعوضۃ ما سقٰی کافرا منھا شربۃ ماء۔ اخرجہ الترمذی **ترجمہ** سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر خدا کے نزدیک مچھر کے پر برابر بھی دنیا کی عزت ہوتی تو کافر کو پانی کا بھی ایک گھونٹ نہ پلاتا ترمذی اسکے راوی ہیں

۸۔ **وعن** قتادۃ بن النعمان رضی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا احب اللہ عبدا حماہ الدنیا کما یظل احدکم یحمی سقیمہ الماء۔ اخرجہ الترمذی **ترجمہ** قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب خدا تعالی کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے تو اسکو دنیا سے اس طرح روکتا ہے جس طرح تم میں کوئی شخص اپنے بیمار کو پانی سے روکتا ہے ترمذی اسکے راوی ہیں

۹۔ **وعن** علی رض انہ قال ارتحلت الدنیا مدبرۃ وارتحلت الآخرۃ مقبلۃ ولکل واحدۃ منھما بنون فکونوا من ابناء الآخرۃ ولا تکونوا من ابناء الدنیا فان الیوم عمل ولا حساب وغدا حساب ولا عمل۔ اخرجہ رزین قلت و اخرجہ البخاری بغیر اسناد واللہ اعلم **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ دنیا ہم سے پیٹھ موڑ کر چلی جانے والی ہے اور آخرت ہمارے سامنے آنیوالی ہے اور ان دونوں کے بیٹے (طالبین) ہیں پس تم ابناء آخرت بنجاؤ ابناء دنیا نہو اسلیے کہ آج (دنیا میں) عمل ہے اور حساب نہیں ہے اور کل (آخرت میں) حساب ہے اور عمل نہیں ہے رزین اسکے راوی ہیں میں کہتا ہوں کہ بخاری نے بھی (ترجمہ باب میں) اسکو بغیر سند کے روایت کیا ہے

الفصل الثانی فی ذم اماکن من الارض

دوسری فصل

بعض خاص مقامات کی برائی کے بیان میں

(۱) **عن** ابن عمر رض قال لما مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحجر قال لا تدخلوا مساکن الذین ظلموا انفسھم الا ان تکونوا باکین ان یصیبکم ما اصابھم ثم قنع رأسہ واسرع السیر حتی اجاز الوادی اخرجہ الشیخان وفی اخری لھما عنہ قال لما نزل الناس مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الحجر ارض ثمود فاستقوا من آبارھا وعجنوا بہ العجین فامرھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یھریقوا ما استقوا ویعلفوا الابل العجین وامرھم ان یستقوا من البئر التی کانت تردھا الناقۃ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجر پر گزرے تو آپ نے فرمایا کہ ایسے لوگوں کے گھروں میں مت جاؤ جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے ہاں اگر جاتے ہو تو روتے ہوئے جاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہی مصیبت تم پر آپڑے جو ان پر پڑی تھی اسکے بعد آپنے

لہ جیسے اسوجہ سے جس میں پانی پینا مضر ہو جیسے استسقا وغیرہ ۱۲ سے وہ مقام جہاں قوم ثمود ہلاک ہوئی ۱۲

اپنا سر مبارک ڈھانپ لیا اور جلدی جلدی چلنے لگے یہانتک کہ اس وادی سے نکل گئے شیخین اسکے راوی ہین اور شیخین کی دوسری روایت مین جو ابن عمر رضؓ سے مروی ہے مذکور ہے کہ جب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہی (مقام) حجر (قوم) ثمود کی سرزمین پر اُتر پڑے تو انہون نے وہان کے کنوئین کا پانی پینے کے لیے لیا اور اسی پانی سے آٹا گوندھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا کہ جو پانی پینے کے لیے لیا ہے اسکو پھینکدین اور وہ آٹا (گوندھا ہوا) اونٹ کو کہلا دین اور آپنے انکو یہ حکم دیا کہ اس کنوئین سے پانی پینے کے لیے لین جہان (حضرت صالح کی) اونٹنی آتی تھی۔

۲۔ **وَعَنْ** اَنَسٍ رضؓ قَالَ قَالَ لِی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَنَسُ اِنَّ النَّاسَ یُمَصِّرُوْنَ اَمْصَارًا وَاِنَّ مِصْرًا مِنْهَا یُسَمّٰی الْبَصْرَةَ اَوِ الْبُصَیْرَةَ فَاِنْ اَنْتَ مَرَرْتَ بِهَا وَدَخَلْتَهَا فَاِیَّاكَ وَسِبَاخَهَا وَكِلَاءَهَا وَسُوْقَهَا وَاَبْوَابَ اُمَرَائِهَا وَعَلَیْكَ بِضَوَاحِیْهَا فَاِنَّهُ یَكُوْنُ بِهَا خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَرَجْفٌ وَقَوْمٌ یَبِیْتُوْنَ یُصْبِحُوْنَ قِرَدَةً وَخَنَازِیْرَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ اَلسِّبَاخُ اَلْاَرْضُ الْمِلْحَةُ الَّتِیْ لَا تَكَادُ تُنْبِتُ نَبَاتًا وَالْكِلَاءُ بِالْمَدِّ وَالْهَمْزِ سَاحِلُ كُلِّ نَهْرٍ وَهِیَ الْمَوْضِعُ الَّذِیْ تُجْمَعُ فِیْهِ السُّفُنُ وَمِنْهُ كَلَاءُ الْبَصْرَةِ لِمَوْضِعِ سُفُنِهَا وَضَوَاحِی الْبَلَدِ ظَوَاهِرُهَا الظَّاهِرَةُ لِلشَّمْسِ **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اے انس لوگ شہر بسائینگے اس مین ایک شہر ہوگا جسکا نام بصرہ یا بصیرہ ہوگا۔ پس اگر تمہارا اس شہر مین گذر ہو اور اسکے اندر جاؤ تو اسکی کھاری زمین اور گھاٹ اور بازار اور وہان کے امرا کے دروازون سے بچتے رہنا اور اسکے غیر آباد مقام (جنگل) مین ٹھیرے رہنا اسلیے کہ وہان خسف (زمین کے اندر دھس جانا) اور قذف (پتھر برسنا) اور رجف (زلزلہ) ہوگا اور ایک قوم وہان رات کو رہے گی اور صبح کو بندر اور سور ہو جائیگی۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

۳۔ **وَعَنْ** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عُمَرَ رضؓ اَرَادَ الْخُرُوْجَ اِلَی الْعِرَاقِ فَقَالَ لَهُ كَعْبُ الْاَحْبَارِ لَا تَخْرُجْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَاِنَّ بِهَا تِسْعَةَ اَعْشَارِ السِّحْرِ اَوِ الشَّرِّ وَبِهَا فَسَقَةُ الْجِنِّ وَبِهَا الدَّاءُ الْعُضَالُ یَعْنِی الْهِلَاكَ فِی الدِّیْنِ اَلدَّاءُ الْعُضَالُ اَلَّذِیْ اَعْجَزَ الْاَطِبَّاءَ فَلَا دَوَاءَ لَهُ **ترجمہ** مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انکو یہ حدیث پہونچی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عراق جانے کا ارادہ کیا تو ان سے کعب احبار نے کہا کہ اے امیر المومنین آپ وہان نہ جایے اسلیے کہ وہان نو گروہ سحر و شر کے ہین اور خبیث جن ہین اور وہان مہلک لاعلاج مرض ہے

ف دریا کا وہ کنارہ جہان کشتیان ٹھیرتی ہین

حَرفُ الرَّآءِ وَفِيهِ اَربَعَةُ كُتُبٍ

حرف را جسمین حسب ذیل چار کتابین ہین

اَلرَّحمَةُ اَلرِّفقُ اَلرَّهنُ اَلرِّبَاءُ

كِتَابُ الرَّحمَةِ وَفِيهِ ثَلٰثَةُ فُصُولٍ

رحمت کا بیان جسمین تین فصلین ہین

اَلفَصلُ الاَوَّلُ فِي الحَثِّ عَلَيهَا

پہلی فصل رحمت کی ترغیب کے بیان مین

۱ عَن ابنِ عَمرِو بنِ العَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اَلرَّاحِمُونَ يَرحَمُهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِرحَمُوا مَن فِي الاَرضِ يَرحَمكُم مَن فِي السَّمَاءِ اَلرَّحِمُ شُجنَةٌ مِنَ الرَّحمٰنِ فَمَن وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَن قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَخرَجَ اَبُودَاوُدَ اِلٰى قَولِهِ مَن فِي السَّمَاءِ وَالتِّرمِذِيُّ بِتَمَامِهِ اَلشُّجنَةُ بِكَسرِ الشِّينِ المُعجَمَةِ وَفَتحِهَا بَعدَهَا جِيمٌ اَلقَرَابَةُ المُشتَبِكَةُ كَاشتِبَاكِ العُرُوقِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رحم کرنیوالون پر رحمن رحم کرتا ہے زمین والون پر رحم کرو تمپر وہ رحم کرے گا جو آسمان پر ہے۔ یعنے خداوند تعالی رحم رحمن سے وابستہ ہی پس جو شخص اسکو جوڑیگا خدا اس سے رشتہ جوڑیگا اور جو شخص اسکو قطع کرے گا خداوند تعالی اس سے قطع تعلق کرے گا۔ ابوداؤد نے من فی السماء تک روایت کی ہے اور ترمذی نے پوری حدیث بیان کی ہی

۲۔ وَعَن جَرِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لَا يَرحَمُ اللّٰهُ مَن لَا يَرحَمُ النَّاسَ اَخرَجَهُ الشَّيخَانِ وَالتِّرمِذِيُّ وَفِي اُخرٰى لِاَبِي دَاوُدَ وَالتِّرمِذِيِّ عَن اَبِي هُرَيرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لَا تُنزَعُ الرَّحمَةُ اِلَّا مِن شَقِيٍّ **ترجمہ** جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا اسپر رحم نہین کرتا جو لوگون پر رحم نہین کرتا شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین اور ابوداؤد اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ بدبخت کے دل سے رحم نکال لیا جاتا ہے۔

۳۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَبَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ وَعِنْدَہٗ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ الْاَقْرَعُ اِنَّ لِیْ عَشَرَةً مِّنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ اَحَدًا فَنَظَرَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَنْ لَّا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ۔ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِیَّ وَزَادَ رَزِیْنٌ اَوْ اَمْلِکُ اِنْ کَانَ اللّٰهُ نَزَعَ مِنْکُمُ الرَّحْمَةَ ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن بن علی رض کا بوسہ لیا اسوقت اقرع ابن حابس آپکے پاس تھے اقرع نے کہا کہ میرے دس لڑکے ہیں میں نے ان میں سے کبھی کسی کا بوسہ نہیں لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی طرف دیکھا پھر آپنے فرمایا کہ اُسپر رحم نہیں کیا جاتا جو رحم نہیں کرتا بجز نسائی کے پانچوں اس کے راوی ہیں۔ رزین کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ آپنے فرمایا کیا میں قادر ہوں (کہ تمہارے دل میں رحم ڈالدوں) اگر خدا نے تمہارے دل سے رحم نکال لیا ہے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ ذِکْرِ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی

دوسری فصل

خدا کی رحمت کے بیان میں

۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَی اللّٰهُ الْخَلْقَ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ کَتَبَ فِیْ کِتَابٍ فَهُوَ عِنْدَہٗ فَوْقَ الْعَرْشِ اِنَّ رَحْمَتِیْ تَغْلِبُ غَضَبِیْ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ وَعِنْدَ الْبُخَارِیِّ رَحِمَہُ اللّٰهُ فِیْ اُخْرٰی اِنَّ رَحْمَتِیْ غَلَبَتْ غَضَبِیْ وَعِنْدَ الشَّیْخَیْنِ فِیْ اُخْرٰی سَبَقَتْ غَضَبِیْ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب خدا تعالی مخلوقات کو بنا چکا اور مسلم کی روایت میں ہے کہ جب خدا تعالی نے مخلوقات کو پیدا کیا تو ایک کتاب میں اس نے یہ لکھ لیا جو اس کے پاس بالائے عرش ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہوگی شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور بخاری کی روایت میں ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔ اور شیخین کی ایک روایت میں ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر سبقت لیگئی ہے (مطلب سب کا ایک ہے)

۲۔ وَعَنْہُ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَاَمْسَکَ عِنْدَہٗ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِی الْاَرْضِ جُزْءًا وَّاحِدًا فَمِنْ ذٰلِکَ الْجُزْءِ تَتَرَاحَمُ الْخَلَائِقُ حَتّٰی تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْیَةَ اَنْ تُصِیْبَہٗ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالی نے رحمت کے سو حصے فرمائے ننانوے ۹۹ حصے اپنے پاس رکھ چھوڑے اور ایک حصہ زمین میں اتارا اسی (ایک حصہ) رحمت کا نتیجہ ہے جو مخلوقات میں سے ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں حتے کہ جانور اپنے بچہ پر سے کھر اٹھا لیتے ہیں اس خوف سے کہ کہیں اسکو صدمہ نہ پہونچے شیخین اور

ترمذی اسکے راوی ۔

٣۔ وعن سلمان الفارسیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ تعالی مائۃ رحمۃ فمنھا رحمۃ یتراحم بھا الخلق بینھم وتسع وتسعون لیوم القیمۃ اخرجہ مسلم وله فی اخری ان اللہ تعالی خلق یوم خلق السموت والارض مائۃ رحمۃ کل رحمۃ طباق ما بین السماء والارض فجعل منھا فی الارض رحمۃ فبھا تعطف الوالدۃ علی ولدھا والوحش والطیر بعضھا علی بعض فاذا کان یوم القیمۃ اکملھا اللہ تعالی بھذہ الرحمۃ **ترجمہ** سلمان فارسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی رحمت کے سو حصے ہین منجملہ اسکے ایک حصہ رحمت کا وہ ہے جسکی بنیاد پر مخلوقات باخود ایک دوسرے پر رحم کرتے ہین اور ننانوے حصہ قیامت کے واسطے ہین مسلم اسکے راوی ہین اور مسلم کی ایک روایت مین ہے کہ خدا نے جس دن آسمان وزمین کو پیدا کیا سو رحمتین پیدا کین ہر ایک رحمت اتنی بڑی ہے جیسے آسمان وزمین کے مابین فاصلہ ہے منجملہ اسکے ایک رحمت زمین مین مقرر فرمائی اس رحمت کی بنیاد پر ماں اپنے بچہ سے محبت کرتی ہے اور چرند اور پرند جانور ایک دوسرے پر محبت کرتے ہین جب قیامت کا دن ہوگا تو خدا اس رحمت سے اسکی تکمیل کریگا

٤۔ وعن عمر بن الخطابؓ قال قدم علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بسبی فاذا امرأۃ من السبی تسعی قد تحلب ثدیھا اذا وجدت صبیا فی السبی فاخذتہ فالزقتہ ببطنھا فارضعتہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم اترون ھذہ المرأۃ طارحۃ ولدھا فی النار قلنا لا واللہ وھی تقدر علی ان لا تطرحہ قال فاللہ تعالی ارحم بعبادہ من ھذہ بولدھا۔ اخرجہ الشیخان **ترجمہ** عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین قیدی آئے ان قیدیون مین ایک عورت تھی جو دوڑتی پھرتی تھی اور دودھ اسکی چھاتی سے نکلا پڑتا تھا وہ کسی کو ڈھونڈہ رہی تھی اتنے مین ان قیدیون مین اسکو ایک لڑکا ملا اس نے اسکو (جھپٹ) گود مین لے لیا اور اپنے پیٹ سے لپٹا لیا اور اسکو دودھ پلایا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس عورت کی نسبت تم یہ خیال کرتے ہو کہ یہ اپنے بچہ کو آگ مین ڈال دیگی ہم نے عرض کیا کہ جی نہین قسم خدا کی ایسی حالت مین کہ یہ اسکے آگ مین نہ ڈالنے پر قادر ہو تو آپ نے فرمایا کہ خدا تعالی اپنے بندون پر اس سے زیادہ رحیم ہے جیسے اس عورت کو اپنے بچہ سے محبت ہے شیخین اسکے راوی ہین ۔

الفصل الثالث فیما جاء من رحمۃ الحیوان

تیسری فصل

جانور پر رحم کرنے کے بیان مین

١۔ وعن ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینما رجل یمشی بطریق اشتد علیہ العطش فوجد

لہ اس ننانوے رحمتون مین اس ایک رحمت کو بھی شریک فرما کر پوری سو کی تکمیل کرے گا ۔ ؎ یعنے حتی المقدور اپنے بچہ کو آگ مین نہ ڈالے گی

فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيْهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ وَاِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِیْ كَانَ بَلَغَ مِنِّیْ فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهٗ مَاءً ثُمَّ اَمْسَكَهٗ بِفِيْهِ حَتّٰى رَقِیَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنَّ لَنَا فِی الْبَهَائِمِ اَجْرًا فَقَالَ فِیْ كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ اُخْرٰی اِنَّ امْرَاَةً بَغِيًّا رَاَتْ كَلْبًا فِیْ يَوْمٍ حَارٍّ يُطِيْفُ بِبِئْرٍ وَقَدْ اَدْلَعَ لِسَانَهٗ مِنْ شِدَّةِ الْعَطَشِ فَنَزَعَتْ لَهٗ مُوْقَهَا كَغَفَرَ لَهَا بِهٖ لَهَثَ الْكَلْبُ وَغَيْرُهٗ اِذَا اَخْرَجَ لِسَانَهٗ مِنْ شِدَّةِ الْعَطَشِ وَالْحَرِّ وَكَذَا اَدْلَعَ لِسَانَهٗ وَالثَّرٰى التُّرَابُ النَّدِیُّ وَالْمُرَادُ هٰهُنَا التُّرَابُ مُطْلَقًا وَالْكَبِدُ الرَّطْبَةُ كُلُّ ذَاتِ رُوْحٍ وَلَا تَكُوْنُ رَطْبَةً اِلَّا اِذَا كَانَ صَاحِبُهَا حَيًّا وَالْبَغِیُّ الْمَرْاَةُ الزَّانِيَةُ وَالْمُوْقُ الْخُفُّ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دفعہ کوئی شخص رستہ چل رہا تھا اُسکو زور کی پیاس لگی اسکو ایک کنواں ملا اس نے اس میں اتر کر پانی پیا اور باہر نکل آیا اتنے میں اس نے دیکھا کہ ایک کتا پیاس کے مارے کیچڑ کھا رہا ہے تو اس شخص نے کہا کہ اس کتے کو پیاس کیوجہ سے وہی تکلیف ہے جو مجھے تھی پھر وہ کنوئیں میں اترا اور اپنے موزہ میں پانی بھر کر منہ میں لٹکا کر اوپر آگیا اور کتے کو پانی پلایا تو خدا تعالی نے اسکی اس کوشش کو مشکور و مقبول فرمایا اور اسکو بخشدیا اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جانوروں (کے ساتھ سلوک کرنے) میں ہمارے واسطے ثواب ہے میں آپنے فرمایا کہ ہر ایک تروتازہ جگروالے (کے ساتھ سلوک کرنے) میں ثواب ہے تینوں اور ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ایک زناکار عورت نے ایک کتے کو گرمی کے دنوں میں دیکھا کہ کنوئیں کے اطراف چکر لگا رہا ہے اور سخت پیاس کی وجہ سے اسکی زبان باہر نکل پڑی ہے تو اس نے اپنا موزہ اتارا اور اس میں پانی بھر کر اسکو پلایا) تو خدا نے اسکو بخشدیا۔

۲۔ **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَتِ امْرَاَةٌ النَّارَ فِیْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ خَشَاشُ الْاَرْضِ هَوَامُّهَا وَحَشَرَاتُهَا

ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عورت ایک بلی کے بارہ میں دوزخ میں داخل ہوئی جسکو اس نے باندہ رکھا تھا نہ خود کھانے کو دیا نہ اُسکو چھوڑ دیا تاکہ حشرات الارض کھا کر اپنی زندگی بسر کرلے) شیخین اسکے راوی ہیں۔

۳۔ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ كَانَ اَحَبُّ مَا اسْتَتَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهٖ هَدَفٌ اَوْ حَائِشُ نَخْلٍ فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا فِيْهِ جَمَلٌ فَلَمَّا رَاَى النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَاَتَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ ذِفْرَاهُ فَسَكَتَ فَقَالَ مَنْ رَبُّ هٰذَا الْجَمَلِ فَقَالَ فَتًى مِنَ الْاَنْصَارِ هُوَ لِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَفَلَا تَتَّقِی اللّٰهَ فِیْ هٰذِهِ الْبَهِيْمَةِ الَّتِیْ مَلَّكَكَ اللّٰهُ اِيَّاهَا فَاِنَّهٗ شَكٰی اِلَیَّ اَنَّكَ تُجِيْعُهٗ وَتُدْئِبُهٗ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ اَلْهَدَفُ مَا ارْتَفَعَ مِنَ الْاَرْضِ مِنْ بِنَاءٍ وَغَيْرِهٖ وَحَائِشُ النَّخْلِ

ط یعنے جاندار ۱۲

نَخَلَاتٌ مُجْتَمِعَاتٌ وَالْحَائِطُ الْبُسْتَانُ وَذِفْرَى الْبَعِيْرِ الْمَوْضِعُ الَّذِىْ يَعْرَقُ مِنْ قَفَاهُ خَلْفَ اُذُنَيْهِ وَيُجْعَلُ فِيْهِ الْقِطْرَانُ وَهُمَا ذِفْرَيَانِ وَتُدْئِبُهُ اَىْ تُتْعِبُهُ بِكَثْرَةِ اِسْتِعْمَالِهٖ **ترجمہ** عبداللہ بن جعفر سے روایت ہی کہ انہون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پاخانہ کے وقت ٹیلہ اور ساتر اشیا کے ٹیلہ اور درختون کے جھنڈ کی آڑ مین چھپنا زیادہ پسند تہا ایک دفعہ آپ کسی انصار کے باغ مین تشریف لے گئے اتنے مین وہان ایک اونٹ آگیا جب اس اونٹ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا تو چیخکر رونے لگا اور اسکی آنکھون سے آنسو جاری ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس گئے اور اسکے سر پر ہاتہہ پہیرا وہ چپ ہو رہا پہر آپنے پوچہا کہ یہ کس کا اونٹ ہی ایک انصاری جوان شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ میرا اونٹ ہی آپنے فرمایا کہ تو خدا سے نہین ڈرتا ایسے جانور کے بارہ مین جسکا خدا نے تجھے مالک بنایا ہے اسلیے کہ اس نے مجہ سے شکایت کی کہ تو اسکو تکلیف اور (بکثرت کام لیکر) تہکا دیتا ہے ابوداؤد اسکے راوی ہین

۳۔ **وَعَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّخِذُوْا ظُهُوْرَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ اِنَّمَا سَخَّرَهَا اللّٰهُ لَكُمْ لِتُبْلِغَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَمْ تَكُوْنُوْا بَالِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ وَجَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فَعَلَيْهَا فَاقْضُوْا حَاجَتَكُمْ۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ وَبِشِقِّ الْاَنْفُسِ جَهْدِهَا وَشِدَّةِ مَا تُلَاقِيْهِ عِنْدَ مُقَاسَاةِ الْاُمُوْرِ الصَّعْبَةِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے جانورون کی پیٹھون کے منبر مت بناؤ خدا تعالے نے اس غرض سے ان کو تمہاری تابع (فرمان) کیا ہے کہ وہ تمکو ایسے شہر تک پہونچاوین جہان تم سخت مصیبت اٹھائے بغیر نہین پہونچ سکتے تہے خدا نے تمہارے لیے زمین بنائی ہے پس تم اس (زمین) پر اپنے کام کیا کرو ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

۴۔ **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ رض قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَفَرٍ فَرَاَيْنَا حُمَّرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ لَهَا فَاَخَذْنَا هُمَا فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ تَعْرِشُ فَلَمَّا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَجَعَ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا رُدُّوْا وَلَدَهَا اِلَيْهَا وَرَاٰى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ اَحْرَقْنَاهَا فَقَالَ مَنْ اَحْرَقَ هٰذِهٖ قُلْنَا نَحْنُ قَالَ اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِىْ اَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ اِلَّا رَبُّ النَّارِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ۔ اَلْحُمَّرَةُ بِضَمِّ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَتَشْدِيْدِ الْمِيْمِ نَوْعٌ مِنَ الطَّيْرِ فِىْ شَكْلِ الْعُصْفُوْرِ وَقَوْلُهٗ تَعْرِشُ بِالْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَالشِّيْنِ الْمُعْجَمَةِ اَىْ تُرَفْرِفُ۔ تُرْخِىْ جَنَاحَيْهَا وَتَدْنُوْا مِنَ الْاَرْضِ لِتَقَعَ عَلَيْهَا وَلَا تَقَعُ وَرُوِىَ تَفْرُشُ بِالْفَاءِ مِنْ فَرْشِ الْجَنَاحِ وَبَسْطِهٖ **ترجمہ** عبدالرحمن بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہین کہ انہون نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی سفر مین تہے تو ہم نے ایک لال دیکہا جسکے ساتہہ دو بچے بہی تہے ہم نے اس کے دونون بچے لے لیے تو

لـه بیضرورت اسپر کہڑے رہت ہو نزدیک مقامات پر جانے کی غرض سے اسپر سواری مت کرو ؎ یعنی کہڑا ہونا بیٹہنا لیٹنا وغیرہ جانور پر صرف ضرورت کے وقت سوار ہوا کرو ؎ ایک پرندہ جانور ہے چڑیا کے برابر جو سرخ رنگ کا ہوتا ہے لوگ اسکو پالتے ہین۔

وہ لال تڑپنے لگا اور زمین پر گرنے لگا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپنے فرمایا کہ کس نے اسکے بچہ لیکر اُس کو مصیبت مین ڈالا ہے اُسکو اسکے بچہ دیدو اور آپنے چیونٹیون کا ایک سوراخ دیکھا جس کو ہم نے جلادیا تھا آپنے پوچھا کہ اس کو کس نے جلایا ہے ہم نے عرض کیا کہ ہم نے آپنے فرمایا کہ آگ سے عذاب دینا بجز آگ کے مالک (خدا تعالے) کے اور کسی کو زیبا نہین۔ ابوداود اسکے راوی ہین۔

۵۔ **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْمَنْظُوْرٍ عَنْ عَمِّهٖ عَنْ عَامِرِ الرَّامِ اَخِي الْخَضِرِ قَالَ اِنَّا بِبِلَادِنَا اِذْ رُفِعَتْ لَنَا رَايَاتٌ وَّاَلْوِيَةٌ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالُوْا لِوَاءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهٗ وَهُوَ جَالِسٌ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَّقَدِ اجْتَمَعَ اِلَيْهِ اَصْحَابُهٗ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِمْ فَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَسْقَامَ وَالْاَمْرَاضَ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَصَابَهُ السُّقْمُ ثُمَّ اَعْفَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ كَانَ كَفَّارَةً لِّمَا مَضٰى مِنْ ذُنُوْبِهٖ وَمَوْعِظَةً لَّهٗ فِيْمَا يَسْتَقْبِلُ وَاِنَّ الْمُنَافِقَ اِذَا مَرِضَ ثُمَّ اُعْفِيَ كَانَ كَالْبَعِيْرِ عَقَلَهٗ اَهْلُهٗ ثُمَّ اَرْسَلُوْهُ فَلَمْ يَدْرِ لِمَ عَقَلُوْهُ وَلِمَ اَرْسَلُوْهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّمَّنْ حَوْلَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْاَسْقَامُ وَاللّٰهِ مَا مَرِضْتُ قَطُّ فَقَالَ لَهٗ قُمْ فَلَسْتَ مِنَّا فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهٗ اِذْ اَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ كِسَاءٌ وَّفِيْ يَدِهٖ شَيْءٌ قَدِ الْتَفَّ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَمَّا رَاَيْتُكَ اَقْبَلْتُ اِلَيْكَ فَمَرَرْتُ بِغَيْضَةِ شَجَرٍ فَسَمِعْتُ فِيْهَا اَصْوَاتَ فِرَاخِ طَائِرٍ فَاَخَذْتُهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ فِيْ كِسَائِيْ فَجَاءَتْ اُمُّهُنَّ فَاسْتَدَارَتْ عَلٰى رَاْسِيْ فَكَشَفْتُ لَهَا عَنْهُنَّ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ مَعَهُنَّ فَلَفَفْتُهُنَّ بِكِسَائِيْ فَهُنَّ اُولَاءِ مَعِيْ قَالَ ضَعْهُنَّ عَنْكَ فَوَضَعْتُهُنَّ وَاَبَتْ اُمُّهُنَّ اِلَّا لُزُوْمَهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ اَتَعْجَبُوْنَ لِرُحْمِ اُمِّ الْاَفْرَاخِ فِرَاخَهَا قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَوَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ اَللّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ اُمِّ الْاَفْرَاخِ بِفِرَاخِهَا اِرْجِعْ بِهِنَّ حَتّٰى تَضَعَهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهُنَّ وَاُمُّهُنَّ مَعَهُنَّ فَرَجَعَ بِهِنَّ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ اَلْاَلْوِيَةُ جَمْعُ لِوَاءٍ وَهِيَ الرَّايَةُ الْكَبِيْرَةُ دُوْنَ الْاَعْلَامِ۔ وَاَعْفَاهُ وَعَافَاهُ بِمَعْنًى وَاحِدٍ

ترجمہ محمد بن اسحاق ایک شامی شخص سے روایت کرتے ہین جو ابو منظور مشہور تھے وہ اپنے چچا سے اور وہ عامر رامی سے روایت کرتے ہین جو قبیلہ خضر سے تھے عامر کہتے ہین کہ مین اپنے ملک مین تھا کہ یکایک ہمکو جھنڈے اور نشان دکھائی دیے تو مین نے پوچھا کہ یہ کیا ہے لوگون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نشان ہے مین آپ کی خدمت مین حاضر ہوا اور آپ ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے اور آپکے اصحاب آپکے اطراف بیٹھے تھے مین بھی انکے ساتھ بیٹھ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریون کا ذکر فرمایا اور بیان فرمایا کہ مسلمان جب بیمار ہوتا ہے پھر خدا تعالی اس کو اس بیماری سے شفا دیتا ہے تو یہ بیماری اسکے گذشتہ گناہون کا کفارہ ہوجاتی ہے اور آیندہ کی لیے نصیحت ہوجاتی ہے اور منافق جب بیمار ہوتا ہے اور تندرست ہوجاتا ہے تو اونٹ کی طرح[۱] ہوتا ہے کہ اسکو اسکے مالک نے کبھی باندہ دیا کبھی چھوڑ دیا لیکن وہ نہین سمجھتا کہ اسکو کیون باندہ دیا تھا کیون چھوڑ دیا تو اس حلقہ مین سے ایک شخص

[۱] بیوقوف ۱۲

نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بیماری کیا چیز ہے (مجھے معلوم تک نہین) خدا کی قسم مین تو کبھی بیمار نہین ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تو ہمارے پاس سے اٹھ جا اسلیے کہ تو ہم مین سے نہین[1] ہم آپ ہی کے پاس تھے کہ اتنے مین ایک شخص آیا جو کمبل اوڑھے تھا اسکے ہاتھ مین کوئی چیز تھی جسکو اس نے لپیٹ لیا تھا اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جب مین نے آپ کو دیکھا تو آپکے پاس آنے لگا تو (رستہ مین) درختون کے جھنڈ مین میرا گذر ہوا وہان مین نے پرند جانور کے بچون کی آوازین سنین مینے انکو لے لیا اور اپنے کمل مین رکھ لیا ان بچون کی مان آئی اور میرے سر پر گھومنے لگی تو مین نے اس کے سامنے بچون کو کھول دیا تو وہ بھی انپر گر پڑی اور ان کے ساتھ ہو گئی مین نے ان سب کو اپنے کمل مین لپیٹ لیا چنانچہ سب یہ میرے ساتھ ہین آپنے فرمایا کہ ان سب کو یہان رکھ دو اس نے ان سب کو وہین رکھ دیا لیکن بچون کی مان بچون کے ساتھ ہی رہی (بچون کو چھوڑ کر اڑ نہین گئی) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کیا تمکو بچون کی مان کی بچون پر محبت کرنے سے تعجب ہوتا ہے صحابہ نے عرض کیا کہ جی ہان یا رسول اللہ (تعجب ہوتا ہے) آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق بات دیکر بھیجا ہے البتہ خدا تعالے اپنے بندون پر اس سے زیادہ مہربان ہے جو بچون کی مان کو اپنے بچون سے محبت ہے (اور آپ نے اس شخص سے جو بچے لایا تھا مخاطب ہو کر فرمایا کہ) انکو واپس لے جاؤ اور وہین رکھ آؤ جہان سے تم انہین لیکر آئے ہو اور انکی مان کو بھی ساتھ ہی لے جاؤ تو وہ شخص انکو واپس لیکر گیا۔ ابو داؤد اسکے راوی ہین

۶۔ **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِیًّا مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ فَاَمَرَ بِقَرْیَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَیْهِ اِنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَحْرَقْتَ اُمَّةً مِّنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ۔ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ وَقَرْیَةُ النَّمْلِ مَسْكَنُهَا **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی پیغمبر کو ایک چیونٹی نے کاٹا تو انہون نے چیونٹی کے سوراخ کے جلانے کا حکم دیا وہ جلا دی گئین تو خدا نے ان پر وحی بھیجی کہ تمکو ایک چیونٹی نے کاٹا تو تم نے ایک امت (گروہ) کو جلا دیا جو (خدا کی) تسبیح[2] کہتی تھی۔ بجز ترمذی کے پانچون اسکے راوی ہین

كِتَابُ الرِّفْقِ

نرمی کا بیان

۱۔ **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّفْقَ مَا كَانَ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا زَانَهُ وَلَا نُزِعَ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا شَانَهُ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَةٍ رَكِبَتْ بَعِیْرًا فِیْهِ صُعُوْبَةٌ

[1] مسلمان نہین ہے ورنہ مسلمان کو ضرور کوئی نہ کوئی بیماری ہوتی ہے یہ آپنے بطور زجر کے فرمایا [2] وان من شیء الا یسبح الخ کہ سب خدا کی تسبیح خوان ہین

بُعِلَتْ اَرْدَدُہٗ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکَ بِالرِّفْقِ اَلرِّفْقُ الْعَیْبُ وَهُوَ ضِدُّ الزَّیْنِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نرمی جس چیز میں ہوتی ہے اسکو خوشنما اور حسین بنا دیتی ہے اور جس (کے دل) سے نرمی نکال لیجاتی ہے اسکو بدنما اور معیوب کر دیتی ہے۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ اسکے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت عائشہ ایک اونٹ پر سوار ہوئین جو منہ زور تہا اسکو ادہر ادہر پہیرنے لگین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمکو نرمی اختیار کرنی چاہیے

۲۔ وَعَنْ جَرِیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یُّحْرَمُ الرِّفْقَ یُحْرَمُ الْخَیْرَ کُلَّہٗ۔ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤدَ ترجمہ جریر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نرمی سے محروم رہا وہ تمامی بہلائیون سے محروم رہا۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ اسکے راوی ہین

۳۔ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ اَحَدًا فِیْ بَعْضِ اَمْرِہٖ قَالَ بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا وَیَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا۔ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ ترجمہ ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو کسی کام کی غرض سے (امیر یا عامل بنا کر کہین) بہیجتے تو انکو سمجہا دیتے کہ (لوگون کو) خوش خبری سناؤ نفرت خیز بات نہ کہو اور آسان طریقہ بتلاؤ مشکل مین مت ڈالو۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین

کِتَابُ الرَّهْنِ

رہن (گرو) کا بیان

۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُرْکَبُ الرَّهْنُ بِنَفَقَتِہٖ وَیُشْرَبُ اللَّبَنُ الدَّرُّ بِنَفَقَتِہٖ اِذَا کَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَی الَّذِیْ یَشْرَبُ وَیَرْکَبُ النَّفَقَۃُ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلدَّرُّ فِیْ اَصْلِ الْکَلَامِ اللَّبَنُ وَمَعْنٰی هٰذَا اِنَّ زِیَادَۃَ الرَّهْنِ وَنَمَاءَہٗ وَفَضْلَ قِیْمَتِہٖ لِلرَّاهِنِ وَعَلَی الْمُرْتَهِنِ ضَمَانُہٗ اِنْ هَلَکَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سواری کے جانور پر جو مرہون ہو بمعاوضہ اسکے خرچہ کے (مرتہن) سوار ہو سکتا ہے اور دودہ والے جانور کا جو مرہون ہو بمعاوضہ اسکے خوراک کے دودہ کہا سکتا ہے اور جو شخص دودہ کہائیگا اور سواری کریگا خرچ خوراک اسی کے ذمہ ہوگا۔ بخاری۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ اسکے راوی ہین مطلب یہ ہے کہ رہن مین اگر کوئی چیز زیادہ ہو جائے[1] اور بڑہ جائے[2]۔ اور اس کی قیمت بڑہ جائے[3] یہ سب راہن کا حق ہے۔ اور مرتہن پر بصورت ہلاکت تاوان لازم آئیگا (البتہ دودہ سواری معمولی نفع بمعاوضہ خرچ خوراک کے مرتہن اٹہا سکتا ہے۔)

[1] یعنی جانور کو بچہ ہو جائے [2] مرہون کم عمر تہا جوان ہو جائے [3] مرہون لاغر تہا توانا ہو جائے ۱۲

۲۔ وَعَنْ ابْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُغْلَقُ الرَّهْنُ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ قَالَ وَتَفْسِیْرُہٗ اَنْ یُّرْهِنَ الرَّهْنَ وَفِیْہِ فَضْلٌ عَمَّا رَهَنَ فِیْہِ فَیَقُوْلُ الْمُرْتَهِنُ اِنْ لَّمْ تَاْتِنِیْ بِحَقِّیْ اِلٰی اَجَلٍ کَذَا وَکَذَا فَهُوَ لِیْ اَوْ یَقُوْلُ لَہُ الرَّاهِنُ هُوَ لَکَ اِنْ لَّمْ اٰتِکَ اِلَی الْاَجَلِ قَالَ وَهُوَ الَّذِیْ نَهٰی عَنْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَا یَصْلُحُ کَلَوْجَاءَ صَاحِبُہٗ بِمَا فِیْہِ بَعْدَ الْاَجَلِ فَهُوَ لَہٗ وَقَالَ الشَّافِعِیُّ مَعْنَاہُ لَا یَسْتَحِقُّہُ الْمُرْتَهِنُ اِذَا تَرَکَ الرَّاهِنُ قَضَاءَ حَقِّہٖ **ترجمہ** ابن مسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رہن کو بند نہ کیا جائے (یعنے شے مرہونہ کو نہ روکا جائے) مالک اس کے راوی ہین اور انہون نے اس کی تفسیر اس طرح فرمائی ہے کہ کوئی شخص کسی کے پاس کوئی چیز رہن رکھے اور اس کی بہ نسبت اس شے کی جسکی بابت وہ شے رہن رکھی گئی ہے زیادہ[1] ہو تو مرتہن (راہن سے) یہ کہے کہ اگر تم فلان فلان مدت تک میرا حق نہ ادا کردوگے تو یہ شے (مرہونہ) میری (ملک) ہوجاویگی یا راہن خود (مرتہن سے یہ) کہے کہ اگر مدت مقررہ تک تمہارا حق نہ ادا کردون تو یہ شے (مرہونہ) تمہاری (ملک) ہوجائیگی اسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے تب یہ جائز نہین ہے۔ پس اگر راہن مدت مقررہ کے بعد بھی مرتہن کا حق ادا کردے تو شے (مرہونہ) راہن ہی کو ملے گی (اور شے مرہون روکی نہ جائیگی[2]) اور شافعی کہتے ہین کہ اس کے معنے یہ ہین کہ مرتہن شے مرہون کا مستحق نہین ہوسکتا جبکہ راہن اسکے حق کی ادا نہ کرے

۳۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتِ اشْتَرٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ یَّهُوْدِیٍّ طَعَامًا بِنَسِیْئَۃٍ وَاَعْطَاہُ دِرْعًا لَّہٗ رَهْنًا۔ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ادہار غلہ خریدا اور درع (زرہ) مبارک اسکے پاس رہن رکھدی شیخین اور نسائی اسکے راوی ہین

کِتَابُ الرِّیَاءِ

ریا (نمائش) کا بیان

۱۔ عَنْ شُفَیِّ الْاَصْبَحِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَنْ یُّدْعٰی بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَجُلٌ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ وَرَجُلٌ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَرَجُلٌ کَثِیْرُ الْمَالِ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی لِلْقَارِیِٔ اَلَمْ اُعَلِّمْکَ مَا اَنْزَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِیْ فَیَقُوْلُ بَلٰی یَارَبِّ قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِیْمَا عَلِمْتَ فَیَقُوْلُ کُنْتُ اَقُوْمُ بِہٖ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ کَذَبْتَ وَتَقُوْلُ لَہُ الْمَلٰئِکَۃُ کَذَبْتَ اِنَّمَا اَرَدْتَّ اَنْ یُّقَالَ فُلَانٌ قَارِیٌٔ وَقَدْ قِیْلَ ذٰلِکَ وَیُؤْتٰی بِصَاحِبِ الْمَالِ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلَمْ اُوَسِّعْ عَلَیْکَ حَتّٰی لَمْ اَدَعْکَ تَحْتَاجُ اِلٰی اَحَدٍ فَیَقُوْلُ بَلٰی یَارَبِّ فَیَقُوْلُ فَمَاذَا عَمِلْتَ فِیْمَا اٰتَیْتُکَ فَیَقُوْلُ کُنْتُ اَصِلُ الرَّحِمَ وَاَتَصَدَّقُ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ لَہٗ کَذَبْتَ وَتَقُوْلُ لَہُ الْمَلٰئِکَۃُ کَذَبْتَ وَیَقُوْلُ لَہُ اللّٰہُ بَلْ اَرَدْتَّ اَنْ یُّقَالَ فُلَانٌ جَوَادٌ وَقَدْ قِیْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ یُؤْتٰی بِالَّذِیْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

---

[1] مثلاً سو روپیہ کی بابت دو سو روپیہ کی چیز رہن رکھے [2] امام ابوحنیفہ کا یہی مذہب ہے

فَيَقُولُ لَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْمَاذَا قُتِلْتَ فَيَقُولُ اُمِرْتُ بِالْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِكَ فَقَاتَلْتُ حَتّٰى قُتِلْتُ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُ كَذَبْتَ وَتَقُولُ لَهُ الْمَلٰئِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى بَلْ اَرَدْتَ اَنْ يُقَالَ فُلَانٌ جَرِيٌّ وَقَدْ قِيْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رُكْبَتِيْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اُولٰئِكَ الثَّلٰثَةُ اَوَّلُ خَلْقِ تُسَعَّرُ بِهِمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ شَفِيٌّ فَاَخْبَرْتُ مُعَاوِيَةَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض فَقَالَ قَدْ فُعِلَ بِهٰؤُلَاءِ هٰذَا فَكَيْفَ بِمَنْ بَقِيَ مِنَ النَّاسِ ثُمَّ بَكٰى مُعَاوِيَةُ بُكَاءً شَدِيْدًا حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ هَالِكٌ ثُمَّ اَفَاقَ وَمَسَحَ عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** شفی اصبحی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جو (لوگ) بلائے جائین گے (وہ تین اشخاص ہین) ایک وہ شخص ہے جس نے قرآن کو جمع (حفظ) کیا اور (دوسرا) وہ شخص جو خدا پاک کی راہ مین مقتول ہوا اور (تیسرا) وہ شخص جو مالدار تہا۔ توخدا تعالی قرآن پڑہنے والے سے پوچہے گا کہ کیا مین نے تجہ کو وہ چیز نہین سکہائی جو مین نے اپنے رسول پر نازل[1] کی وہ کہیگا ہان اے پروردگار خدا تعالی پوچہے گا کہ پہر تونے اسکو سیکہکر کیا عمل کیا وہ کہے گا کہ رات رات بہر اور دن دن بہر اسکو پڑہا کرتا تہا توخدا تعالی فرمائیگا کہ توجہوٹا ہے اور فرشتے بہی اسکو کہین گے کہ توجہوٹا ہے تیرا مقصود اس پڑہنے سے) یہ تہا کہ یہ کہا جائے (اور مشہور ہو) کہ فلان (شخص) قرآن (بہت) پڑہتا ہے چنانچہ ایسا ہی کہا گیا (اور تو قاری مشہور ہوگیا) پہر مالدار شخص پیش کیا جائے گا توخدا تعالی اس سے پوچہے گا کہ کیا مین نے تجہ کو اتنی وسعت (اور مقدرت) نہ دی کہ مین نے تجہ کو کسی کا محتاج نہ بنایا وہ کہے گا کہ ہان اے پروردگار پہر خدا تعالی پوچہے گا کہ تو نے میری دی ہوئی چیز مین کیا عمل کیا وہ کہیگا کہ مین رشتہ دارون سے نیک سلوک کرتا تہا اور خیرات کرتا تہا خدا تعالی فرمائیگا کہ توجہوٹا ہے اور فرشتے بہی کہینگے کہ توجہوٹا ہے پہر خدا تعالی اس سے فرمائیگا کہ بلکہ تیرا ارادہ (اس خیرات وغیرہ سے) یہ تہا کہ یہ کہا جائے (اور مشہور ہو) کہ فلان شخص بڑا سخی ہے چنانچہ ایسا ہی کہا گیا (اور تو سخی مشہور ہوگیا) پہر وہ شخص پیش کیا جائیگا جو خدا کی راہ مین مقتول ہوا ہے توخدا تعالی اس سے پوچہے گا کہ تو کس امر مین قتل ہوا وہ کہے گا کہ تو نے اپنی راہ مین جہاد کا حکم دیا تو مین نے جہاد کیا حتے کہ قتل ہوا توخدا تعالے اس سے فرمائیگا کہ توجہوٹا ہے اور فرشتے بہی اس سے کہین گے کہ توجہوٹا ہے اور خدا تعالی فرمائیگا بلکہ تیری نیت (اس جہاد سے) یہی کہ یہ کہا جائے (اور مشہور ہو) کہ فلان (شخص بڑا) بہادر ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا (اور تو بہادر مشہور ہوگیا) پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ کی ران پر ہاتہ مارکر فرمایا کہ اے ابوہریرہ یہ تین شخص وہ ہین جو مخلوقات مین سے سب سے اول قیامت کے دن دوزخ

[1] یہ خدا کے اجلاس مین [2] یعنے قرآن

مین جائینگے شفی کہتے ہین کہ مین نے ابوہریرہ کی یہ حدیث معاویہ سے بیان کی تو انہون نے کہا کہ جب ان لوگون کے ساتھ ایسا (سلوک) کیا گیا تو باقی لوگون کے ساتھ کیا سلوک ہوگا پہر معاویہ رونے لگے اور بہت روئے حتے کہ مین نے خیال کیا کہ وہ ہلاک ہوجائینگے۔ پہر انہون نے رونا موقوف کیا اور آنسو پونچھے اور کہنے لگے کہ خدا اور خدا کا رسول سچا ہے مَنْ كَانَ آخر تک (جو شخص دنیا کی زندگی اور زینت چاہتا ہے اسکو ہم دنیا ہی مین اسکے اعمال کا پورا بدلہ دیدیتے ہین اور ان کے ساتھ اس بدلہ دینے مین کوئی کمی نہین کیجاتی یہی ایسے لوگ ہین جنکے لیے آخرت مین بجز آگ کے کچھ نہین ہے اور دنیا مین جو کچھ اعمال کیے تھے وہ سب ضائع ہوگئے اور باطل تھا جو عمل وہ دنیا مین کیا کرتے تھے) مسلم ترمذی نسائی اسکے راوی ہین۔ اور یہ ترمذی کے الفاظ ہین۔

۲۔ **وَعَنْ** كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ وَيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ وَيَصْرِفُ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ۔ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ الْمُمَارَاةُ الْمُجَادَلَةُ وَالْمُنَاظَرَةُ وَالْمُجَارَاةُ أَنْ يَجْرِيَ مَعَ قَوْمٍ فِي شَيْءٍ وَيَفْعَلَ مِثْلَ فِعْلِهِمْ **ترجمہ** کعب بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس غرض سے علم حاصل کرے کہ علماء سے اس کے ساتھ مقابلہ اور فخر کرے اور سفہاء سے بحث او مباحثہ کرے اور لوگون کے قلوب اپنی جانب پہیرے تو خدا تعالی اسکو دوزخ مین داخل فرمائیگا ترمذی اسکے راوی ہین۔

۳۔ **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ قَالَ وَادٍ فِي جَهَنَّمَ تَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَنْ يَدْخُلُهُ قَالَ الْقُرَّاءُ الْمُرَاؤُونَ بِأَعْمَالِهِمْ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا سے جب الحزن سے پناہ مانگو اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جب الحزن کیا چیز ہے آپ نے فرمایا کہ دوزخ مین ایک وادی ہے جس سے دوزخ دن مین سو دفعہ پناہ مانگتی ہے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ اس مین کون لوگ جائینگے آپنے فرمایا کہ قرآن پڑہنے والے جو ریا اور نمایش کی نیت سے اعمال کرتے ہین ترمذی اسکے راوی ہین

۴۔ **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُونَ الدُّنْيَا بِالدِّينِ يَلْبَسُونَ لِلنَّاسِ جُلُودَ الضَّأْنِ مِنَ اللِّينِ أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَقُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الذِّئَابِ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى أَبِي يَغْتَرُّونَ أَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِئُونَ فَبِي حَلَفْتُ لَأَبْعَثَنَّ عَلَى أُولٰئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيمَ فِيهِمْ حَيْرَانَ۔ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ۔ الْخَتْلُ الْخَدْعُ وَالِاجْتِرَاءُ الْجَسَارَةُ عَلَى الشَّيْءِ **ترجمہ** ابوہریرہؓ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانہ مین کچھ لوگ ایسے ہونگے جو دین کے فریب سے دنیا حاصل کرینگے۔ انہون کی کہالین لوگون کو فریب دینے کی غرض سے پہنینگے نرمی سے ان کی

زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہونگی اور اُنکے دل بھیڑیون کے سے ہونگے خدا تعالیٰ فرمائیگا کہ تم لوگ مجھ سے غرور کرتے ہو اور مجھ پر جرأت کرتے ہو پس میں اپنی قسم کھاتا ہون کہ اُنپر ایسا فتنہ بھیجونگا جسمین اُنکا عقلمند بھی حیران ہوجائیگا۔ ترمذی اس کے راوی ہین

۴۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَكَ مَعِیَ فِیْهِ غَیْرِیْ تَرَكْتُهٗ وَشِرْكَهٗ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مین سب شریکوں کی نسبت شرک سے بہت ہی بے پروا ہون جو شخص کوئی عمل کرے اور میرے ساتھ کسی غیر کو شریک کرے تو مین اُسکو اور اُسکے شریک (دونون) کو چھوڑ دیتا ہون مسلم اسکے راوی ہین

۵۔ وَعَنْهُ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِیْ يَاْتِیْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَّهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا النَّسَائِیَّ ترجمہ ابوہریرہ رض روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم قیامت کے دن سب بُرے لوگون مین اُنکو پاؤگے جو دو رخہ ہین یہان آکر اُنکی سی کہتے ہین وہان جاکر اُنکی سی کہتے ہین۔ بجز نسائی کے چھیون اسکے راوی ہین

۶۔ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهٗ وَجْهَانِ فِی الدُّنْيَا كَانَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ عمار بن یاسر رض سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو دنیا مین دو رُخہ ہین قیامت مین اُنکی آگ کی دو زبانیں ہونگی۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین

۷۔ وَعَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ اُسَامَةَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُلْقٰى فِی النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُ بَطْنِهٖ فَيَدُوْرُ بِهَا كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِالرُّحَا فَيَجْتَمِعُ عَلَيْهِ اَهْلُ النَّارِ فَيَقُوْلُوْنَ يَا فُلَانُ اَلَمْ تَكُنْ تَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُوْلُ بَلٰى كُنْتُ اٰمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ وَاَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ اَلْاِنْدِلَاقُ الْخُرُوْجُ وَالْاَقْتَابُ جَمْعُ قِتْبٍ وَهِیَ الْاَمْعَاءُ ترجمہ ابووائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنہون نے اُسامہ کو یہ کہتے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایک شخص حاضر کیا جائیگا پھر دوزخ مین پھینکدیا جائیگا جس سے اُسکے پیٹ کی آنتین باہر نکل پڑینگی تو وہ شخص آنتون کو لیے ہوئے اس طرح چکر لگائیگا جس طرح گدہا چکی پیستے وقت چکر لگاتا ہے تو دوزخی اُسکے پاس اکٹھے ہوکر پوچھینگے کہ ای فلان شخص کیا تو نیک کام کرنے کو (لوگون سے) نہین کہتا تہا اور بری کامون سے (لوگون کو) منع نہین کرتا تہا۔ وہ کہیگا کہ ہان ایسا کرتا تہا لیکن نیک کام کرنے کو (لوگون سے) کہتا تہا اور خود نہین کرتا تہا۔ اور بری کامون سے (لوگونکو) منع کرتا تہا اور خود کرتا تہا۔ شیخین اسکے راوی ہین

لے جیسے تیلی کا بیل گھومتا ہے ۱۲

حرف الزّاء وفيه ثلثة كتب

حرف زا جس میں حسب ذیل تین کتابیں ہیں

الزّکوٰة الزّهد الزّينة

كتاب الزّكوٰة وفيه خمسة ابواب

زکوٰة کا بیان جس میں پانچ باب ہیں

الباب الاوّل في وجوبها واثم تاركها

پہلا باب زکوٰة کے فرض ہونے اور زکوٰة نہ دینے والے کے گناہ کے بیان میں

١ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اِنَّكَ تَقْدِمُ عَلٰى قَوْمٍ اَهْلِ كِتَابٍ فَلْيَكُنْ اَوَّلَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ عِبَادَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاِذَا عَرَفُوا اللّٰهَ تَعَالٰى فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكٰوةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو آپ نے انکو سمجھا دیا کہ تم ایسی قوم کے پاس جاؤ گے جو اہل کتاب[1] ہیں تو پہلی بات جسکی طرف تم انکو بلاؤ وہ خدا کی عبادت (توحید) ہو جب وہ خدا کو پہچان (مان) لیں تو ان کو بتلاؤ کہ خدا تعالےٰ نے انپر زکوٰة فرض کی ہے جو انکے مالداروں سے لیکر انکے فقرا محتاجوں پر تقسیم کیجائے گی جب وہ اسکو مان لیں تب تم ان سے زکوٰة لو اور ان کے عمدہ مال سے بچے[2] رہو اور مظلوم کی بد دعا سے خوفناک ہو اسلیے کہ اسکی دعا اور خدا کے درمیان کوئی حجاب اور حائل نہیں[3] ہے پانچوں اسکے راوی ہیں

٢ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض وَجَابِرٍ رض قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْهَا اِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقُعِدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ بِقَوَائِمِهَا وَاَخْفَافِهَا وَتَنْطِحُهُ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهُ بِاَظْلَافِهَا لَيْسَ فِيْهَا جَمَّاءُ وَلَا مُنْكَسِرٌ قَرْنُهَا كُلَّمَا مَرَّتْ عَلَيْهِ

[1] یہود و نصاریٰ [2] اوسط درجہ کا مال لیا کرو [3] بس فوراً خدا تعالےٰ تک پہونچ جاتی ہے اور قبول ہوجاتی ہے

أُخْرَاهَا عَادَتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْخَلْقِ وَلَا صَاحِبِ كَنْزٍ لَا يَفْعَلُ فِيهِ حَقَّهُ إِلَّا جَاءَ كَنْزُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَتْبَعُهُ فَاتِحًا فَاهُ فَإِذَا أَتَاهُ فَرَّ مِنْهُ يُنَادِيهِ خُذْ كَنْزَكَ الَّذِي خَبَأْتَهُ فَأَنَا عَنْهُ غَنِيٌّ فَإِذَا رَاٰى أَنَّهُ لَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ سَلَكَ يَدَهُ فِي فِيْهِ فَيَقْضِمُهَا قَضْمَ الْفَحْلِ. أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَالنَّسَائِيّ عَنْ جَابِرٍ وَالْبَاقِيْنَ بِنَحْوِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض اَلْقَاعُ الْمُسْتَوِيْ مِنَ الْأَرْضِ الْوَاسِعِ وَالْقَرْقَرُ الْأَمْلَسُ وَالظِّلْفُ لِلشَّاةِ كَالْحَافِرِ لِلْفَرَسِ وَالشُّجَاعُ الْحَيَّةُ وَالْأَقْرَعُ صِفَتُهُ بِطُوْلِ الْعُمْرِ لِأَنَّهُ إِذَا طَالَ عُمْرُهُ امَّرَقَ شَعْرُهُ فَهُوَ أَخْبَثُ وَأَشَدُّ شَرًّا **ترجمہ** ابوہریرہ اور جابر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اونٹ اور گائے بیل اور بکری والا ان میں خدا کا حق نہ ادا کرے (زکوۃ نہ دیگا) تو قیامت کے دن یہ اس سے بہت زیادہ تعداد میں آئیں گے جتنے (دنیا میں) تھے اور یہ مالک ان کے لیے ایک صاف ہموار چٹیل میدان میں بٹھایا جائیگا اور وہ جانور اپنے پاؤں اور کھروں سے اس (مالک) کو روندینگے اور سینگوں سے مارینگے اور کہ واں سے کھد لینگے ان میں نہ کوئی بغیر سینگ کے ہوگا نہ سینگ ٹوٹا ہوا ہوگا جب اخیر جانور روند چکے گا تو پہلا جانور روندنا شروع کریگا اور اسی طرح وہ جانور اسکو روندتے رہینگے، تا آنکہ خدا تعالیٰ مخلوقات کا فیصلہ فرمائے گا اور جو خزانہ والا اسکا حق ادا نہیں کرتا (زکوۃ نہیں دیتا) تو قیامت کے دن وہ (خزانہ) اژدہا بنکر اس (خزانہ والے) کے پاس آئیگا، او منہ کھولکر اسکا پیچھا کریگا اور جب وہ اژدہا اُس کے پاس جائیگا تو وہ اس سے بھاگیگا وہ اس سے پکار کر کہے گا کہ تو اپنا خزانہ لے لے جسکو تونے چھپا کر رکھا تھا میں اس سے مستغنی ہوں جب وہ (مالک خزانہ) دیکھے گا کہ اس (اژدہا) سے رہائی کا کوئی چارہ ہی نہیں ہے (وہ کسی طرح پیچھا ہی نہیں چھوڑتا) تو اسکے منہ میں ہاتھ چلا دیگا وہ اسکے ہاتھ کو اس طرح چبا ڈالیگا جس طرح سانڈ اونٹ ہاتھ چبا ڈالتا ہے پانچوں اسکے راوی ہیں اور یہ مسلم کے الفاظ ہیں اور نسائی نے جابر سے ایسے ہی روایت کی ہے اور باقی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۳۔ **وَعَنْ** مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْطَى زَكٰوةَ مَالِهِ مُؤْتَجِرًا فَلَهُ أَجْرُهَا وَمَنْ مَنَعَهَا فَإِنَّا آخِذُوْهَا وَشَطْرَ مَالِهِ عَزْمَةً مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا لَيْسَ لِآلِ مُحَمَّدٍ فِيْهَا شَيْءٌ أَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ مُؤْتَجِرًا أَيْ طَالِبَ أَجْرِهِ قَوْلُهُ فَإِنَّا آخِذُوْهَا وَشَطْرَ مَالِهِ قَالَ الْحَرْبِيُّ إِنَّمَا هُوَ وَشُطِّرَ مَالُهُ يَعْنِيْ يُجْعَلُ مَالُهُ شَطْرَيْنِ فَيَتَخَيَّرُ عَلَيْهِ الْمُصَدِّقُ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَةَ مِنْ خَيْرِ الشَّطْرَيْنِ عُقُوْبَةً لِمَنْعِهِ الزَّكٰوةَ فَأَمَّا مَا لَا تَلْزَمُهُ فَلَا وَالْعَزْمَةُ ضِدُّ الرُّخْصَةِ **ترجمہ** معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص باُمید ثواب اپنے مال کی زکوۃ دیگا تو اُسکو اسکا ثواب ملیگا اور جو شخص زکوۃ نہ دیگا تو ہم زکوۃ اس سے لے لونگا اور اسکا نصف مال یہ ہمارے پروردگار کی سزاؤں میں سے ایک سزا ہے اس زکوۃ میں آل محمد کا کوئی حصہ نہیں ہے رزین اسکے راوی ہیں

۱؎ جسطرح کھلیان میں گیہوں وغیرہ بیلوں سے روندوا کر دانے نکالے جاتے ہیں ۲؎ اسلیے کہ اُن کو زکوۃ صدقہ لینا حرام ہے۔

حربی کا بیان ہے کہ میں اس سے زکوٰۃ لے لونگا اور نصف مال اسکا مطلب یہ ہے کہ اسکے مال کے دو حصہ کیے جائیں گے اور زکوٰۃ کے وصول کرنیوالے (عامل) کو اختیار دیا جائیگا کہ وہ دونوں حصوں میں سے جو بہتر حصہ ہو اس میں سے زکوٰۃ لے لے اور یہ اسکے زکوٰۃ نہ دینے کی وجہ سے اسپر ایک عذاب ہے اور اگر زکوٰۃ اسپر فرض نہیں ہے تو ایسا نہیں کیا جائیگا

۴- **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَکْرٍ رض وَکَفَرَ مَنْ کَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ لِاَبِیْ بَکْرٍ کَیْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّیْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَی اللّٰهِ تَعَالٰی فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّکٰوةِ فَاِنَّ الزَّکٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عَنَاقًا کَانُوْا یُؤَدُّوْنَهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰی مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَیْتُ اَنَّ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِیْ بَکْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ۔ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَفِیْ رِوَایَةٍ عِقَالًا کَانُوْا یُؤَدُّوْنَهٗ اَلْعَنَاقُ وَهِیَ الْاُنْثٰی مِنْ وَلَدِ الْمَعْزِ وَالْعِقَالُ حَبْلٌ مَعْرُوْفٌ وَقِیْلَ الْمُرَادُ بِهٖ صَدَقَةُ عَامٍ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا اور حضرت ابوبکر خلیفہ ہوئے اور عرب میں سے جنکو کافر ہونا تھا وہ کافر ہو گئے اور بعض زکوٰۃ کی فرضیت کے منکر ہو گئے تو حضرت ابوبکر رض نے ان سے قتال کا حکم دیا تو حضرت عمر رض نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ آپ لوگوں سے کیونکر قتال کرینگے حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے قتال کا حکم دیا گیا ہے تا آنکہ لوگ لا الہ الا اللہ کہیں پھر جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس نے مجھ سے اپنی جان و مال بچا لیا البتہ کسی طور پر اسکی جان و مال سے متعلق[1] مواخذہ ہو سکتا ہے۔ اور اسکا حساب[2] اللہ کے ذمہ ہے تو حضرت ابوبکر رض نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں ان سے ضرور قتال کرونگا جو نماز اور زکوٰۃ میں کچھ فرق سمجھے اس لیے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے خدا کی قسم اگر وہ ایک بکری کا بچہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیتے تھے اور ہمکو نہ دینگے تو میں ان سے قتال کرونگا حضرت عمر رض فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ کچھ نہیں ہے لیکن خدا تعالے نے حضرت ابوبکر کے سینہ کو قتال کے لیے کھول دیا ہے اور میں سمجھ گیا کہ وہ حق پر ہیں۔ چھیوں اسکے راوی ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ایک عقال[3] جو وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیتے تھے (اور ہمکو نہ دینگے تو میں ان سے قتال کرونگا)

اَلْبَابُ الثَّانِیْ فِیْ اَحْکَامِ الزَّکٰوةِ الْمَالِیَةِ وَفِیْهِ عَشَرَةُ فُصُوْلٍ

دوسرا باب

زکوٰۃ مالیہ کے بیان میں جس میں دس فصلیں ہیں

[1] جیسے قصاص و دیت وغیرہ حقوق العباد [2] اسکا ہمکو حق نہیں کہ ہم اسکی تفتیش کریں دل سے لا الہ الا اللہ کہا ہے یا زبانی [3] عقال وہ رسی جس سے اونٹ کا زانو باندھتے ہیں

الفصل الاول فيما اشتركن فيه من الاحاديث

پہلی فصل

زکوۃ مالیہ کی مشترک حدیث کے بیان میں

۱۔ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ لَكُمْ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ فَهَاتُوْا صَدَقَةَ الرِّقَةِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ فِيْ تِسْعِيْنَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ فَاِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ الرِّقَةُ الدَّرَاهِمُ الْمَضْرُوْبَةُ **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمکو گھوڑے اور مملوک (لونڈی غلام کی زکوۃ) سے معافی دی ہے تم سکوک چاندی کی زکوۃ لاؤ جس میں ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے اور ایک سو نوے (درہم) میں کچھ (زکوۃ) نہیں ہے جب دو سو ہوں تو اس میں پانچ درہم ہیں۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہیں

۲۔ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَا بَكْرِ الصِّدِّيْقَ رض كَتَبَ لَهٗ حِيْنَ وَجَّهَهٗ اِلَى الْبَحْرَيْنِ هٰذَا الْكِتَابَ وَخَتَمَهٗ بِخَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلٰثَةَ اَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُوْلُ سَطْرٌ وَاللّٰهُ سَطْرٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذِهٖ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ فَرَضَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَالَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهَا رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ فِيْ اَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ فَمَا دُوْنَهَا مِنَ الْغَنَمِ فِيْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَثَلٰثِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ اُنْثٰى فَاِنْ لَمْ تَكُنْ اِبْنَةُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُوْنٍ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلٰثِيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَاَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اُنْثٰى فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَاَرْبَعِيْنَ اِلٰى سِتِّيْنَ فَفِيْهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْجَمَلِ فَاِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَسِتِّيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَسَبْعِيْنَ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَسَبْعِيْنَ اِلٰى تِسْعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰى وَتِسْعِيْنَ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْجَمَلِ وَاِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهٗ اِلَّا اَرْبَعٌ مِنَ الْاِبِلِ فَلَيْسَتْ فِيْهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِنَ الْاِبِلِ فَفِيْهَا شَاةٌ وَصَدَقَةُ الْغَنَمِ فِيْ سَائِمَتِهَا فَاِذَا بَلَغَتْ اَرْبَعِيْنَ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةِ شَاةٍ فَفِيْهَا شَاةٌ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ اِلٰى مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا شَاتَانِ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى مِائَتَيْنِ اِلٰى ثَلٰثِمِائَةٍ فَفِيْهَا ثَلٰثُ شِيَاهٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلٰثِمِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَاِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً عَنْ اَرْبَعِيْنَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ و

ما كان من خليطين فانهما يتراجعان بينهما بالسوية ولا يخرج في الصدقة هرمة ولا ذات عوار ولا تيس
الا ان يشاء المصدق وفي الرقة ربع العشر فان لم يكن الا تسعين ومائة فليس فيها صدقة الا
ان يشاء ربها ومن بلغت عنده من الابل صدقة الجذعة وليست عنده جذعة وعنده حقة فانها
تقبل منه الحقة ويجعل معها شاتين ان استيسرتا له او عشرين درهما ومن بلغت عنده صدقة
الحقة وليست عنده الحقة وعنده الجذعة فانها تقبل منه الجذعة ويعطيه المصدق عشرين
درهما او شاتين ومن بلغت عنده صدقة الحقة وليست عنده وعنده ابنة لبون فانها تقبل منه ابنة لبون ويعطي شاتين
او عشرين درهما ومن بلغت صدقته بنت لبون وليست عنده وعنده حقة فانها تقبل منه
الحقة ويعطيه المصدق عشرين درهما او شاتين ومن بلغت عنده صدقة بنت لبون وليست
عنده بنت لبون وعنده بنت مخاض فانها تقبل منه بنت مخاض ويعطي معها عشرين درهما او شاتين
ومن بلغت عنده صدقة بنت مخاض وليست عنده وعنده بنت لبون فانها تقبل منه بنت لبون
ويعطيه المصدق عشرين درهما او شاتين فان لم تكن عنده بنت مخاض على وجهها وعنده ابن لبون
فانه تقبل منه وليس معه شيء اخرجه البخاري وابو داود والنسائي بنت المخاض وابن المخاض من
الابل ما استكمل السنة الاولى ودخل في الثانية وبنت اللبون وابن اللبون ما استكمل الثانية
ودخل في الثالثة والحقة ما استكمل الثالثة ودخل في الرابعة والجذعة ما استكمل الرابعة
ودخل في الخامسة وقوله طروقة الجمل اي يطرقها ويركبها والسائمة من الغنم الراعية غير
المعلوفة وقوله لا يجمع بين متفرق ولا يفرق بين مجتمع خشية الصدقة هو ان يكون ثلثة نفر
مثلا لكل واحد منهم اربعون شاة وقد وجبت على كل واحد منهم بانفراده شاة فيجمعونها
فتكون عليهم شاة فنهوا عن ذلك هذا في الجمع واما التفريق فان يكون لكل واحد من الخليطين
مائة شاة وشاة فيجب عليهما فيها ثلث شياه فاذا فرقاها كان على كل واحد منهما شاة فنهوا
عن ذلك اذا فعل خشية الصدقة والتراجع التقاسط والتعادل والهرمة الكبيرة الطاعنة في السن
والعوار بفتح العين وقد تضم وهو العيب والمصدق بتخفيف الصاد وتشديد الدال عامل الصدقة
وهو الساعي ايضا وقوله الا ان يشاء المصدق يدل على ان له الاجتهاد لان يده كيد المساكين
وهو كالوكيل لهم **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انکو بحرین بھیجا
اور انکو یہ تحریر لکھ دی اور اسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر کردی اور آپ کی مہر میں تین سطریں تھیں محمد ایک
سطر رسول دوسری سطر اللہ تیسری سطر اور وہ تحریر یہ تھی بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر زکوۃ کے فرائض سے متعلق ہے

جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون پر فرض کیا ہے جسکا خدا تعالی نے اپنے رسول کو حکم دیا تھا لیکن جو شخص مسلمانون سے
اسکے موجب مانگے اسکو دینا چاہیے اور جو شخص اس (تحریر) سے زیادہ مانگے اسکو زیادہ نہین دینا چاہیے چوبیس۲۴
اور اس سے کم اونٹ مین فی پانچ اونٹ ایک بکری ہے اور چھبیس۲۶ سے پینتیس۳۵ تک ایک بنت مخاض ہے اگر بنت مخاض
نہ ہو تو ابن لبون دینا چاہیے اور چھتیس۳۶ سے پینتالیس۴۵ تک ایک بنت لبون ہے اور چھیالیس۴۶ سے ساٹھ۶۰ تک ایک حقہ
ہے جو مادہ پر سوار ہو سکتا ہو اور اکسٹھ۶۱ سے پچہتر۷۵ تک ایک جذعہ ہے اور چھہتر۷۶ سے نوے۹۰ تک دو بنت لبون ہین۔ اور
اکانوے۹۱ سے ایک سو بیس۱۲۰ تک دو حقہ ہین جو مادہ پر سوار ہو سکین اور جب ایک سو بیس۱۲۰ سے زیادہ ہون تو فی
چالیس ایک بنت لبون ہے اور فی پچاس۵۰ ایک حقہ ہے اور جس کے پاس چار۴ ہی اونٹ ہون تو اس مین زکوۃ واجب
نہین ہے لیکن اگر مالک چاہے تو دے سکتا ہے جب پانچ۵ اونٹ ہون تو ان مین ایک بکری ہے (چوبیس۲۴ تک
جیسا کہ گزرا) اور بکری بھیڑ دنبہ کی زکوۃ جب سائمہ ہون اس طرح ہے کہ چالیس۴۰ بکری سے ایک سو بیس۱۲۰ تک ایک
بکری ہے جب ایک سو بیس۱۲۰ سے زیادہ ہون تو دو سو۲۰۰ تک دو بکریان ہین جب دو سو سے زیادہ ہون تو تین سو۳۰۰ تک
تین بکریان ہین اور جب تین سو سے زائد ہون تو فی صدی ایک بکری ہے اور جب سائمہ بکریان چالیس۴۰ سے ایک بھی
کم ہون تو ان مین زکوۃ واجب نہین ہے مگر یہ کہ انکا مالک دینا چاہیے (تو دے سکتا ہے) اور جو جدا ہون انکو زکوۃ کے خوف
سے اکٹھا نہ کر لیا جائے اور جو اکٹھے ہون انکو بخوف زکوۃ جدا نہ کر دیا جائے اور جو مال دو شریکون کا ہو وہ دونون برابر حصہ
باخود ہا تصفیہ کر لین اور زکوۃ مین بڈھا اور عیب دار جانور نہ دیا جائے اور نہ نر بکرا دیا جائے لیکن اگر زکوۃ وصول کرنے
والا (عامل بلحاظ ضرورت) لینا چاہے (تو لے سکتا ہے) اور چاندی کے سکہ مین ربع عشر (چالیسوان حصہ زکوۃ) ہے
(جب دو سو درم ہون) اگر ایک سو نوے۱۹۰ (درم) ہون تو ان مین زکوۃ واجب نہین ہے (لیکن اسکا مالک چاہے تو دے
سکتا ہے) اور جس کے پاس اتنے اونٹ ہین جنکی زکوۃ کی بابت اسکے ذمہ جذعہ واجب الادا ہو اور اسکے پاس جذعہ نہو
حقہ ہو تو حقہ اس سے لے لیا جائے اور اسکے ساتھ دو بکریان بھی لی جائین اگر اسکو میسر ہون یا بیس۲۰ درم لے لیے جائین
اور جس کے پاس اتنے اونٹ ہون جنکی زکوۃ کی بابت اسکے ذمہ حقہ واجب الادا ہو اور اسکے پاس حقہ نہ ہو جذعہ ہو تو وہ
جذعہ اس سے لے لیا جائے اور زکوۃ وصول کرنے والا اسکو بیس۲۰ درم یا دو بکریان دیدے اور جس کے ذمہ حقہ واجب
الادا ہو اور اسکے پاس حقہ نہ ہو بنت لبون ہو تو اس سے قبول کر لیا جائے اور اسکے ساتھ وہ (مالک) دو بکریان
یا بیس درہم بھی ادا کرے۔ اور جسکے ذمہ بنت لبون واجب الادا ہو اور اسکے پاس بنت لبون نہ ہو حقہ ہو تو وہ
لے لیا جائے اور زکوۃ وصول کرنے والا مالک کو بیس۲۰ درم یا دو بکریان دیدے اور جسکے ذمہ بنت لبون واجب الادا
ہو اور اسکے پاس بنت لبون نہ ہو بنت مخاض ہو تو وہ لے لیا جائے اور اسکے ساتھ بیس درم یا دو بکریان مالک دیدے

لہ یعنے پورا جوان ہو کے پورا جوان ہو کے مالک کو ۱۲ .

اور جنکے ذمہ بنت مخاض واجب الادا ہو اور اسکے پاس بنت مخاض نہو بنت لبون ہو تو وہ لے لیا جائے اور زکوۃ وصول کرنیوالا مالک کو بیس درم یا دو بکریان دیدے اور اگر بنت مخاض واجب الادا ہو اور اسکے پاس بنت مخاض نہ ہو اور ابن لبون ہو تو وہ لے لیا جائے اور اسکے ساتھ (فریقین کے ذمہ) کچھ نہین ہے۔ بخاری ابوداؤد نسائی اسکے راوی ہین بنت مخاض اور ابن مخاض اونٹ کا وہ مادہ اور نر بچہ ہے جو سال بھر کا ہو چکا ہو اور دوسرا سال لگا ہو۔ اور بنت لبون اور ابن لبون اونٹ کا وہ مادہ اور نر بچہ جو دو سال کا ہو چکا ہو اور تیسرے سال مین داخل ہوا ہو۔ اور حقہ جو تین سال کا ہو چکا ہو اور چوتھا سال لگا ہو۔ اور جذعہ جو چار سال کا ہو چکا ہو اور پانچوان سال لگا ہو۔ سایمہ وہ بکریان جو جنگل مین چرنے جاتی ہون گھر مین بٹھا کر انکو چارہ نہ کھلایا جاتا ہو۔ جدا کو اکٹھا نہ کیا جائے مثلاً تین اشخاص ہون اور ہر ایک شخص کی چالیس بکریان ہون تو ایک شخص پر علیحدہ علیحدہ ایک بکری واجب ہے تو تینون سب بکریون کو اکٹھا کرلین تو ایک ہی بکری واجب ہوگی (اسلئے کہ چالیس سے ایک سو بیس تک ایک ہی بکری واجب ہوتی ہے) یہ اکٹھا کرنیکی صورت ہوئی جس سے ممانعت کیگئی ہے اور اکٹھے کو جدا کرنیکی یہ صورت ہے کہ ہر شریک کی ایکسو ایک بکریان ہون تو اونپر (بحیثیت مجموعی) تین بکریان واجب ہوتی ہین (اسلیئے کہ جب دو سو دو بکریان ہوئین اور جب دو سو سے زیادہ ہون تو تین سو تک تین بکریان واجب ہوتی ہین) اور جب دونون جدا کرلین تو ہر ایک پر ایک ہی بکری واجب ہوگی (اسلیئے کہ ایکسو ایک بکری مین ایک ہی بکری واجب ہے) تو اس سے بھی ممانعت کیگئی ہے جبکہ زکوۃ کے خوف سے ایسا کیا جائے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ زَکٰوةِ النَّعَمِ

دوسری فصل

(اونٹ بکری وغیرہ) کی زکوۃ کے بیان مین

۱ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَتَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کِتَابَ الصَّدَقَةِ فَقَرَنَہٗ بِسَیْفِہٖ وَلَمْ یُخْرِجْہُ اِلٰی عُمَّالِہٖ حَتّٰی قُبِضَ فَعَمِلَ بِہٖ اَبُوْبَکْرٍ حَتّٰی قُبِضَ وَعُمَرُ حَتّٰی قُبِضَ کَانَ فِیْہِ فِیْ خَمْسٍ مِّنَ الْاِبِلِ شَاةٌ وَفِیْ عَشْرٍ شَاتَانِ وَفِیْ خَمْسَةَ عَشَرَ ثَلٰثُ شِیَاہٍ وَفِیْ عِشْرِیْنَ اَرْبَعُ شِیَاہٍ وَفِیْ خَمْسٍ وَعِشْرِیْنَ بِنْتُ مَخَاضٍ اِلٰی خَمْسٍ وَثَلٰثِیْنَ فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِیْہَا اِبْنَةُ لَبُوْنٍ اِلٰی خَمْسٍ وَاَرْبَعِیْنَ فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِیْہَا حِقَّةٌ اِلٰی سِتِّیْنَ فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِیْہَا جَذَعَةٌ اِلٰی خَمْسٍ وَسَبْعِیْنَ فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِیْہَا اِبْنَتَا لَبُوْنٍ اِلٰی تِسْعِیْنَ فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِیْہَا حِقَّتَانِ اِلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا کَانَتِ الْاِبِلُ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ فَفِیْ کُلِّ خَمْسِیْنَ حِقَّةٌ وَفِیْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ اِبْنَةُ لَبُوْنٍ وَفِی الْغَنَمِ فِیْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ شَاةً شَاةٌ اِلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِیْہَا شَاتَانِ اِلَی الْمِائَتَیْنِ فَاِذَا زَادَتْ عَلَی الْمِائَتَیْنِ فَفِیْہَا ثَلٰثُ شِیَاہٍ اِلٰی ثَلٰثِمِائَةٍ فَاِنْ کَانَتِ الْغَنَمُ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ فَفِیْ کُلِّ مِائَةِ شَاةٍ شَاةٌ فَلَیْسَ فِیْہَا شَیْءٌ حَتّٰی تَبْلُغَ الْمِائَةَ وَلَا یُفَرَّقُ بَیْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا یُجْمَعُ بَیْنَ مُتَفَرِّقٍ مَخَافَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا کَانَ مِنْ خَلِیْطَیْنِ فَاِنَّہُمَا یَتَرَاجَعَانِ بِالسَّوِیَّةِ وَلَا یُؤْخَذُ فِی الصَّدَقَةِ ہَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَیْبٍ

قَالَ الزُّهْرِيُّ رح اِذَا جَاءَ الْمُصَدِّقُ قُسِمَتِ الشَّاءُ اَثْلَاثًا ثُلُثًا شِرَارًا وَثُلُثًا خِيَارًا وَثُلُثًا وَسْطًا فَيَاْخُذُ الْمُصَدِّقُ مِنَ الْوَسْطِ

اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ سالم اپنے والد عبد اللہ بن عمر رضؓ سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ نے کتاب الصدقہ لکھی اور اُسکو اپنی تلوار سے ملا کر رکھا اور اپنے عُمّال (حکام زکوۃ وصول کرنے والون) کے پاس نکالا تہے کہ آپنے انتقال فرمایا تو حضرت ابوبکرؓ اپنے زمانہ خلافت مین اسی کے موجب عمل پیرا رہے تا آنکہ اُنکا بہی انتقال ہوا پہر حضرت عمرؓ اپنے (خلافت مین) اسی کے موجب عمل کرتے رہے تا آنکہ اُنکا بہی انتقال ہوا اور اس کتاب مین یہ لکہا تہا کہ پانچ اونٹ مین ایک بکری (بطور زکوۃ کے واجب) ہے اور دس اونٹ مین دو بکریان اور پندرہ اونٹ مین تین بکریان اور بیس اونٹ مین چار بکریان (واجب) ہین اور پچیس اونٹ مین ایک بنت مخاض (واجب) ہے پینتیس[۳۵] تک اگر پینتیس[۳۵] سے ایک بہی زائد ہو تو اُس مین ایک بنت لبون ہے پینتالیس[۴۵] تک اگر پینتالیس[۴۵] سے ایک بہی زائد ہو تو اُس مین ایک حقہ ہے ساٹھ تک اگر ساٹھ[۶۰] سے ایک بہی زائد ہو تو اُس مین ایک جذعہ ہے پچہتر تک اگر پچہتر[۷۵] سے ایک بہی زائد ہو تو اُس مین دو بنت لبون ہین نوے تک اگر نوے[۹۰] سے ایک بہی زائد ہو تو اُس مین دو حقہ ہین ایک سو بیس[۱۲۰] تک پہر جب ایک سو بیس[۱۲۰] اونٹ سے زائد ہون تو ہر پچاس[۵۰] مین ایک حقہ ہے اور ہر چالیس[۴۰] مین ایک بنت لبون اور بہیڑ بکری دنبہ (کی زکوۃ) مین ہر چالیس[۴۰] بکری مین ایک بکری ہے ایک سو بیس[۱۲۰] تک اگر ایک سو بیس سے ایک بہی زائد ہو تو اُس مین دو بکریان ہین دو سو[۲۰۰] تک اگر دو سو سے ایک بہی زائد ہو تو اُس مین تین[۳] بکریان ہین تین سو[۳۰۰] تک اور جب بکریان اس سے بہی زائد ہون تو فیصدی ایک بکری ہے لیکن جب تین سو سے بکریان زائد ہون تو زائد مین اسوقت تک کچہ واجب نہین ہے جب تک کہ اُسکی تعداد پوری سو[۱] نہ ہو اور جو مال دو شریکون کا ہے وہ بالمناصفہ باہم خود ہی تصفیہ کر لین اور زکوۃ کی خوف سے مجتمع کو متفرق اور متفرق کو مجتمع نہ کیا جاوے اور زکوۃ مین بڈہا اور عیب دار جانور نہ لیا جاوے زہری کہتے ہین کہ جب زکوۃ وصول کرنیوالا زکوۃ وصول کرنے آوے تو بکریون کی تین قسم کر دیجائے ایک ثلث تو وہ بکریان جو بالکل ہی خراب ہون دوسرے ثلث وہ جو بہت ہی اچہے ہون اور تیسری ثلث وہ جو درمیانی ہون تو زکوۃ وصول کرنے والے کو اوسط درجہ مین سے لینا چاہیے ابو داود اور ترمذی اس کے راوی ہین

۲۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كُلِّ ثَلٰثِيْنَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيْعٌ اَوْ تَبِيْعَةٌ وَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةٌ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر تیس گائے بیل مین ایک سال کی ایک بچہیا یا ایک سال کا ایک بچہڑا (بطور زکوۃ واجب ہے) اور ہر چالیس مین دو برس کی ایک بچہیا (واجب) ہے ترمذی اس کے راوی ہین

۳۔ وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلٰثِيْنَ بَقَرَةً تَبِيْعًا اَوْ تَبِيْعَةً وَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا اَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرَ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَاللَّفْظُ لِلتِّرْمِذِيِّ وَزَادَ اَبُوْدَاوُدَ وَالْمَعَافِرُ ثِيَابٌ تَكُوْنُ بِالْيَمَنِ ترجمہ معاذؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہ

[۱] مطلب یہ کہ تین سو تا نوے تک تین ہی بکریان واجب ہونگی جب پورے چار سو ہونگی اُسوقت چار بکریان دینی پڑینگی

یمن کا حاکم بنا کر بھیجا اور مجھے یہ حکم دیا کہ ہر تیس گائے بیل میں ایک سال کی بچھیا یا ایک سال کا بچھڑا اور ہر چالیس میں دو برس کی ایک بچھیا لیا کروں اور ہر بالغ مرد سے جو کافر ہو بطور جزیہ ایک دینار یا اسکے مساوی قیمت معافری لیا کروں صحاب سنن اسکے راوی ہیں اور یہ ترمذی کے الفاظ ہیں اور ابو داؤد نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ معافری کپڑے ہیں جو یمن میں ہوتے ہیں

۴۔ وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بَعَثَهُ مُصَدِّقًا وَكَانَ يَعُدُّ عَلَى النَّاسِ بِالسَّخْلِ فَقَالُوْا اَتَعُدُّ عَلَيْنَا بِالسَّخْلِ وَلَا تَاْخُذُ مِنْهُ شَيْئًا فَلَمَّا قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ ذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ نَعَمْ تَعُدُّ عَلَيْهِمْ بِالسَّخْلَةِ يَحْمِلُهَا وَلَا يَاْخُذُهَا الْمُصَدِّقُ وَلَا يَاْخُذُ الْاَكُوْلَةَ وَلَا الرُّبَّى وَلَا الْمَاخِضَ وَلَا فَحْلَ الْغَنَمِ وَيَاْخُذُ الْجَذَعَةَ وَالثَّنِيَّةَ وَذٰلِكَ عَدْلٌ بَيْنَ غِذَاءِ الْمَالِ وَخِيَارِهِ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ اَلْاَكُوْلَةُ الشَّاةُ الَّتِيْ هِيَ لِلْاَكْلِ وَالرُّبَّى هِيَ الَّتِيْ تَكُوْنُ فِي الْبَيْتِ لِاَجْلِ اللَّبَنِ وَقِيْلَ هِيَ الْحَدِيْثَةُ النِّتَاجِ وَالْمَاخِضُ الْحَامِلُ اِذَا ضَرَبَهَا الطَّلْقُ وَغِذَاءُ الْمَالِ جَمْعُ غَذِيٍّ وَهُوَ الْحَمَلُ اَوِ الْجَدْيُ وَالْمُرَادُ اَنْ لَا يَاْخُذَ السَّاعِيْ خِيَارَ الْمَالِ وَلَا رَدِيَّهُ وَاِنَّمَا يَاْخُذُ الْوَسَطَ ترجمہ سفیان بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے انکو زکوٰۃ وصول کرنیکی غرض سے (عامل بنا کر بھیجا تو وہ لوگوں کی بکریوں کے چھوٹے بچے بھی (تکمیل نصاب کی غرض سے) شمار کرتے تھے[1] تو لوگوں نے کہا کہ ہماری بکری کے چھوٹے بچوں کی گنتی تو لگاتے ہو اور اس میں سے کچھ لیتے نہیں[2] جب وہ حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور اس واقعہ کو بیان کیا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ بیشک ہم انکی بکری کے ایسے چھوٹے بچوں کی بھی گنتی لگائیں گے جنکو چرواہے (چرانے) لیجاتے ہیں مگر عامل اُن بچوں میں سے (بطور زکوٰۃ کچھ) نہیں لیگا نیز عامل ایسی بکری بھی نہ لیگا جو (گوشت) کھانے کی غرض سے تیار کی گئی ہو نہ ایسی بکری لیگا جو ابھی جنی ہو اور جس کے بچے اسکے زیر پرورش ہوں یا دودھ کھانیکی غرض سے رکھی گئی ہو نہ حاملہ بکری لیگا نہ بکری کے ریوڑ کا نر بکرا[3] لیگا بلکہ عامل سال بھر اور دو سال کی بکریاں لیگا جو بچوں اور عمدہ بکریوں کی بنسبت اوسط درجہ میں ہیں مالک اس کے راوی ہیں مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ میں نہ عمدہ مال لینا چاہیے نہ خراب بلکہ اوسط درجہ کا مال ہونا چاہیے

۵۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ فِيْ زَكٰوةٍ وَلَا تُؤْخَذُ زَكٰوتُهُمْ اِلَّا فِيْ دُوْرِهِمْ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ لَا جَلَبَ يَعْنِيْ لَا تُجْلَبُ الصَّدَقَاتُ اِلَى الْمُصَدِّقِ وَلَا جَنَبَ اَيْ لَا يَنْزِلُ الْمُصَدِّقُ بِاَقْصٰى مَوَاضِعِ اَصْحَابِ الصَّدَقَةِ فَتُجْنَبُ اِلَيْهِ وَلٰكِنْ تُؤْخَذُ مِنَ الرَّجُلِ فِيْ مَوْضِعِهٖ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاؤُدَ ترجمہ عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زکوٰۃ میں جلب اور جنب نہیں ہے بلکہ زکوٰۃ اُنکے گھروں ہی میں جا کر لینی چاہیے محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ جلب نہیں ہے" اسکے معنی ہیں کہ (زکوٰۃ دینے والے اپنے) زکوٰۃ کے جانور (دور دراز مقام پر) زکوٰۃ وصول کرنے والے کے پاس کھینچکر نہ لیجائیں اور "جنب نہیں ہے" اسکے یہ معنے ہیں کہ زکوٰۃ

---

[1] یعنے اگر تیس بڑی بکریاں ہوں اور دس چھوٹے بچے ہوں تو چالیس شمار کرتے تھے اور ایک بکری لیتے تھے

[2] اگر بچوں کو شمار کر کے تکمیل نصاب کرتے ہو تو بچوں میں سے بطور زکوٰۃ کچھ لیتے کیوں نہیں۔

[3] جو بکری کے ریوڑ میں ایک یا دو ہوتا ہے جس سے بکریاں گابھن ہوتی ہیں۔

وصول کرنیوالا زکوۃ دینے والوں کے مقامات سے بہت دور کسی مقام پر نہ اترے پھر زکوۃ کے جانور اسکے پاس لائے جائیں (ان دونوں سے آپنے منع فرمایا) بلکہ زکوۃ ہر شخص سے اور ہر شخص کو اپنے مقام ہی پر لینی اور دینی چاہیے ابوداؤد اسکے راوی ہیں [۱]

۶۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا۔ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ الشِّغَارُ فِي النِّكَاحِ اَنْ يَقُوْلَ الْإِنْسَانُ زَوِّجْنِي ابْنَتَكَ اَوْ اُخْتَكَ وَاُزَوِّجُكَ اِبْنَتِي اَوْ اُخْتِي وَصَدَاقُ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بُضْعُ لِلْاُخْرٰى فَاِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ مُسَمًّى فَلَيْسَ بِشِغَارٍ

ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام میں جلب اور جنب [۲] اور شغار نہیں ہے اور جو شخص لوٹ مار کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے نسائی اسکے راوی ہیں شغار نکاح میں یہ ہے کہ کوئی شخص کسی سے کہے کہ تو اپنی بیٹی یا بہن مجھے بیاہ دے میں اپنی بیٹی یا بہن تجھ سے بیاہ دیتا ہوں اور ان میں سے ہر ایک کا مہر دوسری کی بضاعت (یونجی۔ شرمگاہ) ہو اور اگر مہر مقرر کیا جائے تو شغار نہیں ہے (جائز ہوگا)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِي زَكٰوةِ الْحُلِيِّ

تیسری فصل زیوروں کی زکوۃ کے بیان میں

۱۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَمَعَهَا اِبْنَةٌ لَهَا وَفِي يَدِ اِبْنَتِهَا مَسَكَتَانِ غَلِيْظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهَا اَتُعْطِيْنَ زَكٰوةَ هٰذَا قَالَتْ لَا قَالَ اَيَسُرُّكِ اَنْ يُسَوِّرَكِ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهِمَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِسِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَ فَخَلَعَتْهُمَا فَاَلْقَتْهُمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَقَالَتْ هُمَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ اَلْمَسَكَةُ بِتَحْرِيْكِ السِّيْنِ وَاحِدَةُ الْمَسَكِ وَهِيَ اَسْوِرَةٌ مِنْ ذَبْلٍ اَوْ عَاجٍ فَاِذَا كَانَتْ مِنْ غَيْرِ ذٰلِكَ اُضِيْفَتْ اِلٰى مَا هِيَ مِنْهُ فَيُقَالُ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ اَوْ نَحْوِهِمَا ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اُسکے ساتھ اسکی بیٹی بھی تھی اور اسکی بیٹی کے ہاتھ میں دو موٹے موٹے سونے کے کنگن بھی تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس (عورت) سے پوچھا کہ کیا تو اسکی زکوۃ دیتی ہے اُسنے جواب دیا کہ نہیں آپنے فرمایا

[۱] جلب وجنب کی تفسیر سے متعلق جو الفاظ تھے انکا ترجمہ تو وہی ہوسکتا ہے جو کیا گیا ہے لیکن اصل مین انکی تفسیر اس طرح منقول ہے کہ جلب یہ ہے کہ عامل زکوۃ دینے والے کے گھروں سے دور دراز مقام پر اترے اور وہین انکے جانوروں کو زکوۃ وصول کرنے کی غرض سے طلب کرے اور جنب یہ ہے کہ زکوۃ دینے والے اپنے جانوروں کو اپنے گھروں سے دور دراز مقام پر لیجائیں اور زکوۃ وصول کرنے والے کو وہین جلکر زکوۃ لینے کی تکلیف دین اس مین زکوۃ وصول کرنے والے کو تکلیف وزحمت ہوگی اور اول مین زکوۃ دینے والی کو زحمت وتکلیف ہوگی ان دونوں سے آپنے منع فرمایا بلکہ ہر شخص سے اسکے گھر ہی پر جاکر زکوۃ لینی چاہیے اور ہر شخص کو زکوۃ اپنے گھر ہی پر دینی چاہیے ۱۲ واللہ اعلم مترجم [۲] زکوۃ کے متعلق تو جلب وجنب کے معنے معلوم ہوچکے ایک جلب وجنب گھوڑ دوڑ میں بھی ہوتا ہے جلب تو یہ ہے کہ اپنے گھوڑے کے پیچھے رہکر اسکو ڈانٹتا ہے تاکہ وہ آگے نکل جائے اور اسطرح وہ شرط جیت لے اور فریق ثانی کو نقصان پہونچائے اور جنب یہ ہے کہ اپنے گھوڑے کے ساتھ ایک کوتل گھوڑا بھی رکھے جب ایک تھک جائے تو دوسرے پر سوار ہوجائے اور شرط جیت لے اور شخص مقابل کو نقصان پہونچائے یہ دونوں ناجائز ہیں ۱۲

کیا تجھے پسند ہے کہ خدا تعالیٰ قیامت کے دن ان دونوں کنگنوں کی وجہ سے تجھ کو آگ کے دو کنگن پہنائے راوی کا بیان ہے کہ اس عورت نے یہ سنتے ہی، وہ دونوں کنگن بیٹی کے ہاتھ سے نکال کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھینک دیے اور عرض کیا کہ یہ دونوں اللہ و رسول کے واسطے ہیں۔ صاحب سنن اسکے راوی ہیں

۲۔ **وَعَنْ** عَطَاءٍ قَالَ بَلَغَنِي اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَلْبَسُ اَوْضَاحًا مِّنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَكَنْزٌ هُوَ فَقَالَ مَا بَلَغَ اَنْ يُؤَدِّيَ زَكٰوتَهُ فَزُكِّيَ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ **ترجمہ** عطا سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ حضرت ام سلمہ نے فرمایا کہ میں چاندی کے زیور پہنا کرتی تھی تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا یہ کنز ہے آپنے فرمایا کہ اگر اس مقدار تک پہونچ جائے جسپر[ط] زکوٰۃ واجب ہو تو تم اسکی زکوٰۃ دو تب کنز نہیں ہے اور نہ کنز ہے اور کنز کے وعید میں داخل ہے جسکی طرف آیت اَلَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ کا اشارہ ہے

۳۔ **وَعَنْ** الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا كَانَتْ تَلِيْ بَنَاتِ اَخِيْهَا مُحَمَّدٍ يَتَامٰى فِيْ حَجْرِهَا وَلَهُنَّ الْحُلِيُّ **ترجمہ** قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ اپنے بھائی محمد کی یتیم بیٹیوں کی ولیہ تھیں جو انہیں کی زیر پرورش تھیں جن کو زیور بھی تھے تو حضرت عائشہ ان زیوروں کی زکوٰۃ نہیں دیتی تھیں

۴۔ **وَعَنْ** نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يُحَلِّيْ بَنَاتَهُ وَجَوَارِيَهُ الذَّهَبَ ثُمَّ لَا يُخْرِجُ مِنْ حُلِيِّهِنَّ الزَّكٰوةَ اَخْرَجَ الثَّلٰثَةَ مَالِكٌ اَلَا وَضَاحُ حُلِيٌّ مِنَ الدَّرَاهِمِ الصِّحَاحِ اَوْ مِنَ الْفِضَّةِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر اپنی بیٹیوں اور لونڈیوں کو سونے کے زیور پہناتے تھے پھر انکے زیوروں کی زکوٰۃ نہیں دیتے تھے۔ ان تینوں حدیث کے مالک راوی ہیں

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِيْ زَكٰوةِ الثِّمَارِ وَالْخَضْرَاوَاتِ

چوتھی فصل پھلوں اور ساگ ترکاریوں کی زکوٰۃ کے بیان میں۔

۱۔ **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا سَقَتِ الْاَنْهَارُ وَالْغَيْمُ الْعُشُوْرُ وَفِيْمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشُوْرِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اَلسَّانِيَةُ هُوَ النَّاضِحُ يُسْتَقٰى عَلَيْهِ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ **ترجمہ** جابر رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس (پیداوار) میں نہروں اور بارش کا پانی دیا جائے اس میں دسواں حصہ زکوٰۃ ہے اور جس (پیداوار) میں اونٹ اور بیلوں کے ذریعے پانی دیا جاوے اس میں بیسواں حصہ ہے مسلم۔ ابوداؤد و نسائی اس کے راوی ہیں

۲۔ **وَعَنْ** مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اٰخُذَ مِمَّا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشْرَ وَمِمَّا سُقِيَ بِالدَّوَالِيْ نِصْفَ الْعُشْرِ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ **ترجمہ** معاذ رضی سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

[ط] یعنے نصاب کامل ہو جائے

حکم دیا کہ مین اس پیداوار مین جو بارش کے پانی سے ہوئی ہو دسوان حصہ لیا کرون اور جو پیداوار ڈولون کے پانی سے ہو اس مین بیسوان حصہ لیا
ہوا نسائی اس کے راوی ہین

۳۔ **وَعَنْ** عَتَّابِ بْنِ اُسَیْدٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اَنْ نَخْرُصَ الْعِنَبَ کَمَا اَنْ نَخْرُصَ النَّخْلَ وَنَاْخُذَ زَکٰوتَہٗ زَبِیْبًا کَمَا نَاْخُذُ صَدَقَۃَ النَّخْلِ تَمْرًا اَخْرَجَہٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ اَلْخَرْصُ الْحَزْرُ قَالَ التِّرْمِذِیُّ وَالْخَرْصُ اَنْ یَّنْظُرَ مَنْ یُّبْصِرُ ذٰلِکَ فَیَقُوْلُ یَخْرُجُ مِنْ ھٰذَا مِنَ الزَّبِیْبِ کَذَا وَمِنَ التَّمْرِ کَذَا فَیَجْعَلُ عَلَیْھِمْ اَوْ یَنْظُرُ مَبْلَغَ الْعُشْرِ مِنْ ذٰلِکَ فَیُثْبِتُہٗ عَلَیْھِمْ ثُمَّ یُخَلّٰی بَیْنَھُمْ وَبَیْنَ الثِّمَارِ فَیَصْنَعُوْنَ مَا اَحَبُّوْا فَاِذَا اَدْرَکَتِ الثِّمَارُ اُخِذَ مِنْھُمُ الْعُشْرُ وَقَالَ اَبُوْدَاؤدَ اَلْخَارِصُ یَدَعُ الثُّلُثَ لِلْخَرْفَۃِ قَالَ وَکَذَا قَالَ یَحْیَی الْقَطَّانُ **ترجمہ** عتاب بن اسید روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم انگور کے درختون کا اندازہ کر لیا کرین (کہ اہمین اتنے انگور نکلینگے) جس طرح کہ ہم کہجور کے درختون کا اندازہ کر لیتے ہین اور اسکی زکوۃ خشک ہونیکے بعد خشک انگور (کشمش منقی) لیا کرین جس طرح تر کہجور کی زکوۃ بعد خشک ہونیکے ہم خشک کہجور لیا کرتے ہین اصحاب سنن اسکے راوی ہین ترمذی کہتے ہین کہ خرص (اندازہ کرنے) کے یہ معنی ہین کہ کوئی بصیر شخص انگور یا کہجور کے درختون کو بغور دیکہ کر یہ تصفیہ کر دی کہ اس مین اتنے خشک انگور یا اتنے خشک کہجور نکلینگے اور مالکان درخت کو اس مقدار کا ذمہ وار کر دے یا جو کچہ عشر کی تعداد انپر ثابت قرار پائے اُسکا انکو ذمہ وار کر دے پہر پہلون کی بابت انکو اختیار دیدے کہ وہ جو چاہین کرین پہر جب پہلون کی پختگی کا زمانہ آجائے تو ان سے عشر لے لے۔ ابوداؤد کہتے ہین کہ اندازہ کرنے والے کو چاہیے کہ درختون کے پہلون کے اندازہ کرنے مین (اپنے اندازہ سے) ایک ثلث (مالکان درخت کے لیے) چہوڑ دے[۱] ابوداود کہتے ہین کہ یحیے القطان بہی ایسے ہی کہتے ہین

۴۔ **وَعَنْ** سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَبْعَثُ ابْنَ رَوَاحَۃَ اِلٰی خَیْبَرَ فَیَخْرُصُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ یَھُوْدَ فَجَعَلُوْا لَہٗ حُلِیًّا مِنْ حُلِیِّ نِسَائِھِمْ فَقَالُوْا ھٰذَا لَکَ وَخَفِّفْ عَنَّا وَتَجَاوَزْ فِی الْقَسْمِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ یَا مَعْشَرَ الْیَھُوْدِ اِنَّکُمْ لَمِنْ اَبْغَضِ خَلْقِ اللّٰہِ اِلَیَّ وَمَا ذَاکَ بِحَامِلِیْ عَلٰی اَنْ اَحِیْفَ عَلَیْکُمْ وَاَمَّا مَا عَرَضْتُمْ عَلَیَّ مِنَ الرِّشْوَۃِ فَاِنَّھَا سُحْتٌ وَاِنَّا لَا نَاْکُلُھَا فَقَالُوْا بِھٰذَا قَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ اَلْحَیْفُ اَلظُّلْمُ وَالرِّشْوَۃُ الْبَاطِلُ وَالسُّحْتُ الْحَرَامُ **ترجمہ** سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن رواحہ کو خیبر بہیجا کرتے تہے وہ جاکر آپکے اور یہود خیبر کے درمیان (درختون کے پہلون کا) اندازہ کیا کرتے تہے[۲] تو یہود نے ابن رواحہ کے سامنے اپنی عورتون کے زیورون مین سے کوئی زیور پیش کیا اور کہا کہ یہ تمہارا ہے اور ہم سے تخفیف کر دو اور تقسیم[۳] مین درگزر کرو تو عبداللہ بن رواحہ نے کہا کہ اے جماعت یہود باوجودیکہ تم لوگ میرے نزدیک مبغوض ترین مخلوقات الہی سے ہو تاہم میرا یہ خیال مجہ کو اس امر کی اجازت نہین

---

[۱] یعنے اپنے اندازہ سے ایک ثلث چہوڑ کر بقیہ پر عشر لگائے تاکہ بعض نقصانات کا جبر ہو جائے [۲] یہود خیبر اور رسول اللہ کے درمیان شرکت تہی ۱۲ [۳] یعنے یہ زیور بطور رشوت لو اور کم اندازہ کرو تاکہ ہمکو کم دینا پڑے ۱۲

دنیا کو مین تم پر ظلم کرون اور یہہ جو تم نے رشوت پیش کی ہے یہ تو حرام ہے جسکو ہم نہین کہاتے یہود کہنے لگے کہ اسی (ایمانداری) کے سبب سے آسمان و زمین قائم ہے۔ مالک اسکے راوی ہین

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِيْ زَكٰوةِ الْمَعْدِنِ وَالرِّكَازِ

پانچوین فصل معدن (کان) اور رکاز (دفینہ) کی زکوۃ کے بیان مین

۱۔ **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اَلْعَجْمَاءُ الْبَهِيْمَةُ وَالْجُبَارُ الْهَدْرُ وَكَذٰلِكَ الْمَعْدِنُ وَالْبِئْرُ اِذَا هَلَكَ الْاَجِيْرُ فِيْهِمَا فَدَمُهُ هَدْرٌ لَا يُطَالَبُ بِهٖ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جانور (کا زخم) معاف ہے اور لغو ہے اور کنواں معافی مین ہے اور معدن[۱] (کا زخم) لغو ہے۔ اور رکاز (دفینہ) مین خمس (یا پانچواں حصہ زکوۃ) ہے چھیون اس کے راوی ہین۔ مطلب یہ ہے کہ اگر جانور کسی کو کسی قسم کا ضرر پہونچائے تو شخص متضرر کے خون کا معاوضہ لغو اور باطل ہے جانور کے مالک پر کسی قسم کا مطالبہ نہوگا اسی طرح اگر کوئی شخص اپنی زمین مین کنواں کھودوائے یا کوئی اپنی زمین مین کان کھدوائے اور کوئی اس کنوئین یا کان کے گڑھے مین گر کر مر جائے یا مزدورون کو کنواں یا کان کھودتے وقت کوئی صدمہ پہونچے تو ان کا خون لغو و باطل ہے جسکا کوئی معاوضہ از قسم دیت وغیرہ نہین ہے نہ کنواں یا کان کھودنے والے پر کسی قسم کا مطالبہ ہو سکتا ہے

۲۔ **وَعَنْ** مَالِكٍ رح قَالَ الْاَمْرُ عِنْدَنَا الَّذِيْ لَا اخْتِلَافَ فِيْهِ وَالَّذِيْ سَمِعْتُ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنَّ الرِّكَازَ اِنَّمَا هُوَ دِفْنٌ يُوْجَدُ مِنْ دِفْنِ الْجَاهِلِيَّةِ مَا لَمْ يُطْلَبْ بِمَالٍ وَلَمْ يُتَكَلَّفْ فِيْهِ نَفَقَةٌ وَلَا كَثِيْرُ عَمَلٍ وَلَا مُؤْنَةٍ فَاَمَّا مَا طُلِبَ بِمَالٍ وَتُكُلِّفَ فِيْهِ فَاُصِيْبَ مَرَّةً وَاُخْطِئَ مَرَّةً فَلَيْسَ بِرِكَازٍ **ترجمہ** مالک سے روایت ہے کہ انھون نے بیان کیا کہ ہمارے نزدیک وہ امر جس مین کوئی اختلاف نہین ہے اور جو مینے اہل علم سے سنا ہے یہ ہے کہ رکاز زمانہ جاہلیت کے اُس دفینہ کو کہتے ہین جو کسی شخص کو مفت بغیر صرف کرنے اور بغیر محنت و مشقت کے مل جائے اور جو مال دیکر تکلیف اٹھا کر حاصل کیا جائے اور جہان کبھی دفینہ ملے یا کبھی نہ ملے تو وہ رکاز نہین ہے۔

۳۔ **وَعَنْ** ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كَانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَتْ ذَهَبَ الْمِقْدَادُ لِحَاجَتِهٖ بِبَقِيْعِ الْخَبْخَبَةِ فَاِذَا جُرَذٌ يُخْرِجُ مِنْ جُحْرٍ دِيْنَارًا ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُخْرِجُ دِيْنَارًا اِلٰى اَنْ اَخْرَجَ سَبْعَةَ عَشَرَ دِيْنَارًا ثُمَّ اَخْرَجَ خِرْقَةً حَمْرَاءَ بَقِيَ فِيْهَا دِيْنَارٌ فَكَانَتْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ دِيْنَارًا فَذَهَبَ بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ خُذْ صَدَقَتَهَا فَقَالَ لَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ اَهْوَيْتَ اِلَى الْجُحْرِ قَالَ لَا قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اَهْوٰى اِلَى الشَّيْءِ مَدَّ يَدَهٗ اِلَيْهِ اَلْجُحْرُ النَّقْبُ وَالْمَعْنٰى اَنَّهٗ لَوْ فَعَلَ ذٰلِكَ لَكَانَ كَاَنَّهٗ قَدْ عَمِلَ فِيْهِ

---

[۱] وہ گڑھا جس مین سے کوئی کانی چیز نکالی جائے۔

وَصَارَ رِكَازًا فَيَجِبُ فِيهِ الْخُمُسُ فَلَمَّا لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ صَارَ فِي حُكْمِ اللُّقَطَةِ ترجمہ ضباعہ بنت زبیر بن عبد المطلب سے روایت ہے جو مقداد کی بی بی تہین کہتے ہین کہ مقداد کسی ضرورت سے بقیع الجنجبہ گئے تو انہون نے ایک چوہا دیکھا جسنے ایک سوراخ سے ایک دینار نکالا پہر اسیطرح دینار نکالتا رہا حتے کہ اُس چوہے نے سترہ دینار نکالے اسکے بعد اُس نے ایک سرخ تہیلی نکالی جسمین ایک دینار باقی تہا تو یہ (جملہ) اٹھارہ دینار ہوگئے مقداد ان دینارون کو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور آپسے واقعہ بیان کیا اور عرض کیا کہ آپ اسکی زکوۃ لے لیجیے تو آپنے ان سے پوچہا کہ کیا تم نے خود سوراخ مین ہاتہ ڈالکر نکالا انہون نے عرض کیا کہ نہین تو آپنے فرمایا کہ خدا تم کو اس مین برکت دے ابو داود اسکے راوی ہین مطلب یہ ہے کہ اگر وہ خود سوراخ سے وہ دینار نکالے ہوتے تو یہ خیال کیا جاتا کہ گویا کہ اُسکی برآمدگی مین اُنہون نے کوشش کی جسکے بعد وہ رکاز ہوجاتا اور اس مین خمس واجب الادا ہوتا اور جب اُنہون نے کوئی کوشش نہین کی تو وہ لقطہ کے حکم مین ہوگیا۔

۴۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ الْعَنْبَرُ بِرِكَازٍ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ دَسَرَهُ الْبَحْرُ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ تَرْجَمَةُ دَسَرَهُ دَفَعَهُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ انہون نے فرمایا کہ عنبر رکاز نہین ہے وہ ایک شے ہے جسکو دریا نے پہینکدیا ہے بخاری اسکے راوی ہین

اَلْفَصْلُ السَّادِسُ فِي زَكٰوةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ

چہٹی فصل گہوڑے اور لونڈی غلام کی زکوۃ کے بیان مین

۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي فَرَسِهِ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَفِي أُخْرَى لِلشَّيْخَيْنِ لَيْسَ فِي الْعَبْدِ صَدَقَةٌ إِلَّا صَدَقَةُ الْفِطْرِ الرَّقِيقُ اسْمٌ يَقَعُ عَلَى الْعَبِيدِ وَالْإِمَاءِ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان پر اسکی لونڈی غلام اور گہوڑے مین زکوۃ نہین ہے چہیون اسکے راوی ہین۔ اور شیخین کی ایک روایت مین ہے کہ لونڈی غلام مین زکوۃ نہین ہے لیکن صدقہ فطر ہے

اَلْفَصْلُ السَّابِعُ فِي زَكٰوةِ الْعَسَلِ

ساتوین فصل شہد کی زکوۃ کے بیان مین

۱۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَشَرَةِ أَزْقَاقٍ زِقٌّ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ شَيْءٌ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (شہد کی) دس مشک مین ایک مشک زکوۃ ہے ترمذی اسکے راوی ہین اور کہتے ہین کہ اس باب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لہ یعنی گویا کہ چہپی ہوئی چیز پائی جس مین زکوۃ وخمس نہین بلکہ سقنہ مدت تک تشہیر کے بعد پانے والا اپنے صرف مین لا سکتا ہے ۱۲

سے کوئی صحیح حدیث مروی نہین ہے

اَلْفَصْلُ الثَّامِنُ فِیْ زَکوٰۃِ مَالِ الْیَتِیْمِ

آٹھوین فصل

مال یتیم کی زکوۃ کے بیان مین

ا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا مَنْ وَلِیَ یَتِیْمًا لَهٗ مَالٌ فَلْیَتَّجِرْ فِیْهِ وَلَا یَتْرُکْهُ حَتّٰی تَاْکُلَهُ الصَّدَقَةُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار ہو جو شخص کسی مالدار یتیم کا ولی ہو اسکو چاہیے کہ اس (یتیم کے مال) مین تجارت کرے اور اسکو ویسے ہی چھوڑ نہ دے حتی کہ زکوۃ اسکو کہا جاے یعنی وہ سب زکوۃ ہی مین تمام ہوجاے ترمذی اسکے راوی ہین[1]

اَلْفَصْلُ التَّاسِعُ فِیْ تَعْجِیْلِ الزَّکوٰۃِ

نوین فصل

زکوۃ کے جلد ادا کرنے کے بیان مین

ا عَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَاَلَ الْعَبَّاسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ تَعْجِیْلِ الزَّکوٰۃِ قَبْلَ اَنْ یَّحُوْلَ الْحَوْلُ مُسَارَعَةً اِلَی الْخَیْرِ فَاَذِنَ لَهٗ فِیْ ذٰلِكَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ حضرت علی رضی سے روایت ہو کہ حضرت عباس رضی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک سال گزرنے کے قبل جلد زکوۃ ادا کرنے کی نسبت دریافت کیا تاکہ بھلائی کی طرف جلد پہونچ جائین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہین اس امر کی اجازت دی۔ ابوداؤد۔ ترمذی اسکے راوی ہین

۲۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ مَوْلَی الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَاَلَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُکَاتَبٍ لَهٗ قَاطَعَهٗ بِمَالٍ عَظِیْمٍ هَلْ عَلَیْهِ فِیْهِ زَکوٰۃٌ فَقَالَ الْقَاسِمُ اِنَّ اَبَا بَکْرٍ لَمْ یَکُنْ یَاْخُذُ مِنْ مَالٍ زَکوٰۃً حَتّٰی یَحُوْلَ عَلَیْهِ الْحَوْلُ قَالَ الْقَاسِمُ وَکَانَ اَبُوْ بَکْرٍ اِذَا اَعْطَی النَّاسَ عَطَایَاهُمْ یَسْاَلُ الرَّجُلَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ مَالٍ وَجَبَتْ عَلَیْكَ فِیْهِ الزَّکوٰۃُ فَاِنْ قَالَ نَعَمْ اَخَذَ مِنْ عَطَائِهٖ زَکوٰۃَ ذٰلِكَ الْمَالِ وَاِنْ قَالَ لَا سَلَّمَ اِلَیْهِ عَطَاءَهٗ وَلَمْ یَاْخُذْ مِنْهُ شَیْئًا۔ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ محمد بن عقبہ مولی زبیر سے روایت ہو کہ انہون نے قاسم بن محمد سے ایسے مکاتب کی بابت مین پوچھا جسکا (تعلق) انہون نے بمعاوضہ مال کثیر کے قطع کر دیا تھا کیا اس (مال کثیر) مین انپر زکوۃ واجب ہوگی یا نہین تو قاسم نے جواب فرمایا کہ حضرت ابوبکر کسی مال مین زکوۃ نہین لیتے تھے تاوقتیکہ اسپر پورا سال نہ گزر جاے۔ قاسم نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر جب لوگون کو عطایا (بخشش) دیتے تو جسکو دیتے اُس سے

[1] اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یتیم کے مال پر زکوۃ واجب ہے ورنہ سب مال زکوۃ مین صرف ہوجانے کے کیا معنے ہونگے ۱۲

یہ پوچھ لیتے کہ کیا تمہارے پاس اتنا مال ہے جس میں زکوۃ واجب الادا ہو اگر وہ ہاں کہتا تو وہ اس عطیہ میں سے اس مال کی زکوۃ لے لیتے اور اگر نہیں کہتا تو اسکا عطیہ اسکو دیدیتے اور اس میں سے کچھ نہیں لیتے۔ مالک اسکو راوی ہیں

اَلْفَصْلُ الْعَاشِرُ فِي اَحْكَامٍ مُتَفَرِّقَةٍ لِلزَّكٰوةِ

دسویں فصل

زکوۃ کے متفرق احکام کے بیان میں

۱- **عَنْ** مُعَاذٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ حِيْنَ بَعَثَهُ اِلَى الْيَمَنِ خُذِ الْحَبَّ مِنَ الْحَبِّ وَالشَّاةَ مِنَ الْغَنَمِ وَالْبَعِيْرَ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرَ مِنَ الْبَقَرِ **ترجمہ** معاذؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت انکو یمن بھیجا تو یہ فرمایا کہ غلہ میں سے غلہ (بطور زکوۃ) لیا کرو اور بکریوں میں سے بکری اور اونٹوں میں سے اونٹ اور گائے بیل میں سے گائے بیل (بطور زکوۃ) لیا کرو۔

۲- **وَعَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا اَنْ نُخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِيْ نُعِدُّهُ لِلْبَيْعِ اَخْرَجَهُمَا اَبُوْدَاؤُدَ **ترجمہ** سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو حکم دیتے تھے کہ ہم اس چیز کی زکوۃ دیا کریں جسکو ہم بیچنے کے لیے رکھ چھوڑیں [۱]۔ ان دونو حدیثوں کو ابوداؤد راوی ہیں

۳- **وَعَنْ** سَعِيْدِ بْنِ اَبْيَضَ عَنْ اَبِيْهِ اَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ اَنَّهُ كَلَّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا يَأْخُذَ الصَّدَقَةَ مِنْ اَهْلِ سَبَاءٍ فَقَالَ يَا اَخَا سَبَاءٍ لَا بُدَّ مِنْ صَدَقَةٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا زَرْعُنَا الْقُطْنُ وَقَدْ تَبَدَّدَتْ سَبَاءٌ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ بِمَارِبَ فَصَالَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سَبْعِيْنَ حُلَّةً كُلَّ سَنَةٍ عَمَّنْ بَقِيَ مِنْ سَبَاءٍ بِمَارِبَ فَلَمْ يَزَالُوْا يُؤَدُّوْنَهَا حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَرَّ ذٰلِكَ اَبُوْ بَكْرٍ حَيَاتَهُ فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ بَكْرٍ انْتَقَضَ ذٰلِكَ فَصَارَ عَلٰى مُقْتَضَى الصَّدَقَةِ۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ **ترجمہ** سعید بن ابیض اپنے والد ابیض بن حمال سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارہ میں گفتگو کی کہ آپ سبا [۲] والوں سے زکوۃ نہ لیا کریں تو آپنے فرمایا کہ اے سبائی سبا والو زکوۃ تو ضروری چیز ہے تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگ روئی کی زراعت کرتے ہیں اور سبا اجڑ گیا ہے صرف تھوڑے لوگ ان میں سے باقی رہگئے ہیں جو مارب [۳] میں رہتے ہیں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان لوگوں سے جو سبا والوں میں سے باقی رہگئے ہیں اور مارب میں رہتے ہیں اس امر پر مصالحت فرمائی کہ وہ ہر سال ستر جوڑے (کپڑے کے) دیا کریں پس وہ ہمیشہ اسکو ادا کرتے رہے تاآنکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا آپکے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی زندگی تک اسی مصالحت کو قائم رکھا جب حضرت ابوبکرؓ کا انتقال ہوا تو یہ عہد ٹوٹ گیا اور عام قواعد کے بموجب ان سے زکوۃ لیجانے لگے۔ ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

---

[۱] یعنی تجارتی اسباب میں زکوۃ دیا کریں [۲] نام مقام [۳] نام مقام

۴۔ وَعَنْ طَاؤُسٍ قَالَ قَالَ مُعَاذٌ لِاَهْلِ الْيَمَنِ ائْتُوْنِیْ بِعَرْضٍ ثِیَابٍ خَمِیْصٍ اَوْ لَبِیْسٍ فِی الصَّدَقَۃِ مَکَانَ الشَّعِیْرِ وَالذُّرَۃِ اَهْوَنُ عَلَیْکُمْ وَخَیْرٌ لِاَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِیْنَۃِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجَمَۃِ بَابٍ **ترجمہ** طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت معاذؓ نے یمن والون سے کہا کہ تم لوگ جو اور جوار کی زکوۃ کے ادا میں مجھے سامان از قسم پارچہ کمبل ہو یا اور پارچہ پوشیدنی دیا کرو جو تمہارے لیے نہایت سہل ہے اور مدینہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے لیے بھی بہتر ہے۔ بخاری نے ترجمہ باب مین اسکو روایت کیا ہے

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِیْ زَکٰوۃِ الْفِطْرِ

تیسرا باب

فطر کی زکوۃ کے بیان مین

۱۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ عَلٰی کُلِّ عَبْدٍ اَوْ حُرٍّ صَغِیْرٍ اَوْ کَبِیْرٍ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ اَخْرَجَهُ السِّتَّۃُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَعَدَلَ النَّاسُ بِهٖ نِصْفَ صَاعٍ بُرٍّ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یُعْطِی التَّمْرَ فَاَعْوَزَ اَهْلُ الْمَدِیْنَۃِ التَّمْرَ فَاَعْطٰی شَعِیْرًا **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فطر کی زکوۃ ہر مسلمان پر عام اس سے کہ لونڈی غلام ہو یا آزاد نابالغ ہو یا بالغ مرد ہو یا عورت ایک صاع کھجور یا جو فرض مقرر فرمائے چھیوں سکے راوی مین اور ایک روایت مین ہے کہ لوگون نے گیہون کا نصف صاع کھجور اور جو کے ایک صاع کے مساوی خیال کیا اور ابن عمر (صدقہ فطر مین) کھجور دیا کرتے تھے ایک دفعہ مدینہ مین کھجور کا قحط پڑا تو انہون نے جو دیا

۲۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کُنَّا نُخْرِجُ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِیْبٍ فَلَمَّا جَاءَ مُعَاوِیَۃُ وَجَاءَتِ السَّمْرَاءُ قَالَ اَرٰی اَنَّ مُدًّا مِّنْ هٰذَا یَعْدِلُ مُدَّیْنِ اَخْرَجَهُ السِّتَّۃُ **ترجمہ** ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہون نے فرمایا کہ ہم لوگ فطر کی زکوۃ ایک صاع گیہون یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع کشمش دیا کرتے تھے جب حضرت معاویہ آئے اور گیہون کی آمدنی شروع ہوئی تو انہون نے کہا کہ مین گیہون کا ایک مد (اور غلہ کے) دو مد کے برابر خیال کرتا ہون چھیون سکے راوی ہین

۳۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِیًا فِیْ فِجَاجِ مَکَّۃَ اَلَا اِنَّ صَدَقَۃَ الْفِطْرِ وَاجِبَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ صَغِیْرٍ اَوْ کَبِیْرٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ اَوْ سِوَاهُ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَحَسَّنَهٗ اَلْاَقِطُ لَبَنٌ جَامِدٌ وَالسَّمْرَاءُ وَالْقَمْحُ الْحِنْطَۃُ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے رستون مین منادی کو بھیجا (اور یہ ندا کرادی) کہ صدقہ فطر ہر مسلمان پر واجب ہے مرد ہو یا عورت۔ لونڈی

ل اسلیے کہ یمن مین کپڑے بکثرت ہوتے ہین ۔ ۲ اسلیے کہ مدینہ مین کپڑا بہت کمیاب ہے ۲

غلام ہو یا آزاد نابالغ ہو یا بالغ گیہوں کے دو مد لنصف صاع، یا اسکے سوا دوسرے غلہ کی ایک صاع۔ ترمذی اسکے راوی ہین

۴۔ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي زَكٰوةَ رَمَضَانَ بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمرؓ رمضان کی عید اور کفارہ یمین مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مد سے دیا کرتے تھے بخاری اسکے راوی ہین

۵۔ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الزَّكٰوةُ فَلَمَّا نَزَلَتْ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا وَنَحْنُ نَفْعَلُهُ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ قیس بن سعد بن عبادہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ قبل نزول زکوۃ کے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ فطر کے دینے کا حکم دیتے تھے جب زکوۃ نازل (فرض) ہوئی تو نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو اُسکے دینے کا حکم دیا اور نہ دینے سے منع فرمایا اور ہم لوگ صدقہ فطر دیا کرتے تھے نسائی اسکے راوی ہین

اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِيْ عَامِلِ الزَّكٰوةِ وَمَا يَجِبُ لَهٗ وَعَلَيْهِ

چوتھا باب

عامل زکوۃ کے فرائض منصبی اور اُسکے مفید اور مضر امور کے بیان مین

۱۔ عَنْ أَبِيْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا عَلَى الصَّدَقَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَلٰى صَدَقَاتِ بَنِيْ سُلَيْمٍ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّيْ أَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَأْتِيْ فَيَقُوْلُ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ لِيْ أَفَلَا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ أَبِيْهِ أَوْ بَيْتِ أُمِّهِ حَتّٰى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا وَاللّٰهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِنْ كَانَ بَعِيْرًا لَهٗ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةٌ لَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةٌ تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رُئِيَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَأَبُوْ دَاوٗدَ الرُّغَاءُ صَوْتُ الْبَعِيْرِ وَالْخُوَارُ بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ صَوْتُ الْبَقَرِ وَالْيُعَارُ صَوْتُ الشَّاةِ ترجمہ ابوحمید ساعدیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو زکوۃ وصول کرنے پر عامل مقرر فرمایا اور ایک روایت مین ہے کہ (قبیلہ بنی سلیم کے زکوۃ (وصول کرنے) پر (عامل مقرر فرمایا) جب وہ (زکوۃ وصول کرکے) واپس آیا تو کہنے لگا کہ یہ (مال) تمہارا ہے (جو بمد زکوۃ وصول ہوا ہے) اور یہ (مال) مجھ کو بطور تحفہ کے ملا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ سنکر خطبہ پڑھنے) کھڑے ہوے اور آپ نے خدا کی حمد و ثنا کرنے کے بعد فرمایا مینے تم مین سے ایک شخص کو اس کام پر عامل مقرر کیا جسکا خدا نے مجھے والی کیا ہے تو وہ (واپس) آکر کہتا ہے کہ یہ (مال) تمہارا ہے اور یہ مجھ کو بطور تحفہ کے دیا گیا ہے تو وہ کیون اپنے مان باپ کے گھر مین نہ بیٹھا تاکہ اگر وہ سچا تھا تو وہین اُسکے پاس تحفہ آتا قسم خدا کی جو شخص تم مین سے کوئی شے ناحق لیگا تو وہ قیامت کے دن اُس چیز کو (اپنے اوپر) لادے ہوئے خدا سے ملیگا اگر وہ چیز اونٹ ہے تو بڑبڑاتا ہوگا اور اگر گائے بیل

ہے تو نہین بہین کرتے ہونگے اور اگر بکری ہے تو مین کرتی ہوگی لسکے بعد آپنے اپنے دونون ہاتھہ اتنے بلند اٹھائے کہ آپکے دونوں بغل مبارک کی سفیدی نمایان ہوگئی اور فرمانے لگے کہ یا اللہ مین نے پہنچا دیا شیخین اور ابوداؤد اسکے راوی ہین

۲- وَعَنْ بَشِيرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَهْلَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُونَ عَلَيْنَا أَفَنَكْتُمُ مِنْ أَمْوَالِنَا بِقَدْرِ مَا يَعْتَدُونَ عَلَيْنَا قَالَ لَا أَخْرَجَهُ أَبُودَاوُدَ الِاعْتِدَاءُ الْمُجَاوَزَةُ لِلْحَدِّ ترجمہ بشیر بن خصاصیہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ہمنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ زکوۃ وصول کرنیوالے ہمپر زیادتی کرتے ہین کیا ہم اس مقدار کا اپنا مال چھپا لیا کرین جس مقدار مین وہ زیادتی کرتے ہین آپ نے فرمایا کہ نہین (مت چھپاؤ) ابوداؤد اسکے راوی ہین

۳- وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُعْتَدِي فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا أَخْرَجَهُ أَبُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حد سے تجاوز کرنیوالا صدقہ مین ایسا (گنہگار) ہے جیسا روکنے والا اسکا۔ ابوداود اور ترمذی اسکے راوی ہین

۴- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَأْتِيكُمْ رُكَيْبٌ مُبْغَضُونَ فَإِذَا جَاؤُكُمْ فَرَحِّبُوا بِهِمْ وَخَلُّوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَبْتَغُونَ فَإِنْ عَدَلُوا فَلِأَنْفُسِهِمْ وَإِنْ ظَلَمُوا فَعَلَيْهِمْ وَأَرْضُوهُمْ فَإِنَّ تَمَامَ زَكَوتِكُمْ رِضَاهُمْ وَلْيَدْعُوا لَكُمْ أَخْرَجَهُ أَبُودَاوُدَ رُكَيْبٌ تَصْغِيرُ رَكْبٍ جَمْعُ رَاكِبٍ أَرَادَ بِهِمُ السُّعَاةَ فِي الصَّدَقَةِ جَعَلَهُمْ مُبْغَضِينَ لِأَنَّ الْغَالِبَ فِي أَرْبَابِ الْأَمْوَالِ الْكَرَاهَةُ لِلسُّعَاةِ لِمَا جُبِلَتْ عَلَيْهِ الْقُلُوبُ مِنْ حُبِّ الْمَالِ ترجمہ جابر بن عتیک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب تمہارے پاس ایسے سوار آئینگے جنکا آنا تمکو ناپسند ہوگا پس جب وہ تمہارے پاس آئین تو تم انکو مرحبا کہو اور جو کچھ وہ لینا چاہین انکو لینے دو اگر انہون نے انصاف سے وصول لیا تو انکے لیے مفید ہوگا اور اگر انہون نے ظلم کیا تو انکے واسطے مضر ہوگا اور تم انکو راضی رکھو اسلیے کہ تمہاری زکوۃ جبہی اکامل طور (پورا) ہوگی کہ تم انکو راضی رکھو اور تمہارے واسطے دعا کرین ابوداؤد اسکے راوی ہین سوار سے عاملین زکوۃ وصول کرنیوالے مراد ہین اور انکو مبغوض (ناپسند) اس وجہ سے قرار دیا کہ اکثر مالدارون کی یہی حالت ہوتی ہے کہ وہ زکوۃ وصول کرنیوالے عامل کو ناپسند کرتے ہین اس وجہ سے کہ انکے دلون مین مال کی محبت ہوتی ہے[له]

۵- وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِي فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالَى حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ أَخْرَجَهُ أَبُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عامل زکوۃ وصول کرنے والا حق و انصاف سے کام کرتا ہو وہ مثل غازی کے ہے جو خدا کی راہ مین جہاد کرتا ہوتا آنکہ وہ (عامل) اپنے گھر واپس آئے۔ ابوداود۔ ترمذی اسکے راوی ہین

۶- وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ أَبِي مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

له یا عاملین نے ظلم و زیادتی کی وجہ سے انکا آنا ناپسند کرتے ہین ۱۲ مترجم

اَتَاہُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِہِمْ قَالَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ فُلَانٍ فَاَتَاہُ اَبِیْ بِصَدَقَتِہٖ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰی اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ ترجمہ عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ میرے والد اصحاب شجرہ؎ مین سے تہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تہی کہ جب کوئی قوم اپنی زکوۃ لیکر آپ کی خدمت مین حاضر ہوتی تو آپ یہ دعا دیتے کہ اے اللہ فلان شخص کی آل پر رحمت بہیج تو میرے والد بہی اپنی زکوۃ لیکر آپ کی خدمت مین آئے تو آپنے یہ دعا دی کہ اے اللہ ابو اوفی کی آل پر رحمت بہیج سِجز ترمذی کے پانچون اسکے راوی ہین۔

اَلْبَابُ الْخَامِسُ فِیْمَنْ تَحِلُّ لَہُ الصَّدَقَۃُ وَمَنْ لَّا تَحِلُّ وَفِیْہِ فَصْلَانِ

پانچوان باب

اُن اشخاص کے بیان مین جنکو صدقہ (زکوۃ) لینا حلال ہے اور جنکو حلال نہین ہے جسمین دو فصلین ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْمَنْ لَّا تَحِلُّ لَہٗ

پہلی فصل

اُن اشخاص کے بیان مین جنکو زکوۃ لینا حلال نہین ہے

۱۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا تَمْرَۃً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَۃِ فَجَعَلَھَا فِیْ فِیْہِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَخٍ کَخٍ اِرْمِ بِھَا اَمَا عَلِمْتَ اَنَّا لَا نَاْکُلُ الصَّدَقَۃَ اَوْ اَنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَۃُ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَفِیْ اُخْرٰی لَھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَاَنْقَلِبُ اِلٰی اَھْلِیْ فَاَجِدُ التَّمْرَۃَ سَاقِطَۃً عَلٰی فِرَاشِیْ اَوْ فِیْ بَیْتِیْ فَاَرْفَعُھَا لِاٰکُلَھَا فَاَخْشٰی اَنْ تَکُوْنَ صَدَقَۃً فَاُلْقِیْھَا کَخٍ کَخٍ کَلِمَۃُ زَجْرٍ لِلصِّبْیَانِ وَرَدْعٍ عَمَّا یُلَابِسُوْنَہٗ مِنَ الْاَفْعَالِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہین کہ حسن بن علی نے صدقہ کی کہجور مین سے ایک کہجور لے لیا اور اسکو اپنے منہ مین رکہہ لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چہی چہی تہوک دو تم کو معلوم نہین کہ ہم صدقہ نہین کہاتے یا ہمکو صدقہ کہانا حلال نہین ہے شیخین اسکے راوی ہین۔ اور شیخین کی دوسری روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین اپنے گہر واپس آتا ہون تو اپنے بچہونے پر یا گہر مین کہجور پڑی ہوئی پاتا ہون تو مین اسکو کہانے کے لیے اوٹہاتا ہون پہر ڈرتا ہون کہ کہین صدقہ کی نہ ہو پہر اسکو ڈالدیتا ہون

۲۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اِذَا اُتِیَ بِطَعَامٍ سَاَلَ عَنْہُ فَاِنْ قِیْلَ ھَدِیَّۃٌ اَکَلَ وَاِنْ قِیْلَ صَدَقَۃٌ لَمْ یَاْکُلْ وَقَالَ لِاَصْحَابِہٖ کُلُوْا اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

؎ جنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے نیچے بیعت کی تہی

وسلم کی عادت مبارک تھی کہ جب آپ پاس کوئی کھانا لایا جاتا تو آپ اسکی بابت پوچھ لیتے (کہ کیا ہے) اگر کہا جاتا کہ تحفہ ہے تو کھاتے اور اگر کہا جاتا کہ صدقہ ہے تو آپ نہیں کھاتے صحابؓ سے ارشاد فرماتے کہ تم کھاؤ ۔ شیخین اسکے راوی ہیں

۳ ۔ وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ مَخْزُوْمٍ عَلَی الصَّدَقَۃِ فَقَالَ اَصْحَبْنِیْ لَعَلَّکَ تُصِیْبُ مِنْھَا مَعِیْ فَقُلْتُ حَتّٰی اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُہٗ فَقَالَ مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِھِمْ وَ اِنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَۃُ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاللَّفْظُ لَھُمَا وَالنَّسَائِیُّ قَالَ ابْنُ الْاَثِیْرِ وَالْمَشْھُوْرُ مِنَ الْمَذَاھِبِ اَنَّ مَوَالِیَ بَنِیْ ھَاشِمٍ وَبَنِی الْمُطَّلِبِ لَا تَحْرُمُ عَلَیْھِمُ الزَّکٰوۃُ وَفِیْ ذٰلِکَ عَلٰی مَذْھَبِ الشَّافِعِیِّ وَجْھَانِ اَحَدُھُمَا لَا تَحْرُمُ لِانْتِفَاءِ السَّبَبِ الَّذِیْ بِہٖ حُرِّمَ عَلٰی بَنِیْ ھَاشِمٍ وَالْمُطَّلِبِ وَلِانْتِفَاءِ نَصِیْبِ الْخُمُسِ الَّذِیْ جُعِلَ لَھُمْ عِوَضًا عَنِ الزَّکٰوۃِ وَالثَّانِیْ تَحْرُمُ لِھٰذَا الْحَدِیْثِ وَوَجْہُ الْجَمْعِ بَیْنَ الْحَدِیْثِ وَبَیْنَ نَفْیِ التَّحْرِیْمِ اَنَّہٗ اِنَّمَا قَالَ ذٰلِکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ رَافِعٍ تَنْزِیْھًا وَحَثًّا لَہٗ عَلَی التَّشَبُّہِ بِھِمْ وَالْاِسْتِنَانِ بِسُنَّتِھِمْ ترجمہ ابو رافعؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (قبیلہ) بنی مخزوم کے کسی شخص کو صدقہ (وصول کرنے) پر (عامل بنا کر بھیجا) تو اس نے مجھ سے کہا کہ تم بھی میرے ساتھ چلو امید ہے کہ تمکو بھی میرے ساتھ کچھ ملجائے[1] میں نے کہا کہ تاوقتیکہ رسول اللہ سے نہ پوچھ لوں (نہیں چل سکتا) پھر مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپنے فرمایا کہ جس قوم کا مولی (غلام آزاد کردہ) ہو وہ اسی قوم میں شمار کیا جاتا ہے اور ہمکو تو صدقہ حلال نہیں ہے (پس تمکو بھی صدقہ حلال نہ ہوگا اسلیے کہ ابو رافع آپکے مولی تھے) ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ابو داؤد ۔ ترمذی ۔ نسائی اسکے راوی ہیں اور یہ ابو داؤد اور ترمذی کے الفاظ ہیں ۔

ابن اثیر کہتے ہیں کہ مشہور مذہب یہ ہے کہ بنی ہاشم اور بنی المطلب کے موالی کو زکوۃ کا لینا حرام نہیں ہے اور امام شافعی کے مذہب کی بنیاد پر اس میں دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ حرام نہیں ہے اسلیے کہ جس سبب سے کہ بنی ہاشم اور بنی المطلب پر زکوۃ حرام ہے وہ سبب یہاں موجود نہیں ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ علاوہ اسکے موالی کا خمس میں سے بھی کوئی حصہ نہیں ہے جو بنی ہاشم اور بنی المطلب کے لیے زکوۃ کا قائم مقام ہے دوسرے یہ کہ حرام ہے اسی حدیث کی رو سے اور اس حدیث اور تحریم کی نفی کے درمیان مطابقت یوں ہو سکتی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو رافع سے یہ تنزیہًا فرمایا نیز اس امر پر رغبت دلانے کی غرض سے فرمایا کہ جو شخص جس کا مولی ہو اسکو اسیکا سا رہنا چاہیے اور اسیکا طریقہ اختیار کرنا چاہیے ۔

۴ ۔ وَعَنْ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَۃُ لِغَنِیٍّ وَّلَا لِذِیْ مِرَّۃٍ سَوِیٍّ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلْمِرَّۃُ اَلْقُوَّۃُ الشَّدِیْدَۃُ وَالسَّوِیُّ السَّلِیْمُ الْخَلْقِ التَّامُّ الْاَعْضَاءِ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مالدار اور طاقتور[2] ہٹے کٹے شخص کو زکوۃ لینا حلال نہیں ہے ابو داود اور ترمذی اسکے راوی ہیں

---

[1] جس طرح عامل کو صدقہ میں سے کچھ حصہ ملتا ہے [2] جو مالک نصاب ہو ۱۲

٥۔ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا لِخَمْسَةٍ لِغَازٍ أَوْ عَامِلٍ عَلَيْهَا أَوْ غَارِمٍ أَوْ رَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ أَوْ رَجُلٍ كَانَ لَهُ جَارٌ مِسْكِيْنٌ فَتُصُدِّقَ عَلَى الْمِسْكِيْنِ فَأَهْدَى الْمِسْكِيْنُ لِلْغَنِيِّ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ الْغَارِمُ الْكَفِيْلُ وَمَنْ عَلَيْهِ دَيْنٌ أَدَانَهُ فِيْ غَيْرِ مَعْصِيَةٍ وَلَا إِسْرَافٍ **ترجمہ** عطا بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مالدار کو زکوۃ لینا حلال نہین ہے البتہ پانچ اشخاص کو (زکوۃ لینا) حلال ہے (اگرچہ مالدار ہون) غازی ہو یا صدقہ (وصول کرنے) پر عامل ہو یا قرضدار ہو یا کسی (مالدار شخص نے کسی محتاج شخص سے) اپنا مال دیکر خرید کیا ہو۔ یا کوئی مالدار شخص ہو جسکا ہمسایہ مسکین ہو مسکین کو زکوۃ دیگئی ہو تو مسکین مالدار کو (بطور) تحفہ دیوے۔ مالک ابوداؤد اسکے راوی ہین

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِيْمَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

دوسری فصل

اُن اشخاص کے بیان مین جن کو صدقہ لینا حلال ہے

۱۔ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَعْطِنِيْ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَلَا غَيْرِهِ فِي الصَّدَقَاتِ حَتَّى حَكَمَ فِيْهَا بِنَفْسِهِ فَجَزَّأَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْزَاءٍ فَإِنْ كُنْتَ مِنْهُمْ أَعْطَيْتُكَ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوُدَ **ترجمہ** زیاد بن الحارث صدائی سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر آپ سے بیعت کی اتنے مین ایک شخص آپکے پاس آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے صدقہ مین سے کچھ دیجیے تو آپنے فرمایا کہ خدا تعالی صدقات کے متعلق کسی نبی اور غیر نبی کے حکم پر راضی نہین ہوا بلکہ خدا تعالی نے بذات خود اس بارہ مین حکم صادر فرمایا اور آٹھ قسم کے اشخاص پر صدقات کی تقسیم کا حکم[1] دیا پس اگر تم (آٹھ قسم) مین داخل ہو تو مین تمکو دونگا ابوداؤد اسکے راوی ہین

۲۔ وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ وَاسْمُهَا نُسَيْبَةُ قَالَتْ تُصُدِّقَ عَلَيَّ بِشَاةٍ فَأَرْسَلْتُ إِلَى عَائِشَةَ بِشَيْءٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَا إِلَّا مَا أَرْسَلَتْ بِهِ نُسَيْبَةُ مِنْ تِلْكَ الشَّاةِ فَقَالَ هَاتِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَفِيْ أُخْرَى لَهُمَا وَلِأَبِيْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ **ترجمہ** ام عطیہؓ سے روایت ہے جن کا نام نسیبہ تھا وہ کہتی ہین کہ مجھکو ایک بکری خیرات مین ملی تو مین نے اُس مین سے حضرت عائشہؓ کو بھی (بطور تحفے کے) کچھ بھیجا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (حضرت عائشہؓ سے) پوچھا کہ تمھارے پاس کچھ (کھانیکو) ہے حضرت عائشہ نے عرض کیا کہ جی نہین مگر وہی جو اُس (صدقہ کی) بکری مین سے نسیبہ نے (مجھے) بھیجا ہے تو آپنے فرمایا کہ لاؤ وہ صدقہ تو اپنے محل اور مقام پر پہونچ گیا (اب یہ تحفہ ہے) شیخین اسکے راوی ہین اور شیخین کی

---

[1] وہ آٹھ اشخاص یہ ہین فقیر مسکین عامل تالیف قلوب کی غرض سے کسیکو دینا مدیون غازی مسافر۔ فک رقاب یعنی مکاتب غلام کو رقم کتابت دیکر آزاد کرا دینا۔

دوسری روایت میں اور ابوداؤد اور نسائی کی روایت میں جو حضرت انس رضی سے مروی ہے مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گوشت پیش کیا گیا جو بریرہ رض کو خیرات میں ملا تھا تو آپ نے فرمایا کہ وہ بریرہ کے لیے صدقہ تھا اور ہمارے واسطے تحفہ ہے۔

۳- **وَعَنْ** بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ زَعَمَ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَاهُ مِائَةً مِّنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ يَعْنِي دِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ الَّذِي قُتِلَ بِخَيْبَرَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لِرَزِينٍ عَنْ أَبِي لَاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَلَ عَلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ قُلْتُ هُوَ فِي صَحِيحِ الْبُخَارِيِّ مُعَلَّقٌ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ **ترجمہ** بشیر بن یسار سے روایت ہے کہ ان کا بیان ہے کہ ایک انصاری شخص نے ان سے بیان کیا جو سہل بن ابوحثمہ کے نام سے مشہور تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو زکوٰۃ کے اونٹ میں سے سو اونٹ دیت کے دیے یعنی اس انصاری شخص کی دیت جو خیبر میں مارا گیا تھا۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور رزین کی ایک روایت میں جو ابولاس سے مروی ہے مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے اونٹ سواری کو دیے میں کہتا ہوں کہ بخاری میں بھی تعلیقاً مروی ہے۔ واللہ اعلم

كِتَابُ الزُّهْدِ وَالْفَقْرِ وَفِيهِ فَصْلَانِ

زہد (دنیا سے نفرت اور ترک دنیا) اور فقر کے بیان میں

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ فِي مَدْحِهِمَا وَالْحَثِّ عَلَيْهِمَا

پہلی فصل

زہد اور فقر کی تعریف اور انکی طرف ترغیب کے بیان میں

۱- **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ مَا رَأْيُكَ فِي هٰذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ أَشْرَافِ النَّاسِ هٰذَا وَاللّٰهِ حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُّنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُّشَفَّعَ فَسَكَتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ آخَرُ فَقَالَ لَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأْيُكَ فِي هٰذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ هٰذَا وَاللّٰهِ حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَّا يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَّا يُشَفَّعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ لَّا يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ مِّلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هٰذَا أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ **ترجمہ** سہل بن سعد رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک شخص کا گزر ہوا تو آپ نے ایک شخص سے جو آپکے پاس تھے انکی نسبت[1] دریافت فرمایا کہ اس شخص کی نسبت تمہاری کیا رائے ہے انہوں نے کہا کہ یہ شریف لوگوں میں ایک شخص ہے قسم خدا کی اس قابل ہے کہ اگر شادی کا پیغام کرے تو اسکے ساتھ شادی کیجائے اور اگر سفارش کرے تو اسکی سفارش قبول کیجائے آپ خاموش ہو رہے اسکے بعد دوسرے شخص کا آپکے سامنے سے گذر ہوا تو آپ نے اُسی (پہلے) شخص سے اُسکی نسبت دریافت فرمایا کہ اس شخص کی

---

[1] قوله انکی یعنی گزرنے والے شخص کی نسبت ۱۲

نسبت تمہاری کیا رائے ہے اسنے کہا کہ یہ فقیر مسلمانون مین سے ایک شخص ہے قسم خدا کی یہ اس قابل ہے کہ اگر شادی کا پیغام کرے تو اسکے ساتھ شادی نہ کیجائے اور اگر سفارش کرے تو اسکی سفارش قبول نہ کیجائے اور اگر کوئی بات کہے تو اسکی بات نہ سنی جائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس (پہلے شخص) کے جیسے (لوگون) سے زمین بھری ہو تو یہ ان سب سے بہتر ہے شیخین اسکے راوی ہین

۲۔ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ لَیْسَتِ الزَّھَادَۃُ فِی الدُّنْیَا بِتَحْرِیْمِ الْحَلَالِ وَ لَا اِضَاعَۃِ الْمَالِ وَلٰکِنَّ الزَّھَادَۃَ اَنْ تَکُوْنَ بِمَا فِیْ یَدِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَوْثَقَ مِنْکَ بِمَا فِیْ یَدِکَ وَاَنْ تَکُوْنَ فِیْ ثَوَابِ الْمُصِیْبَۃِ اِذَا اُصِبْتَ بِھَا اَرْغَبَ مِنْکَ فِیْھَا لَوْ اَنَّھَا بَقِیَتْ لَکَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَزَادَ رَزِیْنٌ لِاَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ لِکَیْلَا تَاْسَوْا عَلٰی مَا فَاتَکُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَا اٰتٰکُمْ **ترجمہ** ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا مین زاہد ہونے کے یہ معنے نہین ہین کہ حلال شی کو حرام کیا جائے اور مال کو ضائع کیا جائے[۵۱] بلکہ زاہد ہونے کے یہ معنے ہین کہ جو چیز خدا کے ہاتھ (اختیار) مین ہو اسپر اس چیز سے بڑھکر بھروسا ہو جو اپنے ہاتھ مین ہے اور جب تم مصیبت مین مبتلا ہو تو مصیبت کا ثواب تمکو اتنا مرغوب ہو کہ تم اس کی خواہش کرو کہ کاش یہ مصیبت تمہیں[۵۲] رہی ترمذی اسکے راوی ہین اور رزین نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے اسلیے کہ خدا تعالی فرماتا ہے لِکَیْلَا تَاْسَوْا عَلٰی مَا فَاتَکُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَا اٰتٰکُمْ

۳۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ سَرَّکِ اللُّحُوْقُ بِیْ فَلْیَکْفِکِ مِنَ الدُّنْیَا کَزَادِ الرَّاکِبِ وَاِیَّاکِ وَمُجَالَسَۃَ الْاَغْنِیَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِیْ ثَوْبًا حَتّٰی تُرَقِّعِیْہِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَزَادَ رَزِیْنٌ قَالَ عُرْوَۃُ فَمَا کَانَتْ عَائِشَۃُ تَسْتَجِدُّ ثَوْبًا حَتّٰی تُرَقِّعَ ثَوْبَھَا وَتُنَکِّسَہٗ وَلَقَدْ جَاءَھَا یَوْمًا مِنْ عِنْدِ مُعَاوِیَۃَ ثَمَانُوْنَ اَلْفًا فَمَا اَمْسٰی عِنْدَھَا دِرْھَمٌ فَقَالَتْ جَارِیَتُھَا فَھَلَّا اشْتَرَیْتِ لَنَا مِنْہُ بِدِرْھَمٍ لَحْمًا فَقَالَتْ لَوْ ذَکَّرْتِنِیْ لَفَعَلْتُ **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (اے عائشہ) اگر تمکو میری ہمراہی پسند ہے تو تمکو دنیا اس مقدار بس ہے جتنا کہ سوار اپنے ساتھ توشہ لیتا ہے[۵۳] اور مالدارون کی صحبت سے پرہیز کرو۔ اور کپڑے کو اسوقت تک پرانا مت خیال کرو جب تک اس مین پیوند نہ لگالو۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔ رزین نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نیا کپڑا اسوقت تک نہین پہنتی تہین جب تک وہ پرانا نہ ہوجائے اور اس مین پیوند نہ لگائین اور وہ بیکار نہ ہوجائے۔ اور حضرت عائشہ کے پاس ایک دن حضرت معاویہ کے پاس سے اسی ہزار (درم) آئے تو شام تک انکے پاس ایک درم بہی باقی نہ بچا تو انکی لونڈی نے کہا کہ ایک درم کا آپنے ہماری واسطے گوشت کیون نہ خرید دیا حضرت عائشہ نے فرمایا کہ تو اگر یاد دلادیتی تو منگا دیتی۔

۴۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا وَفِی الْاُخْرٰی کَفَافًا اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلْکَفَافُ الَّذِیْ لَا یَفْضُلُ عَنِ الْحَاجَۃِ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے کہ الٰہی اللہ آل محمد کی روزی (بقدر) قوت (بقائے بدن) اور ایک روایت مین بقدر کفایت

۵۱ جیسے بعض اشخاص ترک حیوانات ولذات کو زہد و تقوے خیال کرتے ہین ۱۲ ۵۲ اصل یہ کہ صبر اور توکل کا نام زہد ہے ۵۳ حالانکہ یہ نسبت پیدل کے سوار بہت ہی کم توشہ اپنے ساتھ لیتا ہے اس لیے کہ وہ جلد منزل مقصود کو پہنچ جاتا ہے ۱۲

کفاف بقدر ضرورت کر دے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین

٥۔ **وعن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین فقالت عائشۃ لم یا رسول اللہ قال انھم یدخلون الجنۃ قبل الاغنیاء باربعین خریفا یا عائشۃ لا تردی المسکین ولو بشق تمرۃ یا عائشۃ احبی المساکین وقربیھم فان اللہ یقربک یوم القیمۃ اخرجہ الترمذی والمراد بالخریف السنۃ وفی حدیث اخر خمسمائۃ عام والجمع بینھما ان المراد بالاربعین تقدم الفقیر الحریص علی الغنی الحریص وبخمسمائۃ تقدم الفقیر الزاھد علی الغنی الراغب فکان الفقیر الحریص علی درجتین من خمس وعشرین درجۃ من الفقیر الزاھد وھذہ النسبۃ الاربعین الی خمسمائۃ وھذا التقدیر وامثالہ لا یجری علی لسان الرسول صلی اللہ علیہ وسلم جزافا ولا اتفاقا بل لسر ادرکہ ونسبۃ احاط بھا علمہ فانہ ما ینطق عن الھوی **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے کہ اے اللہ مجھے مسکین زندہ رکھ اور مسکین مار اور مسکینوں کے زمرہ مین میرا حشر کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یہ کیون یا رسول اللہ آپنے فرمایا اسلیے کہ مساکین مالداروں سے چالیس سال قبل جنت مین جائین گے اے عائشہ مسکین کو اپنے در سے محروم مت پھیر اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیون نہ ہو اے عائشہ مسکینوں کو دوست رکھ اور انکو اپنے نزدیک کر اسلیے[2] کہ خدا تعالی قیامت کے دن اپنے نزدیک تجھ کو بلائیگا ترمذی اسکے راوی ہین خریف سے مراد سال ہے اور دوسری حدیث مین پانچسو سال قبل ہے[3] ان دونوں حدیثوں مین مطابقت یون ہو سکتی ہے کہ حریص فقیر حریص غنی سے چالیس سال قبل جنت مین جائیگا اور زاہد فقیر حریص غنی سے پانچ سو برس قبل جنت مین جائیگا تو حریص فقیر کو نسبت زاہد فقیر کے منجملہ پچیس درجہ کے دو درجہ پر ہوگا اور چالیس کو پانچسو سے یہی نسبت ہے اور ایسی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے محض اٹکل اور اتفاقی طور پر نہین نکل سکتی بلکہ آپنے اسکے سر کو خوب سمجھ کر اور اس نسبت سے پورے طور پر واقف ہو کر فرمایا اسلیے کہ آپ کی شان ما ینطق عن الھوی ہے یعنے آپ اپنی خواہش سے نہین بولتے بلکہ خدا تعالی کے حکم کے بموجب فرماتے ہین

٦۔ **وعن** ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الفقراء الجنۃ قبل الاغنیاء بخمسمائۃ عام نصف یوم اخرجہ الترمذی **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فقرا مالداروں سے پانچ سو برس قبل جنت مین جائینگے جو قیامت کا نصف روز ہے ترمذی اسکے راوی ہین۔

٧۔ **وعن** ابی عبد الرحمن الحبلی قال سال رجل عبد اللہ بن عمرو بن العاص فقال السنا من فقراء المھاجرین فقال لہ عبد اللہ الک زوجۃ تاوی الیھا قال نعم قال الک مسکن تسکنہ قال نعم قال فانت من الاغنیاء قال فان

---

[2] وہی انکو دیدے

[3] جب سوال کیا ہے آپنے تو انکو آپنے دی دو حدیث نکال دی کہ یعنے فقرا اغنیا سے پانچ سو سال قبل جنت مین جائین گے پھیا کہ یہی وہ حدیث آئی ہے ،

لِی خَادِمًا قَالَ فَاَنْتَ مِنَ الْمُلُوْكِ (اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ) ترجمہ ابوعبدالرحمن حبلی سے روایت ہی کہ کسی شخص نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے پوچھا کہ کیا ہم مہاجرین جیسے فقیر نہین ہین تو انہون نے اس سے پوچھا کہ کیا تمہین بی بی ہے جسکے پاس تم رہتے ہو انہون نے کہا کہ جی ہان (ہے) پہر پوچھا کہ تمہین گہر ہے جس مین تم رہتے ہو انہون نے کہا کہ جی ہان (ہے) تو انہون نے کہا کہ تم تو امیر ہو اس شخص نے کہا کہ مجہے خادم (خدمتگار) بہی ہی تو انہون نے کہا تب تو تم بادشاہ ہو مسلم اسکے راوی ہین

٨. وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ جَلَسْتُ فِیْ عِصَابَةٍ مِّنْ ضُعَفَاءِ الْمُهَاجِرِیْنَ وَاِنَّ بَعْضَهُمْ لَیَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِّنَ الْعُرْیِ وَقَارِئٌ یَقْرَءُ عَلَیْنَا اِذْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَیْنَا فَقَالَ فَسَكَتَ الْقَارِیُٔ فَقَالَ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قُلْنَا كَانَ قَارِیٌٔ یَقْرَءُ عَلَیْنَا نَسْمَعُ كِتَابَ رَبِّنَا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ فِیْ اُمَّتِیْ مَنْ اُمِرْتُ اَنْ اَصْبِرَ نَفْسِیْ مَعَهُمْ وَجَلَسَ وَسْطَنَا لِیَعْدِلَ نَفْسَهٗ بِنَا ثُمَّ قَالَ بِیَدِهٖ هٰكَذَا فَتَحَلَّقُوْا وَبَرَزَتْ وُجُوْهُهُمْ قَالَ فَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَرَفَ مِنْهُمْ اَحَدًا غَیْرِیْ ثُمَّ قَالَ اَبْشِرُوْا یَا مَعْشَرَ صَعَالِیْكِ الْمُهَاجِرِیْنَ بِالنُّوْرِ التَّامِّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِیَاءِ النَّاسِ بِنِصْفِ یَوْمٍ وَذٰلِكَ خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلْعِصَابَةُ الْجَمَاعَةُ مِنَ النَّاسِ تَحَلَّقُوْا اَیْ صَارُوْا حَلْقَةً مُسْتَدِیْرَةً ترجمہ ابوسعید سے روایت ہی کہ مین غریب مہاجرین کی جماعت مین بیٹھا اور برہنگی (کپڑا نہ ہونے) کی وجہ سے ایک دوسرے سے اپنی (شرمگاہ) کو چھپاتا تھا اور ایک شخص ہمکو قرآن پڑھ کر سنا رہا تہا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگئے اور ہمارے پاس آکر کہڑے ہوگئے تو قرآن پڑہنے والا شخص چپ ہو رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کیا کر رہے ہو ہم نے عرض کیا کہ ایک قاری قرآن پڑہ رہا تہا اور ہم اپنے پروردگار کی کتاب سن رہے تہے تو آپنے فرمایا کہ شکر ہے خدا کا جسنے میری امت مین ایسے اشخاص پیدا کر دیے جنکے ساتہ مجہے صبر کرکے [1] (رہنے کا) حکم دیا گیا ہے۔ اور آپ ہمارے بیچ مین بیٹھ گئے تاکہ آپ بہی ہمارے ساتہ اپنے کو برابر کر دین [2] اسکے بعد آپنے اپنے ہاتہ سے اس طرح اشارہ فرمایا (کہ حلقہ باندہکر بیٹھ جاؤ) تو سب کے سب حلقہ باندہکر بیٹھ گئے اور سب کے چہرے نمایان ہوگئے ابوسعید کہتے ہین کہ مینے نہین دیکہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مین سے سوا میرے کسی اور کو پہچانا ہو اسکے بعد آپنے فرمایا اے غریب مہاجرین تمکو قیامت کے دن کامل [3] نور کی خوشخبری ہو تم لوگ امیرون سے نصف روز پیشتر جنت مین جاؤ گے جو نصف روز پانچ [4] سو برس کا ہوگا۔ ابوداؤد۔ ترمذی اسکے راوی ہین

٩. وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُمْتُ عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِیْنَ وَاَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَیْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَی النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰی بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ۔ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ اَلْجَدُّ الْحَظُّ وَالسَّعَادَةُ ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین جنت کے دروازہ پر کہڑا ہوا تو دیکہا کہ عام طور پر اس مین مساکین ہی ہین اور امرا (حساب کی غرض سے) روکے گئے ہین

---

[1] جو اس آیت کا مفہوم ہے واصبر نفسک مع الذین یدعون ربہم الآیہ [2] کوئی امتیاز باقی نرہے یہ آپنے انکو عزت دینے کیواسطے کہا [3] جیسا کہ قرآن مین مذکور ہے نورہم یسعی بین ایدیہم وبایمانہم الآیہ [4] جیسا کہ خدا نے فرمایا کہ وان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون ۱۲

البتہ دوزخیون (کفار) کو دوزخ مین لیجانے کا حکم ہوچکا ہے اور مین دوزخ کے دروازہ پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ عام طور پر اس مین عورتین ہی ہین شیخین اس کے راوی ہین۔

۱۰۔ **وَعَنْ** اَبِی هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبْغُوْنِیْ ضُعَفَاءَکُمْ فَاِنَّمَا تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ بِضُعَفَائِکُمْ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ الثَّلٰثَةِ وَمَعْنٰی اَبْغُوْنِیْ اُطْلُبُوْنِیْ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو تم غریبون مین تلاش کرو اسلیے کہ غریبون ہی کی برکت سے تمہاری مدد کیجاتی ہے اور انہین کی برکت سے تمکو روزی دیجاتی ہے۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہین

۱۱۔ **وَعَنْهُ** رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِیًّا اِلَّا رَعَی الْغَنَمَ قَالُوْا وَاَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ کُنْتُ اَرْعَاهَا عَلٰی قَرَارِیْطَ لِاَهْلِ مَکَّةَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَمَالِکٌ وَلَمْ یَذْکُرِ الْقَرَارِیْطَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے کوئی پیغمبر ایسا مبعوث نہین فرمایا جس نے بکریان نہ چرائی ہون صحابہ نے عرض کیا اور آپنے بھی یا رسول اللہ بکریان چرائی ہین آپنے فرمایا کہ ہان مین اہل مکہ کی بکریان بمعاوضہ چند قیراط کے چراتا تھا بخاری اور مالک اسکے راوی ہین لیکن مالک نے قیراط کا ذکر نہین کیا۔

۱۲۔ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُحِبُّکَ فَقَالَ انْظُرْ مَا تَقُوْلُ قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاُحِبُّکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ اِنْ کُنْتَ تُحِبُّنِیْ فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا فَاِنَّ الْفَقْرَ اَسْرَعُ اِلٰی مَنْ یُحِبُّنِیْ مِنَ السَّیْلِ اِلٰی مُنْتَهَاهُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین آپ کو دوست رکھتا ہون آپنے فرمایا کہ دیکھو کیا[۱] کہتے ہو اس نے تین دفعہ یہی کہا کہ قسم خدا کی مین آپ کو دوست رکھتا ہون تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم مجھ کو دوست رکھتے ہو تو فقر اور محتاجی کے لیے تجفاف[۲] (گھوڑے کی جھول) تیار رکھو اس لیے کہ فقر اسکی جانب جو مجھ سے دوست رکھتا ہے اس سے جلد پہونچ جاتا ہے جتنے عرصہ مین سیل (بہتا ہوا پانی) اپنے انتہائی بہاؤ کے طرف پہونچتا ہے۔ ترمذی اسکے راوی ہین

۱۳۔ **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ مَا عَلَیْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ مَرْقُوْعَةٌ بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَاٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَکٰی لِلَّذِیْ کَانَ فِیْهِ مِنَ النِّعْمَةِ ثُمَّ قَالَ کَیْفَ بِکُمْ اِذَا غَدَا اَحَدُکُمْ فِیْ حُلَّةٍ وَرَاحَ فِیْ اُخْرٰی وَوُضِعَتْ بَیْنَ یَدَیْهِ صَحْفَةٌ وَرُفِعَتْ اُخْرٰی وَسَتَرْتُمْ بُیُوْتَکُمْ کَمَا تُسْتَرُ الْکَعْبَةُ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ یَوْمَئِذٍ خَیْرٌ مِّنَّا الْیَوْمَ نُکْفَی الْمُؤْنَةَ وَنَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ فَقَالَ بَلْ اَنْتُمُ الْیَوْمَ خَیْرٌ مِّنْکُمْ یَوْمَئِذٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ایک دفعہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین بیٹھے تھے

۱؎ خوب سوچکر کہو ۲؎ تجفاف ایک حفاظت کا سامان ہے جسکو لڑائی کے وقت گھوڑے کو حفاظت کی غرض سے پہناتے ہین جس طرح سوار زرہ اور خود پہنتے ہین۔ مطلب یہ ہے کہ فقر اور احتیاج کے مقابلہ کے لیے تیار رہو ۱۲

اتنے میں مصعب بن عمیر (بھی) وہاں آگئے جنکے پاس صرف ایک چادر تھی اسپر بھی پوستین کا پیوند لگا ہوا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی یہ حالت دیکھی تو آپنے انکی پہلی ناز و نعمت کو یاد کرکے رو دیا پھر آپ نے فرمایا کہ تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم صبح کو ایک جوڑا اپنا کرو اور شام کو دوسرا جوڑا بدلا کرو اور کہانے کا ایک برتن تمہارے سامنے رکھا جائے اور دوسرا برتن اٹھا لیا جائے اور تم اپنے گھر ویسا ہی اس طرح پردہ لگاؤ جس طرح (خانہ) کعبہ پر پردہ ڈالا جاتا ہے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم لوگ بہ نسبت آجکل کے اس دن اچھے ہونگے (تمول کی وجہ سے محنت اور مزدوری کرنے سے سبکدوش ہوجائینگے اور عبادت (الہی) کے لیے بالکل فارغ ہوجائینگے تو آپنے فرمایا بلکہ تم آج اس دن کی نسبت اچھے ہو۔ ترمذی اسکے راوی ہیں

۱۴ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ بْنِ ثَعْلَبَۃَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ ذَکَرُوْا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الدُّنْیَا فَقَالَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ الْبَذَاذَۃَ مِنَ الْاِیْمَانِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ اَلْبَذَاذَۃُ بِذَالِیْنِ مُعْجَمَتَیْنِ بَیْنَھُمَا اَلِفٌ وَتَاءَۃُ الْھَیْئَۃِ وَتَرْکُ الزِّیْنَۃِ وَالْمُرَادُ بِہِ التَّوَاضُعُ فِی اللِّبَاسِ وَتَرْکُ التَّبَجُّحِ بِہٖ ترجمہ ابو امامہ بن ثعلبہ انصاری سے روایت ہے کہ صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دنیا کا تذکرہ کیا تو آپنے فرمایا کیا سنتے نہیں کیا سنتے نہیں (سنو سنو) سادگی ایمان میں داخل ہے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

۱۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ ذُکِرَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعِبَادَۃٍ وَذُکِرَ اٰخَرُ بِوَرَعٍ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُعْدَلُ بِالرِّعَۃِ یَعْنِی الْوَرَعَ۔ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسی شخص کی عبادت کا تذکرہ ہوا اور کسی شخص کی ورع و پرہیزگاری کا تذکرہ ہوا تو آپ نے فرمایا کہ پرہیزگاری کی برابر کوئی چیز نہیں۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

۱۶ وَعَنْ عَطِیَّۃَ السَّعْدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَبْلُغُ الْعَبْدُ حَقِیْقَۃَ التَّقْوٰی حَتّٰی یَدَعَ مَا لَا بَأْسَ بِہٖ حَذَرًا مِمَّا بِہٖ بَأْسٌ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ عطیہ سعدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تقویٰ اور پرہیزگاری کی حقیقت کو بندہ اسوقت تک نہیں پہونچتا جب تک وہ ایسے کام (بھی) نہ چھوڑ دے جس میں کوئی شبہ نہ ہو ایسی شے کے بچنے کے خیال سے جس میں کوئی شبہ ہو۔ ترمذی اسکے راوی ہیں

ف ایام جاہلیت میں یہ ایک بڑے امیر کے بیٹے تھے اور بڑی ناز و نعمت سے پرورش پائی تھی جب اسلام لائے تو انکی یہ حالت ہوگئی ف یعنے اسی طرح کے کہانے ہیں ف مطلب یہ کہ امیر ہوجاؤ تو تمہاری کیا حالت رہے گی کیا طرز عمل ہوگا ف اس لیے کہ مال فتنہ ہے معلوم نہیں کہ کیا فساد برپا کرے کیا رنگ لائے کیا طرز عمل سوجھائے ف یعنے زیادہ بناؤ سنگار و زیب و زینت نہ کرنا ایمان کی بات ہے جو لوگ کامل ایمان رکھتے ہیں وہ پھٹے پرانے کپڑے پہننے کو عار و ننگ نہیں خیال کرتے ف کہ فلاں شخص بڑا عابد ہے ف کہ فلاں شخص بڑا پرہیزگار ہے ف اس لیے کہ جو شخص پرہیزگار ہوگا اسکی عبادت مقبول ہوگی

الفصل الثانی فیما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ علیہ من الفقر

دوسری فصل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب جس فقر و احتیاج مین تہے اسکی بیان مین

۱۔ عن عائشۃ رض قالت کان یاتی علینا الشھر ما نوقد فیہ نارا انما ھو التمر والماء الا ان نؤتی باللحیم اخرجہ الشیخان والترمذی وفی روایۃ ما شبع ال محمد صلی اللہ علیہ وسلم من خبز البر ثلثا حتی مضی لسبیلہ وفی اخری ما اکل ال محمد اکلتین فی یوم واحد الا احدھما تمر ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہین کہ بعض مہینہ ہم پر ایسا آتا تہا جس مین (مہینہ بہر) ہم آگ (چولہا) نہین سلگاتے تہے بس کہجور اور پانی ہمارا کہانا پینا تہا لیکن جب کہین سے کچہہ گوشت آجاتا تب چولہا سلگاتے تہے۔ شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین ہے کہ آل محمد نے (مسلسل) تین روز تک گیہون کی روٹی پیٹ بہر کر نہین کہائی یہانتک کہ آپ کا انتقال ہوا۔ اور ایک روایت مین ہے کہ آل محمد نے جب کبہی ایکدن مین دو لقمہ کہائے ہون تو اس مین ایک لقمہ کہجور کا ضرور ہوتا تہا

۲۔ وعن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ یبیت اللیالی المتتابعۃ واھلہ طاویا لا یجدون عشاء وکان اکثر خبزھم الشعیر اخرجہ الترمذی وصححہ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے متعلقین مسلسل کئی راتین اسیطرح خالی پیٹ بسر کرتے تہے اور رات کا کہانا نہین ملتا تہا اور انکی اکثر خوراک جو کی روٹی تہی۔ ترمذی اسکے راوی ہین اور صحیح تسلیم کرتے ہین

۳۔ وعن النعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہما قال ذکر عمر ما اصاب الناس من الدنیا فقال لقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ یظل الیوم یلتوی من الجوع ما یجد من الدقل ما یملا بہ بطنہ اخرجہ مسلم الدقل ردی التمر کالحشف ونحوہ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے دنیا کا ذکر فرمایا جو لوگون کو حاصل ہوئی (یعنی اب جو لوگ مالدار ہوگئے) اسکے بعد فرمایا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا کہ دن بہر بہوک کے مارے بےچین رہتے اور آپکو خراب قسم کی بہی کہجور نہ ملتی جس سے آپ اپنا پیٹ بہرین مسلم اسکے راوی ہین

۴۔ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ لقد اخفت فی اللہ ما لم یخف احد واوذیت فی اللہ ما لم یوذ احد ولقد اتی علی ثلثون من بین یوم ولیلۃ وما لی ولبلال من الطعام الا شیء یواریہ ابط بلال اخرجہ الترمذی وصححہ وقال وذلک حین خرج صلی اللہ علیہ ھاربا من مکۃ ومعہ بلال رض ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین خدا کی راہ مین اتنا ڈرایا گیا ہون کہ کوئی میرے برابر نہین ڈرایا گیا اور خدا کی راہ مین اتنی ایذا دیا گیا ہون کہ کوئی میری برابر ایذا نہین دیا گیا اور مجہہ پر (ایسی سخت) تین دن اور راتین گزری

ہین کہ میرے اور بلال کے لیے کچھ کہانا نہ تہا بجز اس (قلیل مقدار) کے جو بلال کی بغل مین چھپ جاتا تہا ترمذی اسکے راوی ہین اور اسکو صحیح تسلیم کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ وہ زمانہ ہے جس زمانہ مین آپ مکہ سے (طائف) چلے گئے[۱] تہے اور آپکے ہمراہ حضرت بلال تہے

۵۔ وَعَنْهُ رض قَالَ مَشَيْتُ اِلیٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم بِخُبْزِ شَعِيْرٍ وَاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَا اَمْسٰى عِنْدَ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ تَمْرٍ وَلَا صَاعُ حَبٍّ وَاِنَّ عِنْدَهٗ يَوْمَئِذٍ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اَلْاِهَالَةُ مَا اُذِيْبَ مِنَ الشَّحْمِ وَالسَّنِخُ الْمُتَغَيِّرُ الرِّيْحِ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین جو کی روٹی اور بودار چربی لیگیا اور مین نے سنا کہ انس کہتے تہے کہ آل محمد کے پاس شام کو نہ ایک صاع کہجور باقی رہی نہ ایک صاع کوئی اور غلہ باقی رہا اور اس زمانہ مین آپ کی نو بی بیان تہین بخاری ترمذی نسائی اسکے راوی ہین

۶۔ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ لَقَدْ خَرَجْتُ مِنْ بَيْتِیْ فِیْ يَوْمٍ شَاتٍ وَاِنِّیْ لَشَدِيْدُ الْجُوْعِ اَلْتَمِسُ شَيْئًا فَمَرَرْتُ بِيَهُوْدِیٍّ فِیْ مَالٍ لَهٗ يَسْقِیْ بِبَكْرَةٍ فَاطَّلَعْتُ عَلَيْهِ مِنْ ثُلْمَةِ الْحَائِطِ فَقَالَ مَالَكَ يَا اَعْرَابِیُّ هَلْ لَكَ فِیْ دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ قُلْتُ نَعَمْ فَافْتَحِ الْبَابَ حَتّٰى اَدْخُلَ فَفَتَحَ فَدَخَلْتُ فَاَعْطَانِیْ دَلْوَهٗ فَكُلَّمَا نَزَعْتُ دَلْوًا اَعْطَانِیْ تَمْرَةً حَتّٰى اِذَا امْتَلَاَتْ كَفِّیْ اَرْسَلْتُ دَلْوَهٗ وَقُلْتُ حَسْبِیْ فَاَكَلْتُهَا ثُمَّ جَرَعْتُ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ جِئْتُ الْمَسْجِدَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین جاڑے کے دن مین (ایک دن) گہر سے باہر نکلا اور مین بہت ہی بہوکا تہا کچھ (کہانے کو) تلاش کر رہا تہا تو ایک یہودی پر میرا گذر ہوا جو اپنے باغ مین چرخہ سے پانی دے رہا تہا مینے دیوار کی سوراخ سے اسکو جہانک کر دیکہا اس نے کہا کہ کیون اے اعرابی (دیہاتی) کیا فی ڈول ایک کہجور پر مزدوری کرتا ہے مین نے کہا کہ ہان (کرتا ہون) دروازہ کہول تاکہ مین اندر آؤن اس نے (باغ کا) دروازہ کہولدیا مین اندر آیا اس نے مجہے ڈول دیدیا جب مین ایک ڈول کہینچتا وہ مجہے ایک کہجور دیدیتا یہانتک کہ جب میری مٹہی (کہجورون سے) بہر گئی تو مینے اسکا ڈول چہوڑ دیا اور مینے کہا کہ اب مجہے بس ہے مین نے وہ کہجور کہائے اور چند گہونٹ پانی پیئے تو پہر مسجد مین آیا ترمذی اسکے راوی ہین

۷۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم اِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَسَاَلَهُمَا عَنْ خُرُوْجِهِمَا فَقَالَا اَخْرَجَنَا الْجُوْعُ فَقَالَ مَا اَخْرَجَنِیْ اِلَّا الْجُوْعُ فَذَهَبُوْا اِلٰى اَبِی الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ فَاَمَرَ لَهُمْ بِشَعِيْرٍ يُعْمَلُ وَقَامَ اِلٰى شَاةٍ فَذَبَحَهَا وَاسْتَعْذَبَ لَهُمْ مَاءً مُعَلَّقًا عِنْدَهُمْ فِیْ نَخْلَةٍ ثُمَّ اُتُوْا بِالطَّعَامِ فَاَكَلُوْا وَشَرِبُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم لَتُسْاَلُنَّ عَنْ نَعِيْمِ هٰذَا الْيَوْمِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَمَالِكٌ وَالتِّرْمِذِیُّ اِسْتَعْذَبَ لَهُمْ مَاءً اَیْ اَسْتَقٰى لَهُمْ مَاءً عَذْبًا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کیطرف برآمد ہوئے تو آپنے ابوبکر اور عمر کو وہان پایا آپنے ان دونون سے انکے آنیکی وجہ پوچہی دونون نے عرض کیا کہ ہمکو بہوک نے باہر نکالا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین بہی بہوک ہی کے سبب سے باہر نکلا ہون غرضکہ وہ

[۱] ہجرت کا واقعہ نہین ہے اسلیے کہ اسوقت حضرت بلال ہمراہ نہ تہے بلکہ قول انس کا ہے کہ گرد انس ۲ ہم بہوکے ہین ۲

تینون ملکر ابو الہیثم بن تیہان کے ہان تشریف لے گئی انہون نے انکے واسطے جو کی روٹی پکانیکے لیے کہا روٹی پکائی گئی اور خود اٹہکر ایک بکری ذبح کرڈالی اور انکے واسطے میٹہا پانی لاکر انکے قریب ہی درخت سے لٹکا دیا پہر ان کے پاس کہانا پیش کیا گیا تینون حضرات نے کہانا کہایا اور وہی پانی پیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج کی نعمت سے بہی (قیامت کے دن) تم سے پوچہا جائیگا مسلم۔ مالک۔ ترمذی اسکے راوی ہین

۸۔ وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ حَتّٰى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا۔ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ الْحُبْلَةُ بِضَمِّ الْحَاءِ وَسُكُوْنِ الْبَاءِ شَجَرُ السَّمُرِ وَقِيْلَ هُوَ ثَمَرٌ يُشْبِهُ اللُّوْبِيَا قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا أَيْ طَلَعَتْ فِيْهَا الْقُرُوْحُ كَالْجِرَاحِ وَنَحْوِهَا ترجمہ عتبہ بن غزوان سے روایت ہے وہ کہتے ہین مین دیکہتا ہون کہ مین ان مین سے ساتوان[1] شخص تہا جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہے اور ہمارے پاس کہانا نہ تہا بجز حبلہ[2] کے پتون کے جسکو کہاتے کہاتے ہمارے جبڑے چہل گئے تہے مسلم اسکے راوی ہین۔

۹۔ وَعَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ شَكَوْنَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ وَرَفَعْنَا ثِيَابَنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَجَرَيْنِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابو طلحہؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہوک کی شکایت کی[3] اور ہم سب نے اپنے اپنے کپڑے اٹہاکر آپکو ایک ایک پتہر[4] بتلایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے اٹہاکر ہمکو دو پتہر[5] بتلائے ترمذی اسکے راوی ہین۔

۱۰۔ وَعَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى يَخِرُّ رِجَالٌ مِنْ قَامَتِهِمْ مِنَ الْخَصَاصَةِ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ وَكَانَ إِذَا صَلّٰى انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى لَأَحْبَبْتُمْ أَنْ تَزْدَادُوْا فَقْرًا وَحَاجَةً۔ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى ترجمہ فضالہ بن عبید سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہاتے تو بعض اشخاص کہڑے کہڑے نماز مین بہوک کی وجہ سے گر پڑتے اور یہ لوگ اصحاب صفہ[6] سے تہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو انکی طرف پہر جاتے اور فرماتے کہ اگر تمکو معلوم ہوجائے کہ خدا کے نزدیک تمہارے واسطے کیا مرتبہ اور ثواب ہے تو تم یہ بات پسند کرتے کہ فقر اور احتیاج کی اور زیادتی[7] ہو ترمذی اسکے راوی ہین

كِتَابُ الزِّيْنَةِ وَفِيْهِ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ

زینت اور آرایش کا بیان جس مین سات باب ہین

[1] یعنے چہ میرے سوا اور تہے [2] حبلہ ایک جنگلی درخت ہے [3] کہ ہم بہوکے ہین [4] جو بہوک کی وجہ سے خالی پیٹ پر بوجہ ہونیکی غرض سے باندہا تہا تاکہ اسکے بوجہ سے چلنے پہرنے کی طاقت ہو [5] جو آپکے پیٹ پر بغرض مذکورہ بالا بندہے ہوئے تہے [6] اصحاب صفہ وہ اشخاص تہے جو مسجد مین رہتے تہے جنکو دنیا کی کوئی بہی کار نہ تہا رات دن قرآن حدیث مین مشغول رہتے تہے صوفی انہین کی پیروی ہے اگرچہ اب ان کے افعال ایسے نہین رہے [7] تاکہ اور زیادہ ثواب ملے اور مرتبہ بڑہے

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِی الْحُلِیِّ

پہلا باب

زیور کے بیان مین

۱۔ عَنْ انس قال کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتابا فقیل لہ انھم لا یقرء ون کتابا الا مختوما فاتخذ خاتما من فضۃ ونقش فیہ محمد رسول اللہ وقال للناس انی اتخذت خاتما من فضۃ ونقشت فیہ محمد رسول اللہ فلا ینقشن احد علی نقشہ وفی روایۃ ان رسول اللہ لبس خاتم فضۃ فی یمینہ وکان فصہ حبشیا وکان یجعل فصہ مما یلی کفہ اخرجہ الخمسۃ الفص الحبشی الجزع والعقیق اوضرب منھما یکون بخلتہ اخرجہ الخمسۃ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بادشاہون کو) نامہ لکھنا چاہا تو صحابہ نے عرض کیا کہ یہ لوگ ایسے نامہ کو پڑہتے تک نہین جسپر مہر نہ ہو تب آپنے ایک انگوٹھی بنوائی اور اسپر محمد رسول اللہ کندہ کرایا اور لوگون سے فرمایا کہ مین نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی ہے اور اسپر محمد رسول اللہ کندہ کرایا ہے لیس کوئی شخص (اپنی انگوٹھی پر) اس کندہ کے سوافق[1] کندہ نہ کرائے۔ اور ایک روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے داہنے ہاتھ مین انگوٹھی پہنی جسکا نگینہ حبشی تہا اور اسکا نگینہ ہتیلی کیطرف رکھتے تہے پانچون اسکے راوی ہین۔

۲۔ وَعَنْ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما قال اصطنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتما من ذھب فصنع الناس خواتیم الذھب ثم انہ جلس علی المنبر فنزعہ وقال واللہ لا البسہ ابدا فنبذ الناس خواتیمھم اخرجہ الستۃ وزاد النسائی فی روایۃ وجعلہ فی یدہ الیمنی وفی اخری اتخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتما من ورق فکان فی یدہ ثم کان فی ید ابی بکر ثم فی ید عمر ثم فی ید عثمان حتی وقع فی بئر اریس نقشہ محمد رسول اللہ بئر اریس عند مسجد قبا[2] ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی تو لوگون نے بہی سونیکی انگوٹھیان بنوائین پہر آپ منبر پر بیٹھے اور اس انگوٹھی کو اتار ڈالا۔ اور فرمایا کہ قسم خدا کی اب اسکو کبھی نہین پہنون گا تو یہ سنکر لوگون نے بہی اپنی اپنی انگوٹھیان اتار ڈالین چہون اسکے راوی ہین (نسائی نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ وہ انگوٹھی آپنے داہنے ہاتھ مین پہنی اور ایک روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی تو وہ آپکے ہاتھ مین رہی پہر حضرت ابوبکر کے ہاتھ مین رہی پہر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مین رہی پہر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مین رہی حتے کہ (انہین کے زمانہ خلافت مین) اریس کے کنوئین[3] مین گر گئی اس انگوٹھی مین محمد رسول اللہ کندہ تہا۔

۳۔ وَعَنْ بریدۃ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ خاتم من حدید فقال مالی اری علیک حلیۃ اھل النار ثم جاءہ وعلیہ خاتم من صفر فقال مالی اجد منک ریح الاصنام ثم اتاہ وعلیہ خاتم من

[1] یعنے محمد رسول اللہ کندہ نہ کرائے [2] تاکہ نمایان ہو [3] مسجد قبا کے پاس ایک کنوان ہے ۱۲

ذَهَبٍ فَقَالَ مَالِي أَرَى عَلَيْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقَالَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ أَتَّخِذُهُ قَالَ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا جو لوہے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا تو آپنے فرمایا کہ مین تم مین سے کسی کو دوزخیون کا زیور پہنے ہوئے کیون دیکھتا ہون پھر وہ شخص آپ کی خدمت مین پیتل کی انگوٹھی پہنے ہوئے آیا تو آپنے فرمایا کہ تجھ سے بتون کی بو کیون آتی ہے پھر وہ شخص آپ کی خدمت مین سونے کی انگوٹھی پہنکر حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ مین تمکو جنتیون کا زیور[1] پہنے ہوئے کیون دیکھتا ہون[2] تب اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کاہے کی انگوٹھی پہنون تو آپ نے فرمایا کہ چاندی کی انگوٹھی پہنو جو پورے ایک مثقال کی نہو[3] اصحاب سنن اسکے راوی ہین

۴۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِ رَجُلٍ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَنَزَعَهُ وَطَرَحَهُ وَقَالَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَطْرَحُهَا فِي يَدِهِ فَقِيلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهِ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا آخُذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ) ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کے ہاتھ مین سونے کی انگوٹھی دیکھی تو آپنے اسکو اتار ڈالا۔ اور پھینکدیا اور آپنے فرمایا کہ کیا تم مین سے کوئی شخص دوزخ کی چنگاری کیطرف قصد کرتا ہے اور اسکو ہاتھ مین[4] لے لیتا ہے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لیگئے تو اس شخص سے لوگون نے کہا کہ تو اپنی انگوٹھی اٹھالے اور اس (کی قیمت) سے نفع حاصل کر اس شخص نے کہا کہ قسم خدا کی مین کبھی اسکو نہین اٹھانیکا جبکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو پھینکدیا ہے[5] مسلم اس کے راوی ہین

۵۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَتْ هَدَايَا مِنَ النَّجَاشِيِّ فِيهَا خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُودٍ أَوْ بِبَعْضِ أَصَابِعِهِ مُعْرِضًا عَنْهُ ثُمَّ دَعَا أُمَامَةَ بِنْتَ أَبِي الْعَاصِ مِنْ بِنْتِهِ زَيْنَبَ فَقَالَ تَحَلَّيْ بِهٰذَا يَا بُنَيَّةُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ عائشہ سے روایت ہو وہ فرماتی ہین کہ نجاشی (بادشاہ حبش) کے پاس سے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس) تحفے آئے جس مین سونے کی ایک انگوٹھی تھی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو ایک لکڑی کے ذریعہ سے اٹھایا یا بعض انگلیون سے اٹھایا اس طرح سے کہ آپ اس سے متنفر تھے اس کے بعد آپنے امامہ بنت ابی العاص حضرت زینب کی بیٹی (اپنی نواسی) کو بلایا اور آپ نے فرمایا کہ پیاری بیٹی تم اسکو بطور زیور کے پہنو ابو داؤد اسکے راوی ہین

۶۔ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِصُهَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَالِي أَرَى عَلَيْكَ خَاتَمَ الذَّهَبِ فَقَالَ قَدْ رَآهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ فَلَمْ يَعِبْهُ قَالَ مَنْ هُوَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے صہیب سے کہا کہ مین تمکو سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے کیون دیکھتا ہون تو صہیب نے کہا کہ اسکو تو ایسے شخص نے دیکھا ہے

[1] جنتیون کا زیور تو جنت مین پہننا چاہیے دنیا مین کیون پہنا ہے [2] [3] مثقال سو مثقال ساڑھے چار ماشہ کے قریب ہوتا ہے [4] اسکو ہاتھ مین رکھ[4] یعنی پہنتے کی انگوٹھی دوزخ کی چنگاری کیطرح ہے [5] اگرچہ اسکی قیمت سے نفع اٹھانا جائز تھا لیکن کمال تقویٰ کی وجہ سے انہون نے نہین اٹھایا سبحان اللہ صحابہ کی یہی شان تھی [6] تک لکھدی

جو تم سے بہتر تھے اور معیوب نہیں خیال کیا حضرت عمرؓ نے پوچھا وہ کون ہیں صہیبؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نسائی اسکے راوی ہیں

۷۔ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَجْعَلَ خَاتَمِي فِي هٰذِهٖ اَوْ فِي هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلَى الْوُسْطٰى وَالَّتِي تَلِيهَا اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ وَفِي رِوَايَةِ اَبِي دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيِّ نَهَانِي عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَاَنْ اَلْبَسَ خَاتَمِي فِي هٰذِهٖ اَوْ فِي هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلَى السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ میں اس انگلی (میں) یا اس (انگلی) میں انگوٹھی پہنوں اور انہوں نے بیچ کی انگلی کی طرف اور جو انگلی اسکے قریب ہے اسکی طرف اشارہ کیا[له] بجز بخاری کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔ اور ابوداؤد و ترمذی کی روایت میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قسی (ریشمی کپڑا) پہننے سے منع فرمایا اور سرخ (ریشمی) زین پوش پر بیٹھنے سے منع فرمایا اور اس سے منع فرمایا کہ میں اس (انگلی) میں یا اس (انگلی) میں انگوٹھی پہنوں اور کلمہ اور بیچ کی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔

۸۔ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهٖ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔ ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

۹۔ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ كَانَا يَتَخَتَّمَانِ فِي يَسَارِهِمَا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ ترجمہ جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسنؓ اور حسینؓ بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ ترمذی اسکے راوی ہیں اور اس کو صحیح کہتے ہیں۔

۱۰۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِي يَسَارِهٖ وَكَانَ فَصُّهٗ فِي بَاطِنِ كَفِّهٖ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهٗ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے اور اسکا نگینہ ہتیلی کی طرف رہتا تھا۔ اور حضرت ابن عمرؓ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے ابوداؤد اسکے راوی ہیں

۱۱۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهٗ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ رَزِيْنٌ وَكَانَ فِي يَدِهِ الْيُسْرٰى ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ میں تشریف لیجاتے تھے تو اپنی انگوٹھی اتار ڈالتے تھے۔ ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہیں اور ترمذی نے اسکو صحیح تسلیم کیا ہے اور رزین نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ وہ انگوٹھی آپکے بائیں ہاتھ میں تھی۔

۱۲۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَتِ امْرَاَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ سِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ فَقَالَتْ طَوْقٌ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ طَوْقٌ مِنْ نَارٍ قَالَتْ قُرْطَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ قُرْطَيْنِ مِنْ نَارٍ فَكَانَ عَلَيْهَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَرَمَتْ بِهِمَا وَقَالَتْ اِنَّ امْرَاَةً اِذَا لَمْ تَتَزَيَّنْ لِزَوْجِهَا صَلِفَتْ عِنْدَهٗ فَقَالَ مَا يَمْنَعُ اِحْدٰكُنَّ اَنْ تَصْنَعَ قُرْطَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ ثُمَّ تُصَفِّرَهٗ بِزَعْفَرَانٍ اَوْ قَالَ بِعَبِيْرٍ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ اَلْقُرْطُ مِنْ حُلِيِّ الْاُذُنِ

له یعنے کلمہ کی اور انگلی کی طرف جیسا کہ روایت مابعد سے ظاہر ہوتا ہے ۱۲

مَعْرُوْفٌ وَصَلَفَتِ الْمَرْاَۃُ عِنْدَ زَوْجِهَا اِذَا لَمْ تَحْظَ عِنْدَہٗ وَالْعَبِيْرُ اَخْلَاطٌ مِنَ الطِّيْبِ تُجْمَعُ بِالزَّعْفَرَانِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کرنے لگی کہ یا رسول اللہ (میرے پاس) سونے کے دو کنگن (ہین) آپنے فرمایا کہ آگ کے دو کنگن (ہین) پھر اسنے عرض کیا کہ (میرے پاس) سونیکی طوق ہے، آپنے فرمایا کہ آگ کی طوق (ہے) پھر اسنے عرض کیا کہ (میرے پاس) سونے کی دو بالیان (ہین) آپنے فرمایا کہ آگ کی دو بالیان ہین (جب زکوۃ نہ دیجائے) وہ عورت سونے کے دو کنگن پہنے ہوئی تھی (پس انکو اس نے) ان دونون کو پھینکدیا اور یہ کہنے لگی کہ جب کوئی عورت اپنے شوہر کے واسطے بناؤ سنگار نہین کریگی تو وہ اپنے شوہر کے نزدیک بے وقعت اور بے حظ ہوجائیگی تو آپنے فرمایا کہ تم عورتون کو ایسا کرنے مین کون امر مانع ہے کہ وہ چاندی کی بالیان بنائین اور اُس کو زعفران یا عبیر[١] سے زرد رنگ ڈالین۔ نسائی اسکے راوی ہین۔

١٣۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ هُبَيْرَۃَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهَا فَتَخٌ مِنْ ذَهَبٍ اَيْ خَوَاتِيْمُ ضِخَامٌ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُ يَدَهَا فَدَخَلَتْ عَلٰى فَاطِمَۃَ تَشْكُوْ اِلَيْهَا فَانْتَزَعَتْ فَاطِمَۃُ سِلْسِلَۃً فِيْ عُنُقِهَا مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَتْ هٰذِهٖ اَهْدَاهَا اَبُوْ حَسَنٍ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالسِّلْسِلَۃُ فِيْ يَدِهَا فَقَالَ يَا فَاطِمَۃُ اَيَسُرُّكِ اَنْ يَقُوْلَ النَّاسُ اِبْنَۃُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَدِهَا سِلْسِلَۃٌ مِنْ نَارٍ ثُمَّ خَرَجَ فَلَمْ يَقْعُدْ فَاَرْسَلَتْ فَاطِمَۃُ بِالسِّلْسِلَۃِ فَبَاعَتْهَا وَاشْتَرَتْ بِثَمَنِهَا عَبْدًا فَاَعْتَقَتْهُ فَحُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجَّا فَاطِمَۃَ مِنَ النَّارِ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ اَلْفَتَخُ جَمْعُ فَتَخَۃٍ وَهِيَ حَلْقَۃٌ لَا فَصَّ فِيْهَا تَجْعَلُهَا الْمَرْاَۃُ فِيْ اَصَابِعِ رِجْلِهَا وَرُبَّمَا وَضَعَتْ فِيْ يَدَيْهَا ترجمہ ثوبانؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ فاطمہ بنت ہبیرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئین اور انکے ہاتھہ مین سونے کے موٹے موٹے چھلے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاتھہ پر[٢] مارنے لگے فاطمہ بنت ہبیرہ حضرت فاطمہ زہراؓ کے پاس آکر شکایت[٣] کرنے لگین تو حضرت فاطمہ زہراؓ نے سونیکی ایک زنجیر اپنے گلے سے اتاری جو وہ گلے مین پہنے ہوئی تھین اور کہنے لگین کہ ابو الحسن (حضرت علی) نے مجھے بطور تحفہ کے دیا ہے اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ زہراؓ کے پاس تشریف لائے اور زنجیر انکے ہاتھہ ہی مین تھی تو آپ نے فرمایا کہ اے فاطمہ (زہرا) تم کو یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ لوگ یہ کہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہوکر انکے ہاتھہ مین آگ کی زنجیر ہے یہ کہکر آپ (واپس) تشریف لیگئے اور (وہان) بیٹھے (تک) نہین حضرت فاطمہ زہراؓ نے اس زنجیر (ہار) کو بازار مین بھیجدیا اور اسکو بیچ ڈالا اور اسکی قیمت سے ایک غلام خرید کیا اور اسکو آزاد کردیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ خدا کا شکر جس نے فاطمہ کو (دوزخ کے) آگ سے نجات دی نسائی اسکے راوی ہین۔ فتخ۔ فتخہ کی جمع ہے وہ سادہ چھلا جس مین نگینہ نہین تھا جس کو عورتین پاؤن کی انگلیون مین پہنتی ہین

١٤۔ وَعَنْ اُخْتٍ لِحُذَيْفَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ مَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّۃِ مَا تَحَلَّيْنَ

---

[١] عبیر ایک مرکب خوشبو ہے جس مین جزو اعظم زعفران ہوتا ہے [٢] یعنے آپنے سونے کے چھلے کو ناپسند فرمایا اور غایت اخلاق سے آپنے اشارۃً فرمایا تاکہ وہ اتار ڈالین ١٢ [٣] کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھہ پر مارا اور سونے کے چھلے کو ناپسند فرمایا ١٢

بِهٖ لَيْسَ مِنْكُنَّ اِمْرَاَةٌ تَحَلّٰى ذَهَبًا وَتُظْهِرُهٗ اِلَّا عُذِّبَتْ بِهٖ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ حذیفہ کی بہن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عورتوں کی جماعت تمکو کیا ہوا جو تم چاندی کے زیور نہیں بناتیں[۱] تم میں سے جو عورت سونے کا زیور پہنکر ظاہر ہوگی اسکو اُس[۲] کے اس فعل کے وجہ سے عذاب دیا جائیگا۔ ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہیں

۱۵۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْنَعُ اَهْلَهُ الْحِلْيَةَ وَالْحَرِيْرَ وَيَقُوْلُ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيْرَهَا فَلَا تَلْبَسُوْهَا فِي الدُّنْيَا اَخْرَجَهُ النَّسَائِیُّ وَفِیْ اُخْرٰى لَهٗ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا اَلْمُقَطَّعُ الشَّیْءُ الْيَسِيْرُ نَحْوَ الشَّنْفِ وَالْخَاتَمِ لِلنِّسَاءِ وَكَرِهَ الْكَثِيْرَ لِلسَّرْفِ وَالْخُيَلَاءِ وَعَدَمِ اِخْرَاجِ الزَّكٰوةِ مِنْهُ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے متعلقین کو زیور اور ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرماتے تھے اور آپ فرماتے تھے کہ اگر تم کو جنت کے زیور اور ریشمی کپڑے پہننے پسند ہیں تب دنیا میں اسکو مت پہنو نسائی اسکے راوی ہیں۔ اور نسائی کی دوسری روایت میں جو ابن عمر سے مروی ہے مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع فرمایا مگر ریزہ ریزہ کیا ہوا مقطع جسکا ترجمہ ریزہ ریزہ کیا گیا ہے اس سے شئی قلیل مراد ہے جیسے عورتوں کے لیے کان کا زیور اور انگوٹھی اور فضول خرچی اور فخر اور اسکی زکوٰۃ نہ دینے کی وجہ سے آپ نے کثرت کو ناپسند فرمایا۔

۱۶۔ وَعَنْ بُنَانَةَ مَوْلَاةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَيَّانَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا بِجَارِيَةٍ لَهَا خَلَاخِلُ يُصَوِّتْنَ فَقَالَتْ لَا تُدْخِلْنَهَا عَلَیَّ اِلَّا اَنْ تَقْطَعْنَ خَلَاخِلَهَا وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ جَرَسٌ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ بنانہ مولاۃ[۳] عبدالرحمٰن ابن حیان انصاری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں ایک لڑکی کو لیکر حضرت عائشہؓ کے پاس آئی اور اس لڑکی کے پاؤں میں آواز دار گھونگرو تھے[۴] تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اسکو میرے پاس مت لاؤ مگر اس وقت جب اس کے گھونگرو نکال ڈالو اور حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ فرشتے ایسے گھر میں نہیں داخل ہوتے جس گھر میں جرس (گھنٹی) ہو ابوداؤد اسکے راوی ہیں

۱۷۔ وَعَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ اَسْعَدَ قَالَ اُصِيْبَ اَنْفِیْ يَوْمَ الْكُلَابِ فِی الْجَاهِلِيَّةِ فَاتَّخَذْتُ اَنْفًا مِّنْ وَرِقٍ فَاَنْتَنَ عَلَیَّ فَاَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَّخِذَ اَنْفًا مِّنْ ذَهَبٍ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ اَلْكُلَابُ بِضَمِّ الْكَافِ وَتَخْفِيْفِ اللَّامِ اِسْمُ مَآءٍ كَانَ بِهٖ يَوْمٌ مَّعْرُوْفٌ مِّنْ اَيَّامِ الْعَرَبِ ترجمہ عرفجہ بن اسعدؓ سے روایت ہے کہ میری ناک (کلاب) کی لڑائی کے دن جاتی رہی تو میں نے چاندی کی ناک بنوائی اُس میں بدبو پیدا ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا کہ میں سونے کی ناک بنوالوں۔ صحاب سنن اسکے راوی ہیں۔ کلاب۔ ایام عرب میں ایک مشہور دن ہے یہ ایک مقام کا نام ہے

۱۸۔ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ قَبِيْعَةَ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ مِنْ فِضَّةٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِیِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ نَعْلُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِضَّةً وَقَبِيْعَةُ سَيْفِهٖ فِضَّةً وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ حَلَقُ الْفِضَّةِ

---

[۱] اور سونے کا زیور پہنتی ہیں [۲] غیر مرد کے سامنے یا فخر و ریا کا اظہار کریگی۔ [۳] لونڈی آزاد شدہ [۴] قالب یازیبا کا جس میں گھونگرو لگے ہوں گے

ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی کٹوری چاندی کی تھی - ابوداود اور ترمذی اسکے راوی ہین اور نسائی کے روایت مین جو انس راوی سے مروی ہے مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی کوٹھی چاندی کی تھی اور اسکی کٹوری بھی چاندی کی تھی اور اسکے درمیان مین چاندی کے حلقے تھے -

اَلْبَابُ الثَّانِیْ فِی الْخِضَابِ

دوسرا باب

خضاب کے بیان مین

۱- عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اِنَّ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی لَا یَصْبِغُوْنَ فَخَالِفُوْھُمْ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ بِھٰذَا اللَّفْظِ وَلَفْظُ التِّرْمِذِیِّ غَیِّرُوْا الشَّیْبَ وَلَا تَشَبَّھُوْا بِالْیَھُوْدِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود و نصارٰی (بالون کو) نہین رنگتے (یعنی خضاب نہین کرتے) تم انکی مخالفت کیا کرو[۱] (خضاب لگایا کرو) بجز ترمذی کے پانچون انہین الفاظ سے اسکے راوی ہین اور ترمذی کے الفاظ یہ ہین کہ آپنے فرمایا کہ سفید بال (کے رنگ) کو متغیر کردو[۲] اور یہود کے ساتھ مشابہت[۳] مت کرو

۲- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ مَرَّ رَجُلٌ وَقَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ مَا اَحْسَنَ ھٰذَا ثُمَّ مَرَّ اٰخَرُ وَقَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْکَتَمِ فَقَالَ ھٰذَا اَحْسَنُ مِنْ ھٰذَا ثُمَّ مَرَّ اٰخَرُ وَقَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرَۃِ فَقَالَ ھٰذَا اَحْسَنُ مِنْ ھٰذَا کُلِّہٖ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوُدَ اَلْکَتَمُ نَبْتٌ یُخْلَطُ بِالْوَسْمَۃِ یُخْتَضَبُ بِہٖ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ایک ایسے شخص کا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے) گزر ہوا جسنے مہندی کا خضاب لگایا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کیا اچھا ہے پھر ایسے شخص کا (آپکے سامنے سے) گزر ہوا جسنے مہندی اور کتم کا خضاب لگایا تھا تو آپنے فرمایا یہ اس سے بھی اچھا ہے پھر ایک ایسے شخص کا (آپکے سامنے سے) گزر ہوا جسنے زرد رنگ کا خضاب لگایا تھا تو آپنے فرمایا کہ یہ تو سب سے اچھا ہے ابوداود اسکے راوی ہین - کتم ایک گھاس ہے جسکو وسمہ کے ساتھ[۴] ملا کر خضاب کرتے ہین

۳- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہٗ کَانَ یَصْبُغُ لِحْیَتَہٗ بِالصُّفْرَۃِ وَیَقُوْلُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ یَصْبُغُ بِھَا وَلَمْ یَکُنْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْھَا وَقَدْ کَانَ یَصْبُغُ بِھَا ثِیَابَہٗ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلشَّیْخَیْنِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا خَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاِنَّہٗ لَمْ یَبْلُغْ مِنْہُ الشَّیْبُ اِلَّا قَلِیْلًا قَالَ وَلَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ کُنَّ فِیْ رَأْسِہٖ لَفَعَلْتُ وَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ یَصْبُغَانِ بِالْحِنَّاءِ وَالْکَتَمِ الشَّمَطُ الشَّیْبُ وَالشَّمَطَاتُ الشَّعَرَاتُ الْبِیْضُ ترجمہ

---

۱ جنکی مخالفت کا آپنے حکم دیا ہے آجکل انکی تقلید اعلی درجہ کی تہذیب خیال کیجاتی ہے خدا مسلمانون کو راہ راست پر لائے ۲ یعنے خضاب لگاؤ ۳ وہ خضاب نہین لگاتے تم لگاؤ تاکہ مشابہت نہو ۴ اور بعض نے کہا کتم اور وسمہ ایک ہی چیز کہتے ہین یعنے دونون نیل کے پتے کو کہتے ہین ۱۲

ابن عمرؓ سے روایت ہو کہ وہ اپنی داڑہی کو زرد رنگ سے رنگتے تھے اور فرماتے تھے کہ میںنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اسی سے (داڑہی کو) رنگتے تھے اور کوئی چیز اس سے زیادہ آپ کو پسند نتھی اور آپ اس سے اپنے کپڑے بھی رنگتے تھے۔ ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں اور شیخین کی ایک روایت میں جو انس سے مروی ہے مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب نہیں لگایا اور آپ کے سفید بال بہت ہی تھوڑے تھے اگر میں آپ کے سر کے سفید بالوں کو گننا چاہتا تو گن سکتا تھا اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ مہندی اور کتم (وسمہ) کا خضاب لگاتے تھے۔ اور شیخین کی ایک روایت میں جو انس سے مروی ہو مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب نہیں لگایا اور آپ کے سفید بال بہت ہی تھوڑے تھے اگر میں آپ کے سر کے سفید بالوں کو گننا چاہتا تو گن سکتا تھا اور حضرت ابوبکر اور عمر مہندی اور کتم (وسمہ) کا خضاب لگاتے تھے۔

۴۔ **وَعَنْ** كَرِيمَةَ بِنْتِ هَمَّامٍ اَنَّ امْرَاَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ خِضَابِ الْحِنَّاءِ فَقَالَتْ لَا بَأْسَ بِهِ وَلٰكِنِّي اَكْرَهُهُ كَانَ حَبِيبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ كَانَ يَكْرَهُ رِيحَهُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** کریمہ بنت ہمام سے روایت ہو کہ کسی عورت نے حضرت عائشہ سے مہندی کے خضاب کے بارہ میں پوچھا تو حضرت عائشہ نے فرمایا اس میں کچھ مضائقہ نہیں لیکن میں اُسکو ناپسند کرتی ہوں اسلیے کہ میرے حبیب (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) اسکی بو کو ناپسند فرماتے تھے ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں

۵۔ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اَوْمَأَتْ اِمْرَاَةٌ مِنْ وَرَاءِ سِتْرٍ بِيَدِهَا كِتَابٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَبَضَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يَدَهُ فَقَالَ مَا اَدْرِي اَيَدُ رَجُلٍ اَمْ يَدُ اِمْرَاَةٍ فَقَالَتْ بَلْ يَدُ امْرَاَةٍ فَقَالَ لَوْكُنْتِ اِمْرَاَةً لَغَيَّرْتِ اَظْفَارَكِ يَعْنِي بِالْحِنَّاءِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ کسی عورت نے پردہ کی آڑ میں سے اپنے ہاتھ سے کوئی تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دینے کی غرض سے اشارہ کیا تو آپ نے دست مبارک کھینچ لیا اور آپ نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا ہاتھ ہے تو اُس عورت نے عرض کیا کہ بلکہ عورت کا ہاتھ ہے تو آپ نے فرمایا کہ اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ناخونوں کو مہندی سے رنگتی[1]۔ ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں

۶۔ **وَعَنْهَا** اَنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بَايِعْنِي فَقَالَ لَا اُبَايِعُكِ حَتّٰى تُغَيِّرِي كَفَّيْكِ كَاَنَّهُمَا كَفَّا سَبُعٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ **ترجمہ** ہند بنت عتبہ سے روایت ہو کہ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ سے بیعت لیجیے تو آپ نے فرمایا کہ میں تم سے اس وقت تک بیعت نہ لونگا جب تک تم اپنے ہاتھوں کے رنگ[2] کو نہ بدلوگی (تمہارے) دونوں ہاتھ تو درندہ کے ہاتھ ہیں ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

۷۔ **وَعَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِمُخَنَّثٍ قَدْ خَضَبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ مَابَالُ هٰذَا قَالُوْا يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَاَمَرَ بِهِ فَنُفِيَ اِلَى النَّقِيعِ فَقِيْلَ اَلَا نَقْتُلُهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اِنِّيْ نُهِيْتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّيْنَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ۔ اَلنَّقِيعُ بِالنُّوْنِ مَوْضِعٌ بِالْمَدِيْنَةِ كَانَ حِمًى **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

---

[*] یعنے سیاہ خضاب نہیں لگایا [1] کہ مہندی ہاتہ پاؤں کی انگلیوں میں لگانی چاہیے یا نہیں [2] یعنے ہاتہ میں مہندی لگائی [3] مہندی نہ لگاؤگی

خدمت مین ایک مخنث پیش کیا گیا جسنے اپنے دونون ہاتھ پاؤن کو مہندی لگائی تہی تو آپنے فرمایا کہ اسکی کیا حالت ہی صحابہ نے عرض کیا کہ یہ عورتون کے ساتھ مشابہت کرتا ہے تو آپنے حکم دیا اور وہ (حسب الحکم آپکے) نقیع[۱] کی طرف نکال دیا گیا عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ کیا اس کو قتل نہ کر ڈالیں تو آپنے فرمایا کہ مجھے نمازیون کے قتل کی ممانعت کی گئی ہے۔ ابو داؤد اس کے راوی ہین۔

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِي الْخُلُوْقِ

تیسرا باب

خلوق[۲] (رنگین خوشبو) کے بیان مین

۱۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ مَعْنَاهُ اَنْ يَّتَطَيَّبَ بِهٖ **ترجمہ** انس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردون کو زعفران لگانے سے منع فرمایا۔ پانچون اسکے راوی ہین ترمذی کہتے ہین کہ اسکے یہ معنی ہین کہ زعفران کا بطور خوشبو استعمال کرے[۳]

۲۔ وَعَنْهُ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ اَثَرُ صُفْرَةٍ وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَلَّ مَا يُوَاجِهُ اَحَدًا فِيْ وَجْهِهٖ بِشَيْءٍ يَكْرَهُهٗ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ لَوْ اَمَرْتُمْ هٰذَا اَنْ يَّغْسِلَ عَنْهُ هٰذَا اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ **ترجمہ** انس سے روایت ہی کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا جس پر (زعفران کی) زردی کا نشان تہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمتر ایسی عادت تہی کہ جب آپکو کسی شخص کی کوئی چیز بری معلوم ہو تو آپ اس کے سامنے ہی بیان فرماوین[۴]۔ پس جب وہ شخص چلا گیا تو آپنے (اصحاب سے) فرمایا کہ کاش تم اسکو یہ حکم دیتے کہ وہ اپنے اوپر سے اس (زردی کے نشان[۵]) کو دہو ڈالے ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

۳۔ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مُتَخَلِّقًا فَقَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** یعلے بن مرہ رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو خلوق[۶] لگائے ہوئے دیکھا تو آپنے فرمایا کہ جاؤ اسکو دہو ڈالو اور پہر[۷] دہو ڈالو اور پہر (آیندہ) ایسا مت[۸] کرو۔ ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہین۔

۴۔ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ رَجُلٍ فِيْ جَسَدِهٖ شَيْءٌ مِّنْ خَلُوْقٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ۔ اَلْخَلُوْقُ ضَرْبٌ مِّنَ الطِّيْبِ ذُوْ لَوْنٍ يُقَالُ تَخَلَّقَ اِذَا اطَّلٰى بِهٖ **ترجمہ** ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالی ایسے شخص کی نماز نہین قبول فرماتا جس کے جسم مین ذرا بہی خلوق لگا ہو۔ ابو داؤد اس کے راوی ہین۔

[۱] نام مقام [۲] خلوق ایک قسم کی رنگین خوشبو کا نام ہے جو مردون کے لیے ناجائز ہے عورتون کے لیے مخصوص ہے مردون کو ایسا عطر لگانا چاہیے جسمین ایسا رنگ نہو جس سے جسم یا کپڑا رنگین ہو جاوے [۳] یعنے بجائے عطر کے زعفران لگائے ورنہ دوا زعفران کا استعمال ہر طرح جائز ہے [۴] تاکہ وہ دل شکستہ نہو جاوے یہ آپکے نہایت اخلاق کی دلیل ہے [۵] یہی مرکب رنگین عطر جسکا ایک جزو زعفران ہوتا ہے [۶] یعنے اچہی طرح دہو ڈالو تاکہ اسکا اثر زائل ہو جاوے [۷] یعنے ایسا رنگین عطر مت لگاؤ اسلیے کہ یہ عورتون کا عطر ہے

اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِی الشُّعُوْرِ

چوتھا باب

بالون کے بیان مین

شَعْرُ الرَّأْسِ (سر کے بالون کا بیان) اَلتَّرْجِیْلُ (کنگھی کرنے کا بیان)

۱۔ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ جُمَّةً اَفَاُرَجِّلُھَا قَالَ نَعَمْ وَاَکْرِمْھَا فَکَانَ اَبُوْقَتَادَةَ رُبَّمَا دَھَنَھَا فِی الْیَوْمِ مَرَّتَیْنِ مِنْ اَجْلِ قَوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَاَکْرِمْھَا اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ وَالنَّسَائِیُّ اَلتَّرْجِیْلُ تَسْرِیْحُ الشَّعْرِ **ترجمہ** ابوقتادہ سے روایت ہے کہ مینے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے سر مین بال ہین کیا مین کنگھی کرون آپنے فرمایا کہ ہان (کنگھی کرو) اوسکی اچھی نگہداشت کرو تو ابوقتادہ کبھی دن بھر مین دو دفعہ (سر مین) تیل ڈالتے تھے اس وجہ سے کہ آپنے فرمایا تھا کہ ہان اور اسکی اچھی نگہداشت کرو۔ مالک اور نسائی اسکے راوی ہین۔

۲۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ لَہٗ شَعْرٌ فَلْیُکْرِمْہُ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکے (سر مین) بال ہون اسکو اسکی اچھی نگہداشت اور عزت کرنی چاہیے[۱]۔ ابوداود اسکے راوی ہین

۳۔ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ اَتٰی رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَائِرَ الرَّأْسِ وَاللِّحْیَةِ فَاَشَارَ اِلَیْہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَنَّہٗ یَاْمُرُہٗ بِاِصْلَاحِ شَعْرِہٖ فَفَعَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَیْسَ ھٰذَا خَیْرًا مِّنْ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدُکُمْ ثَائِرَ الرَّأْسِ کَاَنَّہٗ شَیْطَانٌ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ ثَائِرُ الرَّأْسِ اَیْ شَعِثُ الشَّعْرِ بَعِیْدُ الْعَھْدِ بِالدُّھْنِ وَالتَّرْجِیْلِ **ترجمہ** عطا بن یسار سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا جسکے سر اور داڑھی کے بال بہت ہی پریشان اور پراگندہ بکھرے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسکے بالون کیطرف) اشارہ فرمایا گویا کہ آپ اسکی اصلاح اور درستی کا حکم دیتے تھے (وہ شخص واپس گیا اور) اسنے ویسے[۲] ہی کیا اور (بالون کو درست کرکے) پھر آپکے خدمت مین واپس آیا تو آپنے فرمایا کہ کیا یہ اچھا نہین ہے بہ نسبت اس کے کہ کوئی شخص تمہارے پاس ایسی حالت مین آئے جسکے سر کے بال ایسے پریشان اور پراگندہ ہون گویا کہ وہ شیطان ہے (یعنے یہ حالت اچھی ہے) ثَائِرُ الرَّأْسِ پریشان بکھرے بال والا جسکو تیل ڈالکر اور کنگھی کرنے کو بہت زمانہ گزرا ہو۔

۴۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرْجِیْلِ اِلَّا غِبًّا اَخْرَجَہٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ اَلْغِبُّ مَرَّةً فِیْ اَیَّامٍ کَالْاُسْبُوْعِ **ترجمہ** عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (روزانہ)[۳] کنگھی کرنی

---

[۱] اصل عربی لفظ کا ترجمہ یہ ہے کہ اس کی تکریم اور بزرگی کرنی چاہیے جس سے مراد یہ ہے کہ اسکی پوری حفاظت اور نگہداشت کرنی چاہیے یعنے اسکو دھونا چاہیے اس مین تیل ڈالنا چاہیے کنگھی کرنی چاہیے اگر ایسا نہ کریگا تو بال وبال ہو جائین گے [۲] یعنے بالون کو درست کیا۔ [۳] یعنے ایک دن چھوڑکر کنگھی کرنی چاہیے روزانہ تیل ڈالنا کنگھی کرنی ایک قسم کا سنگار ہے جو عورتون کا کام ہے مردون کو صرف بال درست رکھنا کافی ہے۔

منع فرمایا مگر ایک دن چھوڑکر کنگھی کرنی چاہیے اصحاب سنن اس کے راوی ہین

الحلق سر مونڈنے کا بیان ۱- **عن** نافع ان ابن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما قال نھی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن القزع قیل وما القزع قال ان یحلق راس الصبی ویترک ھھنا وھھنا واشار الراوی الی ناصیتہ وجانبی راسہ اخرجہ الخمسۃ الا الترمذی **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر قزع سے منع فرماتے تھے دریافت کیا گیا کہ قزع کس کو کہتے ہین انہون نے کہا کہ جب بچہ کا سر مونڈا جائے تو یہان اور یہان کے بال چھوڑ دیا جائے اور راوی نے اپنی پیشانی اور سر کے دونون جانب کی طرف[۱] اشارہ کیا بجز ترمذی کے پانچون اسکے راوی ہین۔

۲- **وعن** عبد اللّٰہ بن جعفر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم امھل آل جعفر حین اتی نعیہ ثلاثا ثم اتاھم فقال لا تبکوا علی اخی بعد الیوم ثم قال ادعوا لی بنی اخی فجیء بنا کانا افرخ فقال ادعوا لی الحلاق فامرہ فحلق رؤسنا اخرجہ ابو داود والنسائی **ترجمہ** عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر کے عزیزون کو تین روز کی مہلت دی جبکہ ان کے انتقال کی خبر آئی (یعنے تین روز تک وہ رنج وغم کرین) اسکے بعد آپ خود ان کے پاس تشریف لائے اور آپنے فرمایا کہ اب آج سے میرے بھائی (جعفر بن ابی طالب) پر مت رو اسکے بعد آپنے فرمایا کہ میرے پاس میرے بھتیجون کو بلاؤ تو ہم آپکے سامنے پیش کئے گئے گویا کہ ہم پرند کے بچے تھے[۲] پھر آپنے فرمایا کہ حجام کو میرے پاس بلا لاؤ (حجام آیا) تو آپنے اسکو حکم دیا تو اسنے ہمارے سر مونڈ ڈالے[۳] ابو داود و نسائی اسکے راوی ہین۔

۳- **وعن** علی قال نھی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان تحلق المراۃ راسھا اخرجہ النسائی **ترجمہ** حضرت علی رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتون کے سر منڈانے سے منع فرمایا نسائی اسکے راوی ہین

۴- **الوصل**[۴] (بالون مین جوڑ لگانے کا بیان) ۱- **عن** اسماء رضی اللّٰہ عنہا قالت سالت امراۃ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقالت ان ابنتی اصابتھا الحصبۃ فامرق شعرھا وانی زوجتھا افاصلہ فقال صلی اللّٰہ علیہ وسلم لعن اللّٰہ الواصلۃ والمستوصلۃ وفی روایۃ الموصولۃ اخرجہ الشیخان والنسائی وفی اخری للستۃ عن حمید بن عبد الرحمن بن عوف ان معاویۃ خطب الناس علی المنبر وتناول قصۃ من شعر کانت فی ید حرسی فقال یا اھل المدینۃ این علماؤکم سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ینھی عن مثل ھذہ وقال انما ھلکت بنو اسرائیل حین اتخذھا نساؤھم الحرسی واحد الحرس وھم خدم السلطان المرتبون لحفظہ وحراستہ **ترجمہ** اسماء سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میری بیٹی کو چیچک نکلی جس کی وجہ سے اسکے بال گر گئے اور مینے اسکی شادی کر دی ہے تو کیا مین اسکے بالون مین جوڑ لگا دون تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے بالون مین جوڑ لگانیوالی اور جوڑ لگوانے والی (دونون) پر لعنت فرمائی ہے شیخان اور

---

[۱] یعنی ان مقامات کے بال چھوڑ دیے جائین اور باقی سر کے بال منڈا دیے جائین غرض کہ قزع کے معنے یہ ہین کہ بعض حصہ سر کے بال مونڈ دیے جائین اور بعض حصہ کے بال چھوڑ دیے جائین جیسے آجکل بچون کی چوٹی رکھتے ہین اس سے آپنے منع فرمایا [۲] یعنے بال بکھرے پریشان حالت [۳] کیونکہ ایسی مصیبت کی حالت مین اگر بال کی اصلاح اسی مین تھی کہ اگر سر مونڈ دیے جائین اسی وجہ سے آپنے انکے سر منڈا دیے [۴] جن عورتون کے سر مین کم بال ہوا کرتے ہین وہ چٹیل لگاتی ہین جس سے انکے سر مین زیادہ بال معلوم ہوتے ہین اسیکو وصل کہتے ہین جو ممنوع ہے ۱۲

نسائی اسکے راوی ہیں۔ اور حمیدون کی ایک روایت میں جو حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے مروی ہے یہ مذکور ہے کہ حضرت معاویہؓ نے جس سال حج کیا تو منبر پر کھڑے ہوکر لوگون کو خطبہ پڑھکر سنایا اور بالون کا چٹلا اپنے ہاتھ میں لے لیا جو کسی غلام محافظ کے ہاتھ میں تھا اور کہنے لگے اے مدینہ والو تمہارے عالم لوگ کہان ہیں میںنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ اس قسم کے چٹلے سے جوڑ لگانے سے منع فرماتے تھے اور آپ فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل تباہ و برباد ہوگئے جب انکی عورتون نے اس چٹلے کا استعمال شروع کیا۔ حرسی حرس کا واحد ہے بادشاہ کے وہ خدمتگذار جو اسکی حفاظت اور نگہبانی پر متعین ہون

اَلسَّدْلُ وَالْفَرْقُ (بالون کو برابر کردینا اور مانگ نہ نکالنا اور مانگ نکالنا ان دونون کا بیان) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُوْنَ اَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَفْرِقُوْنَ رُؤُسَهُمْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهٖ فَسَدَلَ نَاصِيَتَهٗ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) بالون کو چھوڑ دیتے تھے (اور مانگ نہیں نکالتے تھے) اور مشرکین مانگ نکالتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے امور میں جن میں آپکو کوئی حکم منجانب اللہ نہ دیا گیا ہو اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے تھے تو اسی وجہ سے آپ اپنی پیشانی کے بالون کو چھوڑ دیتے تھے (اور مانگ نہیں نکالتے تھے) پھر اسکے بعد آپ مانگ نکالنے لگے بجز ترمذی کے پانچون اسکے راوی ہین

نَتْفُ الشَّيْبِ (سفید بال کے چننے اور اکھاڑنے کا بیان) **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ فَاِنَّهٗ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَشِيْبُ شَيْبَةً فِي الْاِسْلَامِ اِلَّا كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَخْرَجَهٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَاللَّفْظُ لِاَبِيْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا حَسَنَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً **ترجمہ** عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفید بال مت اکھاڑو اسلیے کہ جس مسلمان کا بحالت اسلام کوئی بال سفید ہوا ہو تو وہ بال قیامت کے دن اسکے لیے نور ہوگا۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہین۔ اور یہ ابوداؤد کے الفاظ ہین اور ایک روایت میں ہے کہ خدا تعالیٰ ہر ایک بال کے بدلہ ایک نیکی لکھیگا اور ایک گناہ معاف فرمائیگا۔

قَصُّ الشَّارِبِ (لب لینا اور مونچھین کترنے کا بیان) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْهِكُوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللُّحٰى اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ مِنَ الْفِطْرَةِ حَلْقُ الْعَانَةِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَفِيْ اُخْرٰى خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَفِّرُوا اللُّحٰى وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ اَلْاِنْهَاكُ وَالْاِحْفَاءُ الْمُبَالَغَةُ فِي الْقَصِّ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ تَرْكُهَا لَا تُقَصُّ حَتّٰى تَعْفُوَا اَيْ تَكْثُرَ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مونچھ کو بالکل نیست و نابود کر ڈالو اور داڑھی کو چھوڑ دو۔ جنہون اسکے راوی ہین اور نسائی کی ایک روایت میں مذکور ہے کہ آپ نے فرمایا

لہ کیونکہ اسکے استعمال سے ممانعت نہین کرتے ۱۲ مؤلف اور زیب و زینت اور عیش و عشرت میں پڑ گئے اور دین کو چھوڑ بیٹھے ۱۲ مؤلف اسلیے کہ قیاس اسکا مقتضی ہے کہ اہل کتاب جو کسی وقت کا حکم لگا ہے ۱۲ مؤلف پہلے آپکو حکم پہونچ گیا اور آپ مانگ نکالنے لگے لہٰذا اب نصاریٰ کی طرح جہان مانگ نہ نکالنا یا ٹیڑھی مانگ نکالنا سنت نبوی کا ترک کرنا اور صراط مستقیم کو چھوڑکے ٹیڑھے رستہ پر چلنا ہے خدا مسلمانون کو سیدھی راہ بتلائے ۔

از منجملہ امور فطرتی و جبلی کے یہ امور ہیں۔ زیر ناف کے بال مونڈنا۔ ناخن لینا۔ مونچھ کترنا۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ آپنے فرمایا کہ مشرکین کی مخالفت کرو داڑہی کو بڑہاؤ اور چھوڑدو اور مونچھو کو خوب کتر ڈالو

۲۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهِ فَلَيْسَ مِنَّا أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لب نہ لے (مونچھ نہ کترائے) وہ ہم میں سے نہیں ہے[1]۔ ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہیں اور ترمذی نے اسکو صحیح تسلیم کیا ہے

۳۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ مِنْ شَارِبِهِ وَيَقُولُ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمٰنِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ كَانَ يَفْعَلُهُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لب لیتے تھے (مونچھ کترتے تھے) اور فرماتے تھے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام یہ کیا کرتے تھے۔

۴۔ وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ عَرْضِهَا وَطُولِهَا أَخْرَجَهُمَا التِّرْمِذِيُّ ترجمہ (عبداللہ) ابن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑہی مبارک سے عرضًا اور طولًا بال لیتے تھے[2] دونوں حدیث کے ترمذی راوی ہیں

اَلْبَابُ الْخَامِسُ فِي الطِّيبِ وَالدُّهْنِ

پانچوان باب

خوشبو (عطر) اور تیل کے بیان میں

۱۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِّبَ إِلَيَّ الطِّيبُ وَالنِّسَاءُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلٰوةِ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے (دنیا کے سب چیزوں میں) خوشبو اور عورت (من جانب اللہ) پسند اور محبوب کرائی گئی ہے اور نماز میں میری آنکھوں میں ٹھنڈک رکھی گئی ہے۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

۲۔ وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ كَرِيمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُودَ فَنَظِّفُوا أَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَفَعَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابن مسیب سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ خدا تعالیٰ پاک ہے پاکی کو پسند کرتا ہے اور پاکیزہ ہے پاکیزگی کو پسند کرتا ہے بزرگی اور عزت والا ہے بزرگی اور عزت کو پسند کرتا ہے بخشش والا ہے بخشش کو پسند کرتا ہے پس تم لوگ اپنے اپنے مکان کے صحن کو پاک صاف رکھو اور یہود کے ساتھ مشابہت[3] مت کرو۔ ترمذی اسکے راوی ہیں اور بعض راویوں

---

[1] یعنے مسلمان نہیں ہے اسلیے کہ مسلمان کی وضع یہ ہے کہ اسکی لب کتری ہوں اور داڑہی بڑہی ہو تو گویا کہ جو شخص اسکی خلاف کریگا اسکی صورت مسلمانوں کی سی نہ ہوگی ۱۲

[2] یعنے آپکی ریش مبارک میں جو بال عرضًا وطولًا بڑھ جاتا تھا آپ اسکو برابر کرا دیتے تھے

[3] اسلیے کہ وہ اپنے مکان کے صحن کو پاک نہیں رکھتے

نے اس حدیث کو اس طرح مرفوعًا بھی روایت کیا ہے کہ عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۳۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسلم مَنْ عُرِضَ عَلَیْهِ طِیْبٌ فَلَا یَرُدُّهٗ فَاِنَّهٗ طَیِّبُ الرِّیْحِ خَفِیْفُ الْمَحْمِلِ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے سامنے کوئی خوشبودار چیز پیش کیجائے[۱] تو وہ اس کو واپس نہ کرے بلکہ لے لیوے اسلیے کہ اسکی بو اچھی ہے اور اسکا بوجھ کچھ نہیں ہے مسلم۔ ابوداود۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

۴۔ وَعَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسلم اِذَا اُعْطِیَ اَحَدُکُمُ الرَّیْحَانَ فَلَا یَرُدُّهٗ فَاِنَّهٗ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ **ترجمہ** ابوعثمان نہدی رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں کسی شخص کو کوئی خوشبودار چیز دیجائے تو وہ اسکو نہ پھیرے اسلیے کہ وہ جنت سے[۲] نکلی ہے۔

۵۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسلم ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ الْوِسَادَةُ وَالدُّهْنُ وَالطِّیْبُ اَخْرَجَهُمَا التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں ایسی ہیں جو واپس نہیں کیجاتیں[۳] ایک تو تکیہ اور دوسری تیل تیسری خوشبو۔ ان دونو حدیث کے ترمذی راوی ہیں

۶۔ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ یَسْتَجْمِرُ بِالْاَلُوَّةِ غَیْرَ مُطَرَّاةٍ وَبِکَافُوْرٍ یَطْرَحُهٗ مَعَ الْاَلُوَّةِ وَیَقُوْلُ هٰکَذَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسلم یَسْتَجْمِرُ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ اَلْاِسْتِجْمَارُ هُنَا التَّبَخُّرُ وَهُوَ اِسْتِفْعَالٌ مِنَ الْمِجْمَرَةِ وَهِیَ الَّتِیْ تُوْضَعُ فِیْهِ النَّارُ وَالْاَلُوَّةُ بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ وَضَمِّهَا الْعُوْدُ الَّذِیْ یَتَبَخَّرُ بِهٖ وَالْمُطَرَّاةُ الْعُوْدُ الْمُرَبّٰی الْمُطَیَّبُ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رض (خالص) عود کی دہونی لیتے تھے جس میں اور کوئی خوشبودار چیز شریک نہیں ہوتی اور (کبھی) کافور کو عود کے ساتھ ملاکر (اور جلاکر) اسکی دہونی لیتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح دہونی لیتے ہوئے دیکھا ہے۔ مسلم اور نسائی اسکے راوی ہیں

۷۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسلم طِیْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِیْحُهٗ وَخَفِیَ لَوْنُهٗ وَطِیْبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهٗ وَخَفِیَ رِیْحُهٗ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مردوں کا عطر وہ ہے جسکی خوشبو ظاہر ہو اور رنگ پوشیدہ ہو اور عورتوں کا عطر وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو اور بو پوشیدہ ہو۔ ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہیں

۸۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسلم یَتَطَیَّبُ بِذِکَارَةِ الطِّیْبِ الْمِسْکِ وَالْعَنْبَرِ وَیَقُوْلُ اَطْیَبُ الطِّیْبِ الْمِسْکُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ذِکَارَةُ الطِّیْبِ مَا لَا لَوْنَ لَهٗ **ترجمہ** حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[۱] عطر یا کوئی خوشبودار پھول وغیرہ ۱۲ [۲] اور واپسی سے ایک قسم کا انکار ثابت ہوتا ہے اور جنت کی چیز سے انکار کرنا کیونکر جائز ہو سکتا ہے ۱۲ [۳] جب کہ ان اشیا کو ذریعہ سے کسی کی خاطر و مدارات کی جائے جیسا کہ ہندوستان میں عطر پان وغیرہ مروج ہیں ۱۲

مردانہ خوشبو مشک اور عنبر لگاتے تھے اور آپ فرماتے تھے سب خوشبو مین اعلے درجہ کی خوشبو مشک ہے۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔ مردانہ خوشبو سے وہ خوشبو مراد ہے جو رنگین (۱) نہ ہو۔

۹۔ **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّ عَیْنٍ زَانِیَةٌ وَاِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ ثُمَّ مَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِیَ زَانِیَةٌ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ اِسْتَعْطَرَتْ اِسْتَفْعَلَتْ مِنَ الْعِطْرِ وَهُوَ الطِّیْبُ **ترجمہ** ابوموسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر آنکھ زانیہ (۲) ہے اور عورت جب عطر لگا کر (مردون کی) مجلس اور محفل مین (۳) اسی زینت سی جاے تو وہ زانیہ چھنال ہے۔ صحاب سنن اسکے راوی ہین

۱۰۔ **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَاَةٍ اَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ۔ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت (خوشبودار چیزون کو جلا کر اسکی) دھونی لے وہ عشا کی نماز مین ہمارے ساتھ حاضر (۴) نہ ہو۔ مسلم۔ ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہین

اَلْبَابُ السَّادِسُ فِیْ اُمُوْرٍ مِّنَ الزِّیْنَةِ مُتَعَدِّدَةٍ

چھٹا باب

زینت اور آرایش کے مختلف اور متعدد امور کے بیان مین

۱۔ **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ اَلْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِیْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اَلْاِسْتِحْدَادُ حَلْقُ الْعَانَةِ وَنَحْوُ ذٰلِكَ مِنَ التَّنْظِیْفِ الَّذِیْ تَحْتَاجُ الْمَرْاَةُ اِلَیْهِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ چیزین فطرتی اور پیدائشی (۵) ہین۔ ختنہ کرانا۔ زیرناف کے بال (۶) مونڈنا۔ مونچھین کترانا۔ ناخون لینا۔ بغل کے بال اکھیڑنا۔ چھون اسکے راوی ہین

۲۔ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْیَةِ وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَالْمَضْمَضَةُ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ یَعْنِی الْاِسْتِنْجَاءَ اَلْبَرَاجِمُ عُقَدُ الْاَصَابِعِ الظَّاهِرَةُ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دس چیزین فطرتی اور پیدائشی ہین۔ مونچھین کترانا۔ اور داڑھی بڑہانا۔ اور مسواک کرنا۔ اور ناک مین پانی ڈالنا۔ اور کلی کرنا۔ اور ناخون لینا اور (انگلیون کے) پورون کو دھونا اور بغل کے بال اکھیڑنا۔ اور زیرناف کے بال مونڈنا اور پانی سے استنجا (آبدست) کرنا۔

---

(۱) جسکا رنگ جسم کو نہ لگتا ہو جیسے زعفران کے ساتھ اور خوشبودار چیزین حل کر کے جسم پر لگائی جائین یہ عورتون کی خوشبو ہو جائیگی (۲) جسکو کوئی شہوت کی نظر سے کسی عورت کو دیکھے تو آنکھ کے زنا کا مرتکب ہوا اسلیے کہ آنکھ کی زنا یہی ہے اسطرح ہر آنکھ زانیہ ہوئی لیکن جسکو خدا بچائے (۳) یعنے لوگون کو خوشبو سونگھانے اور اپنا فریفتہ بنانے کی غرض سی جائے یا کوئی اور بری نیت سی جائے تو ضرور ایسی عورت زانیہ ہوگی (۴) رات کا وقت ہو اور ایسی عورت ہو ضرور کسی فساد کا اندیشہ ہے (۵) یعنی ایسی قدیم سنتین ہین جنکو تمامی انبیا علیہم السلام نے اختیار کیا ہے اور جملہ شرائع نے اسپر اتفاق کیا ہے جسکے لحاظ سے گویا یہ فطرتی اور پیدائشی امور ہین (۶) اسلیے کہ وہان میل جم جاتا ہے اکثر میل جم جاتا ہے

۳۔ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ وَقَّتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فِیْ قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ وَنَتْفِ الْاِبِطِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ اَنْ لَّا نَتْرُكَ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً اَخْرَجَهُمَا الْخَمْسَةُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے واسطے مونچھ کترانے اور ناخون لینے اور بغل کے بال اکھیڑنے اور زیر ناف کے بال مونڈنے کے بارہ مین حد اور مدت معین فرمادی کہ ہم چالیس راتون سے زائد نہ چھوڑدیا کرین[1]۔ ان دونون حدیث کو بجز بخاری کے پانچون راوی ہین

۴۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اخْتَتَنَ اِبْرَاهِيْمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِالْقَدُوْمِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مُخَفَّفًا وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ اَلْقَدُوْمُ بِالتَّخْفِيْفِ اٰلَةُ النَّجَّارِ وَبِالتَّشْدِيْدِ اِسْمُ مَوْضِعٍ وَقِيْلَ بِالْعَكْسِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم نے اسی برس کی عمر مین بسولے سے اپنا ختنہ کیا۔ شیخین اس کے راوی ہین۔ قَدُوْم بالتخفیف بسولے کے معنے ہین اور بالتشدید مقام کا نام ہے[2] اور بعض نے اسکے برعکس کہا ہے۔

۵۔ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ كَانَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَوَّلَ النَّاسِ ضَيَّفَ الضَّيْفَ وَاَوَّلَ النَّاسِ اخْتَتَنَ وَاَوَّلَ النَّاسِ قَصَّ شَارِبَهُ وَاَوَّلَ النَّاسِ رَاَى الشَّيْبَ فَقَالَ يَا رَبِّ مَا هٰذَا قَالَ وَقَارٌ قَالَ رَبِّ زِدْنِیْ وَقَارًا۔ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَزَادَ رَزِيْنٌ وَهُوَ ابْنُ مِائَةٍ وَعِشْرِيْنَ سَنَةً وَعَاشَ بَعْدَ ذٰلِكَ ثَمَانِيْنَ **ترجمہ** یحیے بن سعید سے روایت ہے کہ انہون نے سعید بن مسیب سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ ابراہیم علیہ السلام پہلے وہ شخص ہین جنہون نے مہمانداری کی[3] اور پہلے وہ شخص ہین جنہون نے مونچھین کترائین اور پہلے شخص ہین جنہون نے سفید بال دیکھا تو پوچھا کہ اے پروردگار یہ کیا ہے خدا تعالے نے فرمایا کہ وقار اور عزت ہے انہون نے عرض کیا کہ اے پروردگار میرا وقار اور میری عزت اور بڑہا دے[4]۔ مالک اسکے راوی ہین اور رزین نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ (جس وقت انہون نے سفید بال دیکھا) ان کی عمر ایک سو بیس برس کی تھی اور اسکے بعد اسی برس تک اور زندہ رہے[5]۔

۶۔ وَعَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِثْلُ مَنْ اَنْتَ حِيْنَ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ اَنَا يَوْمَئِذٍ مَخْتُوْنٌ قَالَ وَكَانُوْا لَا يَخْتِنُوْنَ الرَّجُلَ حَتّٰى يُدْرِكَ۔ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ **ترجمہ** ابن جبیر سے روایت ہے کہ ابن عباس سے دریافت کیا گیا کہ آپ کس کے جیسے تھے[6] جس وقت کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو انہون نے فرمایا کہ میری اس زمانہ مین ختنہ ہوچکی تھی راوی کا بیان ہے کہ اس زمانہ کے مردون کی اسوقت تک ختنہ نہین ہوتی تھی جب تک وہ عاقل بالغ نہ ہوجائین۔ بخاری اسکے راوی ہین

۷۔ وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تَخْتِنُ النِّسَاءَ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لَا تُنْهِكِیْ فَاِنَّ ذٰلِكَ اَحْظٰى لِلْمَرْاَةِ وَاَحَبُّ لِلْبَعْلِ۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاؤدَ وَضَعَّفَهُ وَرَوَاهُ رَزِيْنٌ اَشِمِّیْ وَلَا تُنْهِكِیْ فَاِنَّهُ اَنْوَرُ لِلْوَجْهِ وَاَحْظٰى عِنْدَ الرَّجُلِ **ترجمہ** ام عطیہ سے روایت ہے کہ مدینہ مین ایک عورت تھی جو عورتون کے ختنہ کیا کرتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ

---

[1] یعنے چالیس دن کے اندر ضرور ان مقامات کے بال صاف کرنا چاہیے اور ناخون لینا چاہیے [2] یعنے مقام قدوم مین اپنا ختنہ کیا [3] اس سے قبل مہمانداری کی رسم دنیا مین نہ تھی [4] یعنے اور سفید بال ہون جو باعث زیادتی وقار ہین [5] اس حساب سے انکی عمر دوسو برس کی ہوئی تھی [6] یعنے اسوقت آپکی کیا عمر تھی ۱۲

کاٹنے مین مبالغت کیا کرو اسلیے کہ یہ کم کاٹنا عورت کے حظ اور مزہ کا باعث ہی اور شوہر کو بھی پسند ہی۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ اور اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے اور رزین نے اسکو اس طرح روایت کیا ہے کہ بہت ہی ذرہ سا کاٹا کرو بہت زیادہ مت[۱] کاٹا کرو اسلیے کہ یہ کم کاٹنا چہرہ کو بہت منور کر دیتا ہے اور مرد کے حظ اور مزہ کا باعث ہی

۸۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے بالون مین جوڑ لگانیوالی اور لگوانے والی اور گوندا لگانے والی اور لگوانے والی پر لعنت فرمائی شیخین اور نسائی اسکے راوی ہین

۹۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ وَالنَّامِصَةُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُوْتَشِمَةُ مِنْ غَیْرِ دَاءٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ الْوَاصِلَةُ الَّتِیْ تَصِلُ الشَّعْرَ بِشَعْرِ النِّسَاءِ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ الَّتِیْ تَعْمَلُ بِهَا ذٰلِكَ وَالنَّامِصَةُ الَّتِیْ تَنْقُشُ الْحَاجِبَ حَتّٰی تَرِقَّهُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ الَّتِیْ یَعْمَلُ بِهَا وَالْوَاشِمَةُ الَّتِیْ تَجْعَلُ الْخِیْلَانَ فِیْ وَجْهِهَا بِكُحْلٍ اَوْ مِدَادٍ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ الْمَعْمُوْلُ بِهَا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی کہ انہون نے فرمایا کہ بغیر عذر[۲] کے بالون مین جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی اور ابرو کے بال چننے والی اور چنوانے والی اور گوندا لگانیوالی اور لگوانے والی پر لعنت کی گئی ہے ابوداؤد اسکے راوی ہین اور انہون نے بیان کیا کہ (واصلہ وہ عورت جو عورتون کے بالون مین اور بالون کا جوڑ لگائے۔ اور مستوصلہ وہ عورت جس کے بالون مین جوڑ لگایا جائے اور نامصہ وہ عورت جو عورتون کے ابرو کے بال اسکے باریک کرنے کے غرض سے چنے اور متنمصہ وہ عورت جسکے ابرو کے بال چنے جائین اور واشمہ وہ عورت جو عورتون کے چہرہ پر سرمہ یا سیاہی سے تل بنائے (گوندا لگائے)۔ اور مستوشمہ وہ عورت جسکے چہرہ پر تل بنایا جائے

۱۰۔ وَعَنْ اَبِی الْحُصَیْنِ الْهَیْثَمِ بْنِ شُفَیٍّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا رَیْحَانَةَ یَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَنْ عَشْرٍ عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ وَالنَّتْفِ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَیْرِ شِعَارٍ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الْمَرْاَةِ الْمَرْاَةَ بِغَیْرِ شِعَارٍ وَاَنْ یَجْعَلَ الرَّجُلُ فِیْ اَسْفَلِ ثِیَابِهٖ حَرِیْرًا مِثْلَ الْاَعَاجِمِ وَاَنْ یَجْعَلَ عَلٰی مَنْكِبَیْهِ حَرِیْرًا مِثْلَ الْاَعَاجِمِ وَعَنِ النُّهْبٰی وَعَنْ رُكُوْبِ النُّمُوْرِ وَلُبُوْسِ الْخَاتَمِ اِلَّا لِذِیْ سُلْطَانٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ اَلْوَشْرُ اَنْ تُحَدِّدَ الْمَرْاَةُ اَسْنَانَهَا وَتُرَقِّقَهَا وَالْمُكَامَعَةُ اَنْ یَجْتَمِعَ الرَّجُلَانِ اَوِ الْمَرْاَتَانِ فِیْ اِزَارٍ وَاحِدٍ لَا حَاجِزَ بَیْنَهُمَا وَالشِّعَارُ الثَّوْبُ الَّذِیْ یَلِیْ جَسَدَ الْاِنْسَانِ وَقَوْلُهٗ عَنْ رُكُوْبِ النُّمُوْرِ اَیْ جُلُوْدِهَا وَیَحْتَمِلُ اَنْ یَكُوْنَ نَهٰی عَنْهَا لِمَا فِیْ رُكُوْبِهَا مِنَ الزِّیْنَةِ وَالْخُیَلَاءِ اَوْ لِعَدَمِ دِبَاغِهَا لِاَنَّ الْمُرَادَ شَعْرُهَا وَهُوَ لَا یَقْبَلُ الدِّبَاغَ وَقَوْلُهٗ اِلَّا لِذِیْ سُلْطَانٍ لِاَنَّهٗ لِغَیْرِهٖ یَكُوْنُ زِیْنَةً مَحْضَةً لَا لِحَاجَةٍ وَلَا لِاَرَبٍ سِوَاهَا ترجمہ ابوالحصین الہیثم بن شفی سے روایت ہی وہ کہتے ہین کہ مینے ابو ریحانہ سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتون سی منع فرمایا۔ دانتون کو تیز چیز سے) رگڑ کر باریک کرنے سے اور گوندا[۱] لگانے سے اور سفید[۲] بال اکھاڑنے سے اور دوسرا ایک

---

[۱] یعنے بہت مت کاٹو کیے[۲] اگر کسی ضد کی وجہ سے لنبا کیا جائے تو اسپر لعنت نہ ہوگی [۳] غرضکہ ان سب مین ایک عامہ اور دوسری معمول بہا ہین ۱۲

ساتھ ننگی بدن سونے سے اور دو عورتین ایک ساتھ ننگی بدن سونے سے اور عجمیون کی طرح مردون کا کپڑون کے نیچے ریشمی کپڑا لگانے سے اور عجمیون کی طرح مردون کا دونون مونڈھون پر ریشمی کپڑا لگانے سے اور لوٹ سے اور درندون پر سوار ہونے سے اور بجز صاحب حکومت کے اورون کو انگوٹھی پہننے سے۔ ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین۔ وشر یہ ہے کہ دانتون کو کسی تیز دہار چیز سے رگڑ کر باریک کرنا مکامعہ یہ کہ دو مرد یا عورتین ایک ہی تہ بند یا چادر رضائی وغیرہ مین ایک ساتھ سورہین اور ان دونون کے درمیان کوئی اور کپڑا آڑ نہو یعنے دونون ننگے ہون شعار وہ کپڑا جو انسان کے جسم سے پیوستہ ہو۔ اور درندون پر سوار ہونے سے یہ مطلب ہے کہ اسکی کہال پر نہ بیٹھے اور ممکن ہے کہ اسپر سوار ہونے سے آپنے اسلیے منع فرمایا ہو کہ اس پر سوار ہونے مین ایک قسم کی زینت اور فخر ہے یا اس وجہ سے کہ اسکی دباغت نہین ہوسکتی کیونکہ کہال سے بال مراد ہین اور بال مین دباغت قبول کرنے کی صلاحیت نہین ہے۔ اور صاحب حکومت کو انگوٹھی پہننا درست ہے اسلیے کہ غیر حاکم کو انگوٹھی پہننا محض زینت کے لیے ہوگا کسی حاجت کے لیے نہ ہوگا اور بجز زینت کے اسکو کچھ اور مقصود نہ ہوگا بخلاف حاکم کے کہ وہ مہر کی ضرورت سے انگوٹھی پہنے گا۔

١١- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يَكْرَهُ عَشْرَ خِلَالٍ اَلصُّفْرَةَ يَعْنِي الْخُلُوْقَ وَتَغْيِيْرَ الشَّيْبِ وَجَرَّ الْاِزَارِ وَالتَّخَتُّمَ بِالذَّهَبِ وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّيْنَةِ لِغَيْرِ مَحَلِّهَا وَالضَّرْبَ بِالْكِعَابِ وَالرُّقٰى بِغَيْرِ الْمُعَوِّذَاتِ وَعَقْدَ التَّمَائِمِ وَعَزْلَ الْمَاءِ عَنْ مَحَلِّهِ وَفَسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهٖ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اَلْخُلُوْقُ اِنَّمَا يُكْرَهُ لِلرِّجَالِ دُوْنَ النِّسَاءِ وَالتَّبَرُّجُ الْمَذْمُوْمُ اِظْهَارُ الزِّيْنَةِ لِلْاَجَانِبِ اَمَّا لِلزَّوْجِ فَلَا وَتَغْيِيْرُ الشَّيْبِ اِنَّمَا يُكْرَهُ بِالسَّوَادِ اَمَّا بِالْحُمْرَةِ وَالصُّفْرَةِ فَلَا وَالتَّخَتُّمُ بِالذَّهَبِ اِنَّمَا يَحْرُمُ عَلَى الرِّجَالِ دُوْنَ النِّسَاءِ وَالضَّرْبُ بِالْكِعَابِ اللَّعِبُ بِهَا وَهِيَ مِنْ اَنْوَاعِ الْقِمَارِ وَعَقْدُ التَّمَائِمِ تَعَالِيْقُ التَّعَاوِيْذِ وَالْحُرُوْزِ عَلَى الْاِنْسَانِ وَعَزْلُ الْمَاءِ عَنْ مَحَلِّهِ اَيْ اَنْ يَعْزِلَ الرَّجُلُ مَاءَهٗ عَنْ فَرْجِ الْمَرْاَةِ الَّذِيْ هُوَ مَحَلُّ الْمَاءِ وَقَوْلُهٗ وَفَسَادُ الصَّبِيِّ هُوَ اَنْ يَطَاَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهُ الْمُرْضِعَ فَاِذَا حَمَلَتْ فَسَدَ لَبَنُهَا وَكَانَ مِنْ ذٰلِكَ فَسَادُ الصَّبِيِّ وَيُسَمّٰى الْغِيْلَةَ وَقَوْلُهٗ غَيْرَ مُحَرِّمِهٖ اَيْ كَرِهَ هٰذِهِ الْخِصَالَ جَمِيْعَهَا وَلَمْ يَبْلُغْ بِهَا حَدَّ التَّحْرِيْمِ۔ **ترجمہ** ابن مسعودؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس باتون کو ناپسند فرماتے تھے زردی یعنے خلوق کو۔ اور سفید بال کے متغیر کرنے کو اور تہ بند یا پائجامہ ٹخنے سے نیچے لٹکانے کو اور سونے کی انگوٹھی پہننے کو اور عورت کی کسیلیے محل اظہار زینت کو اور نرد کہیلنے کو اور بغیر معوذات کے اور کوئی منتر پڑھنے کو اور تعویذون کے لٹکانے کو اور اپنے محل سے پانی (منی) جدا کرنے کو اور لڑکے کے برباد کرنے کو بغیر حرام کرنے کے۔ ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین خلوق مردون کے لیے مکروہ ہے عورتون کے واسطے جائز ہے تبرج المذموم ناپسند اور بری اظہار زینت یہ ہے کہ اجنبی اشخاص کے لیے زینت کا اظہار کیا جائے ورنہ اپنے شوہر کے لیے جائز ہے سفید بال کو سیاہی سے متغیر کرنا ناپسند اور مکروہ ہے اور سرخی اور زردی سے متغیر کرنا جائز ہے سونے کی انگوٹھی پہننا مردون کے لیے حرام ہے عورتون کو جائز ہے۔ نرد مارنے سے اس سے کہیلنا مراد ہے یہ بھی جوے کی

ا حسن بڑہانیکی غرض سے عورتین اکثر کرتی ہین اسمین علاوہ فریب دینے کے خدا کی خلقت مین ایک قسم کی اصلاح ہے لہذا ناجائز ہے ٢ یعنے کہال پر بیٹہنے سے
٣ مرکب رنگین عطر جسکا جزو اعظم زعفران ہے ٤ جو سر شطرنج وغیرہ ٥ قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس ١٢

ایک قسم ہے عَقدِ تمائِم سے تعویذون اور محافظین کا جسم انسانی پر لٹکانا مراد ہے آور اپنے محل سے پانی جدا کرنے سے یہ مراد ہے کہ مرد اپنی بی بی کے فرج سے پانی جدا کرے (اور اس مین انزال نہ کرے) حالانکہ وہی فرج اس پانی کا محل اور موقعہ ہے اور لڑکے کے برباد کرنے اور فساد اور بگاڑ سے یہ مراد ہے کہ مرد اپنی بی بی سے بچہ کے دودھ پینے کے زمانہ مین جماع کرے اسلیے کہ جب وہ حاملہ ہوجائیگی تو اسکا دودھ خراب ہوجائیگا اور اس طرح وہ بچہ کی خرابی اور فساد کا باعث ہوگا اور اسکو عربی مین (غیلہ کہتے ہین اور بغیر حرام کرنے کے یعنے یہ سب باتین مکروہ ہین حرام کی حد تک نہین پہونچتین[ل]

۱۲۔ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَعَنْ لِبَاسِ الْقَسِّیِّ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَعَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَعَنِ الْمِیْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَعَنِ الْجِعَةِ وَهُوَ شَرَابٌ یُتَّخَذُ بِمِصْرَ مِنَ الشَّعِیْرِ اَوِ الْحِنْطَةِ وَزَادَ فِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ دَاؤدَ لَا اَقُوْلُ نَهَاکُمْ **ترجمہ** حضرت علیؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہین کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونیکی انگوٹھی اور قسی[ل۴] لباس کے پہننے سے اور رکوع اور سجود مین قرآن پڑھنے سے اور کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہننے سے منع فرمایا بجز بخاری کے چھیون لکے راوی ہین اور ترمذی اور نسائی نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ آپنے سرخ ریشمی زین پوش کے استعمال سے اور جعہ کے پینے سے منع فرمایا جعہ ایک قسم کا شراب[لہ] ہے جو مصر مین جو یا گیہون سے بنایا جاتا ہے اور ابوداؤد کی روایت مین اتنا زیادہ ہی کہ مین یہ نہین کہتا کہ تم کو بھی آپنے منع[لا] فرمایا۔

۱۳۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبْعٍ عَنْ خَوَاتِیْمِ الذَّهَبِ وَعَنْ اٰنِیَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَیَاثِرِ وَالْقَسِّیَّةِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّیْبَاجِ وَالْحَرِیْرِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَا دَاؤدَ وَهٰذَا لَفْظُ النَّسَائِیِّ **ترجمہ** براءؓ سے روایت ہی وہ کہتے ہین کہ ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزون سے منع فرمایا سونے کی انگوٹھی سے اور چاندی اور سونے کے برتن کے استعمال سے اور سرخ ریشمی زین پوش سے اور قسی اور استبرق[لو] اور دیباج اور حریر کے استعمال سے۔ بجز ابوداؤد کے پانچون اسکے راوی ہین۔ اور یہ نسائی کے الفاظ ہین۔

۱۴۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا اَرْکَبُ الْاُرْجُوَانَ وَلَا اَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ وَلَا اَلْبَسُ الْمُکَفَّفَ بِالْحَرِیْرِ وَاَوْمَأَ الْحَسَنُ اِلٰی جَیْبِ قَمِیْصِهٖ قَالَ وَقَالَ اَلَا وَطِیْبُ الرِّجَالِ رِیْحٌ لَا لَوْنَ لَهٗ وَطِیْبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِیْحَ لَهٗ قَالَ بَعْضُ الرُّوَاةِ هٰذَا اِذَا خَرَجَتْ اَمَّا اِذَا کَانَتْ عِنْدَ زَوْجِهَا فَلْتَتَطَیَّبْ بِمَا شَاءَتْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ اَلْاُرْجُوَانُ صِبْغٌ اَحْمَرُ شَدِیْدُ الْحُمْرَةِ **ترجمہ** عمران بن حصینؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین سرخ (ریشمی زین[لے] پوش) پر نہین سوار[لہ] ہوتا اور نہ کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہنتا ہون اور نہ مین ریشمی سنجاف[لط] لگا ہوا کپڑا پہنتا ہون اور

یعنی چار انگشت سے زیادہ ؟

[ل] دفیہ نظر۔ اسلیے کہ بعض چیزین اس مین حرام ہین جیسے سونیکی انگوٹھی سے متعلق مردون کے لیے خود مولف نے حرام قرار دیا ہی اسوجہ سے بعض نے بغیر محرمہ کو صرف اخیر فقرہ سے متعلق قرار دیا ہے یعنے عورت سے ایام رضاعت مین جماع کرنا حرام نہین ہی باقی دو باتین مکروہ تحریمی ہین ۱۲ واللہ اعلم بالصواب مترجم [ل۴] قسی ایک قسم کا ریشمی کپڑا ہے [لہ] یعنی بیان شراب ہے مالیشر پر بالکل ہے [لا] یعنی حضرت علی فرماتے ہین کہ مین یہ نہین کہتا کہ ہمکو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چیزون کی استعمال سے منع فرمایا بلکہ تو آپنے منع فرمایا لیکن چونکہ دین کے احکام شخصی نہین ہین علاوہ اسکے اور صراحت سے عام طور سے انکی ممانعت ثابت ہوچکی ہے لہذا اسکی ممانعت حضرت علی کے ساتھ مخصوص نہ رہی یہ قول انکا نہایت احتیاط پر مبنی ہے ۱۲ [لو] یہ سب ریشمی کپڑون کی اقسام ہین۔

[لے] یعنی گھوڑے کی کاٹھی کا غلاف

حسن نے اپنے کرتے کے گریبان کی طرف اشارہ کیا اور آپنے فرمایا کہ آگاہ ہو کہ مردون کا عطر وہ ہے جس مین خوشبو ہو اور رنگ نہ ہو اور عورتون کا عطر وہ ہے جو رنگین ہو اور (زیادہ) خوشبو نہ ہو بعض راویون کا قول ہے کہ عورت کا یہ عطر اسوقت ہے جب وہ باہر نکلے اور جب اپنے شوہر کے پاس ہو پھر جس قسم کا عطر چاہے لگائے ابوداؤد اسکے راوی ہین ارجوان نہایت سرخ رنگ ۔

١٥- وعن ابي ايوب قال قال النبي صلى الله عليه وسلم الحياء والتعطر والسواك والنكاح من سنن المرسلين - اخرجه الترمذي ترجمہ ابوایوب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیا اور عطر اور مسواک اور نکاح پیغمبرون کی سنت ہے ترمذی اس کے راوی ہین ۔

١٦- وعن جابر قال راى النبي صلى الله عليه وسلم رجلا راسه شعثا فقال اما وجد هذا ما يسكن به شعره وراى اٰخر عليه ثياب وسخة فقال اما كان هذا يجد ماء يغسل به ثوبه ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جس کے سر کے بال پریشان بکھرے ہوئے تھے تو آپنے فرمایا کہ کیا اسکو کوئی ایسی چیز نہین ملتی جس سے وہ اپنے بال کو درست کرے اور سلجھائے اور ایک دوسرے شخص کو آپنے دیکھا جو میلے کپڑے پہنے تھا تو آپ نے فرمایا کہ کیا اسکو کہین پانی نہین ملتا جس سے یہ اپنے کپڑے دہوئے ۔

١٧- وعن رافع بن خديج قال راى رسول الله صلى الله عليه وسلم على رواحلنا اكسية فيها خيوط عهن حمر فقال الا ارى هذه الحمرة قد علتكم فقمنا سراعا لقوله صلى الله عليه وسلم حتى نفر بعض ابلنا فنزعنا الاكسية عنها اخرجهما ابوداود العهن صوف مصبوغ وقيل الصوف مطلقا ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے اونٹ کے پالانون پر ایسے کپڑے (زین پوش) دیکھے جن مین (صرف) سرخ اونی دہاریان تہین تو آپنے فرمایا کہ کیا مین یہ نہین دیکھتا ہون کہ یہ سرخی تمپر غالب ہوگئی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنتے ہی ہم لوگ جھپٹ کر اٹھے حتے کہ ہمارے اس تیزی سے ہماری کچھ اونٹ بھڑک کر بھاگے اور ہم نے وہ سب کپڑے (زین پوش) اونٹون پر سے اتار ڈالے ۔ ان دونو حدیث کے ابوداؤد راوی ہین ۔

١٨- وعن عبادة بن تميم ان ابا بشير الانصاري اخبره انه كان مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فامر مناديه لا تبقين في رقبة بعير قلادة من وتر او قلادة الا قطعت قال مالك ارى ذلك من العين اخرجه الثلثة وابوداود ترجمہ عبادہ بن تمیم سے روایت ہے کہ ابوبشیر انصاری نے ان سے بیان کیا کہ وہ کسی سفر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منادی کو حکم دیا کہ کسی اونٹ کے گلے مین تانت کا ہار یا (اور کسی قسم کا) ہار باقی نہ رکھا جائے سب کاٹ ڈالا جائے مالک کہتے ہین کہ مین خیال کرتا ہون کہ یہ (ہار) نظر نہ لگنے کے خیال سے) اونٹ کے گلے مین ڈالتے تھے) تینون اور ابوداؤد

١ کہ گریبان مین ریشمی سنجاف لگی ہو ١٢ ٢ تاکہ اس کی خوشبو کی کوئی فساد برپا نہ ہو ١٢ ٣ ارجوان سرخ ہے ارغوان کا جو سرخ رنگ کا پہول ہے اور اب ہر سرخ رنگ کو ارغوانی کہتے ہین ٤ یعنے تم بکثرت سرخ رنگ کا استعمال کرنے لگے ١٢

اس کے راوی ہین۔

اَلْبَابُ السَّابِعُ فِي النُّقُوْشِ وَالصُّوَرِ وَالسُّتُوْرِ

ساتوان باب

نقش ونگار اور تصویر اور پردہ کے بیان مین

ذَمُّ الْمُصَوِّرِيْنَ مصورون کی برائی کے بیان مین ۔ ١۔ **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اِنَّ الَّذِيْنَ يَصْنَعُوْنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ تصویرین بناتے ہین اور ایک روایت مین ہے کہ یہ تصویر بنانے والے قیامت کے دن انکو عذاب دیا جائیگا ان سے کہا جائیگا کہ انکو زندہ کرو جنکو تم نے پیدا کیا ہے[ا] شیخین اور نسائی اسکے راوی ہین

٢۔ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ سَهْوَةً لِيْ بِقِرَامٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ فَلَمَّا رَاٰهُ هَتَكَهُ وَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ وَقَالَ يَا عَائِشَةُ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَتْ فَقَطَعْنَاهُ فَجَعَلْنَا مِنْهُ وِسَادَةً اَوْ وِسَادَتَيْنِ اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَالنَّسَائِيُّ اَلسَّهْوَةُ كَالْكُوَّةِ النَّافِذَةِ بَيْنَ الدَّارَيْنِ وَقِيْلَ هِيَ الصُّفَّةُ بَيْنَ يَدَيِ الْبَيْتِ وَقِيْلَ هِيَ صُفَّةٌ صَغِيْرَةٌ كَالْمُخْدَعِ وَالْقِرَامُ السِّتْرُ وَالْمُضَاهَاتُ الْمُشَابَهَةُ وَالْمُمَاثَلَةُ **ترجمہ** حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر سے واپس تشریف لائے اور مینے اپنی کھڑکی مین پردہ لگا یا تہا جس مین تصویرین تہین جب آپ نے اس پردہ کو دیکھا تو آپنے اسکو پہاڑ ڈالا اور آپکے چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہو گیا مارے غصہ کے[٢] اور آپنے فرمایا کہ اے عائشہ قیامت کے دن بہت سخت عذاب اُن لوگون کو ہوگا جو خدا تعالی کی مخلوقات کے ساتھ مشابہت[٣] کرتے ہین حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ ہم نے اس پردہ کو پہاڑ کر اسکے ایک یا دو تکیہ بنا ڈالے ۔ تینون اور نسائی اسکے راوی ہین سہوہ دریچہ جس سے دو گہرون کے مابین آمد رفت ہو اور بعض کہتے ہین کہ دالان جو گہر کے سامنے ہوتا ہے اور بعض کہتے ہین کہ وہ بہت ہی چہوٹا سا دالان خزانہ اور گنجینہ کیطرح ہے

٣۔ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهُ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّيْ اُصَوِّرُ هٰذِهِ الصُّوَرَ فَاَفْتِنِيْ فِيْهَا فَقَالَ اُدْنُ مِنِّيْ فَدَنَا ثُمَّ قَالَ اُدْنُ مِنِّيْ فَدَنَا حَتّٰى وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رَاْسِهِ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يَجْعَلُ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَيُعَذِّبُهُ فِيْ جَهَنَّمَ وَقَالَ اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا نَفْسَ لَهُ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک شخص انکے پاس آکر کہنے لگا کہ مین ان صورتون کی تصویر بناتا ہون تو آپ مجہے اس بارہ مین فتوی[٤] دیجیے تو حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ تم میرے قریب ہوجاؤ وہ اُن کے قریب آگئے پہر انہون نے فرمایا کہ تم اور میرے

[ا] یعنی وہ زندہ نہ کرسکین گے [٢] مارے غصہ کے [٣] تصویر بناتی ہین عام اس سے کہ کشتی ہو یا فوٹو [٤] کہ یہ فعل جائز ہے یا نہین

قریب آجاؤ وہ اور قریب آگئے حتی کہ حضرت ابن عباسؓ نے اپنا ہاتھ اسکے سر پر رکھا اور یہ فرمایا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی کہ آپ فرماتے تھے کہ ہر تصویر بنانے والا دوزخ مین جائیگا اور خدا تعالی ہر تصویر کے بدلے جسکو اس نے بنایا تھا ایک جاندار شخص بنائے گا جو دوزخ مین اسکو عذاب دیگا حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اگر تو ضرور بنانا ہی چاہتا ہے تو درخت اور بے جان چیزون کی تصویر بنا شیخین اور نسائی اسکے راوی ہین

۴۔ **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَۃً عَذَّبَہُ اللّٰہُ بِھَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حَتّٰی یَنْفُخَ فِیْھَا الرُّوْحَ وَمَاھُوَ بِنَافِخٍ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کوئی تصویر بنائے گا خدا تعالی قیامت کے دن اسکی وجہ سے اسکو عذاب دیگا حتے کہ وہ نہ اس تصویر مین روح پہونکے (جان ڈالے) اور وہ روح نہ پہونک سکیگا[1] بخاری۔ ترمذی نسائی اسکے راوی ہین

كَرَاهِيَةُ الصُّوَرِ وَالسُّتُوْرِ (تصویرون اور پردون کی برائی) ۱۔ **عَنْ** اَبِیْ طَلْحَۃَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَّلَا تَمَاثِیْلُ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَالتِّرْمِذِیِّ **ترجمہ** ابو طلحہ انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے ایسے گہر مین نہین داخل ہوتے جس گہر مین کتے ہون اور نہ ایسے گہر مین جس مین ۔۔۔۔ تصویرین ہون۔ پانچون اسکے راوی ہین اور یہ مسلم اور ترمذی کے الفاظ ہین

۲۔ **وَعَنْ** سَفِیْنَۃَ قَالَ دَعَا عَلِیٌّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی طَعَامٍ صَنَعَہٗ فَجَآءَ فَوَضَعَ یَدَہٗ عَلٰی عِضَادَتَیِ الْبَابِ فَرَاَی الْقِرَامَ قَدْ ضُرِبَ فِیْ نَاحِیَۃِ الْبَیْتِ فَرَجَعَ فَقِیْلَ لَہٗ فِیْ ذٰلِکَ فَقَالَ اِنَّہٗ لَیْسَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّدْخُلَ بَیْتًا مُزَوَّقًا۔ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ اَلْمُزَوَّقُ الْمُزَیَّنُ **ترجمہ** سفینہ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہانا کہانے کے لیے بلایا جو انہون نے آپکے واسطے تیار کیا تہا تو آپ تشریف لائے اور دست مبارک دروازہ کے دونو بازو پر رکھا تو دیکھا کہ گہر کے ایک ۔۔ طرف پردہ لٹکا ہوا ہے آپ واپس تشریف لیگئے آپ سے اس بارہ مین عرض کیا گیا[2] آپ نے فرمایا کہ نبی کے لیے یہ شایان نہین ہے کہ وہ مزین گہر مین داخل ہو[3] ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

۳۔ **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ اَتَیْتُکَ الْبَارِحَۃَ فَلَمْ یَمْنَعْنِیْ اَنْ اَدْخُلَ اِلَّا اَنَّہٗ کَانَ فِی الْبَیْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِیْہِ تَمَاثِیْلُ وَکَانَ فِی الْبَیْتِ کَلْبٌ وَعَلَی الْبَابِ تَمَاثِیْلُ الرِّجَالِ فَمُرْ بِرَاْسِ التَّمَاثِیْلِ فَیُقْطَعَ فَتَصِیْرَ کَھَیْئَۃِ الشَّجَرِ وَمُرْ بِالْقِرَامِ فَیُجْعَلْ مِنْہُ وِسَادَتَانِ تُوْطَاٰنِ وَبِالْکَلْبِ فَیُخْرَجْ فَفَعَلَ ذٰلِکَ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ وَھٰذَا لَفْظُ اَبِیْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیِّ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ مین کل شب کو تمہارے پاس آیا تہا تو میرے اندر آنے مین کوئی شے مانع نہ تہی۔ بجز اسکے کہ گھر مین پردہ پڑا تہا جس مین تصویرین تہین اور گہر مین کتا (بہی) تہا اور دروازہ پر مردون کی تصویرین

[1] یعنی ہمیشہ ہی مبتلا رہیگا [2] کہ آپ کیون واپس ہوئے [3] نبی کو دنیا کی زیب و زینت سے کیا مطلب

نہین تو تم حکم دو کہ تصویرون کے سر اڑا دیے جائین تاکہ (دہڑ[لہ]) درخت کی طرح ہو جائے اور پردہ کے بارہ مین یہ حکم دو کہ اسکے دو تکیے بنالیے جائین جو کہدے[ٹہ] جائین اور کتے کے باہر نکالنے کا حکم دو چنانچہ آپنے ایسا ہی کیا[سہ]۔ بجز بخاری کے پانچون اسکے راوی ہین اور یہ ابو داؤد اور ترمذی کے الفاظ ہین۔

۴۔ **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ صُوْرَۃٌ وَّلَا جُنُبٌ وَّلَا کَلْبٌ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَآئِیُّ **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے ایسے گہر مین نہین داخل ہوتے جس مین تصویر ہو اور نہ (ایسے گہر مین) جس مین جنب (ناپاک شخص[عہ]) ہو اور نہ (ایسے گہر مین) جسمین کتا ہو۔ ابو داود۔ نسائی اسکے راوی ہین

۵۔ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ لَمَّا رَاٰی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصُّوَرَ فِی الْبَیْتِ لَمْ یَدْخُلْ حَتّٰی اَمَرَ بِہَا فَمُحِیَتْ وَرَاٰی صُوْرَۃَ اِبْرَاھِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ بِاَیْدِیْہِمَا الْاَزْلَامُ فَقَالَ قَاتَلَہُمُ اللّٰہُ وَاللّٰہِ اِنِ اسْتَقْسَمَا بِالْاَزْلَامِ قَطُّ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ مین تصویرین دیکہین تو آپ اندر تشریف نہ لیگئے تاآنکہ آپنے حکم دیا اور وہ تصویرین منست ونابود کردی گئین آپنے ابراہیم اور اسمعیل کی تصویر دیکہی کہ ان دونون کے ہاتہہ مین ازلام (تیر) ہین تو آپنے فرمایا کہ خدا ان (مشرکین) کو غارت کرے قسم[ھہ] خدا کی ان دونون نے کبہی ازلام (تیر) سے قسم نہین طلب کی۔ بخاری اسکے راوی ہین

لہ معلوم ہوا کہ کامل تصویر ناجائز ہے صرف سر یا دہڑ مین کوئی مضائقہ نہین جیسا کہ موجودہ زمانہ مین انگریزی روپیہ ۱۲ ٹہ جس مین کوئی وقعت باقی نہ رہے سہ جیسا کہ جبریل نے آپ سے کہا تہا عہ جس پر نماز کا وقت گزر جائے اور وہ پاکی حاصل نہ کرے ھہ مشرکین مکہ نے ان دونون کے ہاتہہ مین تیر رکہے تہے ایک پر افعل (کرو) اور دوسرے پر لا تفعل (نہ کرو) اور تیسرے پر لاشئے (کچہ نہین) لکہا ہوا تہا جب انہین کوئی کام کرنا ہوتا تو اس سے دریافت کرتے اگر افعل نکلتا تو اس کام کو کرتے اور اگر نہی نکلتی تو نہ کرتے اور اگر لاشئے نکلتا تو مکرر یہی عمل کرتے تاآنکہ امر یا نہی نکل جائے ۱۲

حرف السین وفیہ خمسۃ کتب

حرف سین جس مین حسب ذیل پانچ کتابین ہین

السحر	السوال	السبق	السفر	السخاء
جادو	بھیک مانگنا	گھوڑدوڑ	سفر	سخاوت

کتاب السخاء والکرم

سخاوت اور بخشش کا بیان

۱۔ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ السخی قریب من اللہ قریب من الناس قریب من الجنۃ بعید من النار والبخیل بعید من اللہ بعید من الناس بعید من الجنۃ قریب من النار ولجاھل سخی احب الی اللہ تعالی من عابد بخیل اخرجہ الترمذی **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخی خدا سے قریب ہے لوگون سے قریب ہے جنت سے قریب ہے دوزخ سے دور ہے اور بخیل خدا سے دور ہے لوگون سے دور ہے جنت سے دور ہے دوزخ سے قریب ہے۔ اور جاہل سخی خدا کے نزدیک عابد بخیل سے زیادہ محبوب ہے۔ ترمذی اسکے راوی ہین

۲۔ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ قال اللہ عزوجل انفق انفق علیک وقال ید اللہ ملأ لا یغیضھا نفقۃ سحاء اللیل والنھار ارایتم ما انفق منذ خلق السموات والارض فانہ لم یغض ما فی یدہ وکان عرشہ علی الماء وبیدہ المیزان یخفض ویرفع اخرجہ الشیخان والترمذی لا یغیضھا ای لا ینقصھا وقولہ سحاء اللیل ای لا ینقطع عطاؤھا کالسحاب المطر **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالی نے فرمایا کہ تم خرچ کرو[۱] مین تم پر خرچ کرونگا۔ اور فرمایا کہ خدا کا ہاتھ بھرا ہوا ہے رات دن کا ہمیشہ خرچ کرنا اس مین کوئی کمی نہین پیدا کرتا بھلا غور تو کرو کہ اس نے جب سے زمین و آسمان پیدا کیا ہے کتنا خرچ کیا ہوگا پھر بھی جو کچھ اسکے ہاتھ مین ہے اس مین کوئی کمی نہین ہوئی اور اسکا عرش (قبل پیدائش آسمان و زمین) پانی پر تھا اور اس کے ہاتھ مین میزان (ترازو) ہے پست کرتا ہے اور بلند کرتا ہے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

۳۔ وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ لا یدخر شیئا لغد اخرجہ الترمذی **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل کے لیے کوئی چیز نہین رکھ[۲] چھوڑتے تھے۔ ترمذی اسکے راوی ہین

---

[۱] اچھے کامون مین صرف کرو مین تمکو دونگا لیکن خرچ کی مقدار اسراف تک نہ پہونچ جاے جو ممنوع ہے ۱۲ [۲] اسیوقت خرچ کر دیتے تھے ۱۲

۴- وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ قَافِلًا مِنْ حُنَيْنٍ فَعَلِقَ بِهِ الْاَعْرَابُ يَسْأَلُوْنَهُ حَتّٰى اضْطَرُّوْهُ اِلٰى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَاءَهُ فَوَقَفَ فَقَالَ اَعْطُوْنِيْ رِدَائِيْ فَلَوْ كَانَ لِيْ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِيْ بَخِيْلًا وَلَا كَذَّابًا وَلَا جَبَانًا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ..... مقام حنین سے واپس تشریف لا رہے تھے تو دیہاتی لوگ آپ کو چمٹ گئے اور آپ سے سوال کرنے لگے حتے کہ اُن لوگون نے آپ کو اتنا پریشان کیا کہ آپ درخت سمرہ کے قریب پہنچ گئے اور آپ کی چادر ... کہ اس درخت مین لپٹ گئی تو آپ ٹھیر گئے اور آپ نے فرمایا کہ میری چادر دیدو اگر میرے پاس اس درخت کانٹے کی تعداد کے برابر بھی اونٹ ہوتے تو مین تم لوگون مین تقسیم کردیتا پھر تم مجھے نہ بخیل پاتے نہ جھوٹا پاتے نہ بزدل پاتے. بخاری اسکے راوی ہین۔

۵- وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَسَرَعَ وَاَقْبَلَ يَتَخَطَّى النَّاسَ حَتّٰى دَخَلَ بَيْتَهُ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهِ فَلَمْ يَكُنْ بِاَوْشَكَ مِنْ اَنْ خَرَجَ فَقَالَ ذَكَرْتُ شَيْئًا مِنْ تِبْرٍ كَانَ عِنْدِيْ فَخَشِيْتُ اَنْ يَحْبِسَنِيْ فَقَسَمْتُهُ - اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اَلتِّبْرُ مَا لَمْ يُضْرَبْ دَنَانِيْرَ مِنَ الذَّهَبِ ترجمہ عقبہ بن حارث سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو عصر کی نماز پڑھاتے ہی جھپٹ کر اٹھے اور لوگون کو چیرتے ہوئے چلے یہانتک کہ آپ اپنے مکان مین تشریف لے گئے لوگون کو آپ کے اس جھپٹ کر جانے سے تعجب ہوا پھر تھوڑی دیر بھی نہین ہوئی کہ آپ برآمد ہوئے اور آپنے فرمایا کہ مجھے سونے کا ٹکڑا یاد آگیا جو میرے پاس تھا تو مین ڈرا کہ وہ مجھے کہین روک نہ رکھے اسلیے مین نے اسکو تقسیم کردیا. بخاری اور نسائی اسکے راوی ہین

۶- وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْمَدِيْنَةَ لَمْ يَكُنْ بِاَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ اَهْلَ الْاَرَاضِيْ وَالْعِقَارِ فَقَاسَمُوْهَا عَلٰى اَنْصَافِ ثِمَارِ اَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ وَيَكْفُوْنَهُمُ الْعَمَلَ وَالْمُؤْنَةَ وَكَانَتْ اُمُّ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَعْطَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِذَاقًا كَانَ لَهَا فَلَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِتَالِ اَهْلِ خَيْبَرَ رَدَّ الْمُهَاجِرُوْنَ اِلَى الْاَنْصَارِ مَنَائِحَهُمْ وَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اُمِّ اَنَسٍ عِذَاقَهَا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ اَلْعِذَاقُ جَمْعُ عَذْقٍ بِفَتْحِ الْعَيْنِ وَهُوَ النَّخْلَةُ بِمَا عَلَيْهَا مِنَ الْحَمْلِ وَالْمَنِيْحَةُ هُنَا الْعَطِيَّةُ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہین کہ جب مہاجرین مدینہ آئے تو اُن کے ہاتھ مین کچھ (روپیہ پیسہ) نہ تھا اور انصار زمین اور جایداد والے تھے تو انصار نے اپنی درختون کے سالانہ بار کو مہاجرین پر تقسیم کردیا اور انصار محنت ومشقت بھی خود کیا کرتے تھے اور حضرت انس کے والدہ (ام سلیم) نے اپنے چند درخت (کے سالانہ پھل) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خیبر سے فارغ ہوئے (اور مہاجرین متمول ہوگئے) تو مہاجرین نے انصار کے عطایا انہین واپس دیدیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی انس کی والدہ کے درخت انکو واپس فرمادیے. شیخین اسکے راوی ہین

ف۱ مال واسباب مانگنے لگے ف۲ ایک خاردار درخت کا نام ہے جسکو اہل ہند کیکر بولتے ہین ف۳ یعنے ذکر الٰہی سے روک نہ رکھے اور اپنی طرف مشغول نہ کرے

كِتَابُ السَّفَرِ وَآدَابُهُ وَهِيَ عَشَرَةُ أَنْوَاعٍ

سفر اور اسکے آداب اور طریقہ کا بیان جو دس طرح ہین

النَّوْعُ الْأَوَّلُ فِي يَوْمِ الْخُرُوجِ

پہلی قسم سفر کرنے کے دن کے بیان مین

۱۔ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَلَّ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِلَى سَفَرٍ إِلَّا يَوْمَ الْخَمِيسِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ

ترجمہ کعب بن مالک سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بجز پنجشنبہ کے[۱] اور کسی دن بہت ہی کم سفر کرتے تھے ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

۲۔ وَعَنْ صَخْرِ بْنِ وَدَاعَةَ الْغَامِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا وَكَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ أَوَّلَ النَّهَارِ وَكَانَ صَخْرٌ تَاجِرًا وَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ أَوَّلَ النَّهَارِ فَأَثْرَى وَكَثُرَ مَالُهُ۔ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ صخر بن وداعہ غامدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یا اللہ میری امت کے لیے اول روز مین برکت دے[۲] اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی چھوٹا یا بڑا لشکر (لڑائی پر) بھیجتے تھے تو اول روز (صبح کے وقت) بھیجتے تھے اور صخر (راوی) سوداگر تھے یہ اپنے اسباب تجارتی اول روز[۳] بھیجتے تھے تو وہ بہت مالدار ہو گئے اور انکا مال بہت بڑھ گیا[۴]۔ ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین

النَّوْعُ الثَّانِي فِي الرُّفْقَةِ

دوسری قسم سفر کے رفیق اور ہمراہی کے بیان مین

۱۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مِنَ الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگ تنہائی (کے نقصان)[۵] سے واقف ہوتے جیسا کہ مین جانتا ہون تو کوئی سوار رات کو تنہا سفر نہ کرتا۔ بخاری اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

۲۔ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّيْطَانُ يَهُمُّ بِالْوَاحِدِ وَالِاثْنَيْنِ فَإِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً لَمْ يَهُمَّ بِهِمْ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ رح ترجمہ سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان ایک اور دو

---

[۱] یعنی پنجشنبہ ہی کے روز سفر کو جاتے تھے [۲] یعنی صبح مین برکت دے مطلب یہ کہ جو کام وہ صبح کو کرین اس مین کامیاب ہون [۳] دوسرے مقامات پر فروخت کے لیے بھیجتے تھے [۴] صبح کی برکت سے [۵] یعنی تنہا سفر کرنے کی تکالیف سے

(مسافر) کو مصیبت مین ڈالنا چاہتا[۵] ہے۔ اور جب تین شخص ہون تو انکو تکلیف پہونچانا نہین چاہتا۔ مالک اس کے راوی ہین

۳۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلٰثَةُ رَكْبٌ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سوار (مسافر) ایک شیطان ہے اور دو سوار (مسافر) دو شیطان ہین اور تین سوار (مسافر) البتہ سوار ہین مالک۔ ابوداود۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

۴۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ ثَلٰثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تین شخص (ملکر) سفر کو جائین تو چاہیے کہ اُن مین ایک کو امیر (سردار) بنالین[۶]۔ ابوداود اسکے راوی ہین

اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ فِي السَّيْرِ وَالنُّزُولِ

تیسری قسم چلنے اور اترنے کے بیان مین

۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْجَدْبِ فَأَسْرِعُوا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَبَادِرُوا بِهَا نِقْيَهَا وَإِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَإِنَّهَا مَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ۔ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ وَلَا تَعْدُوا الْمَنَازِلَ اَلنَّهْيُ مُخُّ الْعِظَامِ وَالتَّعْرِيسُ نُزُولُ الْمُسَافِرِ آخِرَ اللَّيْلِ سَاعَةً لِلْاِسْتِرَاحَةِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم ارزانی کے دنون مین سفر کرو تو اونٹ کو زمین سے اسکا حصہ لینے دو۔ اور جب تم خشک سالی اور قحط مین سفر کرو تو اونٹ کو دوڑا کر چلے جاؤ اور اسکے مغز کو جلد لیجاؤ[۱] اور جب تم رات کو کہین اترو تو رستہ سے بجگہ علیحدہ اترو اسلیے کہ رات کو رستہ (سانپ بچھو وغیرہ) موذی جانورون کا مامن اور مسکن ہوتا ہے۔ مسلم۔ ترمذی۔ ابوداود اسکے راوی ہین اور ابوداود نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ اترنے کے مقام سے تجاوز مت کرو[۲] تعریس مسافر کا آخر شب تہوڑی دیر آرام کے لیے اترنا

۲۔ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ يَرْفَعُهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيَرْضَى بِهِ وَيُعِينُ

---

[۵] یعنی جب کوئی شخص تنہا سفر کرے یا دو شخص ملکر سفر کرین تو شیطان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ انکو تکلیف پہونچے چنانچہ تنہائی یا ایک کے بیمار ہوجانے سے ایسے مسافر کو تکلیف ہوتی ہے اور جب تین شخص ملکر سفر کرین تو انکی تکلیف نہ شیطان چاہتا ہے نہ انکو جماعت کی وجہ سے تکلیف ہوتی ہے غرضکہ تنہا یا دو شخص کا ملکر سفر کرنا علاوہ تکلیف اٹھانے کے شیطان کی خواہش کا پورا کرنا ہے اسی وجہ سے یہ شیطانی فعل ہوا جیسا کہ حدیث مابعد کا مفہوم ہے البتہ جب تین شخص ملکر سفر کرین تو علاوہ راحت سفر کے متعلقین پر ماندگان کے بھی اطمینان کا باعث ہے [۶] تاکہ وہ ان کے نزاع کا فیصلہ کرے نماز پڑھائے [۱] ورنہ قحط زدہ بغیر گہانس کے زمین مین بھوک کے مارے اسکی ہڈی مین مغز بھی باقی نہ رہے گا اور دوڑا کر لیجانے سے یہی غرض ہے کہ ایسے ملک سے جلد پار ہوجائین اور دوسرے شاداب مقام پر پہونچ جائین تاکہ راکب اور مرکب دونون تکلیف سے محفوظ رہین اسلیے کہ مرکب کو بروقت پانی گہانس نہ ملنا مین راکب کی تکلیف ہے [۲] یعنے جا اترنیکا مقام ہے وہین اترو اگر نہ بڑہ جاؤ ورنہ جانور تہک جائیگا اور دوسرے روز پوری منزل طے نہ کریگا

عَلَيْہَا لَا يُعِيْنُ عَلَی الْعُنْفِ فَاِذَا رَكِبْتُمْ ھٰذِهِ الدَّوَابَ الْعُجْمَ فَاَنْزِلُوْھَا مَنَازِلَھَا فَاِنْ كَانَتِ الْاَرْضُ جَدْبَةً فَانْجُوْا عَلَيْھَا بِنِقْيِھَا وَعَلَيْكُمْ بِسَيْرِ اللَّيْلِ فَاِنَّ الْاَرْضَ تُطْوٰی بِاللَّيْلِ مَا لَا تُطْوٰی بِالنَّھَارِ فَاِيَّاكُمْ وَالتَّعْرِيْسَ عَلَی الطَّرِيْقِ فَاِنَّھَا طَرِيْقُ الدَّوَابِّ وَمَاْوٰی الْحَيَّاتِ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ ترجمہ خالد بن معدان سے روایت ہے وہ اسکو مرفوعاً ذکر کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالی رفیق (مہربان نرمی کرنے والا) ہے نرمی کو پسند کرتا ہے اور اس سے خوش ہوتا ہے اور نرمی کرنے والے کی ایسی مدد کرتا ہے جیسی سخت گیری کی مدد نہین کرتا پس جب تم ان بے زبان جانورون پر سوار ہوا کرو تو ان کو انکے اترنے کے مقام پر اتارا کرو پس اگر صاف بے گہانس کی زمین ہو تو اسکو اسکے سفر کے ساتھ طے کرو[1] اور رات کو ضرور چلا کرو اسلیے کہ رات کو زمین ایسی جلد طے ہوجاتی ہے کہ دن کو ایسی طے نہین ہوتی اور رات کو رستہ پر اترنے سے بچو اسلیے کہ وہ جانورون کا رہگذر اور سانپون کی جگہہ ہے مالک اسکے راوی ہین۔

۳۔ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلٰی يَمِيْنِهٖ وَاِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهٗ وَوَضَعَ رَاْسَهٗ عَلٰی كَفِّهٖ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اترتے تھے تو داہنے کروٹ لیٹ جاتے تھے اور جب صبح سے تھوڑی دیر قبل اترتے تھے تو آپ اپنے بازو کو کھڑا کرکے سر مبارک اپنی ہتیلی پر رکھہ دیتے تھے[2] مسلم اسکے راوی ہین

۴۔ وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ قَالَ كَانَ النَّاسُ اِذَا نَزَلُوْا مَنْزِلًا تَفَرَّقُوْا فِی الشِّعَابِ وَالْاَوْدِيَةِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ تَفَرُّقَكُمْ ھٰذَا مِنَ الشَّيْطَانِ فَلَمْ يَنْزِلُوْا بَعْدُ اِلَّا انْضَمَّ بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضٍ حَتّٰی يُقَالَ لَوْ بُسِطَ عَلَيْھِمْ ثَوْبٌ لَعَمَّھُمْ ترجمہ ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے کہ لوگ جب کسی منزل پر اترتے تھے تو پہاڑون کے دری اور نشیب سیمون راو نالون امین متفرق ہوجاتے تہے[3] تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا یہ متفرق ہونا اپہیلنا شیطانی حرکت ہے[4] اسکے بعد جب کبھی لوگ کسی منزل پر اترے تو ایک دوسرے سے اتنا مل کر اترتے تھے کہ یہ کہا جاتا تھا کہ اگر ایک کپڑا ان پر بچھا دیا جائے تو وہ سب کو ڈہانپ لیوے

۵۔ وَعَنْ سَھْلِ بْنِ مُعَاذٍ الْجُھَنِیِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةٍ فَنَزَلَ مَنْزِلًا فَضَيَّقَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ وَقَطَعُوا الطَّرِيْقَ فَبَعَثَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا فَنَادٰی فِی النَّاسِ مَنْ ضَيَّقَ مَنْزِلًا اَوْ قَطَعَ طَرِيْقًا فَلَا جِھَادَ لَهٗ اَخْرَجَھُمَا اَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ سہل بن معاذ جہنی اپنے والد سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی جنگ مین تھے تو آپ کسی منزل پر اترے تو لوگون نے اترنے کے مقامون کو تنگ کردیا[5] اور راہ بند کی) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منادی کو جس نے لوگون مین باواز بلند یہ کہدیا کہ جو شخص اترنے کی جگہہ کو (دوسرے کے لیے) تنگ کریگا اور روکے گا اوسکو جہاد کا ثواب نہ ملیگا اور دونون حدیثون کے ابوداؤد راوی ہین

---

[1] یعنے جلد دوڑا کر چلے جاو تاکہ اسکا سفر باقی رہے کما مر مفصلاً [2] صرف آرام کی غرض سے اس طرح لیٹ جاتے تھے سوتے صرف اس وجہ سے نہ تھے کہ صبح کی نماز قضا نہ ہوجاوے [3] پہیل کر اترتے تھے سب ایک ہی جگہ ملکر نہین اترتے تھے [4] تم پر شیطان تم ایسا فعل کرتے ہو تاکہ تم ایک دوسرے سے جدا رہو اور دشمن تم پر غالب آجائین [5] یعنے بعض اشخاص نے بے ضرورت زیادہ جگہہ لے لے جس کی وجہ سے جگہہ تنگ ہوگئی اور دوسرے لوگون کو اترنے کی جگہہ نہ ملی ۱۲

النَّوْعُ الرَّابِعُ فِي اِعَانَةِ الرَّفِيْقِ

چوتھی قسم ساتھی کی اعانت اور مدد کرنیکے بیانمین

۱۔ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلٰى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلٰى مَنْ لَا زَادَ لَهُ فَذَكَرَ اَصْنَافًا مِنَ الْمَالِ حَتّٰى رَأَيْنَا اَنْ لَا حَقَّ لِاَحَدٍ مِنَّا فِي فَضْلٍ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکے پاس (اُسکی ضرورت سے) فاضل سواری ہو وہ ایسے شخص کو (سواری کے لیے) دیدے جسکے پاس سواری نہین ہے اور جس کے پاس (اسکی ضرورت سے) زیادہ توشہ ہو وہ ایسے شخص کو دیدے جسکے پاس توشہ نہین غرضکہ اسی طرح آپ نے بہت قسم کے مال بیان[1] فرمائے حتے کہ ہمنے یہ خیال کر لیا کہ ہم مین سے کسی کو ضرورت سے زیادہ مال مین کوئی حق[2] نہین ہے مسلم۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

۲۔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَزْوَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ اِنَّ مِنْ اِخْوَانِكُمْ مَنْ لَيْسَ لَهُ مَالٌ وَلَا عَشِيْرَةٌ فَلْيَضُمَّ اَحَدُكُمْ اِلَيْهِ الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلٰثَةَ فَضَمَمْتُ اِلَيَّ اثْنَيْنِ اَوْ ثَلٰثَةً وَمَا لِيْ اِلَّا عُقْبَةٌ كَعُقْبَةِ اَحَدِهِمْ مِنْ جَمَلِيْ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاد کا ارادہ فرمایا تو آپ نے فرمایا کہ اے مہاجرین اور انصار کی جماعت بعض تمہارے بہائی (مسلمان) ایسے بہی ہین جنکے پاس نہ مال ہے اور نہ اُنکے قرابت دار ہین تو تم مین سے ہر شخص (ایسے لوگون مین سے) دو یا تین آدمیون کو اپنے ساتھ (سواری مین) شریک کرلے (جابر کہتے ہین) تو مین نے اپنے ساتھ دو یا تین آدمیون کو شریک کر لیا اور مجھے اپنے اونٹ پر بجز[3] اسکے اور کوئی حق نہ تہا کہ جسطرح باری باری سے وہ لوگ سوار ہوتے تہے اُسی طرح باری سے مینے بہی سوار ہوتا تہا۔

۳۔ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيْرِ فَيُزْجِي الضَّعِيْفَ وَيُرْدِفُ وَيَدْعُوْ لَهُمْ اَخْرَجَهُمَا اَبُوْدَاوٗدَ يُزْجِي الضَّعِيْفَ بِالزَّايِ اَيْ يَسُوْقُهُ لِيَلْحَقَ بِالرِّفَاقِ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر مین سب کے پیچھے رہتے تہے ضعیف اور ناتوانون کو اپنے ساتھ لیجاتے تہے اور اُن کو اپنے پیچھے بٹھا لیتے تہے اور اُنکے لیے دعا کرتے تہے۔ ان دونون حدیث کے ابوداؤد راوی ہین

النَّوْعُ الْخَامِسُ فِي سَفَرِ الْمَرْاَةِ

پانچوین قسم عورت کے سفر کے بیان مین

۱۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُسَافِرُ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ

[1] کہ فلان فلان مال اگر ضرورت سے زیادہ ہو تو محتاج کو دیدے ۔ [2] بلکہ محتاج اسکا مستحق ہے ۔ [3] صبر کہ انتظار میرا یہ تہا کہ ہر وقت سوار نہین رہتا تہا بلکہ پیدل بھی چلتا تہا اور جب میری باری آتی تہی تو سوار ہو جاتا تہا ۔

وَلَيْلَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ لَهَا اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا النَّسَائِيُّ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی ایسی عورت کے لیے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو (یعنے مسلمان ہو) یہ جائز نہیں ہے کہ وہ ایک دن رات کی مسافت کا سفر کرے البتہ اس وقت جائز ہے جبکہ اسکے ساتھ اسکا کوئی محرم [له] ہو۔ بجز نسائی کے چھیون اسکے راوی ہین

٢۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ امْرَاَتِيْ خَرَجَتْ حَاجَّةً وَاِنِّي اكْتُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَانْطَلِقْ فَحُجَّ مَعَ امْرَاَتِكَ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ کسی مکان مین اکیلا نہ ہو لیکن اسوقت جبکہ اسکے ساتھ اسکا کوئی محرم ہو تو ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ میری بی بی حج کے لیے نکلی ہے اور میرا نام فلان فلان جنگ مین شریک ہونے کے لیے لکھا گیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ جاؤ اور اپنے بی بی کے ساتھ حج کرو شیخین اسکے راوی ہین۔

اَلنَّوْعُ السَّادِسُ فِيْمَا يُذَمُّ اِسْتِصْحَابُهُ فِي السَّفَرِ

چھٹی قسم ان چیزون کے بیان مین جنکا سفر مین ساتھ رکھنا مذموم اور برا ہے

١۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ وَفِيْ اُخْرٰى لِاَبِيْ دَاؤُدَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا جِلْدُ نَمِرٍ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے ایسے مسافرون کے ساتھ نہین رہتے جنکے ساتھ کتا ہو اور نہ ایسے مسافرون کے ساتھ جن کے ساتھ گھنٹی ہو [له] مسلم ابوداود اسکے راوی ہین اور ایک روایت مین ہے کہ گھنٹا شیطان کا باجا ہے۔ اور ابوداود کی ایک روایت مین ہے کہ فرشتے ایسے مسافرون کے ساتھ نہین رہتے جنکے پاس درندہ کی کھال ہو۔

اَلنَّوْعُ السَّابِعُ فِي الْقُفُوْلِ مِنَ السَّفَرِ

ساتوین قسم سفر سے واپس ہونے کے بیان مین

١۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَنَوْمَهُ فَاِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهِ اَخْرَجَهُ الثَّلَاثَةُ نَهْمَتَهُ بِفَتْحِ النُّوْنِ اَيْ حَاجَتَهُ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے جو تمکو کھانے پینے سونے سے روکتا [له] ہے پس جب تم اپنی ضرورت پوری کر چکو تو فورًا اپنے گھر واپس آجاؤ۔ تینون اسکے راوی ہین

له شوہر، بیٹا، باپ، بھائی وغیرہ ایسے رشتہ دار جن سے کسی طرح نکاح جائز نہ ہو۔ له یعنی سفر مین اکثر ان چیزون کی تکلیف ہوتی ہی اور ہر وقت یہ چیزین نصیب نہین ہوتین ١٢

۲۔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِذَا جِئْتَ مِنْ سَفَرٍ فَلَا تَأْتِ أَهْلَكَ طُرُوْقًا حَتّٰى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَعَلَيْكَ بِالْكَيْسِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَفِيْ رِوَايَةٍ كَانَ يَنْهَاهُمْ أَنْ يَطْرُقُوا النِّسَاءَ لَيْلًا يَتَخَوَّنُوْهُنَّ وَيَطْلُبُوْا عَثَرَاتِهِنَّ وَفِيْ أُخْرٰى لَا تَلِجُوْا عَلَى الْمُغِيْبَاتِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنْ بَنِيْ آدَمَ أَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ فَقُلْنَا وَمِنْكَ قَالَ وَمِنِّيْ إِلَّا أَنَّ اللّٰهَ أَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ قَالَ سُفْيَانُ مَعْنَاهُ أَسْلَمُ أَنَا مِنْهُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يُسْلِمُ وَفِيْ أُخْرٰى كَانَ إِذَا أَقْفَلَ مِنْ غَزْوَةٍ أَوْ سَفَرٍ فَوَصَلَ عَشِيَّةً لَمْ يَدْخُلْ حَتّٰى يُصْبِحَ فَإِنْ وَصَلَ قَبْلَ الصُّبْحِ لَمْ يَدْخُلْ إِلَّا وَقْتَ الْغَدَاةِ يَقُوْلُ أَمْهِلُوْا كَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ الطُّرُوْقُ الْمَجِيْءُ لَيْلًا وَالتَّخَوُّنُ طَلَبُ الْخِيَانَةِ وَالتُّهْمَةِ وَالْاِسْتِحْدَادُ حَلْقُ الْعَانَةِ وَهُوَ اسْتِفْعَالٌ مِنَ الْحَدِيْدِ كَأَنَّهُ اسْتَعْمَلَهُ عَلٰى طَرِيْقِ الْكِنَايَةِ وَالتَّوْرِيَةِ وَالْمُغِيْبَةُ الَّتِيْ غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَالشَّعِثَةُ الْبَعِيْدَةُ الْعَهْدِ بِالْغُسْلِ وَتَسْرِيْحِ الشَّعْرِ وَالنَّظَافَةِ وَالتَّفِلَةُ الَّتِيْ لَمْ تَتَطَيَّبْ وَالْكَيْسُ الْجِمَاعُ وَالْكَيْسُ الْعَقْلُ فَيَكُوْنُ قَدْ جَعَلَ طَلَبَ الْوَلَدِ مِنَ الْجِمَاعِ عَقْلًا

ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم سفر سے واپس آؤ تو راتون رات گہر مین (بلا اطلاع) نہ چلے آؤ تاکہ جس عورت کا شوہر غایب تہا (یعنے تمہاری بی بی) زیر ناف کے بال لےلیوے اور پریشان بال والی اپنے بالون مین کنگہی کرلیوے اور تم کو جماع کرنا لازم ہے[1] بجز نسائی کے پانچون اسکے راوی ہین اور ایک روایت مین ہے کہ آپ اصحاب کو راتون رات عورتون کے پاس آنے سے منع فرماتے تہے تاکہ انکی خیانت اور تہمت کے طلبگار ہون اور ان کے قصور اور برائیون کے متلاشی ہون[2] اور ایک روایت مین ہے کہ آپنے فرمایا کہ جن عورتون کے شوہر غایب ہین (یعنے سفر پر ہین) انکے پاس مت جاؤ اسلیے کہ شیطان ہر انسان کے خون کی روانی کے مقامات پر پہرتا ہے تو ہم نے عرض کیا کہ (یارسول اللہ) اور آپکے آپنے فرمایا کہ میرے بہی لیکن خدا کی مدد نے مجہ کو اسپر غالب کردیا ہے اور وہ میرا تابع ہوگیا ہے سفیان کہتے ہین کہ اسلم کے معنے یہ ہین کہ مجہہ کو اس سے سالم رکہا ہے اسلیے کہ شیطان مسلمان نہین ہوتا اور ایک روایت مین ہے کہ آپ جب کسی جنگ یا سفر سے رات کو واپس آتے تو گہر مین نہ جاتے حتے کہ صبح ہوجاتی اور اگر آپ صبح سے قبل واپس آتے تو صبح کے وقت گہر مین تشریف لیجاتے اور آپ فرماتے کہ مہلت دو تاکہ پریشان بال والی کنگہی کرے اور جسکا شوہر غایب تہا زیر ناف کے بال لیوے طروق رات کو واپس آنا تخون خیانت اور تہمت کا متلاشی اور طالب ہونا استحداد زیر ناف کے بال لینا یہ حدید سے استفعال ہے گویا کہ بطریق کنایہ اور توریہ کے استعمال کیا ہے مغیبہ جس عورت کا شوہر غایب ہو شعثہ جسکو سر دہوکر اور کنگہی کرکے بہت عرصہ گزرا ہو تفلہ جس عورت نے خوشبو کا استعمال نہ کیا ہو کیس کے معنے جماع کے ہین اور کیس کے معنے عقل کے ہین پس مطلب یہ ہوگا کہ جماع کے ذریعہ سے لڑکا طلب کرنیکو عقل قرار دیا[3]۔

---

[1] یعنے جس روز سفر سے واپس آؤ اس شب کو ضرور جماع کرو اسلیے کہ زوجین جماع کے مشتاق ہون گے [2] یعنے تاکہ یک بلا اطلاع آکر کوئی بات انکے خلاف طبیعت دیکہکر عورت کے ذمہ الزام لگائین ایسی حرکت سے آپنے منع فرمایا۔

۳۔ وعن ابن عباس قال لما نهاهم النبی صلے اللہ علیہ ان یطرقوا النساء لیلا طرق رجلان بعد النھی فوجد کل واحد منھما مع امرأتہ رجلا اخرجہ الترمذی ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو راتوں رات سفر سے واپس آتے ہی عورتوں کے پاس جانے سے منع فرمایا تو دو شخص اس ممانعت کے بعد رات کو سفر سے واپس آتے ہی (بلا اطلاع) گھر میں گھس گئے تو ان دونوں نے اپنی بی بیوں کے ساتھ کسی غیر مرد کو پایا۔ ترمذی اسکے راوی ہیں

النوع الثامن فی سفر البحر

آٹھویں قسم دریائے سفر کے بیان میں

۱۔ عن ابن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ لا ترکب البحر الا حاجا او معتمرا او غازیا فی سبیل اللہ تعالیٰ فان تحت البحر نارا وتحت النار بحرا اخرجہ ابوداؤد قال الخطابی فی قولہ ان تحت البحر نارا الی اخرہ ھذا تفخیم لامر البحر وتھویل لشانہ فان الآفۃ تسرع الی راکبہ ولا یؤمن ھلاکہ فی غالب الامر کما لا یؤمن الھلاک من النار لمن لابسھا ودنی منھا وھذا فی معرض التخییل والتمثیل ترجمہ ابن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دریا کا سفر مت کرو مگر حج اور عمرہ یا خدا کی راہ میں جہاد کرنے کی غرض سے اسلیے کہ دریا کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے دریا ہے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں خطابی نے کہا کہ دریا کے نیچے آگ ہے آخر تک اس سے دریا کے سفر کی بڑائی اور اسکے سفر سے خوف دلانا مقصود ہے اسلیے کہ کشتی کے سوار پر بہت جلد آفت آجاتی ہے اور اکثر وہ ہلاکت سے محفوظ نہیں رہتا جس طرح وہ شخص آگ کی ہلاکت سے محفوظ نہیں رہ سکتا جو آگ سے قریب یا ملا رہے اور یہ ایک قسم کی خیال میں لانے والی اور تمثیلی بات ہے

۲۔ وعن مطرف قال لا باس بالتجارۃ فی البحر وما ذکرہ اللہ تعالیٰ فی القرآن الا بحق ثم تلا وتری الفلک فیہ مواخر لتبتغوا من فضلہ اخرجہ رزین قلت واخرجہ البخاری فی ترجمۃ واللہ اعلم مواخر جمع ماخرۃ وھی الجاریۃ ترجمہ مطرف سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ تجارت کی غرض سے دریا کا سفر کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور خدا نے قرآن میں سچ فرمایا ہے اسکے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی وتری الفلک فیہ مواخر لتبتغوا من فضلہ رزین اسکے راوی ہیں میں کہتا ہوں کہ بخاری نے بھی ترجمہ باب میں اسکو روایت کیا ہے اور دیکھتا ہے تو کشتی کو جو جاری ہو تا کہ تم ڈھونڈو اسکے فضل سے

النوع التاسع فی تلقی المسافر

نویں قسم مسافر کے ملنے یعنے استقبال کے بیان میں

۱۔ عن السائب بن یزید قال ذھبنا نتلقی رسول اللہ صلے اللہ علیہ مع الصبیان الی ثنیۃ الوداع مقدمہ من غزوۃ تبوک اخرجہ البخاری وابوداؤد والترمذی ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہے کہ ہم لڑکوں کے ساتھ ثنیۃ الوداع نام مقام

تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لیے گئے اور آپ جنگ تبوک سے واپس آ رہے تھے بخاری ابو داؤد ترمذی اسکے راوی ہین

۲۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضہ قَالَتْ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي بَيْتِي فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ إِلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عُرْيَانًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُهُ عُرْيَانًا قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا فَاعْتَنَقَهُ وَقَبَّلَهُ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ زید بن حارثہ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر مین تھے اُنھون نے دروازہ کھٹ کھٹایا تو آپ ننگے جسم انکے پاس چلے گئے اور آپ اپنی چادر کو کھینچتے جاتے تھے حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ قسم خدا کی مینے آپکو ننگے جسم نہ اسکے قبل کبھی دیکھا تھا نہ اسکے بعد دیکھا غرضکہ آپنے اُن سے معانقہ کیا اور بوسہ دیا۔ ترمذی اسکے راوی ہین

۳۔ وَعَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ تَلَقَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَالْتَزَمَهُ وَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ شعبی سے روایت ہے کہ جعفر بن ابی طالب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لیے گئے تو آپ اُن سے لپٹ گئے اور انکی دونون آنکھون کے مابین بوسہ دیا ابو داؤد اسکے راوی ہین

اَلنَّوْعُ الْعَاشِرُ فِي رَكْعَتَيِ الْقُدُومِ

دسوین قسم واپسی سفر کے دو رکعت کے بیان مین

۱۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ إِذَا قَفَلَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى بَيْتِهِ قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ ابن عمر اور کعب بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر سے واپس آتے تو پہلے مسجد مین جاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے پھر گھر مین تشریف لیجاتے نافع کہتے ہین کہ ابن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے ابو داؤد اسکے راوی ہین

كِتَابُ السَّبْقِ وَالرَّمْيِ وَفِيهِ فَصْلَانِ

شتر دوڑ اور گھوڑ دوڑ اور تیر اندازی کی شرط کا بیان جس مین دو فصلین ہین

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ فِي أَحْكَامِهِمَا

پہلی فصل ان دونون کے احکام کے بیان مین

۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سَبَقَ إِلَّا فِي خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ أَوْ نَصْلٍ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ وَالْمُرَادُ بِالْخُفِّ الْإِبِلُ وَبِالْحَافِرِ الْخَيْلُ وَبِالنَّصْلِ السَّهْمُ وَالسَّبَقُ بِفَتْحِ الْبَاءِ الْجُعْلُ وَبِإِسْكَانِهَا مَصْدَرٌ

له زید بن حارثہ آپکے متبنے کی سی ہجرت کرکے مدینہ آئے تھے ہیں کہ زیادہ خوشی مین چادر مبارک کاندہے پر نہ گرگئی تھی جو گر رہی تھی

سَبَقَتْ اُسْبُقْ سَبْقًا ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوڑ کی شرط بجز اونٹ اور گھوڑے اور تیر اندازی کے اور کسی چیز مین جائز نہین ۱؎ ہے اصحاب سنن اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَمِّرُ الْخَيْلَ يُسَابِقُ بِهَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے کو گھوڑ دوڑ کے لیے اضمار ۲؎ (تیار) کرتے تھے ابوداؤد اس کے راوی ہین

(۳) وَعَنْهُ رضہ قَالَ سَابَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَيْلِ وَفَضَّلَ الْقُرَّحَ فِي الْغَايَةِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑ دوڑ کرائی اور اس گھوڑے کے انتہائے دوڑ کا مقام دور قرار دیا جو گھوڑا پانچوین برس مین آچکا تھا۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین

(۴) وَعَنْهُ رضہ قَالَ اَجْرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاضُمِّرَ مِنَ الْخَيْلِ مِنَ الْحَفْيَاءِ اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَمَا لَمْ يُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ۔ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیار کردہ گھوڑے کی گھوڑ دوڑ حفیا سے ثنیۃ الوداع ۳؎ تک کرائی اور غیر تیار کردہ گھوڑے کی گھوڑ دوڑ ثنیہ سے مسجد بنی زریق تک کرائی چھیون ۴؎ اسکے راوی ہین

(۵) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَهُوَ لَا يَامَنُ اَنْ يُسْبَقَ فَلَيْسَ بِقِمَارٍ وَمَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَقَدْ اَمِنَ اَنْ يُسْبَقَ فَهُوَ قِمَارٌ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص (ثالث) دو گھوڑون کے درمیان (اپنا) گھوڑا داخل کرے جسکو اس امر کا یقین نہ ہو کہ اسکا گھوڑا آگے بڑھ جائیگا تو یہ قمار (جوا) نہین ۵؎ ہے اور جو شخص (ثالث) دو گھوڑون کے درمیان (اپنا) گھوڑا داخل کرے اور اسکو اس بات کا یقین ہو کہ اس کا گھوڑا آگے بڑھ جائیگا تو یہ قمار ہے ابوداؤد اسکے راوی ہین ۶؎

(۶) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ اَعْرَابِيٌّ عَلٰى قَعُوْدٍ فَسَبَقَهَا فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا وَضَعَهُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ انس رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی جسکا نام عضبا تھا جو کبھی پیچھے نہین رہتی تھی (سب کے آگے بڑھتی تھی) تو ایک دیہاتی اونٹ پر سوار آیا تو آپ کی اونٹنی سے اسکا اونٹ آگے بڑھ گیا تو مسلمانون پر یہ بہت ہی شاق

۱؎ یعنے دوڑ کی شرط لگا کر مال مشروط بہ لینا سوا ان تینون چیزون کے باقی اشیا مین جائز نہین ہے ۲؎ ضمار ایک خاص قسم کی تیاری ہے جو مقدار معین دانہ گھانس اور محنت دینے کے ذریعے سے کی جاتی ہے ۳؎ نام مقام ہے ۴؎ مقام ہے ۵؎ تیار کردہ سے وہی اضمار مراد ہے جو اوپر مذکور ہوا یعنے دونون مقامون کے مابین پانچ میل کا فاصلہ ہے اور دوسرے دونون مقامون کے مابین ایک میل کا فاصلہ ہے ۶؎ بلکہ یہی احتمال ہو کہ شاید اسکا گھوڑا پیچھے رہجاے ۷؎ مطلب یہ ہے کہ گھوڑ دوڑ وغیرہ مین ایک جانب سے شرط جائز ہے اور جب جانبین سے شرط ہو تو ایسی صورت مین ایک شخص ثالث کی ضرورت ہے جسکو محلل کہتے ہین یعنے حلال کرنیوالا جسکی وجہ سے شرط حلال ہوگی لیکن شرط یہ ہے کہ اس شخص ثالث کو اپنی ہار جیت کا یقین نہ ہو بلکہ دونون محتمل ہون پس اگر اسکا گھوڑا آگے بڑھجائیگا اور اس طرح یہ دونون سے جیت لیگا تو دونون سے مال مشروط بہ لیگا اور اگر اسکا گھوڑا پیچھے رہجائیگا اور اس طرح یہ ہار جائیگا تو اسکے ذمہ کچھ نہ ہوگا غرضکہ جانبین مین جو شرط ہوئی تھی اور قمار کی ایک صورت پیدا ہوگئی تھی اس شخص ثالث نے اسکو باطل کردیا اور ایک طرفہ شرط باقی رہ گئی پس اگر اس شخص کو اپنی بار جیت کا یقین ہو تو پھر ایسی صورت مین اسکی شرکت بے سود ہوگی اور جانبین کی شرط علیٰ حالہ قائم رہے گی جو قمار ہے فتامل ۸؎ کہ دیہاتی کا اونٹ آپکی اونٹنی سے آگے بڑھ جاے ۱۲

گئے تو آپ نے فرمایا کہ خدا پر حق ہے (خدا تعالیٰ کی یہ عادت ہے) کہ دنیا کی کوئی چیز جب بلند ہو جاتی ہے تو اس کو ضرور پست کر دیتا ہے[1] بخاری ابو داؤد نسائی اسکے راوی ہیں

(۷) **وَعَنْ** فُقَيْمِ اللَّخْمِيِّ قَالَ قُلْتُ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ تَخْتَلِفُ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْغَرَضَيْنِ وَاَنْتَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ يَشُقُّ عَلَيْكَ فَقَالَ لَوْلَا كَلَامٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لَمْ اُعَانِهِ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ تَعَلَّمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا اَوْ قَدْ عَصٰى اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَمعاناة الشيء مقاساته وملابسته **ترجمہ** فقیم لخمی سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے عقبہ بن عامر سے کہا کہ آپ ان دونوں نشانوں کے مابین چکر لگاتے ہیں حالانکہ آپ بہت بڈھے ہو گئے ہیں اور آپ کو تکلیف ہوتی ہو گی تو انہوں نے کہا کہ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بات نہ سنی ہوتی تو میں اسکے پاس بھی نہ جاتا میں نے سنا کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص تیر اندازی سیکھے اور پھر اس کو چھوڑ دے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے یا اس نے نافرمانی کی مسلم اسکے راوی ہیں

(۸) **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلٰثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ صَانِعَهُ الْمُحْتَسِبَ فِيْ عَمَلِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهِ وَالْمُمِدَّ بِهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَمُنَبِّلَهُ فَارْمُوْا وَارْكَبُوْا وَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ تَرْمُوْا مِنْ اَنْ تَرْكَبُوْا كُلُّ لَهْوٍ بَاطِلٌ لَيْسَ مِنَ اللَّهْوِ مَحْمُوْدٌ اِلَّا ثَلٰثَةٌ تَادِيْبُ الرَّجُلِ فَرَسَهُ وَمُلَاعَبَتُهُ اَهْلَهُ وَرَمْيُهُ بِقَوْسِهِ وَنَبْلِهِ فَاِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلِمَهُ فَاِنَّهُ نِعْمَةٌ تَرَكَهَا اَوْ قَالَ كَفَرَهَا اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَهٰذَا لَفْظُ اَبِيْ دَاوٗدَ وَالْمُنَبِّلُ الَّذِيْ يُنَاوِلُ الرَّامِيَ النَّبْلَ لِيَرْمِيَ بِهِ وَهُوَ الْمُمِدُّ بِهِ وَقَوْلُهُ كَفَرَهَا اَيْ جَحَدَهَا **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ ایک تیر کے بدولت تین اشخاص کو جنت میں داخل فرماتا ہے (ایک) اس کے بنانیوالے کو جس نے اسکے بنانے میں بھلائی کی نیت اور ثواب کی امید کی تھی (دوسرے) اسکے چلانے والے کو (تیسرے) اسکے دینیوالے کو[2] اور ایک روایت میں منبل کا لفظ[3] ہے بس تم تیر اندازی کرو اور سواری کرو اور سواری سے تیر اندازی مجھ کو زیادہ محبوب اور پسند ہے سب کھیل باطل ہے کوئی کھیل محمود اور اچھا نہیں ہے بجز تین کھیل اور لہو کے (ایک) کسی شخص کا اپنے گھوڑے کو ادب سکھانا (دوسرے) کسی شخص کا اپنی بی بی کے ساتھ لہو ولعب کرنا (تیسرے) کسی شخص کا اپنی تیر کمان سے تیر اندازی کرنا بس یہ تینوں حق اور اچھے ہیں۔ اور جو شخص تیر اندازی سیکھنے کے بعد اسے بیکار سمجھ کر چھوڑ دے تو اس نے ایک نعمت کو چھوڑ دیا یا اسکی ناشکری کی اصحاب سنن اسکے راوی ہیں۔ اور یہ ابو داؤد کے الفاظ ہیں

(۹) **وَعَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَلٰى نَفَرٍ مِنْ اَسْلَمَ يَنْتَضِلُوْنَ بِالسُّوْقِ فَقَالَ ارْمُوْا بَنِيْ اِسْمٰعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا ارْمُوْا وَاَنَا مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ فَاَمْسَكَ اَحَدُ الْفَرِيْقَيْنِ بِاَيْدِيْهِمْ فَقَالَ مَا لَكُمْ لَا تَرْمُوْنَ فَقَالُوْا كَيْفَ نَرْمِيْ وَاَنْتَ مَعَهُمْ فَقَالَ ارْمُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ **ترجمہ** سلمہ بن اکوع

---

[1] جو حد سے زیادہ بڑھ جاتی ہے تو اسکو گھٹا دیتا ہے جیسے ہوا سے عضبا آج پیچھے رہ گئی اور گنوار کا اونٹ آگے بڑھ گیا یہ خدا کی عادت ہے [2] یعنے بنانیوقت اس کا یہ خیال تھا کہ تیر کسی کار خیر میں کام آئیگا اور مجھ کو ثواب ملیگا [3] عام اس سے کہ ترکش سے نکال کر دیوے یا نشانہ پر سے چلا ہوا تیر لا کر دیوے غرضکہ تیر انداز کو تیر ملانیکی غرض سے دیوے [4] جیسکے معنے بھی تیر دینے والا ہے ایک روایت میں اور دوسری میں منبل کا لفظ ہے مطلب اور معنے دونوں کے ایک ہی ہیں ۱۲

روایت ہے کہ (قبیلہ) اسلم کے چند اشخاص پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ہوا جو بازار میں تیراندازی کر رہے تھے کہ کس کا تیر آگے جاتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ (اے) بنی اسمعیل تیراندازی کرو اسلئے کہ تمہارے باپ (اسمعیل) تیرانداز تھے تم تیراندازی کرو اور میں بنی فلان کے ساتھ ہون تو فریقین میں سے ایک فریق (تیراندازی سے) اپنے ہاتھ روک لیے تو آپ نے فرمایا کہ تمکو کیا ہوا کہ تیراندازی نہیں کرتے تو وہ کہنے لگے کہ ہم کیسی تیراندازی کریں حالانکہ آپ ان کے ساتھ ہیں تو آپ نے فرمایا کہ اچھا تیراندازی کرو میں تم سب کے ساتھ ہون بخاری اسکے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْمَا جَآءَ مِنْ صِفَاتِ الْخَیْلِ

دوسری فصل

گھوڑے کے صفات کے بیان میں

(۱) عَنْ اَبِیْ وَهْبٍ الْجُشَمِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِکُلِّ کُمَیْتٍ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ اَوْ اَشْقَرَ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ اَوْ اَدْهَمَ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ قِیْلَ لِاَبِیْ وَهْبٍ لِمَ فَضَّلَ الْاَشْقَرَ قَالَ لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ بَعَثَ سَرِیَّةً فَکَانَ اَوَّلُ مَنْ جَآءَ بِالْفَتْحِ صَاحِبُ اَشْقَرَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَآئِیُّ وَعِنْدَهٗ اِرْتَبِطُوا الْخَیْلَ وَامْسَحُوْا بِنَوَاصِیْهَا وَاَکْفَالِهَا وَقَلِّدُوْهَا وَلَا تُقَلِّدُوْهَا الْاَوْتَارَ وَمَعْنٰی لَا تُقَلِّدُوْهَا الْاَوْتَارَ اِنَّهُمْ کَانُوْا یُقَلِّدُوْنَ خَیْلَهُمُ الْاَوْتَارَ مِنَ الْعَیْنِ وَاَعْلَمَهُمْ اَنَّ ذٰلِكَ لَا یَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَیْئًا وَقِیْلَ مَعْنَاهُ لَا تَطْلُبُوْنَ عَلَیْهَا الذُّحُوْلَ الَّتِیْ وُتِرْتُمْ بِهَا فِی الْجَاهِلِیَّةِ **ترجمہ** ابووہب جشمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم گھوڑا رکھنا چاہو تو تم بالالتزام کمیت[1] پچکلیان یا اشقر پچکلیان یا مشکی پچکلیان گھوڑا رکھا کرو۔ ابووہب سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے اشقر کو کیون فضیلت دی تو انہون نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا تو سب سے پہلا شخص جو فتح کی خبر لیکر آیا وہ اشقر (گھوڑے) کا سوار تھا[2] ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ اور نسائی کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تم گھوڑے باندھو اور انکی پیشانی اور پٹھے پر ہاتھ پھیرا کرو اور ان کے گلے میں ہار ڈالو۔ اور ان کے گلے میں تانت نہ ڈالو۔ تانت نہ ڈالنے سے مطلب یہ ہے کہ کفار نظر کے بچاؤ کی غرض سے اپنے گھوڑون کے گلے میں تانت ڈالتے تھے تو آپ نے اصحاب کو جتلایا کہ یہ تانت ڈالنا قضا الٰہی کو کچھ بھی نہیں روک سکتا[3]

(۲) وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ الْخَیْلِ الْاَدْهَمُ الْاَقْرَحُ الْاَرْثَمُ ثُمَّ الْاَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ طَلْقُ الْیَمِیْنِ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ اَدْهَمَ فَکُمَیْتٌ عَلٰی هٰذِهِ الشِّیَةِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ اَلْاَقْرَحُ الَّذِیْ فِیْ جَبْهَتِهٖ

---

[1] کمیت وہ گھوڑا جس کا رنگ سرخ یا تیز سرخ سیاہی مائل ہو اور اسکی دم اور ایال سیاہ ہو اور اشقر وہ گھوڑا جس کا رنگ بھی سرخ ہو اور دم ایال بھی سرخ ہو اور مشکی سیاہ رنگ کا گھوڑا پچکلیان جسکے چارون پاؤن اور پیشانی سفید ہو [2] اسلیے اشقر کو فضیلت دی گئی [3] جو تقدیر میں ہے وہ ہو کر رہیگا۔

قُرْحَةٌ وَهِيَ بَيَاضٌ يَسِيْرٌ فِي وَسْطِهَا وَالْأَرْثَمُ الَّذِي فِي شَفَتِهِ الْعُلْيَا بَيَاضٌ وَطُلْقُ الْيَمِيْنِ بِضَمِّ الطَّاءِ وَاللَّامِ غَيْرُ مُحَجَّلِهَا وَالشِّيَةُ كُلُّ لَوْنٍ خَالَفَ مُعْظَمَ لَوْنِ الْخَيْلِ وَغَيْرِهِ ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر گھوڑا ادہم ہے جسکی پیشانی میں تھوڑی سفیدی ہو اور جس کے اوپر کے ہونٹ پر سفیدی ہو پھر وہ گھوڑا جسکی پیشانی پر سفیدی ہو جسکے پاؤں سفید ہوں مع داہنا پاؤں اصلی رنگ کا ہو۔ اور اگر مشکی نہ ہو تو کمیت اسی صفت کا ہو۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اقرع جسکی پیشانی کے وسط میں تھوڑی سی سفیدی ہو۔ ارثم جسکی اوپر کی لب میں سفیدی ہو۔ طلق الیمین جس کا داہنا ہاتھ سفید نہ ہو

(۳) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْنُ الْخَيْلِ فِي شُقْرِهَا أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اَلْيُمْنُ اَلْبَرَكَةُ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑے کی برکت اشقر گھوڑے میں ہے۔ ابوداؤد۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ الشِّكَالَ فِي الْخَيْلِ وَهُوَ اَنْ يَكُوْنَ الْفَرَسُ فِي رِجْلِهِ الْيُمْنٰى بَيَاضٌ وَفِي يَدِهِ الْيُسْرٰى اَوْ يَدِهِ الْيُمْنٰى وَرِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَقِيْلَ الشِّكَالُ اَنْ يَكُوْنَ ثَلٰثُ قَوَائِمَ مُحَجَّلَةً وَوَاحِدَةٌ مُطْلَقَةً اَوِ الثَّلٰثُ مُطْلَقَةٌ وَوَاحِدَةٌ مُحَجَّلَةٌ وَلَا يَكُوْنُ الشِّكَالُ اِلَّا فِي رِجْلٍ وَقِيْلَ هُوَ اخْتِلَافُ الشِّيَةِ بِبَيَاضٍ فِي خِلَافٍ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑوں میں شکال (اشکال گھوڑے) کو ناپسند فرماتے تھے اور شکال وہ گھوڑا ہے جس کا داہنا پاؤں اور بایاں ہاتھ سفید ہو یا داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں سفید ہو اور بعض کہتے ہیں کہ شکال یہ ہے کہ تین پاؤں سفید ہوں اور ایک پاؤں اور رنگ کا ہو یا تین پاؤں اور رنگ کے ہوں اور ایک پاؤں سفید ہو اور شکال پاؤں ہی میں ہوتا ہے۔ اور بعض نے کہا کہ شکال یہ ہے کہ سفیدی کے ساتھ کوئی دوسرا رنگ ملا ہو بجز بخاری کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْجَعْدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِي نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ الْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَادَاوُدَ ترجمہ عروہ بن جعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے کی پیشانی کے بالوں سے نیکی بندھی ہوئی ہے ثواب اور غنیمت قیامت تک بجز ابوداؤد کے پانچوں اسکے راوی ہیں

(۶) وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُصُّوْا نَوَاصِيَ الْخَيْلِ فَاِنَّ الْخَيْرَ مَعْقُوْدٌ فِي نَوَاصِيْهَا وَلَا اَعْرَافَهَا فَاِنَّ فِيْهَا دِفَاءَهَا وَلَا اَذْنَابَهَا فَاِنَّهَا مَذَابُّهَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ ترجمہ عتبہ بن عبد سلمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑے کی پیشانی کے بال مت کترو اسلیے کہ نیکی اس کی پیشانی کے بالوں سے بندھی ہوئی ہے اور نہ اسکی گردن کے بال کترو اسلیے کہ وہ اسکو سردی سے محفوظ رکھتے ہیں اور نہ اسکی دم کترو اسلیے کہ وہ اس کے

ے جیسا مشکی کی نسبت بیان ہوا ہے بلکہ اصلی رنگ کا ہو۔ ے سرخ رنگ کا گھوڑا جسکی دم اور ایال بھی سرخ ہو ے سامنے کا پاؤں ے اسکے ارجل بھی کہتے ہیں لیکن اسکی پیشانی پر سفیدی نہ ہو ے ہاتھ یعنی سامنے کے پاؤں میں نہیں ہوتا جیسا کہ ترمذی کی حدیث سے جو ابو قتادہ سے مروی ہے اسلیے کہ گذر چکی ہے طلق الیمین سے یہی ظاہر ہے

خمس[۱] ان میں۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۷) وَعَنْ جَرِيرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْوِي نَاصِيَةَ فَرَسٍ بِإِصْبَعِهِ وَيَقُولُ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْغَنِيمَةُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** جریر سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھوڑے کی پیشانی کے بال کو اپنی انگلی سے درست کر رہے ہیں اور یہ فرماتے ہیں کہ گھوڑے کی پیشانی کے بالوں سے قیامت تک نیکی بندھی ہوئی ہے ثواب[۲] اور غنیمت[۳] مسلم اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۸) وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ رُئِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ وَجْهَ فَرَسِهِ بِرِدَائِهِ فَقِيلَ لَهُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ إِنِّي عُوتِبْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْخَيْلِ۔ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ دیکھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی چادر مبارک سے اپنے گھوڑے کا چہرہ پونچھ رہے ہیں تو آپ سے اس بارہ میں عرض[۴] کیا گیا آپ نے فرمایا کہ گھوڑے کے بارے میں مجھے شب کو عتاب ہوا ہے[۵]۔ مالک اس کے راوی ہیں۔

(۹) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ فَرَسٍ عَرَبِيٍّ إِلَّا يُؤْذَنُ لَهُ عِنْدَ كُلِّ سَحَرٍ بِكَلِمَاتٍ يَدْعُو بِهِنَّ اللّٰهُمَّ خَوَّلْتَنِي مَنْ خَوَّلْتَنِي مِنْ بَنِي آدَمَ وَجَعَلْتَنِي لَهُ فَاجْعَلْنِي مِنْ أَحَبِّ أَهْلِهِ وَمَالِهِ إِلَيْهِ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ **ترجمہ** ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک عربی گھوڑے کو ہر صبح منجانب اللہ چند کلمات کہنے کی اجازت دیجاتی ہے جنکے ذریعہ سے وہ دعا کرتا ہے یا اللہ بنی آدم میں سے تو مجھے کو جس آدمی کے سپرد کرے اور مجھے اس کا مملوک کر دے تو مجھ کو اسکے نزدیک اسکے اہل وعیال اور مال و دولت سے محبوب تر کر دے[۶]۔ نسائی اسکے راوی ہیں

(۱۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمِّي الْأُنْثٰى مِنَ الْخَيْلِ فَرَسًا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑی (مادیان) کو بھی فرس[۷] (گھوڑا) کہتے تھے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۱۱) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسٌ فِي حَائِطِنَا يُقَالُ لَهُ اللُّحَيْفُ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَيُرْوٰى بِالْحَاءِ وَالْخَاءِ وَمُكَبَّرًا وَمُصَغَّرًا **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گھوڑا تھا (جو) ہمارے باغ میں رہا کرتا تھا جسکو لحیف کہتے تھے۔ بخاری اسکے راوی ہیں

(۱۲) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ فَرَكِبَهَا فَقُلْتُ لَهُ لَوْ حَمَلْنَا الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ فَكَانَتْ لَنَا مِثْلُ هٰذِهِ فَقَالَ إِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ۔ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک خچر بطور تحفہ[۸] بھیجا گیا تو آپ اس پر سوار ہوئے (حضرت علی فرماتے ہیں) تو میں نے آپ سے عرض

---

[۱] جسکے ذریعہ سے وہ مکھی وغیرہ کو دفع کرتے ہیں [۲] آخرت میں [۳] دنیا میں [۴] دیکھنے والے نے عرض کیا کہ آپ چادر مبارک سے کیوں گھوڑے کا منہ پونچھ رہے ہیں [۵] یعنی منجانب اللہ مجھے گھوڑے کے بارہ میں شب کو عتاب ہوا ہے کہ تم گھوڑے کی پوری خدمت اور نگہداشت نہیں کرتے [۶] دراصل یہ روایت ابوذر سے ہے [۷] یعنی سب سے زیادہ محبوب رکھے اور عزیز رکھے اور ہر طرح میری خبرگیری کرے [۸] یعنی دونوں گھوڑا ہوتے ہیں ایک ہی صیغہ نر و مادہ کا فرق ہے اس سے مقصود یہ ہے کہ گھوڑی کو ناقہ میں جو باتیں آپ نے فرمائی ہیں ان سب میں وہ بھی شریک ہیں [۹] جسکا بھیجنے والا مقوقس والی اسکندریہ تھا اسی خچر کا نام دلدل تھا ۱۲۔

کیا کہ اگر ہم بھی گدہوں کو گھوڑیوں پر چڑہائین تو ہمارے پاس بھی ایسی ہی خچر ہوجائین تو آپنے فرمایا کہ ایسا وہ لوگ کرتے ہین جو نہین جانتے احکام شریعت کو یا گھوڑے کے بزرگی اور فوائد کو جو بہ نسبت خچر کے مدد جہاد کے بہت ہین واللہ اعلم ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین

كِتَابُ السُّؤَالِ

پوچھہ پاچھہ کا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْنِیْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِنَّمَا اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَثْرَةُ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ فَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَیْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِاَمْرٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مجھ کو چھوڑ دو جبتک مین تم کو چھوڑ دون[۱] اس لیے کہ تم سے قبل جو امت تھی وہ اپنے انبیا سے بکثرت سوالات اور اختلاف کرنیکی وجہ سے ہلاک اور برباد ہوگئی بس جب تمکو کسی بات منع کرون اس سے باز رہو اور پرہیز کرو اور جب مین تمکو کسی کام کے کرنیکا حکم دون تو تم حتے المقدور اس کام کو کرو شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہین

(۲) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِيْنَ فِی الْمُسْلِمِيْنَ جُرْمًا مَنْ سَاَلَ عَنْ شَیْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ عَلَى النَّاسِ فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْاَلَتِهِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاَبُوْدَاوُدَ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانون مین بہت بڑا مجرم گنہگار ...... وہ ہے جو ایسی بات پوچھے جو لوگون پر حرام نہ تھی اور اسکے پوچھنے کی وجہ سے حرام ہوجائے شیخین اور ابوداؤد اسکے راوی ہین

(۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَسْاَلُوْنَكُمْ عَنِ الْعِلْمِ حَتّٰى يَقُوْلُوْا هٰذَا اللهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ فَمَنْ خَلَقَ اللهَ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاَبُوْدَاوُدَ وَزَادَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِ رَجُلٍ صَدَقَ اللهُ وَرَسُوْلُهُ قَدْ سَاَلَنِیْ اِثْنَانِ وَهٰذَا الثَّالِثُ وَلَهُ فِیْ اُخْرٰى فَاِذَا قَالُوْا ذٰلِكَ فَقُوْلُوْا اللهُ اَحَدٌ اللهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ ثُمَّ لِيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلٰثًا وَلْيَسْتَعِذْ مِنَ الشَّيْطَانِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ لوگ تم سے علم کی بات پوچھتے رہین گے حتے کہ یہ کہین گے کہ یہ تو خدا ہے جس نے ہر چیز کو پیدا کیا پہر خدا کو کس نے پیدا کیا شیخین اور ابوداؤد اسکے راوی ہین - اور ابوداؤد نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ ابوہریرہ نے کہا اور وہ کسی شخص کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے کہ اللہ اور اسکے رسول[۲] نے سچ کہا دو شخص مجھ سے یہ پوچھا اور یہ تیسرا شخص ہے[۳]

---

[۱] یعنے جو بات کہ مین تم سے نہ کہون تم اس کو نہ کرو اور وہ بات خواہ مخواہ تم مجھ سے مت پوچھا کرو جبتک مین نے بیان کرنا چھوڑ دیا تم اسکا پوچھنا چھوڑ دو [۲] کہ لوگ بکثرت پوچھہ پاچھہ کرینگے حتے کہ یہی پوچھینگے کہ خدا کو کس نے پیدا کیا چنانچہ دو شخصون نے مجھ سے یہ پوچھا کہ خدا کو کس نے پیدا کیا اور یہ تیسرا شخص ہے کہ مجھ سے پوچھتا ہے کہ خدا کو کس نے پیدا کیا [۳] ...... جو پوچھتا ہے کہ خدا کو کس نے پیدا کیا ۱۲

اور ابوداؤد کی دوسری روایت میں مذکور ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب وہ تم سے یہ پوچھیں (کہ خدا کو کس نے پیدا کیا) تو تم کہو اللہ ایک ہے اللہ بے پرواہ ہے نہ کسی کو جنا نہ کسی سے جنا گیا[۱] ہے اور نہ کوئی اسکا کنبہ رشتہ دار[۲] ہے پھر بائیں طرف تین دفعہ تھوک دے اور شیطان سے پناہ مانگے[۳]۔

(۴) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِرَارُ النَّاسِ الَّذِيْنَ يَسْأَلُوْنَ عَنْ شِرَارِ الْمَسَائِلِ كَيْ يُغَلِّطُوْا بِهَا الْعُلَمَاءَ - اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدترین اشخاص وہ ہیں جو برے برے مسائل پوچھتے ہیں تاکہ علما کو اسکی وجہ سے غلطی میں ڈالیں رزین اسکے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوْهَا وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْهَا وَحَرَّمَ اَشْيَاءَ فَلَا تَقْرَبُوْهَا وَتَرَكَ اَشْيَاءَ عَنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْهَا اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى **ترجمہ** ابوثعلبہ خشنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے چند چیزیں فرض مقرر فرمائی ہیں پس تم اسکو ضائع مت کرو[۴] اور خدا تعالیٰ نے چند حدود مقرر فرمائے ہیں پس تم ان حدود سے تجاوز مت کرو اور خدا نے چند چیزیں حرام فرمائی ہیں پس تم ان چیزوں کے نزدیک مت جاؤ اور خدا تعالیٰ نے چند چیزیں بغیر نسیان اور بھول کے[۵] چھوڑ دی ہیں[۶] پس تم ان متروکہ اشیاء سے متعلق بحث مباحثہ مت کرو رزین اسکے راوی ہیں۔

كِتَابُ السِّحْرِ وَالْكَهَانَةِ

جادو اور کہانت کا بیان

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَقَدَ عُقْدَةً ثُمَّ نَفَثَ فِيْهَا فَقَدْ سَحَرَ وَمَنْ سَحَرَ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِّلَ اِلَيْهِ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کوئی گرہ ڈالکر پھر اس میں پھونکے (دم کرے) تو اس نے جادو کیا اور جس شخص نے جادو کیا اس نے شرک کیا[۷] اور جو شخص (گلی وغیرہ میں) کوئی چیز لٹکائے[۸] وہ اسی کے سپرد کر دیا جائیگا[۹] نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰى عَرَّافًا فَسَاَلَهٗ عَنْ شَيْءٍ فَصَدَّقَهٗ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةُ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا۔ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** صفیہ بنت ابی عبید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بی بی سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص عراف[۱۰] کے پاس آئے

---

۱ نہ اسکو بیٹا بیٹی ہے ۲ نہ اسکا کوئی ماں باپ ہے ۳ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے ۴ یعنے فرائض کی پوری پابندی کرو ورنہ فرائض ضائع ہو جائینگے ۵ اسکی نسبت صاف طور پر کوئی حکم نہیں دیا ہے یعنے خدا نے بھولسے ان چیزوں کو نہیں چھوڑ دیا ہے ۶ بلکہ انکو علی حالہ چھوڑ دو جس طرح خدا نے انکو علی حالہ چھوڑ دیا ہے ۷ یعنے خدا کیساتھ کسیکو شریک کیا ۸ تعویذ وغیرہ ۹ یعنے ایسے شخص سے خدا تعالی اپنی حفاظت اٹھا لیگا اور اسکی حفاظت اسکے سپرد کر دیگا اور ظاہر ہے کہ بغیر خداوند کریم کے کوئی محافظ نہیں ہو سکتا ۱۰ عراف وہ کاہن وہ اشخاص ہیں جو آئندہ کی باتیں بتلاتے ہیں جسطرح ہندوستان میں نجومی اور رمال آئندہ کی باتیں بتلاتے ہیں

اور اس سے کوئی بات پوچھے اور اسکی تصدیق کرے ایسے شخص کی چالیس دن کی نماز قبول نہین ہوتی مسلم اسکے راوی ہین

(۳) **وَعَن** عَائِشَۃَ قَالَتْ سُحِرَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِنَّہٗ لَیُخَیَّلُ اِلَیْہِ اَنَّہٗ فَعَلَ الشَّیْءَ وَمَا فَعَلَہٗ حَتّٰی اِذَا کَانَ ذَاتَ یَوْمٍ وَھُوَ عِنْدِیْ دَعَا اللہَ ثُمَّ دَعَاہُ ثُمَّ قَالَ اَشَعَرْتِ یَا عَائِشَۃُ اِنَّ اللہَ تَعَالٰی قَدْ اَفْتَانِیْ فِیْمَا اسْتَفْتَیْتُہٗ فِیْہِ قُلْتُ وَمَا ذَاکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ قَالَ جَاءَنِیْ رَجُلَانِ فَقَعَدَ اَحَدُھُمَا عِنْدَ رَاْسِیْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلِیْ فَقَالَ اَحَدُھُمَا لِصَاحِبِہٖ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّہٗ قَالَ لَبِیْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ الْیَھُوْدِیُّ مِنْ بَنِیْ زُرَیْقٍ قَالَ فِیْمَا ذَا قَالَ فِیْ مُشْطٍ وَمُشَاطَۃٍ وَجُفِّ طَلْعَۃٍ ذَکَرٍ قَالَ فَاَیْنَ ھُوَ قَالَ فِیْ بِئْرِ ذَرْوَانَ فَذَھَبَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ اِلَی الْبِئْرِ فَنَظَرَ اِلَیْھَا وَعَلَیْھَا نَخْلٌ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی عَائِشَۃَ فَقَالَ وَاللہِ لَکَاَنَّ مَاءَھَا نُقَاعَۃُ الْحِنَّاءِ وَلَکَاَنَّ نَخْلَھَا رُءُوْسُ الشَّیَاطِیْنِ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَفَاَخْرَجْتَہٗ قَالَ لَا اَمَّا اَنَا فَقَدْ عَافَانِیَ اللہُ تَعَالٰی وَشَفَانِیْ وَخَشِیْتُ اَنْ اُثِیْرَ عَلَی النَّاسِ مِنْہُ شَرًّا وَاَمَرَ بِھَا فَدُفِنَتْ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ اَلْمَطْبُوْبُ الْمَسْحُوْرُ وَالْمُشَاطَۃُ مَا یَخْرُجُ مِنَ الشَّعْرِ اِذَا مُشِطَ وَالْجُفُّ وِعَاءُ الطَّلْعِ وَغِشَاؤُہُ الَّذِیْ یُکِنُّہٗ وَذَرْوَانُ بِئْرٌ فِیْ بَنِیْ زُرَیْقٍ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا جسکا اثر یہ ہوا کہ آپکو یہ خیال پیدا ہوتا کہ آپ فلان کام کر چکے ہین حالانکہ آپنے وہ کام نہین کیا تھا تا آنکہ آپ ایکدن میرے پاس تھے تو آپنے خدا سے (صحت کی) دعا کی اور پھر دعا کی اسکے بعد آپنے فرمایا کہ اے عائشہ تمکو معلوم ہوا کہ خدا تعالی نے مجھے وہ بات تبلادی جو بات مینے اس سے پوچھی تھی مینے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کونسی بات ہے آپنے فرمایا کہ دو شخص میرے پاس آئے انمین سے ایک تو میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا شخص میرے پاؤن کے پاس بیٹھا تو ایکنے دوسرے سے کہا کہ اس شخص کو کیا بیماری ہے تو اسنے کہا کہ اسپر جادو کیا گیا ہے اسنے کہا کہ اسپر کسنے جادو کیا ہے اسنے کہا کہ لبید بن اعصم یہودی نے جو بنی زریق سے ہے اسنے کہا کہ کس چیز مین (جادو کیا ہے) اسنے کہا کہ کنگھی مین اور ان بالون مین جو کنگھی کے ذریعہ سے نکلے[۵] اور نر کھجور کے بالی کے غلاف مین اسنے کہا کہ وہ کہان (رکھا) ہے اسنے کہا کہ ذروان کے کنوئین مین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند صحابہ کو لیکر اس کنوئین پر گئے اور آپنے اسکو دیکھا اور اس کنوئین پر کھجور کا ایک درخت تھا پھر آپ حضرت عائشہ کے پاس واپس تشریف لائے اور آپنے فرمایا کہ قسم خدا کی اسکا پانی گویا مہندی کا رنگ لال تھا اور اسکے درخت گویا شیطان کے سر تھے مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپنے اسکو جلادیا آپنے فرمایا کہ نہین مجھکو تو خدا نے صحت اور عافیت دی اور نیز نا پسند کیا کہ مین اسکی وجہ سے لوگون مین فساد پھیلا دون اور آپنے اسکے دفن کرنیکا حکم دیا شیخان اسکے راوی ہین

(۴) **وَعَن** زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ سُحِرَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاشْتَکٰی لِذٰلِکَ اَیَّامًا فَاَتَاہُ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْیَھُوْدِ سَحَرَکَ عَقَدَ لَکَ عُقَدًا فِیْ بِئْرِ کَذَا وَکَذَا فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِیًّا فَاسْتَخْرَجَھَا فَحَلَّھَا فَقَامَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَمَا ذَکَرَ ذٰلِکَ لِذٰلِکَ الْیَھُوْدِیِّ وَلَا رَاٰہُ فِیْ وَجْھِہٖ قَطُّ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ **ترجمہ** زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا جسکی وجہ سے آپ چند روز بیمار رہے اور جبریل علیہ الصلوۃ والسلام آپ پاس آئے اور کہنے لگے کہ ایک یہودی نے آپ پر جادو کیا ہے فلان کنوئین مین گرہ ڈالکر کھلاسے تو آپنے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا وہ اسکو نکال لائے اور اس گرہ کو کھولا تو آپ ایسے کھڑے ہوگئے جیسے کوئی رسی سے بندہا ہوا کھولدیا جاتا ہے پھر اس یہودی سے آپنے اسکا تذکرہ نہین کیا اور نہ اس یہودی نے آپکے چہرہ مبارک پر اسکا کبھی کچھ اثر پایا۔ نسائی اسکے راوی ہین

---

۵ یعنے وہ جو بال وغیرہ نکلے تھے جسپر جادو کیا گیا تھا ۔۔

حَرْفُ الشِّيْنِ وَفِيْهِ ثَلٰثُ كُتُبٍ

حرف شین

جس مین حسب ذیل تین کتابین ہین

اَلشَّرَابُ   اَلشِّرْكَةُ   اَلشِّعْرُ

پینے کی چیزون کا بیان   شرکت کا بیان   شعر کا بیان

كِتَابُ الشَّرَابِ وَفِيْهِ بَابَانِ

پینے کی چیزون کا بیان جس مین دو باب ہین

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِيْ اٰدَابِهٖ وَفِيْهِ سِتَّةُ فُصُوْلٍ

پہلا باب

اسکے آداب کے بیان مین جس مین چھہ فصلین ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِي الشُّرْبِ قَائِمًا

پہلی فصل

کھڑے ہوکر پانی پینے کے بیان مین

جَوَازُهٗ (کھڑے ہوکر پینا جائز ہے) (۱) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّاءِ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَا دَاؤُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِسْتَسْقٰى وَهُوَ عِنْدَ الْبَيْتِ فَاَتَيْتُهٗ بِدَلْوٍ وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ فَحَلَفَ عِكْرِمَةُ مَا كَانَ يَوْمَئِذٍ اِلَّا عَلٰى بَعِيْرٍ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّاءِ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا تو آپنے کھڑے ہوکر پیا بجز ابوداؤد کے پانچون اسکے راوی ہین اور ایک روایت مین ہے کہ آپنے پانی مانگا اور آپ خانہ کعبہ کے پاس تھے تو مین ڈول مین پانی آپ پاس لایا اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ عکرمہ نے قسم کھائی کہ آپ اُسدن ضرور اونٹ پر سوار تھے اور ترمذی اور نسائی کی روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آب زمزم کھڑے ہوکر پیا۔

(۲) **وعن** ابن عمر قال كنا ناكل على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نمشي ونشرب ونحن قيام اخرجه الترمذي وصححه **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چلتے چلتے کھاتے تھے اور کھڑے کھڑے پانی پیتے تھے۔ ترمذی اسکے راوی ہیں اور اسکو صحیح تسلیم کیا ہے

(۳) **وعن** مالك انه بلغه ان عمر وعثمان وعليا رضي الله عنهم كانوا يشربون قياما **ترجمہ** مالک سے روایت ہے کہ انکو یہ حدیث پہونچی کہ حضرت عمر اور عثمان اور علی کھڑے ہوکر پانی پیتے تھے۔

المنع منه (کھڑے ہوکر پانی پینے کی ممانعت) (۱) **عن** انس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الشرب قائما قيل يا انس فالاكل قال ذلك اشد او قال اشر واخبث اخرجه مسلم والترمذي واخرجه ابوداود بدون ذكر الاكل **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر پینے سے منع فرمایا۔ انس سے دریافت کیا گیا کہ کھانا (کھڑے ہوکر کیسا ہے) تو انہوں نے کہا یہ تو بہت سخت ہے یا یہ تو بہت ہی خراب اور برا ہے مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور ابوداؤد نے بغیر ذکر کھانے کے روایت کی ہے۔

۲۔ **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يشربن احدكم قائما فمن نسي فليستقئ اخرجه مسلم **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص کھڑے ہوکر (پانی وغیرہ) نہ پیوے اور جو شخص بھول جاوے (اور کھڑے ہوکر پانی وغیرہ پی لے) تو اسکو قے کرنی چاہیے مسلم اسکے راوی ہیں

الفصل الثاني في الشرب من افواه الاسقية

دوسری فصل

مشک صراحی وغیرہ پانی رکھنے کے برتن میں منہ لگاکر پینے کے بیان میں

جوازه (منہ لگاکر پینے کے جواز کے بیان میں) (۱) **عن** كبشة الانصارية رضي الله عنها قالت دخل على النبي صلى الله عليه وسلم فشرب من في قربة معلقة قائما فقمت الى فيها فقطعته اخرجه الترمذي وزاد رزين فاتخذته ركوة اشرب فيها الركوة دلو صغير يشرب منه **ترجمہ** کبشہ انصاریہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو آپ نے لٹکی ہوئی مشک سے منہ لگاکر کھڑے ہوکر پانی پیا تو میں نے اٹھکر اس (مشک) کا منہ کاٹ لیا۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور رزین نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ میں نے (اس مشک کے منہ) کا ایک چھوٹا ڈول[۱] بنایا جس میں میں ہمیشہ پانی پیا کرتی ہوں

(۲) **وعن** عيسى بن عبد الله رجل من الانصار عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دعا يوم احد باداوة فقال اخنث فم الاداوة ففعلت فشرب من فيها اخرجه ابوداود الاداوة كالركوة وقيل هي السطيحة **ترجمہ**

---

[۱] اسکو شاگرد نے آپ سے پوچھا تھا اور تبرکاً پانی پینے کی غرض سے اسکا ایک چھوٹا ڈول مثل گلاس کے بنایا جیسا کہ رزین کی روایت سے ثابت ہے ۲

عیسیٰ بن عبداللہ ایک انصاری شخص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد میں ایک مشکیزہ منگوایا تو آپ نے فرمایا کہ مشکیزہ کے منہ کو جھکا دو تو میں نے جھکا دیا تو آپ نے اس میں منہ لگا کر پانی پیا۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں

اَلْمَنْعُ مِنْهُ (منہ لگا کر پینے کی ممانعت) (۱) **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِیَۃِ اَنْ یُّشْرَبَ مِنْ اَفْوَاھِھَا وَاخْتِنَاثُھَا اَنْ یُّقْلَبَ رَاْسُھَا فَلْیُشْرَبَ مِنْہُ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا النَّسَائِیَّ **ترجمہ** ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی رکھنے کے برتن کے منہ الٹ کر اس میں منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا۔ اور اختناث یہ ہے کہ برتن کا سر اولٹ دیا جائے تاکہ اس میں منہ لگا کر پانی پیا جائے بجز نسائی کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِی التَّنَفُّسِ عِنْدَ الشُّرْبِ

تیسری فصل

پانی پیتے وقت سانس لینے کے بیان میں

(۱) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا کَشُرْبِ الْبَعِیْرِ وَلٰکِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَسَمُّوا اللّٰہَ تَعَالٰی اِذَا اَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَاحْمَدُوا اللّٰہَ اِذَا اَنْتُمْ رَفَعْتُمْ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَی الْخَمْسَۃُ اِلَّا النَّسَائِیَّ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَنَفَّسُ ثَلٰثًا وَزَادَ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَیَقُوْلُ اِنَّہٗ اَرْوٰی وَاَبْرَءُ وَاَمْرَءُ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک ہی سانس میں (پانی وغیرہ) مت پی جاؤ جس طرح اونٹ (ایک ہی سانس میں) پی لیتا ہے البتہ دو اور تین سانس میں پیا کرو اور جب پینے لگو تو بسم اللہ کہو اور جب پانی پیکر برتن رکھو تو الحمدللہ کہو۔ ترمذی اسکے راوی ہیں اور پانچوں کی روایت میں بجز نسائی کے حوالنس سے مروی ہے مذکور ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تین سانس میں پیتے تھے اور مسلم اور ترمذی نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ (آپنے فرمایا کہ) یہ بہت زیادہ[1] سیراب کرنے والا ہے اور نہایت ہی صحت بخش ہے اور بہت ہی خوشگوار اور زود ہضم ہے

(۲) **وَعَنْ** اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا شَرِبَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَتَنَفَّسْ فِی الْاِنَاءِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا اَبَا دَاؤدَ **ترجمہ** ابوقتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم پانی پیو تو برتن میں[1] سانس مت لو۔ بجز ابوداؤد کے پانچوں اسکے راوی ہیں

(۳) **وَعَنْ** اَبِی الْمُثَنَّی الْجُھَنِیِّ قَالَ دَخَلَ اَبُوْسَعِیْدٍ عَلٰی مَرْوَانَ فَقَالَ لَہٗ اَسَمِعْتَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْھٰی عَنِ النَّفْخِ فِی الْاِنَاءِ قَالَ نَعَمْ وَسَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ لَا اَرْوٰی مِنْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَبِنِ الْقَدَحَ عَنْ فِیْکَ ثُمَّ تَنَفَّسْ قَالَ فَاِنِّیْ اَرَی الْقَذَاۃَ فِیْہِ قَالَ فَاَھْرِقْھَا اَخْرَجَہُ الْاَرْبَعَۃُ اِلَّا النَّسَائِیَّ

---

[1] تین سانس میں پینا **لہ** بلکہ سانس لیتے وقت گلاس ہٹالو اور اسیطرح تین سانس سے پانی پینا مستحب ہے ۱۲

ترجمہ ابو المثنی جہنی سے روایت ہی وہ کہتے ہین کہ حضرت ابو سعید مروان کے پاس گئے تو اس نے[۱] ان سے پوچھا کہ کیا آپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا[۲] کہ آپ برتن مین پہو کنے سے منع فرماتے تہے انہون نے کہا کہ ہان (سنا ہے) اور ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مین ایک سانس سے سیراب[۳] نہین ہوتا تو آپنے فرمایا کہ اپنے مُنہ سے پیالہ جدا کر لو پہر (پیالہ کے باہر) سانس لو اس نے کہ مین پانی مین کوڑا کرکٹ دیکھتا ہون[۴] تو آپنے فرمایا کہ اسکو[۵] بہادو۔ بجز نسائی کے چارون اسکے راوی ہین

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِیْ تَرْتِیْبِ الشَّارِبِیْنَ

چوتہی فصل

پینے والون کی ترتیب[۶] کے بیان مین

(۱) **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبَ وَعَنْ یَسَارِہٖ اَبُوْبَکْرٍ وَعَنْ یَمِیْنِہٖ اَعْرَابِیٌّ فَاَعْطَی الْاَعْرَابِیَّ فَضْلَہٗ وَقَالَ الْاَیْمَنُ فَالْاَیْمَنُ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اِلَّا النَّسَائِیَّ **ترجمہ** انس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ مین دودہ لایا گیا تو آپنے اسکو پیا اور آپکے بائین جانب حضرت ابو بکر تہے اور داہنی جانب ایک دیہاتی شخص تہا تو آپنے اپنا پس ماندہ اس دیہاتی شخص کو عطا فرمایا اور آپنے فرمایا کہ داہنی طرف[۷] والے مستحق ہین۔ بجز نسائی کے چہو اس کے راوی ہین۔

(۲) **وَعَنْ** سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ وَعَنْ یَمِیْنِہٖ غُلَامٌ وَعَنْ یَسَارِہِ الْاَشْیَاخُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ اَتَاْذَنُ لِیْ اَنْ اُعْطِیَ ھٰؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ وَاللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَا اُوْثِرُ بِنَصِیْبِیْ مِنْکَ اَحَدًا فَتَلَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ یَدِہٖ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَزَادَ رَزِیْنٌ قَالَ کَانَ الْغُلَامُ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کوئی پینے کی چیز پیش کی گئی تو آپنے اسکو پیا اور آپکے داہنے جانب ایک لڑکا تہا اور بائین جانب بوڑہے بوڑہے (معمر) اشخاص تہے تو آپنے لڑکے سے فرمایا کہ تم مجہ کو اجازت دیتے ہو کہ مین ان (بڈہے) لوگون کو دون تو لڑکے نے عرض کیا کہ قسم خدا کی یا رسول اللہ مین اپنا اپنے (متبرک) حصہ جو مجہے آپ کی جانب سے عطا ہوا ہے کسی کو نہین دون گا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکے کے ہاتہ مین دیدیا۔ شیخین اسکے راوی ہین۔ اور رزین نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ وہ لڑکے فضل بن عباس تہے۔

(۳) **وَعَنِ** ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی وَاَبِیْ قَتَادَۃَ رض قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاقِی الْقَوْمِ اٰخِرُھُمْ شُرْبًا اَخْرَجَہٗ

---

[۱] یعنے مروان نے حضرت ابو سعید سے پوچہا۔ [۲] مین نے سنا ہی کہ آپ منع فرماتے تہے [۳] یعنے ایک سانس مین پانی پینے سے میری پیاس نہین بجہتی تو کیا مین برتن مین سانس لون [۴] تو کیا اسکو پہونک کر دفع کر دون [۵] یعنے پانی بہادو تاکہ کوڑا کرکٹ اوپر سے بہکر نکل جاوے [۶] کہ پہلے کون شخص پینے کا مستحق ہی اور پہر کون شخص اور علیٰ ہذا آخر مین کون شخص مستحق ہے [۷] پہر جو دائین شخص کے داہنی جانب جو شخص ہوگا وہی اسکے پس ماندہ کا مستحق ہوگا اگرچہ بہ نسبت بائین طرف والے کی رتبہ میں کم ہو

أَبُوْدَاوُدَ عَنِ الْأَوَّلِ وَالتِّرْمِذِيُّ عَنِ الثَّانِيْ ترجمہ ابن ابی اوفی اور قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر جماعت کے ساقی (پلانے والے) کو سب سے اخیر میں پینا چاہیے ابوداؤد نے اول (ابن ابی اوفی) سے اور ترمذی نے ثانی (قتادہؓ) سے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِيْ تَغْطِيَةِ الْإِنَاءِ

پانچویں فصل

برتنوں کے ڈھانپنے کے بیان میں

(۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوا الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَأَبُوْدَاوُدَ وَزَادَ مُسْلِمٌ فَإِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيْهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِإِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ أَوْ سِقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ إِلَّا نَزَلَ فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَبَاءِ قَالَ اللَّيْثُ فَالْأَعَاجِمُ عِنْدَنَا يَتَّقُوْنَ ذٰلِكَ فِيْ كَانُوْنِ الْأَوَّلِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا اِسْتَسْقٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا نَسْقِيْكَ نَبِيْذًا قَالَ بَلٰى فَجَاءَ بِقَدَحٍ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ أَنْ تَعْرِضَ عَلَيْهِ عُوْدًا فَشَرِبَ وَلِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ إِنَّمَا أُمِرْنَا بِإِيْكَاءِ الْأَسْقِيَةِ لَيْلًا وَبِالْأَبْوَابِ أَنْ تُغْلَقَ لَيْلًا ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم (کھانے کے) برتنوں کو ڈھانپ دیا کرو اور پینے کے برتن (مشک کے منہ) کو بند کر دیا کرو شیخین اور ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔ اور مسلم نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ (آپنے فرمایا کہ) اسلیے کہ سال بھر میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں وباؔ اترتی ہے پھر اس وبا کا جس کھانے پینے کے کھلے برتن پر گذر ہوتا ہے وہ اس میں گھس جاتی ہے۔ لیث کہتے ہیں کہ ہماری ملک میں عجمی لوگ (ماہ) کانون اول میں اس (وبا) سے بچاؤ کرتے ہیں اور شیخین کی ایک روایت میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پانی مانگا تو ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا میں آپ کو نبیذ نہ پلاؤں تو آپ نے فرمایا کہ اچھا لاؤ تو وہ شخص ایک پیالہ (میں نبیذ) آپ پاس لایا تو آپنے فرمایا کہ تم اسکو ڈھانپ کر کیوں نہیں لائے اگرچہ ایک لکڑی ہی آڑی رکھدی ہوتی اور آپنے اسکو پی لیا اور مسلم کی ایک روایت میں جو ابوحمید سے مروی ہے مذکور ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو رات کو پانی کے برتن (کے منہ) بند کرنے کا حکم دیا اور رات کو دروازوں کے بند کرنیکا حکم دیا۔

اَلْفَصْلُ السَّادِسُ فِيْ أَحَادِيْثَ مُتَفَرِّقَةٍ

چھٹی فصل

متفرق احادیث کے بیان میں

سلہ یعنی جو شخص اس برتن سے کھاتا پیتا ہے وہ وبائی مرض میں گرفتار و مبتلا ہوجاتا ہے۔ سلہ یعنی اکثر خیال میں اسی مہینہ میں کوئی رات ہے جس میں وہ وبا نازل ہوتی ہے لہذا وہ اپنا بچاؤ کرتے ہیں اور کھانے پینے کے برتن کھلے نہیں رکھتے ہیں۔

(۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَعْذَبُ لَهُ الْمَاءُ مِنْ بُيُوْتِ السُّقْيَا قَالَ قُتَيْبَةُ هِيَ عَيْنٌ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْمَدِيْنَةِ يَوْمَانِ۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے بیوت سقیا سے میٹھا پانی منگوایا جاتا تھا۔ قتیبہ کہتے ہیں کہ یہ ایک چشمہ ہے اسکے اور مدینہ کے مابین دو دن کی مسافت ہے (ابوداؤد اسکے راوی ہین)

(۲) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَائِطَ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فِي شَنَّةٍ وَّاِلَّا كَرَعْنَا فَقَالَ عِنْدِيْ مَاءٌ بَارِدٌ فَانْطَلَقَ اِلَى الْعَرِيْشِ فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ فَشَرِبَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ اَلْكَرْعُ الشُّرْبُ بِالْفَمِ مِنَ النَّهْرِ اَوِ السَّاقِيَةِ وَالْعَرِيْشُ مَعْرُوْفٌ **ترجمہ** جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی انصاری کے باغ مین تشریف لیگئے اور وہ اپنے باغ مین پانی دے رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہارے پاس پرانی مشک مین رات کا باسی پانی ہو (تو بہتر ہے) ورنہ ہم (نہر ہی سے) منہ لگا کر پانی پی لیتے ہین تو اس نے عرض کیا کہ میرے پاس ٹھنڈا پانی ہے پھر وہ شخص اپنی جھونپڑی کے پاس گیا اور پانی ایک پیالہ مین ڈالا اور پھر اس (پانی) پر اپنی بکری کا دودھ دوہا جو اسکے گھر مین تھی پس آپ نے پی لیا بخاری اور ابوداؤد اسکے راوی ہین

(۳) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ قَدَحٌ فَقَالَتْ سَقَيْتُ فِيْهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ الشَّرَابِ الْمَاءَ وَالْعَسَلَ وَاللَّبَنَ وَالنَّبِيْذَ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ام سلیم کے پاس ایک پیالہ تھا وہ کہتی تھین کہ مینے اس (پیالہ) مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر قسم کی چیز پلائی ہے۔ پانی اور شہد (کا شربت) اور دودھ اور نبیذ[۱]۔ نسائی اسکے راوی ہین۔

اَلْبَابُ الثَّانِيْ فِي الْخُمُوْرِ وَالْاَنْبِذَةِ وَفِيْهِ سِتَّةُ فُصُوْلٍ

دوسرا باب

شرابون اور نبیذون کے بیان مین جس مین چھ فصلین ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِيْ تَحْرِيْمِ كُلِّ مُسْكِرٍ

پہلی فصل

ہر مسکر (نشہ لانیوالی چیز) کے حرام ہونے کے بیان مین

---

[۱] جو باغ مین کھجور کے شاخون سے دھوپ سے محفوظ رہنے کی غرض سے بنائی جاتی ہے ۱۲ [۲] نبیذ کا پینا جائز ہے نبیذ اسکو کہتے ہین کہ خرما یا انگور یا کشمش یا منقی وغیرہ مین مناسب مقدار تک پانی ڈالکر رکھدیا جائے اور صبح کا شام کو اور شام کا صبح کو پیا جائے اور سوم سہ ماہین دوسرے روز بھی پیا جا سکتا ہے غرض کہ اسوقت تک پینا جائز ہے جبتک اس مین جوش پیدا نہ ہو جائے اسلئے کہ جوش آجانیکے بعد اس مین نشہ پیدا ہو جاتا ہے ۱۲

(۱) **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَفِي رِوَايَةٍ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ اَلْبِتْعُ نَبِيْذُ الْعَسَلِ وَفِي اُخْرٰى لِاَبِي دَاوٗدَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَا اَسْكَرَ مِنْهُ الْفَرَقُ فَمِلْاُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ وَفِي اُخْرٰى لِلتِّرْمِذِيِّ فَالْحَسْوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ اَلْفَرَقُ بِفَتْحِ الرَّاءِ وَسُكُوْنِهَا اِنَاءٌ يَسَعُ سِتَّةَ عَشَرَ رِطْلًا اَلْحَسْوَةُ اَلْجُرْعَةُ مِنَ الْمَاءِ **ترجمہ** حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نشہ لانیوالی شراب حرام ہے چھیوں اسکے راوی ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ آپ سے شہد کے شراب[۱] متعلق دریافت کیا گیا تو آپنے فرمایا کہ ہر نشہ لانیوالی شراب حرام ہے اور ابوداود کی ایک روایت میں ہے کہ آپنے فرمایا کہ ہر نشہ لانیوالی چیز حرام[۲] ہے اور جس کے ایک فرق پینے سے نشہ ہو اسکا ایک چلو بھی حرام ہے۔ اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ اسکا ایک گھونٹ بھی[۳] حرام ہے۔ فرق ایک برتن جس میں سولہ رطل[۴] سماتا ہو۔

(۲) **وَعَنْ** اَبِي مُوسٰى قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْتِنَا فِي شَرَابَيْنِ كُنَّا نَصْنَعُهُمَا بِالْيَمَنِ اَلْبِتْعِ وَهُوَ مِنَ الْعَسَلِ يُنْبَذُ حَتّٰى يَشْتَدَّ وَالْمِزْرِ وَهُوَ مِنَ الذُّرَةِ وَالشَّعِيْرِ يُنْبَذُ حَتّٰى يَشْتَدَّ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَنْهٰى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ اَسْكَرَ عَنِ الصَّلٰوةِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ **ترجمہ** ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمکو دو شرابوں سے متعلق ارشاد فرمایے جو ہم یمن میں بناتے تھے (ایک تو) بتع ہے جو شہد کی شراب ہے شہد کا نبیذ[۵] بنایا جاتا ہے حتے کہ اس میں جوش پیدا ہو جائے اور (دوسری) مزر ہے جو جوار اور جو کی شراب ہے انکا نبیذ بنایا جاتا ہے حتے کہ اس میں جوش پیدا ہو جائے تو آپنے فرمایا کہ میں ہر نشہ لانیوالی شراب سے منع کرتا ہوں جو نماز سے باز رکھے بجز ترمذی کے پانچوں اسکے راوی ہیں

(۳) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى عَلَيْهِ عَنِ الْاَشْرِبَةِ قَالَ اجْتَنِبْ كُلَّ مُسْكِرٍ يَنِشُّ قَلِيْلُهُ وَكَثِيْرُهُ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ يَنِشُّ اَيْ يَغْلِيْ **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شرابوں کے متعلق دریافت کیا تو آپنے فرمایا کہ ہر نشہ لانیوالی چیز سے پرہیز کرو قلیل ہو یا کثیر۔ نسائی اسکے راوی ہیں

(۴) **وَعَنِ** ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْكُوْبَةِ وَالْغُبَيْرَاءِ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ قِيْلَ الْغُبَيْرَاءُ السُّكُرْكَةُ تُعْمَلُ مِنَ الذُّرَةِ شَرَابٌ تَعْمَلُهُ الْحَبَشَةُ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اَلْكُوْبَةُ طَبْلٌ صَغِيْرٌ مُخْتَصَرٌ ذُوْ رَاْسَيْنِ **ترجمہ** ابن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب اور جوئے اور کوبہ اور غبیراء سے منع فرمایا اور آپنے فرمایا کہ ہر نشہ والی چیز حرام ہے کہا جاتا ہے کہ غبیراء جوار کی شراب ہے جو حبشی لوگ بناتے ہیں ابوداود اسکے راوی ہیں۔ کوبہ دو رخہ باجہ[۶]

---

[۱] کہ جائز ہے یا ناجائز ۱۲ [۲] کسی چیز سے تیار کی جائے شہد سے بنائی جائے یا کسی اور چیز سے [۳] سولہ رطل کا ایک فرق ہوتا ہے [۴] جس کے ایک فرق پینے سے نشہ ہو ۱۲ [۵] یعنی شہد میں پانی ڈالکر رکھ دیا جاتا ہے حتے کہ دو تین روز میں اس میں جوش پیدا ہو جاتا ہے اسمیں نشہ پیدا ہو جاتا ہے اور یہ جوش بلحاظ موسم کے دیر میں اور بہت جلد پیدا ہو جاتا ہے ۱۲ [۶] ڈھولک وغیرہ ۱۲

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ تَحْرِیْمِ الْمُسْکِرِ وَذَمِّ شَارِبِہٖ

دوسری فصل

نشہ لانے والی شے کی حرمت اور اس کے پینے والے کی برائی کے بیان مین

(۱) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ وَکُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا وَمَاتَ وَھُوَ یُدْمِنُھَا لَمْ یَتُبْ مِنْھَا لَمْ یَشْرَبْھَا فِی الْاٰخِرَۃِ۔ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ قَالَ الْخَطَّابِیُّ مَعْنٰی لَمْ یَشْرَبْھَا فِی الْاٰخِرَۃِ لَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّۃَ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نشہ والی چیز خمر (شراب) ہے اور ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے اور جس شخص نے دنیا مین شراب پیا اور ہمیشہ پیتا رہا اور اسی حالت مین مرگیا اور اس نے شراب خواری سے توبہ نہ کی وہ آخرت مین شراب[۱] نہ پیے گا۔ چھیون اسکے راوی ہین۔ خطابی کہتے ہین کہ آخرت مین شراب نہ پیوے گا اس کے معنے یہ ہین کہ وہ جنت مین داخل نہ ہوگا

(۲) **وَعَنْہُ** اَنَّ عُمَرَ قَالَ عَلٰی مِنْبَرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اَمَّا بَعْدُ اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّہٗ نَزَلَ تَحْرِیْمُ الْخَمْرِ وَھِیَ مِنْ خَمْسَۃٍ مِنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَۃِ وَالشَّعِیْرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر (کھڑے ہوکر) فرمایا کہ اما بعد اے لوگو جب شراب کی حرمت نازل ہوئی پانچ چیزون کی شراب بنتی تہی۔ انگور کی اور کہجور کی اور شہد کی اور گیہون کی اور جو کی۔ اور خمر وہ ہے جو عقل کو ڈھانپ[۲] لیوے۔ پانچون اس کے راوی ہین۔

(۳) **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ اِنَّ عَلَی اللّٰہِ عَھْدًا لِمَنْ شَرِبَ السُّکْرَ اَنْ یَّسْقِیَہٗ مِنْ طِیْنَۃِ الْخَبَالِ قِیْلَ وَمَا طِیْنَۃُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ اَھْلِ النَّارِ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ **ترجمہ** جابر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالی نے اس شخص کے لیے عہد کیا ہے کہ جو کسی نشہ لانیوالی چیز کو پیوے کہ اسکو طینۃ الخبال (آخرت مین) پلائیگا عرض کیا گیا کہ طینۃ الخبال کیا چیز ہے آپنے فرمایا کہ دوزخیون کا لیواور پیپ[۳] ہے مسلم اور نسائی اسکے راوی ہین۔

(۴) **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ لَعَنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ فِی الْخَمْرِ عَشَرَۃً عَاصِرَھَا وَمُعْتَصِرَھَا وَشَارِبَھَا وَسَاقِیَھَا وَحَامِلَھَا وَالْمَحْمُوْلَۃَ اِلَیْہِ وَبَائِعَھَا وَمُبْتَاعَھَا وَوَاھِبَھَا وَاٰکِلَ ثَمَنِھَا اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** انس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شراب مین دس اشخاص پر لعنت فرمائی اس کے بنانیوالے پر اور بنوانے والے پر اور پینے والے پر اور پلانے والے پر اور اٹھا کر لیجانے والے پر اور جس کے پاس اٹھا کر لیجائین اس پر اور اسکے بیچنے والے پر اور خرید کرنے والے پر اور ہبہ کرنیوالے پر اور اسکی قیمت کہانے والے پر۔ ترمذی اسکے راوی ہین

---

[۱] اس لیئے کہ آخرت میں جنت ہی مین شراب ہوگی ۱۲ [۲] یعنے عقل کو زائل کردے اور بیعقل کی حرکات اس سے ظاہر ہونے لگین ۱۲ [۳] یعنے جو شخص دنیا مین شراب پیے گا آخرت مین خدا تعالے اسکو دوزخیون کا پسینہ پلائیگا خدا تعالی مسلمانون کو اس بری بلا سے محفوظ رکھے ۱۲

(۵) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ مَا اُبَالِیْ شَرِبْتُ الْخَمْرَ اَوْعَبَدْتُ هٰذِهِ السَّارِیَةَ دُوْنَ اللّٰهِ اَخْرَجَهُ النَّسَآئِیُّ ترجمہ ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ وہ کہتے تھے کہ مین اسکی پروا نہین کرتا کہ مین شراب پیون یا سوا خدا کے اس ستون کی عبادت کرون (یعنے شراب پینا اور غیر اللہ کو پوجنا دونون برابر ہے)[1] نسائی اسکے راوی ہین

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِیْ تَحْرِیْمِهَا وَمَرَاتِبِهَا

تیسری فصل

شراب کی حرمت اور اسکے بیان مین کہ شراب اکسے چیزکی ہوتی ہے

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ بِعَیْنِهَا قَلِیْلُهَا وَکَثِیْرُهَا وَمَا سَکَرَ مِنْ کُلِّ شَرَابٍ اَخْرَجَهُ النَّسَآئِیُّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی کہ انہون نے فرمایا کہ شراب بذاتہ حرام ہے قلیل اور کثیر اور جس قسم کی شراب نشہ لانیوالی ہو سب حرام ہے[2] نسائی اسکے راوی ہین

(۲) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْعِنَبِ خَمْرًا وَاِنَّ مِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَاِنَّ مِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا وَاِنَّ مِنَ الْبُرِّ خَمْرًا وَاِنَّ مِنَ الشَّعِیْرِ خَمْرًا وَاَنَا اَنْهٰکُمْ عَنْ کُلِّ مُسْکِرٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شراب انگور کی ہوتی ہے اور کھجور کی ہوتی ہے اور شہد کی ہوتی ہے اور گیہون کی ہوتی ہے اور جو کی ہوتی ہے اور مین تمکو ہر نشہ لانیوالی شراب سے منع کرتا ہون ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین

(۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اکثر شراب انہین درختون کی شراب بنتی ہے کھجور اور انگور کی بجز بخاری کے پانچون اسکے راوی ہین

(۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ نَزَلَ تَحْرِیْمُ الْخَمْرِ وَاِنَّ بِالْمَدِیْنَةِ یَوْمَئِذٍ خَمْسَةَ اَشْرِبَةٍ مَا فِیْهَا شَرَابُ الْعِنَبِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہو وہ کہتے ہین کہ شراب کی حرمت نازل ہوئی اور اسوقت مدینہ مین پانچ قسم کی شرابین رائج تھین جن مین انگور کی شراب نہ تھی بخاری اسکے راوی ہین

(۵) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یُعَرِّضُ بِالْخَمْرِ فَمَنْ کَانَ عِنْدَهٗ شَیْءٌ مِنْهَا فَلْیَبِعْهَا وَلْیَنْتَفِعْ بِهَا فَمَا لَبِثْنَا اِلَّا یَسِیْرًا حَتّٰی قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی حَرَّمَ الْخَمْرَ فَمَنْ اَدْرَکَتْهُ هٰذِهِ الْاٰیَةُ وَعِنْدَهٗ مِنْهَا شَیْءٌ فَلَا یَشْرَبْهَا وَلَا یَبِعْهَا وَلَا یَنْتَفِعْ بِهَا فَاسْتَقْبَلَ النَّاسُ بِمَا عِنْدَهُمْ مِنْهَا طُرُقَ الْمَدِیْنَةِ فَسَفَکُوْهَا اَخْرَجَهُ

---

[1] یعنی شرک اور شراب خواری دونون برابر ہین [2] کوئی تمیز قلیل وکثیر اور کسی قسم کی نہین ہے پس ہر نشہ لانیوالی شراب حرام ہے کسی چیز کی ہو کسی مقدار مین ہو کسی چیز مین کسی قسم کی تخصیص نہین کرتا کہ نشہ اگر خمر انگور کی ہو تو حرام ہے اور وغیرہ کی تمیم ہو جاوے تخصیص باقی نہ رہے اور سیندہی اور گڑ وغیرہ کی شراب جو ہندوستان مین بنتی ہو وہ

مسلم ترجمہ ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداتعالی شراب (کی حرمت کے بارہ) میں اشارہ فرماتا ہے[1] پس جس شخص کے پاس کچھ شراب ہو اسکو بیچ ڈالنا چاہیے اور اسکی قیمت سے اسکو نفع اٹھالینا چاہیے اسکے بعد تھوڑے ہی روز گزرے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداتعالی نے شراب کو حرام کردیا پس جس شخص کے پاس یہ آیت (تحریم) پہونچ جائے اور اسکے پاس کچھ شراب ہو تو نہ اسکو پینا چاہیے اور نہ اسکو بیچکر اس کی قیمت سے نفع اٹھانا چاہیے[2] تب جن لوگوں کے پاس شراب تھی وہ مدینہ کے رستوں پر لائے اور وہاں بہادیا مسلم اسکے راوی ہیں

(۶) وَعَنِ الحَسَنِ بنِ عَلِیٍّ عَن اَبِیہِ قَالَ کَانَ لِی شَارِفٌ مِن نَصِیبِی یَومَ بَدرٍ وَاَعطَانِی رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ شَارِفًا مِنَ الخُمُسِ فَبَینَا شَارِفَایَ مُنَاخَتَانِ اِلَی حُجرَۃِ رَجُلٍ مِنَ الاَنصَارِ رَجَعتُ فَاِذَا شَارِفَایَ قَد جُبَّت اَسنِمَتُهُمَا وَبُقِرَت خَوَاصِرُهُمَا وَاُخِذَ مِن اَکبَادِهِمَا فَلَم اَملِک عَینَیَّ حِینَ رَاَیتُ ذٰلِکَ المَنظَرَ فَقُلتُ مَن فَعَلَ هٰذَا قَالُوا فَعَلَہُ حَمزَۃُ وَهُوَ فِی هٰذَا البَیتِ فِی شَربٍ مِنَ الاَنصَارِ غَنَّتهُ قَینَۃٌ فَقَالَت فِی غِنَائِهَا شعر اَلَا یَا حَمزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ + وَهُنَّ مُعَقَّلَاتٌ بِالفِنَاءِ + ضَعِ السِّکِّینَ فِی اللَّبَّاتِ مِنهَا + وَعَجِّل مِن قَدِیدٍ اَو شِوَاءِ + فَوَثَبَ حَمزَۃُ اِلَی السَّیفِ فَاَجَبَّ اَسنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ بُطُونَهُمَا وَاَخَذَ مِن اَکبَادِهِمَا قَالَ فَانطَلَقتُ فَدَخَلتُ عَلَی رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَعِندَہُ زَیدُ ابنُ حَارِثَۃَ فَعَرَفَ فِی وَجهِی الَّذِی لَقِیتُ فَقَالَ مَا لَکَ فَقُلتُ یَا رَسُولَ اللہِ مَا رَاَیتُ کَالیَومِ عَدَا حَمزَۃُ عَلَی نَاقَتَیَّ فَاَجَبَّ اَسنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَهَا هُوَ ذَا فِی البَیتِ مَعَہُ شَربٌ فَدَعَا صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ بِرِدَائِہِ فَارتَدَی ثُمَّ انطَلَقَ یَمشِی وَاتَّبَعتُہُ حَتَّی جَاءَ البَیتَ فَاستَاذَنَ فَاُذِنَ لَہُ فَاِذَا هُم شَربٌ فَطَفِقَ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَلُومُ حَمزَۃَ فِی فِعلِہِ فَاِذَا حَمزَۃُ ثَمِلٌ مُحمَرَّۃٌ عَینَاہُ فَنَظَرَ اِلَی رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ ثُمَّ قَالَ وَهَل اَنتُم اِلَّا عَبِیدٌ لِاَبِی فَعَرَفَ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَنَّہُ قَد ثَمِلَ فَنَکَصَ عَلَی عَقِبَیہِ حَتَّی خَرَجَ وَخَرَجنَا مَعَہُ وَذٰلِکَ قَبلَ تَحرِیمِ الخَمرِ اَخرَجَہُ الشَّیخَانِ وَاَبُو دَاؤدَ وَلَیسَ عِندَهُم مِنَ الشِّعرِ اِلَّا نِصفُ البَیتِ الاَوَّلِ وَاللہُ اَعلَمُ الشَّارِفُ النَّاقَۃُ المُسِنَّۃُ الکَبِیرَۃُ وَالنِّوَاءُ السِّمَانُ وَالجَبُّ القَطعُ وَالبَقرُ شَقُّ البَطنِ وَالشَّربُ بِفَتحِ الشِّینِ وَسُکُونِ الرَّاءِ الجَمَاعَۃُ الَّذِینَ یَشرَبُونَ الخَمرَ وَالثَّمِلُ الشَّارِبُ اِذَا اَخَذَت مِنہُ الخَمرُ فَتَغَیَّرَ وَنَکَصَ عَلَی عَقِبَیہِ رَجَعَ اِلَی وَرَائِہِ مَاشِیًا ترجمہ حسن بن علیؓ اپنے والد حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک اونٹنی تھی جو جنگ بدر کے دن میرے حصہ میں آئی تھی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خمس میں سے بھی ایک اونٹنی مجھے مرحمت فرمائی تھی سو جس حالت میں کہ میری دونوں اونٹنیاں کسی انصاری شخص کے حجرہ کے پہلو میں بیٹھی ہوئی تھیں میں نے جو (آکر) دیکھا تو میرے دونوں اونٹنیوں کی کوہان کٹی ہوئی ہیں

---

[1] یعنے ضمنے بعض آیات ایسی نازل فرمائی ہیں جن سے اشارۃً معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ شراب حرام ہو جائیگی جیسا کہ یسالونک عن الخمر والمیسر آخر تک اور لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکاری سے ظاہر ہے پہلی آیت میں تو خدا نے یہ بتلادیا کہ شراب میں بنسبت نفع کے ضرر بہت زیادہ ہے اور دوسری آیت میں یہ بتلایا کہ بحالت نشہ نماز نہیں پڑھنی چاہیے جو ضرور آئندہ اسکی حرمت کی جانب اشارہ کرنیکے لیے کافی ثبوت ہے ۱۲ [2] ورنہ آئندہ اس سے ہر قسم کا نفع اٹھانا جائز نہ ہوگا ۱۲

اور انکی کوکھین پہٹی ہوئی ہین اور ان کے کلیجہ نکال لیے گئے ہین جب مینے ایسا واقعہ دیکھا تو مجھے اپنی آنکھون پر قابو نہ رہا بے اختیار آنسو نکل پڑے) مینے پوچھا کہ کس شخص نے ایسا کیا لوگون نے کہا کہ حمزہ نے کیا جو اسی گھر مین انصار کے شراب خوار جماعت کے ساتھ شراب پی رہے ہین کسی گانیوالی لونڈی نے انکو یہ گا کر سنایا تھا۔ خبردار ہو اے حمزہ موٹی اونٹنی کے واسطے + جو صحن مین بندھی ہوئی ہین + انکی گردنون پر چھری پہلاؤ + اور جلدی سے ذبح کر اور بھونکر لاؤ + تو جب حمزہؓ تلوار لیکر اٹھے اور اُن دونون کے کوہان کاٹ ڈالے اور انکے پیٹ چاک کر ڈالے اور ان کے کلیجہ نکال لیے (یہ سنکر مین وہان سے) چلا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچا اور آپکے پاس زید بن حارثہ تھے تو آپنے میرے چہرہ ہی سے میرے رنج و ملال کو پہچان لیا پھر آپنے فرمایا کہ تم کو کیا ہوا مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آج کے دن کی طرح کی مصیبت کا مینے نہین دیکھا حمزہ نے میری اونٹنیون پر ظلم کیا انکے کوہان کاٹ ڈالے انکی کوکھین پہاڑ ڈالین اور یہ وہ اسی گھر مین انکے ساتھ چند شراب خوار ہین آپنے اپنی چادر منگوا کر اوڑہی پھر آپ پیادہ چلے اور میں اور زید آپکے پیچھے چلے یہانتک کہ آپ اس گھر پر پہونچے جہان حمزہ تھے) تو آپنے اجازت چاہی تو آپ کو اجازت ملی تو آپنے دیکھا کہ سب شراب پیے ہوئے ہین تو آپنے حمزہ کو ان کے فعل کی بابت ملامت کرنی شروع کی حمزہؓ تو نشہ مین چور تھے اور ان کی دونو آنکھین سرخ تھین تو حمزہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیچے سے اوپر تک دیکھا پھر کہا کہ تم ہو کون میرے باپ کے غلام تو ہو تو آپنے سمجھ لیا کہ وہ نشہ مین چور ہین تو آپ اپنے پاؤن واپس ہوئے حتے کہ آپ وہان سے باہر نکل آئے اور ہم بھی آپکے پاس چلے آئے۔ اور یہ واقعہ شراب کے حرام ہونے سے قبل کا ہے شیخین اور ابوداؤد اسکے راوی ہین اور سب نے ان اشعار کا صرف اول مصرع بیان کیا ہے

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِيمَا يَحِلُّ مِنَ الْاَنْبِذَةِ وَمَا يَحْرُمُ

چوتھی فصل

اس کے بیان مین کہ نبیذون مین کس قسم کی نبیذ حلال ہے اور کس قسم کی نبیذ حرام ہے

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا سَرَّهُ اَنْ يُحَرِّمَ اِنْ كَانَ مُحَرِّمًا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَلْيُحَرِّمِ النَّبِيذَ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ لَهُ قَيْسُ بْنُ وَهْبٍ اِنَّ لِي جُرَيْرَةً اَنْتَبِذُ فِيهَا حَتّٰى اِذَا غَلَا وَسَكَنَ شَرِبْتُهُ قَالَ مُذْ كَمْ هٰذَا شَرَابُكَ قَالَ مُنْذُ عِشْرِيْنَ سَنَةً قَالَ طَالَ مَا تَرَوَّتْ عُرُوقُكَ مِنَ الْخُبْثِ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہون نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ اچھا معلوم ہو کہ وہ حرام سمجھے اگر وہ حرام کی گئی ہے جسکو خدا نے حرام کیا ہے تو وہ شخص نبیذ کو حرام سمجھے اور ایک روایت مین ہے کہ قیس بن وہب نے ابن عباسؓ سے کہا کہ میرے پاس ایک ٹھلیا ہے جس مین مین نبیذ بناتا ہون تا آنکہ جب اس مین جوش آکر بیٹھ جاتا ہے تو مین اسکو پی لیتا ہون انہون نے پوچھا کہ تم کتنے روز سے یہ پیتے ہو قیس نے کہا

لہ یہ رسول اللہ صلعم کے چچا سید الشہدا حمزہ ہین کہ اسوقت شراب حرام نہین ہوئی تھی سہ اندھا نے کی مٹی کہ وہ نبیذ جس مین جوش اور تیزی پیدا ہوگئی اور اس مین نشہ پیدا ہو گیا ہو

بیس برس سے تو ابن عباسؓ نے فرمایا کہ بہت عرصہ تک خبیث چیز سے تمہاری رگین سیراب ہوتی رہین ۔نسائی اسکے راوی ہین

(۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَلَمَّا عَلِمْتُ قُدُوْمَهٗ تَحَيَّنْتُ وُصُوْلَهٗ بِنَبِيْذٍ صَنَعْتُهٗ فِيْ نَاءٍ اَتَيْتُهٗ بِهٖ فَاِذَا هُوَ يَنِشُّ وَيَغْلِيْ فَقَالَ اضْرِبْ بِهِ الْحَائِطَ فَاِنَّ هٰذَا شَرَابُ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِاللهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر مین تھے جب مجھ آپ کی واپسی کی خبر ہوئی تو مین آپ کی تشریف آوری کا منتظر رہا نبیذ کی وجہ سے جو بینے کدو کے تونبہ مین تیار کیا تھا جب آپ تشریف لائے تو مین وہ نبیذ آپ پاس لیکر آیا تو وہ جوش مار رہا تھا تو آپنے فرمایا کہ اسکو دیوار پر پھینکدو اسلیے کہ یہ ایسے شخص کے پینے کی چیز ہے جو اللہ اور قیامت پر ایمان نہ رکھتا ہو۔ ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین ۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ فِيْهِ نَبِيْذٌ فَرَفَعَهٗ اِلٰى فِيْهِ فَوَجَدَهٗ شَدِيْدًا فَرَدَّهٗ فَقَالَ رَجُلٌ اَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ عَلَيَّ بِالرَّجُلِ فَاَخَذَ مِنْهُ الْقَدَحَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهٗ عَلَيْهِ ثُمَّ رَفَعَهٗ اِلٰى فِيْهِ فَقَطَّبَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ اَيْضًا فَصَبَّهٗ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ اِذَا اغْتَلَمَتْ عَلَيْكُمْ هٰذِهِ الْاَوْعِيَةُ فَاكْسِرُوْا مُتُوْنَهَا بِالْمَاءِ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ وَقَالَ هٰذَا الْحَدِيْثُ لَيْسَ بِالْمَشْهُوْرِ وَلَا يُحْتَجُّ بِهٖ قَطَّبَ وَجْهَهٗ اِذَا عَبَسَ وَجَمَعَ جِلْدَتَهٗ مِنْ شَيْءٍ كَرِهَهٗ وَاغْتَلَمَتْ اِشْتَدَّتْ وَاضْطَرَبَتْ وَذٰلِكَ عِنْدَ الْغَلَيَانِ **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ایک برتن لیکر آیا جس مین نبیذ تھی جب آپنے اسکو منہ سے لگایا تو اس مین تیزی معلوم ہوئی تو آپنے اس شخص کو وہ نبیذ واپس دیدی تو کسی شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا یہ حرام ہے تو آپنے فرمایا کہ اس شخص کو میرے پاس لاؤ جب وہ شخص آیا تو آپنے اس کے ہاتھ سے پیالہ لیا پھر آپنے پانی منگوا کر اس مین ڈالا پھر آپنے اسکو اٹھا کر منہ سے لگایا تو آپنے منہ بنایا پھر آپنے اور پانی منگوا کر اس مین ڈالا پھر آپنے فرمایا کہ جب ان برتنون مین نبیذ جوش کھانے لگے تو تم اسکی قوت کو پانی سے توڑ ڈالو۔ نسائی اسکے راوی ہین اور بیان کیا ہے کہ یہ حدیث مشہور نہین ہے اور نا قابل استدلال ہے ۔قطب وجہہ کے یہ معنے ہین کہ جب کوئی چیز ناپسند ہو تو منہ بناتے ہین اور چہرہ کی کھال کو جمع کر لینے مین اور جسے پیشانی پر شکن پڑجاتے ہین ، واغتلمت جب اس مین تیزی آجاوے اور مضطرب ہونے لگے اور یہ جوش کے وقت ہوتا ہے ۔

(۴) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُدْوَةً فِيْ سِقَاءٍ فَيَشْرَبُهٗ عَشِيَّةً وَعَشِيَّةً فَيَشْرَبُهٗ غُدْوَةً قَالَتْ وَكُنَّا نَغْسِلُ السِّقَاءَ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً مَرَّتَيْنِ فِيْ يَوْمٍ اَخْرَجَهٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے صبح کو ایک مشکیزہ مین نبیذ بناتے تھے تو اس کو آپ شام کو پی لیتے تھے اور شام کو تیار کرتے تھے تو صبح کو آپ پی لیتے تھے اور ہم مشکیزہ کو صبح و شام دن مین دو دفعہ دہوتے تھے اصحاب سنن اسکے راوی ہین

لہ یعنی ایسے جوش نمارہا ہے نبیذ کا پینا ناجائز ہے ته انکے واسطے کہ آپکے تشریف لانے پر آپ کو پلاؤن گا سه کافر ہو کہ اور وہ پھر چلا گیا شه جو نبیذ لایا تھا هه یعنی اسکے جوش کو پانی سے کمزور کردو ته یعنی ازواج مطہرات

(۵) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا نَنْقَعُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّبِيبَ فَيَشْرَبُهُ الْيَوْمَ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ إِلَى مَسَاءِ الثَّالِثَةِ ثُمَّ يَأْمُرُ بِهِ فَيُسْقَى أَوْ يُهَرَاقُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے منقے بھگو دیتے تھے تو آپ اُس دن پیتے تھے اور اسکے دوسرے دن پیتے تھے اور پھر تیسرے دن کی شام تک پیتے تھے پھر آپ حکم دیتے تو کسی کو پلا دیا جاتا یا پھینکدیا جاتا[ا] مسلم ابوداود۔ نسائی اسکے راوی ہین

(۶) **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُخْلَطَ الزَّبِيبُ وَالتَّمْرُ وَالْبُسْرُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا وَقَالَ لَا تَنْبِذُوا الزَّبِيبَ وَالتَّمْرَ جَمِيعًا وَلَا الرُّطَبَ وَالْبُسْرَ جَمِيعًا أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ **ترجمہ** جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک انگور اور خشک کھجور دونون کو اکٹھے ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا اور گدری کھجور اور خشک کھجور دونون کو اکٹھے ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا اور آپ نے فرمایا کہ خشک انگور اور خشک کھجور دونون کو اکٹھے ملا کر نبیذ * پانچون اسکے راوی ہین

(۷) **وَعَنْ** أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيعًا وَلَا تَنْبِذُوا الرُّطَبَ وَالزَّبِيبَ جَمِيعًا وَلَكِنِ انْبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حِدَتِهِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَمَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** ابوقتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گدری اور پختہ کھجور دونون کو اکٹھے ملا کر نبیذ مت بناؤ اور پختہ کھجور اور خشک انگور دونون کو اکٹھے ملا کر نبیذ مت بناؤ بلکہ ہر ایک کو علیحدہ نبیذ بناؤ مسلم۔ مالک۔ ابوداؤد۔ نسائی اسکے راوی ہین

(۸) **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُخْلَطَ الزَّهْوُ وَالتَّمْرُ ثُمَّ يُشْرَبَ وَكَانَ عَامَّةَ خُمُورِهِمْ حِينَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ گدری اور خشک کھجور دونون کو ملایا جائے (اور اسکو بھگو کر اسکا نبیذ بنایا جائے) پھر وہ پیا جائے اور انکی عام طور پر یہی شراب تھی جبکہ شراب حرام ہوئی[۳] مسلم اور نسائی اسکے راوی ہین

(۹) **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَعِكْرِمَةَ أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ الْبُسْرَ وَحْدَهُ وَيَأْخُذَانِ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ **ترجمہ** جابر بن زید اور عکرمہ سے روایت ہے کہ یہ دونون صرف گدری کھجور کے نبیذ کو ناپسند کرتے[۴] تھے اور یہ دونون اسکو ابن عباسؓ سے نقل کرتے تھے[۵]۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین

(۱۰) **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَبِيبًا فَنُلْقِي فِيهِ تَمْرًا أَوْ فِي أُخْرَى كُنْتُ آخُذُ قَبْضَةً مِنْ زَبِيبٍ وَقَبْضَةً مِنْ تَمْرٍ فَأُلْقِيهِ فِي إِنَاءٍ فَأَمْرُسُهُ ثُمَّ أَسْقِيهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے خشک انگور کا نبیذ بناتے تھے اور اس مین خشک کھجور

[illegible]

---

[۱] جس دن بھگویا جاتا تھا [۲] اگر اس مین نشہ پیدا نہ ہوتا تو کسی اور کو آپ کے حکم سے پلا دیا جاتا اور اگر نشہ پیدا ہوجاتا تو پھینک دیا جاتا [۳] یعنی عرب کے لوگ اس زمانہ مین جب کہ شراب حرام ہوئی گدری اور خشک کھجور کو ملا کر اس کی شراب پیتے تھے اور ان مین سے ایک دوسرے کے ساتھ ملانے سے اس غرض سے آپ نے منع فرمایا کہ ملانے میں بعجلت ان مین نشہ پیدا ہو جاتا ہے [۴] یعنے اسکے ساتھ خشک کھجور یا کوئی اور چیز شریک نہ کیجائے صرف گدری کھجور ہی کی نبیذ کو ناپسند کرتے تھے خشک کھجور کے ساتھ کسی چیز کو شامل کرنے کو ضروری خیال کرتے تھے۔ [۵] کہ ابن عباس نے ایسے ہی فرمایا"

بھی ڈالدیتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ میں ایک مٹھی خشک انگور اور ایک مٹھی خشک کھجور لیکر ایک برتن میں ڈالدیتا تھا اور اُس کو بھگو دیتی تھی پھر اسکو ہاتھوں سے ملکر صاف کرکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پلا دیتی تھا ابوداؤد اسکے راوی ہیں

(۱۱) **وَعَنْ** سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ قَرَأْتُ كِتَابَ عُمَرَ إِلَى أَبِي مُوسَى أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ قَدِمَ عَلَيَّ عِيْرٌ مِنَ الشَّامِ تَحْمِلُ شَرَابًا غَلِيظًا أَسْوَدَ كَطِلَاءِ الْإِبِلِ وَإِنِّي سَأَلْتُهُمْ عَلَى كَمْ تَطْبُخُونَهُ عَلَى الثُّلُثَيْنِ ذَهَبَ ثُلُثَاهُ الْأَخْبَثَانِ ثُلُثٌ بِرِيحِهِ وَثُلُثٌ بِبَغْيِهِ فَمُرْ مَنْ قِبَلَكَ يَشْرَبُونَهُ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْخَطْمِيُّ كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ أَمَّا بَعْدُ فَاطْبُخُوا شَرَابَكُمْ حَتَّى يَذْهَبَ مِنْهُ نَصِيبُ الشَّيْطَانِ فَإِنَّ لَهُ اثْنَيْنِ وَلَكُمْ وَاحِدٌ وَالْمُرَادُ بِبَغْيِهِ أَذَاهُ وَشِدَّتُهُ **ترجمہ** سوید بن غفلہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ کی تحریر پڑھی جو انہوں نے ابوموسی کو بھیجی تھی اور جس میں لکھا تھا **اما بعد** میرے پاس شام سے ایک قافلہ آیا جنکے پاس ایک گاڑھی کالی شراب تھی جیسے کہ اونٹ کے لگانے کا طلا (تیل) ہوتا ہے میں نے ان سے پوچھا کہ تم اسکو کتنا پکاتے ہو تو انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ اسکے دو ثلث (جلنے تک) پکاتے ہیں پس جبکہ اسکے دو ثلث برے اور خبیث جل جائیں[۱] (جل جائیں) ایک ثلث[۲] اسکی بدبو کا اور ایک ثلث اسکی سُرعت اور تیزی کا پس تم اپنے طرف کے لوگوں کو اسکے پینے کا حکم دو۔ نسائی اسکے راوی ہیں اور نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ بن یزید خطمی نے کہا کہ حضرت عمرؓ نے ہمکو یہ لکھ بھیجا **اما بعد** تم اپنی شراب کو پکایا کرو تاآنکہ اس میں سے شیطان کا حصہ جلا جائے[۳] اس لیے کہ شیطان کے دو حصہ ہیں اور تمہارا ایک حصہ ہے۔

(۱۲) **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْعَصِيرِ فَقَالَ اشْرَبْهُ مَا كَانَ طَرِيًّا قَالَ إِنِّي أَطْبُخُهُ وَفِي نَفْسِي مِنْهُ شَيْءٌ فَقَالَ أَكُنْتَ شَارِبَهُ قَبْلَ أَنْ تَطْبُخَهُ قَالَ لَا قَالَ فَالنَّارُ لَا تُحِلُّ شَيْئًا حُرِّمَ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ان سے کسی شخص نے شیرہ کے بارہ میں پوچھا[۴] انہوں نے فرمایا کہ پیو جو تازہ[۵] ہو تو اس شخص نے کہا کہ میں شراب کو پکاتا ہوں[۶] لیکن اس سے میرے دل میں شبہ رہتا ہے تو ابن عباسؓ نے فرمایا کہ کیا تم پکانے سے قبل اسکو پیتے ہو اس نے کہا کہ نہیں تو انہوں نے فرمایا کہ پھر آگ کسی شے کو حلال نہیں کرسکتی[۷] نسائی اسکے راوی ہیں

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِي الظُّرُوفِ وَمَا يَحِلُّ مِنْهَا وَمَا يَحْرُمُ

پانچویں فصل

برتنوں کے بیان میں کہ ان میں کن کا استعمال جائز ہے اور کن کا ناجائز

---

[۱] یعنے جل جائیں [۲] پس نبیذ کو پکا کر دو حصہ جلا دیا اور جب ایک ثلث باقی رہے تب اتار لیجائے پیاس بجھنے کے لیے جس میں بو پیدا ہوگئی ہو اور کسیقدر تیزی آگئی ہو لیکن ہنوز نشہ نہ پیدا ہوا ہو تو اس دو حصہ جلانے سے اسکی بو اور تیزی دفع ہو جائیگی۔۔ فافہم [۳] کہ اسکا پینا جائز ہے یا نہیں [۴] باسی مت پیو [۵] یعنے پکا کر اسکے دو حصہ جلا دیتا ہوں لیکن اسکے پینے میں طبیعت کو کھٹکا ہوتا ہے [۶] یعنے شراب پکانے سے جائز نہیں ہو سکتی ۱۲

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ نَهٰى عَنِ الْحَنْتَمِ وَهِیَ الْجَرَّةُ وَعَنِ الدُّبَّاءِ وَهِیَ الْقَرْعَةُ وَعَنِ الْمُزَفَّتِ وَهُوَ الْمُقَيَّرُ وَعَنِ النَّقِيْرِ وَهِیَ النَّخْلَةُ تُنْسَجُ نَسْجًا وَتُنْقَرُ نَقْرًا وَاَمَرَ اَنْ يُّنْتَبَذَ فِی الْاَسْقِيَةِ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا اور تونبے اور روغنی برتن میں نبیذ (بنا کر پینے سے) منع فرمایا بجز بخاری کے چھیوں اسکے راوی ہیں۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ آپنے حنتم یعنے ٹھلیا اور دبا یعنے تونبے اور مزفت یعنے روغنی مرتبان اور نقیر یعنے کھجور کی لکڑی کو چھیل چھالکر اسکو کرید کر جو برتن بنایا جائے (ان سب میں نبیذ بنا کر پینے) سے منع فرمایا اور آپنے حکم دیا کہ مشکیزوں میں نبیذ بنائی جاوے۔

(۲) وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوْفِ فَاشْرَبُوْا فِیْ كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ اَنْ لَّا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ ترجمہ بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے چند برتنوں کے استعمال سے تمکو منع کیا تھا[۱]۔ اب تم جس برتن میں چاہو نبیذ بناؤ۔ سوا بجز اسکے کہ نشہ لانے والی چیز مت پیو بجز بخاری کے پانچوں اس کے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ السَّادِسُ فِیْ لَوَاحِقِ الْبَابِ

چھٹی فصل

ایسے امور کے بیان میں جو اس باب سے متعلق اور ملحق ہیں

(۱) عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ اَنْ يُّتَّخَذَ خَلًّا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے سرکہ بنانے سے منع فرمایا مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَّلَبَنٍ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ الْمَلَكُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ وَلَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ اَخْرَجَهُ النَّسَائِیُّ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج میں دو پیالہ میرے پاس لائے گئے ایک شراب کا اور دوسرا دودھ کا تو میں نے دودھ کا پیالہ لے لیا تو فرشتے[۲] نے کہا کہ شکر ہے خدا کا جس نے تمکو فطرت کی ہدایت[۳] کی اور اگر آپ شراب کا پیالہ لیتے تو آپ کی امت

[۱] جن برتنوں کے استعمال سے اور ان میں نبیذ بنا کر پینے سے آپنے منع فرمایا وہ ایسے برتن تھے جن میں قبل حرمت شراب شراب پی جاتی تھی اور خاصکر شراب خواری ہی کے واسطے وہ برتن مستعمل تھے جب شراب حرام ہوئی تو آپنے ان برتنوں کے استعمال سے اور اس میں نبیذ بنا کر پینے سے بھی منع فرما دیا تاکہ شراب کے ظروف سے بھی لوگ متنفر ہو جائیں علاوہ اسکے ان برتنوں میں نبیذ بنا کر پینے میں نشہ پیدا ہونے کا بھی خیال تھا اسلیے کہ ان میں خمر کا اثر ضرور باقی ہوگا پھر جب آپنے دیکھا کہ شراب اور اسکے مخصوص ظروف کی نفرت اور حرمت لوگوں کے پورے طور پر ذہن نشین ہو گئی اور ایک عرصہ دراز تک وہ ظروف بیکار پڑے رہنے سے ان میں خمر کا اب کوئی اثر بھی باقی نہ رہا تو پھر آپنے ان کے استعمال اور ان میں نبیذ بنا کر پینے کی اجازت دیدی لیکن پھر بھی یہ تاکید فرما دی کہ مسکر سے احتراز کیا جائے

[۲] یعنے جبریل نے ۱۲ [۳] اسلیے کہ دودھ فطری غذا ہے جس سے انسان وحیوان کی کافی نشو و نما ہوتی ہے ۱۲

گمراہ ہو جاتی۔ نسائی اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَطْيَبِ الشَّرَابِ فَقَالَ الْحُلْوُ الْبَارِدُ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ بہت عمدہ پینے کی کیا چیز ہے تو آپ نے فرمایا جو اشیریں میٹھا اور ٹھنڈا ہو۔ ترمذی اس کے راوی ہین

كِتَابُ الشَّرِكَةِ

شرکت کا بیان

(۱) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى اَنَا ثَالِثُ الشَّرِيكَيْنِ مَا لَمْ يَخُنْ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَاِذَا خَانَهُ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا۔ اَخْرَجَهُ اَبُو دَاوُدَ وَزَادَ رَزِينٌ وَجَاءَ الشَّيْطَانُ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ مین دو شریک اشخاص کا تیسرا (شریک) ہون جب تک ایک شریک اپنے دوسرے شریک کے ساتھ خیانت نہ کرے (اور اسکو نقصان نہ پہونچاے) اور جب ایک دوسرے کو نقصان پہونچائین تو مین ان دونون کے درمیان سے نکل جاتا ہون۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ اور رزین نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ اور شیطان آجاتا ہے۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ اشْتَرَكْتُ اَنَا وَعَمَّارٌ وَسَعْدٌ فِيمَا نُصِيبُ يَوْمَ بَدْرٍ فَجَاءَ سَعْدٌ بِاَسِيرَيْنِ وَلَمْ اَجِئْ اَنَا وَعَمَّارٌ بِشَيْءٍ۔ اَخْرَجَهُ اَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہتے ہین کہ مین اور عمار اور سعد جنگ بدر کے اس مال مین شریک ہوئے جو ہمکو حصہ مین ملے تو سعد دو قیدی لائے اور مین اور عمار کچھ نہین لائے۔ ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین

(۳) وَعَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِشَامٍ وَقَدْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَتْ بِهِ اُمُّهُ زَيْنَبُ بِنْتُ حُمَيْدٍ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ بَايِعْهُ فَقَالَ هُوَ صَغِيرٌ فَمَسَحَ رَاْسَهُ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ فَكَانَ يَخْرُجُ اِذَا اشْتَرَى الطَّعَامَ يَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ فَيَقُولَانِ اَشْرِكْنَا فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ فَيُشْرِكُهُمْ فَرُبَّمَا اَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا اِلَى الْمَنْزِلِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ زہرہ بن معبد اپنے دادا عبداللہ بن ہشام سے روایت کرتے ہین اور (انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا اور انکی والدہ زینب بنت حمید انکو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گئین اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس سے بیعت لیجیے تو آپ نے فرمایا کہ یہ تو چھوٹا بچہ ہے پھر آپ نے انکے سر پر ہاتھ پھیرا اور انکے لیے برکت کی دعا کی اسکے بعد جب عبداللہ بن ہشام (تجارت کی غرض سے) غلہ خرید کرتے تو ابن عمر اور ابن زبیر

سلہ جو تجارت وغیرہ مین شریک ہون ۔ سلہ یعنے جب ایک شریک اپنے دوسرے شریک کے ساتھ خیانت نہ کرے تو خدا تعالی انکی شرکت سے علیحدہ ہو جاتا ہے اور شیطان آجاتا ہے اور ان مین فریب ہو جاتا ہے اور طرح طرح کے فسادات برپا کرتا ہے ۔ سلہ یعنی تقسیم ہم مین باہم مساوی ہوئی ۔ سلہ یعنے عبداللہ بن ہشام نے علیہ وسلم کی والدہ انکو رسول اللہ کی خدمت مین لیگئین ۔ سلہ یعنی اسلام اور احکام کی عود یہ اقرار لیجیے کہ اسکا پابند رہے گا ۔ سلہ اس سے کیا بیعت لون

ان سے ملکر کہتے کہ ہمکو بھی شریک کر وا لیجیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے لیے برکت کی دعا فرمائی ہے[1] تو وہ انکو شریک کر لیتے تھے تو اکثر وقت پوری اونٹ کا بار، انکو نفع مین ملجاتا تھا تو وہ اسکو اپنے فرودگاہ پر بھیجدیتے تھے[2] بخاری اسکے راوی ہین

(۴) وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ أَبِي السَّائِبِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلُوا يُثْنُونَ عَلَيَّ وَيَذْكُرُونَنِي فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِهِ فَقُلْتُ صَدَقْتَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي كُنْتَ شَرِيكِي فَنِعْمَ الشَّرِيكُ كُنْتَ لَا تُدَارِي وَلَا تُمَارِي أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْمُدَارَاةُ الْمُدَافَعَةُ وَالْمُمَارَاةُ الْمُجَادَلَةُ **ترجمہ** سائب ابن ابو السائب سے روایت ہے کہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا تو لوگ میری تعریف کرنے لگے اور میرے تذکرہ کرنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین اسکو تم سب سے زیادہ جانتا ہون[3] تو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے سچ فرمایا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہون آپ میرے شریک تھے[4] تو آپ بہت اچھے شریک تھے نہ کبھی کوئی بکھیڑا کرتے تھے نہ کبھی جھگڑتے تھے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین

كِتَابُ الشِّعْرِ

شعر کا بیان

(۱) عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا وَإِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكَمًا **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض شعر مین[5] حکمت ہوتی ہے۔ بخاری اور ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ اور ابوداؤد کی ایک روایت مین جو ابن عباس سے مروی ہے مذکور ہے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور باتین کرنی[6] شروع کین تو آپ نے فرمایا کہ بعض بیان جادو ہوتا ہے[7] اور بعض شعر حکمت کا ہوتا ہے۔

(۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا حَتَّى يَرِيَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَفِي أُخْرَى لِمُسْلِمٍ عَنِ الْخُدْرِيِّ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ إِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا الشَّيْطَانَ أَوْ أَمْسِكُوا الشَّيْطَانَ وَذَكَرَ نَحْوَهُ الْقَيْحُ الصَّدِيدُ الَّذِي يَسِيلُ مِنَ الدُّمَّلِ وَالْجُرْحِ وَمَعْنَى يَرِيَهُ يَأْكُلُهُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم مین سے کسی کے پیٹ مین پیپ بھری ہو جو اس کے پیٹ کو فاسد کر دے یہ اس کے لیے بہتر ہے

---

[1] پس تمکو ضرور نفع ہوگا جس کی وجہ سے ہمارا بھی فائدہ ہوگا۔ [2] یعنے گھر مین بھیجدیتے تھے۔ [3] تمہاری تعریف کرنے کی ضرورت نہین ہے۔ [4] تجارت مین قبل نبوت۔ [5] یعنے بعض شعر مین حکمت کے مضامین ہوتے ہین جیسا کہ سعدی کے اکثر اشعار حکمت کی باتون سے بھرے ہوئے ہین۔ [6] عمدہ الفاظ مین اچھی باتین تھین۔ [7] یعنے ان مین جادو کا سا اثر ہوتا ہے فوراً انسان مخاطب اس سے متاثر ہو جاتا ہے۔

پر نسبت اسکی کہ اسکے پیٹ مین اشعار بہری ہون بخاری مسلم نسائی کے یا پانچون اسکے راوی ہین ۔ اور مسلم کی ایک روایت مین جو ابو سعید خدری سے مروی ہے مذکور ہے کہ کسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رستہ چل رہے تھے اتنے مین ایک شاعر شعر پڑہتا ہوا آپکے سامنے آیا تو آپ نے فرمایا کہ شیطان کو پکڑو ۔

(۳) وعن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يضع لحسان منبرا في المسجد يقوم عليه يفاخر او ينافح عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان يقول ان الله يؤيد حسان بروح القدس ما نافح او فاخر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم اخرجه البخاري وابو داود والترمذي المنافحة المخاصمة والتاييد التقوية وروح القدس هو جبرئيل

ترجمہ حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسان کے لیے مسجد مین منبر رکہتے تھے تاکہ وہ اس پر کھڑے ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فخر کرین یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کفار کو جواب دین اور آپ فرماتے تھے کہ خدا تعالی روح القدس کے ذریعہ سے حسان رض کی تایید کرتا ہے جبتک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کفار کو جواب دیتے ہین یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فخر کرتے ہین بخاری ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین تایید سے تقویت مراد ہے اور روح القدس جبرئیل ہین ۔

(۴) وعن عمرو بن الشريد عن ابيه قال ردفت رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما فقال هل معك من شعر امية ابن ابي الصلت قلت نعم قال هيه فانشدته بيتا فقال هيه حتى انشدته مائة بيت اخرجه مسلم ترجمہ عمرو ابن شرید اپنے والد سے روایت کرتے ہین کہ ایک دن مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تم کو امیہ بن ابو الصلت کے کچہ اشعار یاد ہین مین نے عرض کیا کہ جی ہان یاد ہین تو آپنے فرمایا کہ اچھا پڑہو تو مین نے ایک بیت پڑہ کر آپ کو سنائی پہر آپنے فرمایا کہ اور پڑہو حتے کہ مین نے سو بیت پڑہ کر آپ کو سنایا مسلم اسکے راوی ہین

(۵) وعن جابر بن سمرة قال جالست النبي صلى الله عليه وسلم اكثر من مائة مرة فكان اصحابه يتناشدون الشعر ويتذاكرون اشياء من امر الجاهلية وهو ساكت وربما تبسم معهم اخرجه الترمذي ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مین سو مرتبہ سے زیادہ مرتبہ بیٹھا تو آپکے اصحاب اشعار پڑہتے تھے اور جاہلیت کے زمانہ کے بہت سی چیزون کا تذکرہ کرتے تھے اور آپ خاموش رہتے تھے اور بعض وقت آپ بھی ان کے ساتھ تبسم فرماتے تھے ۔ ترمذی اسکے راوی ہین

(۶) وعن انس قال دخل النبي صلى الله عليه وسلم مكة في عمرة القضاء وعبد الله بن رواحة يمشي بين يديه وهو

ؑ صرف اشعار مذموم ۔ اسکے پیٹ مین بہرے ہون اور دین کے علوم سے بالکل بے بہرہ ہو اور اسی قسم کے بیہودہ اشعار کی نسبت ہے جن سے بڑے بڑے دیوان بہرے ہین جن مین عشقیہ مضامین اور گل ابلبل کے سوا کوئی مضمون نہین ہے اور جن اشعار کے مضامین عمدہ اور حکمت آمیز اور نصیحت خیز ہون انکا پڑہنا یاد رکہنا یا ایسے اشعار کہنا جائز نہین ہین غرضکہ برے مضامین کے اشعار برے ہین اور اچھے مضامین کے اشعار اچھے ہین ؎۲ بیہودہ عشقیہ اشعار پڑہ رہا ہوگا غرضکہ بُرے مضامین کے اشعار مذموم ہین ؎۳ یعنے آپکی تعریف کرین اور کفار کی ہجو کرین ؎۴ اور اگر اعتراض کو دفع کرین یا اس مین رادی کو شک ہے ؎۵ یعنی مسکرانے ۱۲ ۔

يقول شعراً ؎ خلوا بني الكفار عن سبيله ‧ اليوم نضربكم على تنزيله ‧ ضرباً يزيل الهام عن مقيله ‧ ويذهل الخليل عن خليله ‧ فقال له عمر بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي حرم الله تقول الشعر فقال صلى الله عليه وسلم خل عنه يا عمر فلهي اسرع فيهم من نضح النبل اخرجه الترمذي وصححه والنسائي ‧ نضح النبل الرمي به

ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ قضا میں مکہ تشریف لائے اور عبد اللہ بن رواحہ آپکے آگے چل رہے تھے اور یہ شعر پڑھتے تھے ؎ کفار کی اولاد آپکے رستہ سے ہٹ جاؤ ‧ ہم آج تمکو آپکے اترنے کی جگہہ پہ ماریں گے ‧ ایسی مار جو دماغ کو اپنی جگہہ سے ہٹا دیگی ‧ اور ایک دوست کو دوسرے دوست سے بھلا دیگی ‧ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ اے ابن رواحہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور خدا کے حرم میں تم شعر پڑھتے ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمر اسکو چھوڑ دو (پڑھنے دو) اسلیے کہ یہ شعر خوانی کافروں کے حق میں تیر مارنے سے بہت جلد اور زیادہ موثر ہے ‧ ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہیں ‧ اور ترمذی نے اسکو صحیح تسلیم کیا ہے ‧

(۷) **وعنه** قال كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم حاد يقال له انجشة وكان حسن الصوت فقال له النبي صلى الله عليه وسلم رويدك يا انجشة لا تكسر القوارير او سوقك بالقوارير يعني ضعفة النساء اخرجه الشيخان ‧ وقوله رويدك يعني ارفق وتأن ونحو ذلك وشبه النساء بالقوارير لان اقل شيء يؤثر فيهن من الحداء او الغناء او اراد ان النساء لا قوة لهن على سرعة السير والحداء مما يعجب الابل ويبعثها على السير وسرعته فعبر ذلك بالنساء اللاتي عليهن ‧

ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک حدی گو تھا[۱] جسکا نام انجشہ تھا جو خوش آواز تھا ‧ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اے انجشہ آہستہ چلا اونٹ[۲] کو شیشوں کو مت توڑ یا آہستہ چلا اونٹ کو (شیشوں کے ساتھ (شیشوں سے) آپ کی مراد ناتوان نازک عورتیں ہیں[۳] شیخین اسکے راوی ہیں ‧ عورتوں کو شیشوں کے ساتھ اسلیے تشبیہ دی کہ بہت ہی قلیل شے سے مثل حدی اور گانے کے وہ متاثر ہو جاتی ہیں[۴] یا آپ کا یہ مقصود ہو کہ عورتوں میں جلدی چلنے کی طاقت نہیں ہے اور حدی ایسی چیز ہے جس سے اونٹ مست ہو کر جلد چلنے لگتے ہیں جس سے ان عورتوں کو ضرر پہونچنے کا خیال تھا جو اونٹ پر سوار تھیں دونوں صورت میں آہستہ چلا نیکا یہ مطلب ہوگا کہ حدی گانا موقوف کرو

(۸) **وعن** الهيثم بن ابي سنان انه سمع ابا هريرة في قصصه يذكر النبي صلى الله عليه وسلم يقول ان اخا لكم لا يقول الرفث يعني ابن رواحة قال ؎ اتانا رسول الله يتلو كتابه ‧ اذا انشق معروف من الفجر ساطع ‧ ارانا الهدى بعد العمى فقلوبنا ‧ به موقنات ان ما قال واقع ‧ يبيت يجافي جنبه عن فراشه ‧ اذا استثقلت بالمشركين المضاجع ‧

---

[۱] حدی اس گانے کو کہتے ہیں جو اونٹ ہانکنے کے وقت گاتے ہیں جس سے اونٹ مست ہو کر زیادہ تیز چلنے لگتا ہے ۱۲ [۲] یعنی جس پر شیشے لدے ہیں یعنے عورتیں سوار ہیں [۳] جو اونٹ پر سوار تھیں چونکہ انجشہ ایک خوش آواز شخص تھے اسلیے اونٹ انکی آواز سے بہت ہی مست ہو جاتے تھے اور نہایت تیزی سے چلنے لگتے تھے جس سے عورتوں کو جو طبعی بہ نسبت مردوں کے کمزور اور نازک ہیں تکلیف کا خیال تھا اسی لیے آپنے انجشہ کو آہستہ اونٹ چلانے کے لیے ارشاد فرمایا ۱۲ [۴] یعنے عورتوں کا قلب نہایت ضعیف ہوتا ہے ۱۲

اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ ۔ اَلرَّفَثُ اَلْفُحْشُ فِی الْقَوْلِ ترجمہ ہیثم بن ابو سنان سے روایت ہے کہ انہوں نے ابو ہریرہ سے انکے اثنا ربیان مین جبکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ فرمارہے تھے یہ سنا کہ تمہارا بھائی یعنے ابن رواحہ کوئی فحش اور بری بات نہین کہتا۔ ابن رواحہ نے کہا ہے؎ ہمارے پاس خدا کے رسول آئے جو خدا کی کتاب پڑہتے ہین + جبکہ صبح نمودار ہوتی ہے اور اسکی روشنی پھیل جاتی ہے + ہمکو اندہے پن یعنے گمراہی کے بعد راہ بتلائی تو ہمارے دل + اسپر یقین کرتے ہین کہ جو کچہ انہوں نے فرمایا ہونیوالا ہے + وہ رات اسطرح گذارتے ہین کہ انکے پہلو سے انکا بچھونا دور رہتا ہے[١] + جبکہ مشرکین کو کروٹ لینا بھی مشکل ہوتا ہے + بخاری اسکے راوی ہین۔

(٩) وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ قُرَیْظَۃَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ اُھْجُ الْمُشْرِکِیْنَ فَاِنَّ جِبْرَئِیْلَ مَعَکَ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ ترجمہ براء سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ قریظہ کے دن حسان سے کہا کہ تم مشرکین کی ہجو کرو اس لیے کہ جبرئیل تمہارے[٢] ساتھ ہین شیخین اسکے راوی ہین۔

(١٠) وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتِ اسْتَاذَنَ حَسَّانُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ھِجَاءِ الْمُشْرِکِیْنَ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَیْفَ بِنَسَبِیْ فَقَالَ لَاَسُلَّنَّکَ مِنْھُمْ کَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَۃُ مِنَ الْعَجِیْنِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَزَادَ مُسْلِمٌ فِیْ رِوَایَۃٍ فَقَالَ؎ فَاِنَّ سَنَامَ الْمَجْدِ مِنْ اٰلِ ھَاشِمٍ + بَنُوْ بِنْتِ مَخْزُوْمٍ وَّوَالِدُکَ الْعَبْدُ + سَنَامُ کُلِّ شَیْءٍ اَعْلَاہُ وَالْمَجْدُ الشَّرَفُ وَالْعُلٰی وَالْفَخْرُ وَالسُّوْدَدُ وَمَا اَشْبَھَہٗ ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حسان نے رسول اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کے ہجو کرنے کی اجازت چاہی تو آپنے فرمایا کہ میری نسب کی نسبت کیا کروگے[٣] تو انہوں نے عرض کیا کہ مین آپکو ایسا الگ نکال لونگا جسطرح آٹے مین سے بال الگ نکال لیا جاتا ہے شیخین اسکے راوی ہین اور مسلم نے ایک روایت مین اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ حسان نے کہا؎ کہ ہاشم کی اولاد مین[٤] شرافت کی خوبی بنت مخزوم کے بیٹون مین ہے اور تیرا باپ تو غلام ہے

(١١) وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ یَقُوْلُ ھَجَاھُمْ یَعْنِیْ الْمُشْرِکِیْنَ حَسَّانُ فَشَفٰی وَاشْتَفٰی قَالَ حَسَّانُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ؎ ھَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَاَجَبْتُ عَنْہُ + وَعِنْدَ اللّٰہِ فِیْ ذَاکَ الْجَزَاءُ + ھَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا تَقِیًّا + رَسُوْلَ اللّٰہِ شِیْمَتُہُ الْوَفَاءُ + اَتَھْجُوْہُ وَلَسْتَ لَہٗ بِکُفْوٍ + فَشَرُّکُمَا لِخَیْرِکُمَا الْفِدَاءُ + فَاِنَّ اَبِیْ وَوَالِدَہٗ وَعِرْضِیْ لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْکُمْ وِقَاءُ + ثَکِلْتُ بُنَیَّتِیْ اِنْ لَّمْ تَرَوْھَا + تُثِیْرُ النَّقْعَ مَوْرِدُھَا کَدَاءُ + تُبَارِیْنَ الْاَعِنَّۃَ مُصْعِدَاتٍ + عَلٰی اَکْتَافِھَا الْاَسَلُ الظِّمَاءُ + تَظَلُّ جِیَادُنَا مُتَمَطِّرَاتٍ + تُلَطِّمُھُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَاءُ + فَاِنْ اَعْرَضْتُمُوْا عَنَّا اعْتَمَرْنَا + وَکَانَ الْفَتْحُ

---

[١] یعنے رات کو اکثر جاگتے ہین اور عبادت الٰہی مین مصروف رہتے ہین [٢] تمہاری مدد کرینگے ١٢ [٣] یعنے مشرکین مین تو میرا نسب بھی شامل ہے اور وہ میرے قرابتدار ہین پہر انکی ہجو کس طرح کروگے اسلیے کہ انکی ہجو کرنے مین بوجہ قرابتداری کے میری بھی ہجو ہونے کا احتمال ہے [٤] یہ حضرت حسان کے اس قصیدہ کا ایک شعر ہے جو انہوں نے ابو سفیان کی ہجو مین کہا ہے چونکہ ابو سفیان رسول اللہ کے قریبی رشتہ دار تہے اسلیے رسول اللہ صلعم کو انہوں نے علاحدہ کردیا اس طرح کہ نبی بنت مخزوم کو شریف قرار دیا جن مین رسول صلعم بہی داخل تہے اور ابو سفیان کے باپ کو غلام قرار دیا اور اسیطرح جو دوسرے اشعار ہین جن مین انہوں نے رسول اللہ صلعم کو علیحدہ کرکے مشرکین کی ہجو کی ہے جو انہین کا کام تہا کہ ایک ہی قرابتدارون مین بعض کو بچاکر دوسرے کی ہجو کرین اور ہجو بھی ایسی کہ انکے نسب سے متعلق ہو ١٢

وانكشف الغطاء + وإلا فاصبروا لضراب يوم + يعز الله فيه من يشاء + وقال الله قد ارسلت عبدا + يقول الحق
ليس به خفاء + وقال الله قد يسرت جندا + هم الانصار عرضتها اللقاء + تلاقي كل يوم من معد + سباب او قتال
او هجاء + فمن يهجو رسول الله منكم + ويمدحه وينصره سواء + وجبريل رسول الله فينا + وروح القدس ليس
له كفاء - اخرجه مسلم والمباراة المجاراة والمسابقة والاسل الرماح والظماء جمع ظامئ وهو العطشان جعلها
عطاشا الى ورود الدماء استعارة منظرات اي مسرعة عرضتها يقال فلان عرضة لكذا اذا كان مستعدا له ومتعرضا
له **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سُنا کہ حسان نے مشرکون کی ہجو کی تو
انہون نے (مسلمانون کے دلون کو) شفا دی[1] اور خود اپنے (دل) کو شفا حاصل کی حسان نے کہا ہے تو نے محمد کی ہجو کی تو مین نے انکی
طرف سے جواب دیا + اور خدا کے نزدیک اسکا بدلا ہے + تو نے محمد کی ہجو کی جو نیکوکار اور پرہیزگار + خدا کے رسول ہین جنکا شیوہ
وفاداری ہے + تم انکی ہجو کرتے ہو حالانکہ تم انکی مثل نہین ہو + پس تمہارا شر تمہاری خیر پر فدا ہو + میرے باپ اور دادا اور میری
آبرو + محمد کی آبرو کے بچاؤ کے لیے قربان ہے + میری جان جاتی رہے اگر تم (یہ) نہ دیکھو + (کہ) غبار اڑیگی جسکا مقام کدا[3] ہوگا
ایسی اونٹنیان ہین جو بلندی پر چڑھتے وقت اپنی باگون پر زور کرینگی جن کے مونڈھون پر برچھے ہین جو خون کے پیاسے ہین
ہمارے گھوڑے جھپٹتے ہوئے آئینگے + جنکا منہ عورتین اپنی اوڑھنیون سے پونچھین گی + اگر تم ہم سے تعرض نہ کروگے تو ہم عمرہ
کرلینگے + اور فتح ہو جائیگی اور پردہ کھل جائیگا + نہین تو اس دن کی مار کے لیے صبر کرو + جس دن اللہ تعالی جسکو چاہے گا عزت
دیگا + اور خدا تعالی فرماتا ہے کہ مینے ایک بندہ بھیجا + جو سچی بات کہتا ہے جس مین کوئی پوشیدگی نہین ہے + اور خدا تعالی
فرماتا ہے کہ مینے ایک لشکر تیار کیا ہے + جو انصار ہین جو جنگ کے لیے مستعد ہین + ہم تو ہر روز کوئی نہ کوئی تیاری کیا کرتے
ہین + (کافرون سے) گالی گلوچ کرتے ہین یا لڑتے ہین یا (انکی) ہجو کرتے ہین + پس جو شخص تم مین سے خدا کے رسول کی ہجو کرے
اور انکی تعریف کرے اور انکی مدد کرے (یہ سب[4]) برابر ہے + اور ہم مین جبریل اللہ کے رسول ہین + جو روح القدس ہین جنکا کوئی
مثل نہین + مسلم اسکے راوی ہین

(۱۲) **وعن** ابي هريرة رضه قال قال رسول الله صلى الله عليه اصدق كلمة قالها شاعر كلمة لبيد + الا كل شيء
ما خلا الله باطل + وكاد امية بن ابي الصلت ان يسلم اخرجه الشيخان والترمذي **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے سچی بات جو کسی شاعر نے کہی ہو وہ لبید کی ہے ع ہر شے[5] بجز خدا کے باطل ہے + اور امیہ بن ابو الصلت

---

[1] یعنے مسلمانون کے اور اپنے دل کو ٹھنڈا کیا یعنے مسلمانون کو اور حسان کو جو کفار کی جانب سے ہجو سنکر بیماری تکلیف پہونچی تھی وہ دور ہوگئی اور اس طرح شفا حاصل ہوئی ۱۲ [2] یہ شعر موجودہ مسلم مین نہین پایا جاتا ۱۲ [3] کدا ایک مقام ہے جو مکہ کے قریب واقع ہے [4] رسول اللہ کو کسی چیز کی پروا نہین ہے ۱۲

[5] یہ مصرعہ کل من علیہا فان کا اور کل شیء ہالک الا وجہہ کا ہم مضمون ہے ع الا کل شیء ما خلا اللہ باطل وکل نعیم لا محالۃ زائل ۱۲ سوا جنۃ الفردوس ان نعیمہا یبقی وان الموت لا بد نازل یعنے سوا خدا کے ہر شے باطل اور نیست ہے اور ہر نعمت لا محالہ زائل ہونیوالی ہے سوا جنت فردوس کے کہ اسکی نعمت باقی رہیگی اور موت ضرور آنے والی ہے ۱۲

اسلام کے قریب تھا[1]۔ شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۳) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا سُئِلَتْ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يَتَمَثَّلُ بِشَيْءٍ مِنَ الشِّعْرِ فَقَالَتْ كَانَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ ابْنِ رَوَاحَةَ وَيَقُوْلُ ؎ وَيَاْتِيْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدْ ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ ان سے دریافت کیا گیا کہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کوئی شعر بطور ضرب المثل کے پڑہتے تہے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ابن رواحہ کے اس شعر کو بطور ضرب المثل پڑہتے تہے کہ ع اور تیرے پاس وہ شخص خبرین لائیگا جس کی تونے کوئی تیاری نہین کی ہے[2] ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۴) وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذَا اَصَابَهُ حَجَرٌ فَعَثَرَ فَدُمِيَتْ اِصْبَعُهُ فَقَالَ ۔ هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ ۔ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ ۔ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ **ترجمہ** جندب بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ ایک دفعہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تہے اتنے مین آپ کو ایک پتھر لگا جسکی وجہ سے آپ کی انگلی خون آلود ہوگئی تو آپنے فرمایا کہ ؎ تو کچھ نہین صرف ایک انگلی ہے جو خون آلود ہوگئی ہے۔ اور خدا کی راہ مین یہ صدمہ پہونچا ہے۔ شیخین اسکے راوی ہین۔

---

[1] یعنے اس کے خیالات اور عقاید اسلام کے قریب قریب تہے لیکن وہ اسلام سے محروم رہا ۱۲ [2] پورا شعر یہ ہے ؎ ستبدی لک الایام ماکنت جاہلا ۔ ویاتیک بالاخبار من لم تزود ۔ یعنے جن باتون سے تم ناواقف ہو زمانہ تم کو وہ باتین بتلادیگا اور تمہارے پاس ایسا شخص خبرین لائیگا جس کی تمنے کوئی تیاری نہین کی ہے ۱۲

حَرْفُ الصَّادِ وَفِيْهِ عَشَرَةُ كُتُبٍ

حرف صاد

جس میں حسب ذیل دس کتابیں ہیں

اَلصَّلٰوۃُ اَلصَّوْمُ اَلصَّبْرُ اَلصِّدْقُ اَلصَّدَقَۃُ صِلَۃُ الرَّحِمِ

اَلصُّحْبَۃُ اَلصَّدَاقُ اَلصَّیْدُ اَلصِّفَاتُ

نماز کا بیان۔ روزہ کا بیان۔ صبر کا بیان۔ سچائی کا بیان۔ خیرات کا بیان۔ رشتہ جوڑنے کا بیان

صحبت کا بیان۔ مہر کا بیان۔ شکار کا بیان۔ صفات کا بیان

كِتَابُ الصَّلٰوةِ وَهُوَ قِسْمَانِ

نماز کا بیان جس کی دو قسمیں ہیں

اَلْقِسْمُ الْاَوَّلُ فِي الْفَرَائِضِ وَفِيْهِ تِسْعَةُ اَبْوَابٍ

پہلی قسم

فرائض نماز کے بیان میں جسمیں نو باب ہیں

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِي فَضْلِ الصَّلٰوةِ

پہلا باب

نماز کی فضیلت کے بیان میں

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهَرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ مَا تَقُوْلُوْنَ اَيُبْقِيْ ذٰلِكَ مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا قَالُوْا لَا يُبْقِيْ ذٰلِكَ مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا قَالَ فَذٰلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللهُ بِهِ الْخَطَايَا اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ اَلدَّرَنُ الْوَسَخُ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بتلاؤ اگر تم میں سے کسی کے دروازہ پر نہر ہو اور وہ شخص روزانہ دن میں پانچ دفعہ اس نہر میں نہائے تو تم کیا کہتے ہو اسکے بعد اسکے جسم پر کچھ میل باقی رہیگا اصحاب نے عرض کیا کہ ایسا کرنے سے اسکے جسم پر کچھ میل باقی

نہ رہیگا تو آپنے فرمایا کہ بس پانچون نمازون کی یہی مثال ہے خدا تعالیٰ اسکی وجہ سے تمامی گناہون کو محو و نیست و نابود کر دیتا ہے بجز
ابوداؤد کے پانچون اسکے راوی ہین

(۲) وعن سعد بن ابی وقاص قال کان رجلان اخوان فهلك احدهما قبل صاحبه باربعين ليلة فذكرت فضيلة الاول منهما عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم الم يكن الاخر مسلما قالوا بلى وكان لا باس به فقال صلى الله عليه وسلم وما يدريكم ما بلغت به صلوته بعده انما مثل الصلوة كمثل نهر عذب غمر بباب احدكم يقتحم فيه كل يوم خمس مرات فما ترون ذلك يبقي من درنه فانكم لا تدرون ما بلغت به صلوته اخرجه مالك الغمر بفتح الغين المعجمة الكثير ويقتحم فيه يدخله ويلقي نفسه فيه ترجمہ
سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہتے ہین کہ دو بھائی تھے جن مین سے ایک دوسرے سے چالیس روز قبل مرگیا تو ان مین سے پہلے شخص کی فضیلت کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے تذکرہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوسرا مسلمان نہ تھا اصحاب نے عرض کیا کہ جی ہان (مسلمان تھا) اور اسکے اسلام مین کچھ شبہ نہ تھا تو آپنے فرمایا کہ تمکو کیا معلوم ہے کہ اسکے بعد اسکی نماز نے اس کو کس درجہ تک پہونچا دیا۔ نماز کی تو ایسی مثال ہے جیسے تم مین سے کسی کے دروازہ پر گہری شیرین پانی کی نہر ہو جس مین وہ ہر روز پانچ دفعہ غوطہ لگائے پس تم کیا خیال کرتے ہو ایسا کرنے سے اسکے جسم پر کچھ میل باقی رہے گا ہرگز نہین ایسے تمکو نہین معلوم ہے کہ نماز نے اسکو کس درجہ پر پہونچا دیا۔ مالک اسکے راوی ہین۔

(۳) وعن ابی امامة قال بينا رسول الله صلى الله عليه في المسجد ونحن معه اذ جاء رجل فقال يا رسول الله اني اصبت حدا فاقمه علي فسكت عنه ثم اعاد فسكت واقيمت الصلوة فلما انصرف رسول الله صلى الله عليه تبعه الرجل واتبعته انظر ماذا يرد عليه فقال له ارايت حين خرجت من بيتك اليس قد توضأت فاحسنت الوضوء قال بلى يا رسول الله قال ثم شهدت الصلوة معنا قال نعم يا رسول الله قال فان الله تعالى قد غفر لك حدك او قال ذنبك اخرجه مسلم وابوداود ترجمہ ابوامامہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین تشریف رکھتے تھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ تھے اتنے مین ایک شخص آیا اور عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ مجھ سے حد کا کام ہو گیا ہے آپ مجھ پر حد جاری فرمایئے آپ چپ رہے اس نے مکرر (یہی) عرض کیا آپ خاموش ہی رہے اتنے مین نماز کی تکبیر ہو گئی (اور آپ نماز پڑھانے لگے) جب آپ (نماز پڑھا کر) واپس تشریف لے چلے تو وہ شخص آپکے ساتھ ہی چلا اور مین بھی آپکے پیچھے چلا کہ دیکھون آپ اسکو کیا جواب دیتے ہین تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا کہ یہ تبلاؤ

ف یعنی گناہ بمنزلہ میل کے ہے ف اور چالیس روز کے بعد دوسرا مرا ف جو پہلے مرا تھا ف یعنے جو بعد کو مرا ہے اسنے بہ نسبت اول کے چالیس دن زیادہ نمازیں پڑھی ہے پس اسکی اس زیادتی نماز نے اسکو بہ نسبت پہلے مرے ہوئے کے درجہ مین بڑھا دیا ف یعنے مین کسی جرم کا مرتکب ہوا ہون آپ مجھ پر سزا یعنی شرعی حد جاری فرمایئے ف اور اسکو کچھ جواب نہ دیا

جسوقت تم اپنے گھر سے نکلے تھے کیا تمنے وضو نہین کیا تھا اور اچھی طرح وضو نہین کیا تھا اسنے عرض کیا کہ جی ہان[۱] یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہ پھر ہمارے ساتھ نماز مین شریک ہوا اسنے عرض کیا کہ جی ہان[۲] یا رسول اللہ تو آپنے فرمایا کہ خدا تعالی نے تیری حد[۳] یا فرمایا کہ تیرے گناہ کو معاف فرما دیا مسلم ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۴) **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْہُ عَلَیَّ وَلَمْ یَسْاَلْہُ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَصَلّٰی مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوۃَ قَامَ اِلَیْہِ الرَّجُلُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْ فِیَّ کِتَابَ اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ اَلَیْسَ قَدْ صَلَّیْتَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْھَبْ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ غَفَرَ لَکَ ذَنْبَکَ اَوْ قَالَ حَدَّکَ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر تھا اتنے مین ایک شخص آیا اور عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ مجھ سے قابل حد (سزا) کام ہوگیا ہے تو آپ مجھ پر حد جاری[۴] فرمایے اور آپ نے اس سے کچھ نہ پوچھا اور نماز کا وقت آگیا تھا تو اس نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو پھر وہی شخص آپکے سامنے آکر عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ مجھ سے قابل حد (سزا) کام ہوگیا ہے مجھ پر خدا کی کتاب کے بموجب[۵] حد جاری فرمایئے تو آپ نے فرمایا کہ کیا تمنے ہمارے ساتھ نماز نہین پڑھی اس نے عرض کیا کہ جی ہان[۶] تو آپنے فرمایا بس جاؤ خدا تعالے نے تمہارے گناہ یا حد کو معاف فرمادیا شیخین اسکے راوی ہین۔

(۵) **وَعَنْ** عَاصِمِ بْنِ سُفْیَانَ اَنَّھُمْ غَزَوْا غَزَاۃَ السَّلَاسِلِ فَفَاتَھُمُ الْعَدُوُّ فَرَابَطُوْا ثُمَّ رَجَعُوْا اِلٰی مُعَاوِیَۃَ وَعِنْدَہٗ اَبُوْ اَیُّوْبَ وَعُقْبَۃُ بْنُ عَامِرٍ فَقَالَ عَاصِمٌ یَا اَبَا اَیُّوْبَ فَاتَنَا الْعَدُوُّ الْعَامَ وَقَدْ اُخْبِرْنَا اَنَّہٗ مَنْ صَلّٰی فِی الْمَسَاجِدِ الْاَرْبَعَۃِ غُفِرَ لَہٗ ذَنْبُہٗ فَقَالَ یَا ابْنَ اَخِیْ اَدُلُّکَ عَلٰی اَیْسَرَ مِنْ ذٰلِکَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّاَ کَمَا اُمِرَ وَصَلّٰی کَمَا اُمِرَ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ اَکَذٰلِکَ یَا عُقْبَۃُ قَالَ نَعَمْ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ **ترجمہ** عاصم بن سفیان سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہین کہ لوگ جنگ سلاسل مین جہاد کی غرض سے گئے تو ان کو دشمن نہ ملا[۷] کچھ عرصہ لوگ وہین ٹھیرے رہے[۸] اسکے بعد معاویہ کے پاس واپس آئے اور انکے پاس ابو ایوب اور عقبہ بن عامر بیٹھے ہوئے تھے تو عاصم نے کہا کہ ای ابو ایوب اس سال دشمن ہم سے نہ ملا[۹] اور ہم نے یہ سنا ہے کہ جو شخص چار مسجدون[۱۰] مین نماز پڑھے اسکے گناہ بخش دیے جائینگے تو ابو ایوب نے کہا کہ اے میرے بھتیجے مین تمکو اس سے بھی زیادہ آسان بات بتلادیتا ہون مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ جو شخص وضو کرے حکم کے موجب[۱۱] اور نماز پڑھے حکم کے موجب اسکی اگلی کام (گناہ) معاف ہوجائینگے[۱۲] (عاصم نے کہا) اے عقبہ دراصل ایسا ہی ہے انہون نے کہا کہ ہان (ایسا ہی ہے) نسائی اسکے راوی ہین۔

(۶) **وَعَنْ** عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَعْجَبُ رَبُّکَ مِنْ رَاعِیْ غَنَمٍ فِیْ رَاْسِ شَظِیَّۃٍ

---

[۱] اچھی طرح وضو کرکے گھر سے نکلا تھا۔ [۲] آپکے ساتھ نماز مین شریک رہا۔ [۳] شک راوی ہے [۴] سزائے شرعی دیجیے۔ [۵] یعنی حسب کتاب اللہ مجھے سزا دیجیے۔ [۶] پڑھی ہے [۷] شک راوی ہے [۸] یعنے دشمنون نے مقابلہ نہ کیا اور جنگ نہین ہوئی [۹] یعنے اس سال ہم جہاد نہ کرسکے اس وجہ سے کہ دشمنون نے مقابلہ نہ کیا [۱۰] یعنے مسجد حرام مسجد نبوی مسجد اقصے مسجد قبا۔ [۱۱] پس اس سال انہین مسجدون مین نماز پڑھ لین تاکہ گناہ معاف ہوجائین کیونکہ اس سال جہاد تو فوت ہوگیا جو مغفرت گناہ کا ذریعہ تھا [۱۲] یعنے حسب الحکم شریعت [۱۳] پھر چار ان مسجدون مین پھرنیکی کیا ضرورت ہے۔

الْجَبَلِ يُؤَذِّنُ بِالصَّلٰوةِ وَيُصَلِّي فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى اُنْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِي هٰذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ الصَّلٰوةَ يَخَافُ مِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي وَاَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ. اَلشَّظِيَّةُ قِطْعَةٌ مُرْتَفِعَةٌ فِي رَأْسِ الْجَبَلِ **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا پروردگار خوش ہوتا ہے اس چرواہے سے جو پہاڑ کی چوٹی پر بکریاں چراتا ہے نماز کی اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے خدا تعالی فرماتا ہے کہ میرے اس بندے کو دیکھو کہ (محض) میرے خوف سے اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے میں نے بندہ کے گناہ معاف کر دیے اور میں نے اسکو جنت میں داخل کر دیا[1]۔ ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہیں

(۷) **وَعَنْ** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَقِيمُوا وَلَنْ تُحْصُوا وَاعْلَمُوا اَنَّ خَيْرَ اَعْمَالِكُمُ الصَّلٰوةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ **ترجمہ** مالک سے روایت ہے کہ انکو یہ حدیث پہونچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم استقامت اختیار کرو اور تم ہرگز (تمام نیک کاموں کو) شمار نہ کر سکو گے اور یہ سمجھو کہ تمہارے سب کاموں میں اچھا کام نماز ہے اور مسلمان ہی شخص ہمیشہ وضو کی محافظت اور نگہداشت کرتا ہے[2]۔

(۸) **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَزَبَهُ اَمْرٌ صَلّٰى اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ حَزَبَهُ بِالزَّاءِ وَالنُّونِ اَيْ نَزَلَ بِهِ وَاَوْقَعَهُ فِي الْحُزْنِ **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی غمناک واقعہ پیش آتا تھا تو آپ نماز پڑھتے تھے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۹) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يَوْمَ خَيْبَرَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ رَبِحْتُ الْيَوْمَ رِبْحًا مَا رَبِحَهُ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ هٰذَا الْوَادِي فَقَالَ وَيْحَكَ وَمَا رَبِحْتَ قَالَ مَا زِلْتُ اَبِيعُ وَاَبْتَاعُ حَتّٰى رَبِحْتُ ثَلٰثَمِائَةِ اُوقِيَّةٍ فَقَالَ لَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا اُنَبِّئُكَ بِخَيْرِ رِبْحٍ فَقَالَ مَا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** عبد اللہ بن سلیمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی[3] سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ (جنگ) خیبر کے روز ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ آج مجھکو اتنا نفع ہوا ہے کہ اس وادی والوں میں سے کسی کو اتنا نفع نہیں ہوا ہے[4] تو آپنے فرمایا تم کو افسوس ہو کیا نفع ہوا اس نے عرض کیا کہ میں خرید و فروخت کرتا رہا تا آنکہ تین سو[5] اوقیہ کا مجھے نفع ہوا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ میں تمکو اچھا نفع نہ بتلا دوں[6] اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ کیا ہے آپنے فرمایا دو رکعت (نفل بعد فرض) نماز کے بعد ابوداؤد اس کے راوی ہیں

(۱۰) **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِّبَ اِلَيَّ النِّسَاءُ وَالطِّيبُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلٰوةِ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے عورتیں اور عطر محبوب اور پسند کرائی گئی ہیں اور میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔ نسائی اسکے راوی ہیں

---

[1] ہر عمل جو خالص خدا کے واسطے کیا جائے جس میں ریا کا ذرہ برابر بھی دخل نہ ہو اسکی جزا خدا تعالے ایسی ہی عنایت فرماتا ہے خدا کو خلوص زیادہ پسند ہے [2] یعنے کامل مسلمان ہمیشہ باوضو رہتا ہے [3] جسکا نام معلوم نہیں [4]۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ جنگ خیبر کے بعد جب لوگوں میں مال غنیمت تقسیم ہو گیا تو لوگ آپس میں خرید و فروخت کرنے لگے اس خرید و فروخت میں انکو نفع ہوا اور اس شخص کو سب سے زیادہ ہوا لیکن آپنے جہاد میں تجارت کرنے کو نا پسند فرمایا جیسا کہ ما بعد کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے[5] جس سے جہاد میں تجارت ناجائز ثابت ہوتی ہے [6] یعنے جو تم نے جہاد میں نفع کمایا یہ اچھا نفع نہیں ہے

(۱۱) وعن ربیعۃ بن کعب الاسلمی قال کنت ابیت مع النبی صلی اللہ علیہ فاتیتہ بوضوئہ وحاجتہ فقال سلنی قلت فانی اسألک مرافقتک فی الجنۃ فقال او غیر ذلک قلت ھو ذاک قال فاعنی علی نفسک بکثرۃ السجود اخرجہ مسلم وابوداؤد ترجمہ ربیعہ بن کعب اسلمی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات بسر کرتا تھا تو میں آپکے وضو کا پانی اور حاجت کا پانی وغیرہ لاتا تھا تو ایک دفعہ مجھ سے آپنے فرمایا کہ مجھ سے مانگ (کیا مانگتا ہے) میں نے عرض کیا کہ میں جنت میں آپکی رفاقت اور ہمراہی چاہتا ہوں تو آپنے فرمایا اسکے سوا کچھ اور میں نے عرض کیا کہ بس یہی تو آپنے فرمایا کہ تم بکثرت سجدہ کرکے اپنے واسطے میری مدد کرو مسلم ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۱۲) وعن معدان بن ابی طلحۃ قال لقیت ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ ورضی عنہ فقلت اخبرنی بعمل اعملہ یدخلنی الجنۃ او قلت باحب الاعمال الی اللہ تعالی فسکت ثم سألتہ فسکت ثم سألتہ الثالثۃ فقال سألت عن ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ فقال صلی اللہ علیہ علیک بکثرۃ السجود قال فانک لا تسجد للہ سجدۃ الا رفعک اللہ بھا درجۃ وحط بھا عنک خطیئۃ قال معدان ثم اتیت ابا الدرداء فسألتہ فقال مثل ما قال لی ثوبان اخرجہ مسلم والترمذی والنسائی ترجمہ معدان بن ابوطلحہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں ثوبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولی سے ملا تو میں نے ان سے کہا کہ آپ مجھے ایک ایسا کام بتلا دیجیے جو.. میں کروں اور وہ کام مجھے جنت میں داخل کرے یا میں نے کہا کہ آپ مجھ کو ایسا فعل بتلا دیجیے جو سب کاموں میں خدا کو زیادہ محبوب اور پسند ہو تو وہ چپ ہو رہے پھر میں نے ان سے پوچھا تو وہ چپ ہو رہے پھر میں نے تیسری دفعہ ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی پوچھا تھا تو آپنے فرمایا کہ تم کثرت سے سجدہ کیا کرو آپنے فرمایا کہ جب تم ایک سجدہ خدا کے واسطے کرو گے تو خدا تعالی اسکی وجہ سے تمہارا ایک درجہ بڑھا دیگا اور اور اسکی وجہ سے تمہارا ایک گناہ معاف کر دیگا۔ معدان کہتے ہیں کہ پھر میں ابوالدرداء کے پاس آیا تو ان سے یہی (یہی) پوچھا تو انہوں نے (بھی) ویسے ہی بیان کیا جیسا کہ ثوبان نے مجھ سے بیان کیا تھا۔ مسلم۔ ترمذی۔ نسائی اسکو راوی ہیں۔

الباب الثانی فی وجوب الصلوٰۃ اداءً وقضاءً

دوسرا باب

نماز کے واجب ہونے کے بیان میں ادا ہونے کی اور قضا ہونے کی صورت میں

۱۔ عن انس قال سأل رجل نبی اللہ صلی اللہ علیہ فقال یا رسول اللہ کم فرض اللہ علی عبادہ من الصلوٰت قال افترض اللہ علی عبادہ الصلوٰت خمسا فحلف الرجل لا یزید علیھا شیئا ولا ینقص منھا شیئا فقال رسول

لہ یعنی میں تمہارے لیے جنت میں اپنے ساتھ رکھنے کی سفارش تو ضرور کرونگا لیکن تم بھی میری مدد کرو کہ بکثرت نماز پڑھکر تاکہ میری سفارش تمہارے حق میں قبول ہو اور تمہاری عاجزی مدد ہو۔ لہ غلام آزاد شدہ۔ لہ شک راوی ہے۔ لہ خاموش ہو گئے۔ لہ پھر پوچھا۔ لہ یعنی بکثرت نماز پڑھا کرو۔ لہ جو میں نے ثوبان سے پوچھا تھا۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنْ صَدَقَ لَیَدْخُلَنَّ الْجَنَّۃَ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَھٰذَا لَفْظُ النَّسَائِیِّ وَقَدْ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ فِیْ جُمْلَۃِ حَدِیْثٍ طَوِیْلٍ مَذْکُوْرٍ فِیْ کِتَابِ الْاِیْمَانِ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پوچھا کہ یا رسول اللہ خدا نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں آپ نے فرمایا کہ خدا نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں تو اس شخص نے قسم کھائی کہ وہ نہ اس میں کوئی زیادتی کریگا اور نہ اس میں کوئی کمی کریگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس نے (یہ) سچ کہا ہی تو ضرور جنت میں داخل ہوگا۔ مسلم۔ ترمذی۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔ اور یہ نسائی کے الفاظ ہیں۔ اور مسلم اور ترمذی نے ایک طویل حدیث کی ضمن میں اسکو بیان کیا ہے جو حدیث کتاب الایمان میں مذکور ہو چکی ہے

(۲) **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ فُرِضَتْ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِہِ الصَّلَوَاتُ خَمْسِیْنَ ثُمَّ نَقَصَتْ حَتّٰی جُعِلَتْ خَمْسًا ثُمَّ نُوْدِیَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّہٗ لَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَاِنَّ لَکَ بِھٰذِہِ الْخَمْسِ خَمْسِیْنَ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا اَبَادَاؤدَ وَھٰذَا لَفْظُ التِّرْمِذِیِّ **ترجمہ** انس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ شب معراج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پچاس نمازیں فرض ہوئیں پھر گھٹائی گئیں تا آنکہ پانچ نمازیں قرار پائیں پھر ندا آئی کہ اے محمد میرے نزدیک قول نہیں بدلتا اور تمہارے لیے اس پانچ کا ثواب پچاس کے برابر ہے۔ بجز ابوداؤد کے پانچوں اسکے راوی ہیں اور یہ ترمذی کے الفاظ ہیں۔

(۳) **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا قَالَ فَرَضَ اللہُ الصَّلٰوۃَ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّکُمْ صلی اللہ علیہ وسلم فِی الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَفِی السَّفَرِ رَکْعَتَیْنِ وَفِی الْخَوْفِ رَکْعَۃً اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے تمہارے نبی کی زبانی حضر میں چار رکعت اور سفر میں دو رکعت اور خوف میں ایک رکعت فرض کی ہے۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ نسائی اس کے راوی ہیں۔

(۴) **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ فَرَضَ اللہُ الصَّلٰوۃَ حِیْنَ فَرَضَھَا رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ اَتَمَّھَا فِی الْحَضَرِ وَاُقِرَّتْ صَلٰوۃُ السَّفَرِ عَلَی الْفَرِیْضَۃِ الْاُوْلٰی اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ جس وقت خدا نے نماز فرض کی دو رکعت نماز فرض کی پھر خدا نے حضر میں پورا کر دیا اور سفر کی نماز پہلی فرضیت پر قائم رہی۔ بجز ترمذی کے چھیوں اسکے راوی ہیں

(۵) **وَعَنْ** عُمَرَ قَالَ صَلٰوۃُ الْاَضْحٰی رَکْعَتَانِ وَصَلٰوۃُ الْفِطْرِ رَکْعَتَانِ وَصَلٰوۃُ الْمُسَافِرِ رَکْعَتَانِ وَصَلٰوۃُ الْجُمُعَۃِ رَکْعَتَانِ تَمَامٌ غَیْرُ قَصْرٍ عَلٰی لِسَانِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ **ترجمہ** عمر سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ چاشت کی نماز دو رکعت ہی اور عید کی نماز دو رکعت ہے اور مسافر کی نماز دو رکعت ہے اور جمعہ کی نماز دو رکعت ہے پوری ہے بلا قصر کے زبانی تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

لہ یعنے بلا زیادتی اور کمی کے پانچوں نمازیں پڑھا کریگا کہ وہ بلا کمی و زیادتی ضرور پانچوں نمازیں پڑھیگا کہ منجانب اللہ کہ یعنے کہ ہر نیکی کا کم سے کم دس گونہ ثواب ملتا ہے شہ مع الامام شہ یعنے دو رکعت اور فرض کرکے چار رکعت حضر پر پورے کر دیے شہ یعنے وہی دو رکعت جو فرض ہوئی تھیں سفر میں علی حالہا قائم رہیں شہ یہ سب دو دو رکعت پوری نماز ہے چار رکعت سے دو رکعت بنا کی گئی

(۶) وعن عبد اللہ بن فضالہ عن ابیہ قال علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان فیما علمنی حافظ علی الصلوات
الخمس قال قلت ان ھذہ ساعات لی فیہا اشغال فمرنی بامر جامع اذا انا فعلتہ اجزأ عنی فقال حافظ علی
العصرین وما کانت من لغتنا قلت وما العصران قال صلوۃ قبل طلوع الشمس وصلوۃ قبل غروبھا اخرجہ
ابوداود **ترجمہ** عبداللہ بن فضالہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تعلیم دی اور منجملہ تعلیم کے ایک بات
یہ بھی تھی جو آپ نے مجھے تعلیم دی تھی کہ تو پانچوں نمازوں کی حفاظت اور نگہداشت کر[1] میں نے عرض کیا کہ یہ اوقات تو ایسے ہیں جن
میں مجھ کو بہت کام رہتے ہیں[2] آپ مجھ کو ایک ایسی جامع بات تبلائیے کہ جب میں اسکو کرلوں تو میری طرف سے کافی ہوجائے تو آپ نے فرمایا کہ
تو عصرین کی حفاظت کر[3] ہماری زبان میں یہ لفظ (رائج) نہ تھا اسلیے میں نے نہیں سمجھا کہ عصرین سے کیا مراد ہے تو میں نے عرض کیا
کہ عصرین سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا کہ آفتاب نکلنے سے قبل کی نماز اور آفتاب ڈوبنے سے قبل[4] کی نماز۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں

(۷) وعن سبرۃ بن معبد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مروا الصبی بالصلوۃ اذا بلغ سبع سنین فاذا
بلغ عشر سنین فاضربوہ علیہا اخرجہ ابوداود والترمذی ولفظہ علموا الصبی الصلوۃ ابن سبع سنین واضربوہ
علیہا ابن عشر **ترجمہ** سبرہ بن معبد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب لڑکا سات برس کا ہوجائے تو اسکو نماز
پڑھنے کا حکم دو اور جب دس برس کا ہوجائے (اور نماز نہ پڑھے) تو نماز پڑھنے کیواسطے اسکو مارو ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں
اور ترمذی کے الفاظ یہ ہیں کہ جب لڑکا سات برس کا ہوجائے تو اسکو نماز سکھلاؤ اور جب دس برس کا ہوجائے (اور نماز نہ پڑھے)
تو اسکو نماز کے واسطے مارو۔

(۸) وعن ابن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مروا اولادکم بالصلوۃ وھم ابناء سبع
واضربوھم علیہا وھم ابناء عشر وفرقوا بینھم فی المضاجع اخرجہ ابوداود ولہ فی اخری ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سئل عن ذلک فقال اذا عرف یمینہ من شمالہ فمروہ بالصلوۃ **ترجمہ** ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہاری اولاد سات برس کی ہوجائے تو انکو نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب دس برس کی ہوجائے (اور
نماز نہ پڑھے) تو انکو نماز نہ پڑھنے پر مارو اور انکا بچھونا الگ کردو[5]۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔ اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق[6] دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ جب انکو داہنے بائیں کی تمیز ہوجائے تب انکو نماز کا حکم دو

(۹) وعن ابن عمر قال عرضنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد وانا ابن اربع عشرۃ فلم یجزنی وعرضنی
یوم الخندق وانا ابن خمس عشرۃ فاجازنی قال نافع فقدمت علی عمر بن عبد العزیز وھو خلیفۃ فحدثتہ ھذا

---

[1] اپنے اوقات پر پڑھا کر [2] اور فرصت نہیں ہوتی [3] اپنے اوقات پر پڑھا کرو [4] یعنی صبح اور عصر کی نماز تو ضرور اپنے وقت پر پڑھا کرو باقی تین وقت کی نمازوں میں اگر کسیقدر تاخیر ہوجائے تو مضائقہ نہیں نہ یہ کہ بجائے پانچ نمازوں کے دو ہی نماز پڑھا کرو کیونکہ فرائض الٰہی ایسے عذرات سے کسیطرح ساقط نہیں ہوسکتے [5] یعنی جب دس برس کے ہوجائیں تو انکا بچھونا الگ کردو [6] کہ بچوں کو نماز پڑھنے کے لیے کب حکم دیا جائے

الحدیث فقال ان ھذا الحد ما بین الصغیر والکبیر فکتب الی عمالہ ان یفرضوا لمن بلغ خمس عشرۃ وما کان دون ذلک فاجعلوہ فی العیال اخرجہ الخمسۃ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی کہ مین جنگ احد کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوا اور مین چودہ برس کا تہا تو آپنے مجھے منظور نہ فرمایا[1] اور مین جنگ خندق کے روز آپکے سامنے پیش ہوا اور میری عمر اس وقت پندرہ برس کی تہی تو آپنے مجھے قبول فرمالیا[2] نافع کہتے ہین کہ مین عمر بن عبد العزیز کے پاس گیا اور وہ اسوقت خلیفہ تہے تو مین نے ان سے یہ حدیث بیان کی تو انہون نے کہا کہ صغیر (نابالغ) اور کبیر (بالغ) کے درمیان یہی حد ہے اور انہون نے اپنے عاملون کو لکہدیا کہ جو شخص پندرہ برس کا ہو اسکا حصہ لگائین اور جو شخص اس سے کم عمر کا ہو اسکو بال بچون مین شمار کرین۔ پانچون اسکے راوی ہین

(۱۰) **وعن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ قال من نسی صلوۃ فلیصل اذا ذکرھا لا کفارۃ لھا الا ذلک اخرجہ الخمسۃ وفی اخری للشیخین اذا رقد احدکم عن الصلوۃ او غفل عنھا فلیصلھا اذا ذکرھا فان اللہ عز وجل یقول واقم الصلوۃ لذکری **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کوئی نماز پڑہنی بہول جای تو اسکو جب وہ یاد آوی پڑہ لینی چاہیے اسکا یہی کفارہ ہے۔ پانچون اسکے راوی ہین۔ اور شیخین کی ایک روایت مین ہے کہ آپنے فرمایا کہ جب کوئی تم مین سے سوجای نماز سے[3] یا بہول جای تو اسکو جب یاد آوے تو نماز پڑہ لینی چاہیے اسلیے کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ تم نماز پڑہو میری یاد کے لیے۔

(۱۱) **وعن** ابی قتادۃ قال سرنا مع النبی صلی اللہ علیہ لیلۃ فقال بعض القوم لو عرست بنا رسول اللہ قال اخاف ان تناموا عن الصلوۃ فقال بلال انا اوقظکم فاضطجعوا واسند بلال ظھرہ الی راحلتہ فغلبتہ عیناہ فنام فاستیقظ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد طلع حاجب الشمس فقال یا بلال این ما قلت فقال ما القیت علی نومۃ مثلھا قط قال ان اللہ قبض ارواحکم حین شاء وردھا علیکم حین شاء یا بلال قم فاذن الناس بالصلوۃ فتوضا فلما ارتفعت الشمس وابیاضت قام فصلی بالناس جماعۃ اخرجہ الخمسۃ واللفظ للبخاری والنسائی وعند ابی داؤد فما ایقظھم الا حر الشمس فقاموا وساروا ھنیھۃ ثم نزلوا فتوضئوا واذن بلال فصلوا رکعتی الفجر ثم صلوا الفجر ورکبوا فقال بعضھم لبعض قد فرطنا فی صلوتنا فقال النبی صلی اللہ علیہ انہ لا تفریط فی النوم انما التفریط فی الیقظۃ فاذا سھی احدکم عن صلوۃ فلیصلھا حین یذکرھا ومن الغد للوقت وفی اخری فھمنا وھلین لصلوتنا فقال صلی اللہ علیہ رویدا رویدا لا باس علیکم حتی اذا تعالت الشمس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ من کان منکم یرکع رکعتی الفجر فلیرکعھما فقام من کان یرکعھما ومن لم یکن یرکعھما فرکعھما ثم امر ان ینادی بالصلوۃ فنودی بھا فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ فصلی بنا فلما انصرف قال الا انا نحمد اللہ لم نکن

---

[1] جہاد مین شریک نہ فرمایا۔ [2] اور جہاد مین شریک فرمالیا۔ [3] یعنے کوئی سوتا رہے اور نماز کا وقت گذر جائے یا جاگتے مین نماز پڑہنا بہول جائے تو اسکو چاہیے کہ جب سو کر اٹھے تو نماز پڑہ لے اور دوسرا کرے جب یاد آئے پڑہ لے [4] اسلیے کہ ثواب تک گذر تہے۔

فِيْ شَيْءٍ مِنْ أُمُوْرِ الدُّنْيَا شَغَلَنَا عَنْ صَلٰوتِنَا وَلٰكِنْ أَرْوَاحُنَا كَانَتْ بِيَدِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَأَرْسَلَهَا إِنْ شَاءَ فَمَنْ أَدْرَكَ
مِنْكُمْ صَلٰوةَ الْغَدَاةِ مِنْ غَدٍ صَالِحًا فَلْيَقْضِ مَعَهَا مِثْلَهَا وَفِيْ أُخْرٰى لَهٗ وَلِلتِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ فَقَالَ أَمَا إِنَّهٗ
لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيْطُ عَلٰى مَنْ لَمْ يُصَلِّ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَدْخُلَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ الْأُخْرٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ
عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لِيَأْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهٖ فَإِنَّ
هٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيْهِ الشَّيْطَانُ قَالَ فَفَعَلْنَا وَفِيْ أُخْرٰى لِأَبِيْ دَاوٗدَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَيْضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ تَحَوَّلُوْا عَنْ مَكَانِكُمُ الَّذِيْ أَصَابَتْكُمْ فِيْهِ الْغَفْلَةُ التَّعْرِيْسُ نُزُوْلُ الْمُسَافِرِ آخِرَ اللَّيْلِ لِلْاِسْتِرَاحَةِ وَالنَّوْمِ
وَالْوَهَلُ الْفَزَعُ وَالرُّعْبُ وَمَعْنٰى رُوَيْدَكَ الْأَمْرُ بِالتَّأَنِّيْ وَالتَّأَمُّلِ ترجمہ ابو قتادہ رض سے روایت ہے کہ ہم ایک شب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے تو بعض لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کاش اخیر شب کو کہین ٹہیر جاتے آپنے فرمایا کہ مجھے خوف ہے کہ تم سو
جاؤ اور نماز جاتی رہے بلال نے عرض کیا کہ مین سب کو جگا دونگا (یا رسول اللہ) غرضکہ سب کے سب سو گئے اور حضرت بلال اپنی پیٹھ کو
اپنی سواری کا تکیہ دیکر لیٹے اتنے مین انکی آنکھ لگ گئی اور وہ سو گئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت جاگے جبکہ آفتاب کا کنارہ
نکل آیا تھا آپنے فرمایا اے بلال وہ بات کہان گئی جو تم نے کہی تھی[1] بلال نے عرض کیا کہ مجھے ایسی نیند کبھی نہین آئی تھی جیسی
آج نیند آگئی (آپنے فرمایا کہ خدا نے جب چاہا تمہاری روحین قبض کرلین اور جب چاہا تم کو واپس[2] دیدین اے بلال اٹھو اذان دو
لوگون کو نماز کے لیے بلاؤ پہر آپنے وضو کیا اور جب آفتاب بلند ہوگیا اور اس مین سفیدی آگئی تو آپ کہڑے ہوئے اور لوگون کو
جماعت سے نماز پڑہائی پانچون اسکے راوی ہین اور یہ بخاری اور نسائی کے الفاظ ہین اور ابوداؤد کے الفاظ یہ ہین کہ ان کو آفتاب
کی گرمی ہی نے بیدار کیا تو سب اٹھے اور تہوڑی دیر چلے پہر اترے اور سب لوگون نے وضو کیا اور بلال نے اذان دی پہر سب نے صبح
کی دو رکعت (سنت) پڑہی پہر سب نے صبح کی نماز پڑہی اور سب سوار ہوگئے تو ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ہم نے اپنی نماز مین قصور
اور کوتاہی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیند کی حالت مین قصور اور کوتاہی نہین ہے قصور تو بیداری کی حالت
مین ہے پس جب تم مین سے کوئی شخص کوئی نماز پڑہنے سے بہول جائے تو اسکو وہ نماز اسوقت پڑہ لینی چاہیے جب اسکو یاد آئے اور
دوسرے دن (وہ نماز) ہر وقت[3] پڑہنی چاہیے (اور ابوداؤد کی دوسری روایت مین ہے کہ ہم نماز کے لیے گہبرائے ہوئے اٹہے تو آپنے
فرمایا کہ ٹہیرو ٹہیرو گہبراؤ مت ہمپر کوئی الزام نہین ہے تا آنکہ جب آفتاب بلند ہوگیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین
سے جو شخص صبح کی دو رکعت (سنت) پڑہا کرتا ہے تو وہ پڑہ لے پس جو لوگ دو رکعت (سنت) پڑہا کرتے تہے وہ (سنت پڑہنے) کہڑے
ہوگئے اور جو لوگ دو رکعت (سنت) نہین پڑہا کرتے تہے انہون نے بہی پڑہ لی اسکے بعد آپنے نماز کی تکبیر کہنے کا حکم دیا چنانچہ تکبیر
کہی گئی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز پڑہانے) کہڑے ہوئے اور ہمکو نماز پڑہائی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپنے فرمایا کہ آگاہ ہو
ہم خدا تعالی کا شکر کرتے ہین کہ ہم کوئی دنیا کے کامون مین نہین پہنسے تہے جس سے ہماری نماز قضا ہوگئی لیکن ہماری روحین

[1] اسلیے کہ سب تہک گئے تہے [2] کہ مین سبکو جگا دونگا [3] یعنے خدا کے افعال مین انسان کچھ نہین کرسکتا اور روح کے قبض کرنے سے نیند آنا اور واپسی روح سے جاگنا
مراد ہے [4] ایسا نہین کہ آج قضا ہوگئی تو کل بہی قضا ہو جائے ۱۲

خدا تعالی کے ہاتھ (اختیار) میں تھیں تو خدا نے جب چاہا انکو چھوڑ دیا[۱] پس تم میں سے جس شخص کو کل صبح کی نماز اچھے وقت میں ملجائے تو اُسکو چاہیے کہ اسکے ساتھ ویسی ہی نماز ادا پڑھ لے[۲] اور ابو داؤد کی دوسری روایت نیز ترمذی اور نسائی کی ایک روایت میں مذکور ہے کہ آپنے فرمایا کہ خبردار ہو کہ نیند کی حالت میں کوتاہی (قصور) نہیں ہے البتہ قصور اور کوتاہی ایسی صورت میں ہے کہ کوئی شخص ایک نماز نہ پڑھے تا آنکہ دوسری نماز کا وقت آ جائے۔ اور مسلم کی ایک روایت میں جو ابو ہریرہؓ سے مروی ہے مذکور ہے کہ آپ بیدار ہوئے تا آنکہ آفتاب نکل آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر شخص اپنی سواری کی باگ پکڑ لے (اور یہاں سے نکل جائے) اسلیے کہ یہہ ایسا مقام ہے جہان شیطان ہمارے پاس آیا چنانچہ ہم سب نے ایسا ہی کیا[۳] اور ابو داؤد کی ایک روایت میں جو ابو ہریرہ ہی سے مروی ہے مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ ایسی جگہہ سے ہٹ جاؤ جہاں تم پر غفلت آ گئی۔

(۱۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَدْلَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَرَّسَ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَوْ بَعْضُهَا فَلَمْ يُصَلِّ حَتّٰى ارْتَفَعَتْ فَصَلّٰى وَهِيَ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ وَلِمَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ أَرْوَاحَنَا وَلَوْ شَاءَ لَرَدَّهَا عَلَيْنَا فِي حِيْنٍ غَيْرِ هٰذَا ثُمَّ الْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ إِلٰى أَبِي بَكْرِ الصِّدِّيْقِ فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ أَتٰى بِلَالًا وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَأَضْجَعَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُهَدِّئُهُ كَمَا يُهَدَّأُ الصَّبِيُّ حَتّٰى نَامَ ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِلَالًا فَأَخْبَرَ بِلَالٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِمِثْلِ الَّذِيْ أَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ الْإِدْلَاجُ بِالتَّخْفِيْفِ السَّيْرُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَبِالتَّشْدِيْدِ مِنْ آخِرِهِ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اول حصہ شب میں کوچ فرمایا پھر آخر حصہ شب میں اتر پڑے اور سو گئے، تو آپ بیدار نہ ہوئے تا آنکہ آفتاب یا بعض حصہ آفتاب نکل آیا اور آپنے نماز نہ پڑھی تا آنکہ آفتاب بلند ہو گیا پھر آپنے نماز پڑھی اور یہ درمیانی نماز تھی (نسائی اسکے راوی ہیں)۔ اور مالک کی روایت میں جو زید بن اسلم سے مروی ہے مذکور ہے کہ آپنے فرمایا کہ خدا نے تمہاری روحیں قبض کر لی تھیں اگر وہ چاہتا تو اُس وقت کے سوا کسی اور وقت میں ہمکو وہ (روحیں) واپس دیتا اسکے بعد آپ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمانے لگے کہ بلال کے پاس شیطان آیا اور وہ کھڑے ہو نماز پڑھ رہے تھے تو اس نے انکو لٹا دیا اور انکو تھپکنے لگا جس طرح (چھوٹے) بچہ کو (سوتے وقت) تھپکتے ہیں حتے کہ بلال سو گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی واقعہ بیان کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر سے (قبل اسکے) بیان فرمایا تھا تو حضرت ابو بکر نے عرض کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ بیشک خدا کے رسول ہیں۔

(۱۳) وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ عُمَرَ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كِدْتُ أُصَلِّي الْعَصْرَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاللّٰهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَقُمْنَا ...... إِلٰى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلٰوةِ وَتَوَضَّأْنَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَ ... هَا الْمَغْرِبَ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا أَبَا دَاؤُدَ وَبُطْحَانُ [illegible]

[۱] اور ہم پیدا ہوئے۔ [۲] یہ احتیاطی قضا ہے تا کہ آج کی صبح کی نماز کل کی صبح کی نماز کے وقت میں بروقت ادا ہو جاوے اور یہ تاکید اور احتیاط اسواسطے ہے کہ کوئی شخص نماز کے قضا کرنے کا عادی نہ ہو جائے [۳] اور وہاں سے علیحدہ ہو گئے

اسم وادٍ بالمدينة **ترجمہ** جابرؓ سے روایت ہے تحقیق حضرت عمرؓ آئے دن خندق کے جبکہ ڈوب گیا سورج پس بُرا کہنے لگے کفار قریش کو اور فرمایا یا رسول اللہ قریب تھا میں کہ نماز پڑھوں عصر کی یہانتک کہ قریب تھا سورج کہ ڈوب جاوے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی قسم میں نے (بھی) نماز نہیں پڑھی پس کھڑے ہوئے ہم طرف بطحان کی پس وضو کیا آپنے واسطے نماز کے اور وضو کیا ہمنے پس نماز پڑھی عصر کی بعد ڈوبنے سورج کے پھر پڑھی پیچھے اسکے نماز مغرب کی بجز ابوداؤد کے پانچوں اسکے راوی ہیں

(١٤) **وعن** ابن مسعودٍ ان المشركين شغلوا رسول الله صلى الله عليه يوم الخندق عن اربع صلوات حتى ذهب من الليل ما شاء الله فامر بلالا فاذن ثم اقام فصلى الظهر ثم اقام فصلى العصر ثم اقام فصلى المغرب ثم اقام فصلى العشاء اخرجه الترمذي والنسائي **ترجمہ** ابن مسعودؓ سے روایت ہے تحقیق مشرکین نے مشغول کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خندق کے دن چار نمازوں سے یہانتک کہ گزر گیا رات سے جتنا چاہا اللہ نے پس ارشاد فرمایا بلال کو پس اذان کہی اسنے پھر اقامت کہی پس نماز پڑھی ظہر کی پھر اقامت کہی پس نماز پڑھی عصر کی پھر اقامت کہی پس نماز پڑھی مغرب کی پھر اقامت کہی پس نماز پڑھی عشا کی ترمذی و نسائی اسکے راوی ہیں

(١٥) **وعن** نافعٍ ان عبد الله بن عمرؓ اغمي عليه فذهب عقله فلم يقض الصلوة اخرجه مالك وقال وذلك فيما نرى والله اعلم ان الوقت ذهب فاما من افاق وهو في وقت الصلوة فانه يصلي **ترجمہ** نافع سے روایت ہے تحقیق عبداللہ بن عمر بیہوش ہوگئے پس ان میں عقل نہ رہی پس نہ قضا کیا نماز کو مالک اسکے راوی ہیں اور مالک نے کہا کہ ہمارے نزدیک اور حقیقت حال اللہ جانتا ہے اسکا باعث یہ ہے کہ نماز کا وقت گذر چکا تھا لیکن وہ شخص کہ نماز کے وقت میں ہوش میں آجاوے تو اسکو نماز پڑھنی چاہیئے۔

(١٦) **وعن** نافعٍ ايضا ان ابن عمرؓ قال من نسي صلوة فلم يذكرها الا وهو مع الامام فاذا سلم الامام فليصل الصلوة التي نسي ثم ليصل بعدها الصلوة الاخرى اخرجه مالك **ترجمہ** نافع سے روایت ہے تحقیق ابن عمر نے کہا جو شخص بھولجاوے نماز کو پس نہ یاد آوے اسکو مگر اس حال میں کہ وہ امام کے ساتھ ہو پس جب سلام پھیرے امام پس نماز پڑھے وہ جو بھول گیا تھا پھر پڑھے اسکے بعد دوسری نماز مالک اسکے راوی ہیں۔

(١٧) **وعن** جابرٍ انه سمع رسول الله صلى الله عليه يقول بين الرجل وبين الشرك ترك الصلوة اخرجه مسلم واللفظ له وابوداود والترمذي ولفظه بين الكفر والايمان ترك الصلوة وفي اخرى له ولابي داود بين العبد وبين الكفر ترك الصلوة **ترجمہ** جابرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ آدمی اور شرک کے درمیان نماز کے ترک کرنے کا (فرق)[ل] ہے مسلم اسکے راوی ہیں اور یہ انہیں کے الفاظ ہیں اور ابوداؤد ترمذی بھی اسکے راوی ہیں ترمذی کے الفاظ یہ ہیں کہ آپنے فرمایا کہ (کفر اور ایمان کے درمیان ترک نماز کا فرق ہے) اور ترمذی کی ایک روایت میں اور ابوداؤد کی روایت میں یہ ہے کہ آپنے فرمایا کہ (بندہ اور کفر کے درمیان ترک نماز کا فرق) ہے

(١٨) **وعن** بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه العهد الذي بيننا وبينهم الصلوة فمن تركها فقد كفر

ل پس جس نے نماز پڑھی وہ انسان غیر مشرک ہے اور جس نے نماز ترک کردی وہ انسان مشرک ہے ۱۲

اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ وَالنَّسَائِیُّ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور انکے (یعنے منافقون کے) درمیان جو عہد ہے[1] وہ نماز ہے پس جس شخص نے نماز ترک کردی وہ (ظاہر)[2] کافر ہوگیا۔ ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہین اور ترمذی نے اسکو صحیح تسلیم کیا ہے

(۱۹) **وَعَنْ** عَبْدِاللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ کَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرَوْنَ شَیْئًا مِّنَ الْاَعْمَالِ تَرْکُہٗ کُفْرٌ اِلَّا الصَّلٰوۃَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اعمال مین سے کسی عمل کے ترک کو کفر نہین خیال کرتے تھے بجز نماز[3] کے۔ ترمذی اسکے راوی ہین

(۲۰) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِیْ تَفُوْتُہٗ صَلٰوۃُ الْعَصْرِ کَاَنَّمَا وُتِرَ اَھْلُہٗ وَمَالُہٗ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ وُتِرَ اَیْ نُقِصَ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کی عصر کی نماز جاتی رہی تو گویا کہ اسکا اہل (و عیال) اور مال (و اسباب) برباد ہوگیا چھیون اسکے راوی ہین

(۲۱) **وَعَنْ** اَبِی الْمَلِیْحِ قَالَ کُنَّا مَعَ بُرَیْدَۃَ فِیْ غَزَاۃٍ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ غَیْمٍ فَقَالَ بَکِّرُوْا بِصَلٰوۃِ الْعَصْرِ فَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَکَ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُہٗ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَمَعْنٰی بَکِّرُوْا بَادِرُوْا اِلَیْھَا فِیْ اَوَّلِ اَوْقَاتِھَا وَمَعْنٰی حَبِطَ عَمَلُہٗ اَیْ بَطَلَ **ترجمہ** ابوالملیح سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ہم کسی جنگ مین بریدہ کے ساتھ تھے اس دن ابر تھا تو انھون نے کہا کہ عصر کی نماز جلد (اول وقت) پڑھ لو اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے عصر کی نماز ترک کردی اسکا عمل باطل اور لغو ہوگیا[4]۔ بخاری اور نسائی اسکے راوی ہین

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِی الْمَوَاقِیْتِ

تیسرا باب

نماز کے وقتون کے بیان مین

(۱) **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَاہُ سَائِلٌ فَسَاَلَہٗ عَنْ مَوَاقِیْتِ الصَّلٰوۃِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ شَیْئًا قَالَ وَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الْفَجْرَ حِیْنَ انْشَقَّ الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا یَکَادُ یَعْرِفُ بَعْضُھُمْ بَعْضًا ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ الظُّھْرَ حِیْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ یَقُوْلُ قَدِ انْتَصَفَ النَّھَارُ وَھُوَ کَانَ اَعْلَمَ مِنْھُمْ ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَۃٌ ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ بِالْعِشَاءِ حِیْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حَتّٰی انْصَرَفَ مِنْھَا وَالْقَائِلُ یَقُوْلُ قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ اَوْ کَادَتْ ثُمَّ اَخَّرَ الظُّھْرَ حَتّٰی کَانَ قَرِیْبًا مِّنْ وَقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ ثُمَّ اَخَّرَ الْعَصْرَ حَتّٰی انْصَرَفَ مِنْھَا وَالْقَائِلُ یَقُوْلُ قَدِ

---

[1] یعنے منافقین جبتک نماز پڑھتے ہین انکا نماز پڑھنا کافرون مین نہین کیا جاتا جب انھون نے نماز ترک کردی تو ظاہر کافر ہوگئے اور کفر کے احکام انپر جاری ہونگے

[2] یعنے نماز کے ترک کو کفر خیال کرتے تھے [3] یعنے اسکے نیک عمل باطل ہوگئے یعنے اسکو نیک عمل کا ثواب نہین ملیگا

قيل احمرت الشمس ثم اخر المغرب حتى كان عند سقوط الشفق وفي رواية فصلى المغرب قبل ان يغيب الشفق في اليوم الثاني ثم اخر العشاء حتى كان ثلث الليل الاول ثم اصبح فدعا السائل فقال الوقت بين هذين اخرجه مسلم واللفظ له وابو داود والنسائي وفي رواية لابي داود فاقام الفجر حين كان الرجل لا يعرف وجه صاحبه او ان الرجل لا يعرف من الى جنبه ثم اخر العصر حتى انصرف عنها وقد اصفرت الشمس وقال في اخره ورواه بعضهم فقال ثم صلى العشاء الى شطر الليل **ترجمہ** ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ایک شخص حاضر ہوا اور اسنے آپسے نماز کے اوقات دریافت کیے تو آپنے اسکو کچھ جواب نہ دیا[1] اور آپنے بلال کو حکم دیا تو انہون نے صبح کی روشنی نمودار ہوتے ہی صبح کی نماز کی تکبیر کہی اور لوگ ایکدوسرے کو نہین پہچان سکتے تھے پھر آپنے انہین حکم دیا تو انہون نے آفتاب کے ڈہلتے ہی ظہر کی نماز کی تکبیر کہی اور کہنے والا یہ کہتا تھا کہ ابھی دوپہر ہے حالانکہ آپ ان سب سے زیادہ واقف تھے پھر آپنے انہین حکم دیا تو انہون نے عصر کی نماز کی تکبیر کہی حالانکہ آفتاب بلند تھا پھر آپنے انہین حکم دیا تو انہون نے آفتاب کے ڈوبتے ہی مغرب کی نماز کی تکبیر کہی پھر آپنے انہین حکم دیا تو عشا کی نماز کی تکبیر کہی جبکہ شفق ڈوب گیا پھر دوسرے روز بہ نسبت گذشتہ روز کے صبح کی نماز مین آپنے تاخیر فرمائی حتے کہ جب آپ نماز سے فارغ ہوے تو کہنے والا یہ کہتا تھا کہ آفتاب نکل آیا یا نکلنے کے قریب ہوگیا پھر ظہر کی نماز مین آپنے تاخیر فرمائی تاآنکہ گذشتہ روز کے عصر کے وقت کے قریب وقت آگیا پھر آپنے عصر کی نماز مین تاخیر فرمائی تاآنکہ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو کہنے والا یہ کہتا تھا کہ آفتاب مین سرخی آگئی پھر آپنے مغرب کی نماز مین تاخیر فرمائی تاآنکہ شفق کے ڈوبنے کا وقت آگیا اور ایک روایت مین ہے کہ آپنے دوسرے روز مغرب کی نماز قبل غروب شفق پڑہی پھر آپنے عشا کی نماز مین تاخیر فرمائی تاآنکہ اول شب کا ثلث حصہ گذر گیا پھر جب صبح ہوئی تو آپنے پوچھنے والے کو بلوا کر فرمایا کہ وقت انہین دونون کے درمیان ہے مسلم۔ ابوداود۔ نسائی۔ اسکے راوی ہین۔ اور یہ مسلم کے الفاظ ہین اور ابوداود کی ایک روایت مین ہے کہ صبح کی نماز کی تکبیر اسوقت کہی جب ایک دوسرے کے چہرے کو نہین پہچان سکتا تھا یا کوئی شخص اپنے پہلو والے کو نہین پہچان سکتا تھا پھر آپنے عصر کی نماز مین تاخیر فرمائی تاآنکہ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آفتاب مین زردی آگئی تھی اور اسکے آخر مین یہ بیان کیا کہ بعض اشخاص نے یہ روایت کی ہے کہ آپنے عشا کی نماز مین نصف شب تک تاخیر فرمائی

(٢) **وعن** بريدة ان رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه عن وقت الصلوة فقال له صل معنا هذين اليومين فلما زالت الشمس امر بلالا فاذن ثم امره فاقام الظهر ثم امره فاقام العصر والشمس مرتفعة بيضاء ... ثم امره فاقام المغرب حين غابت الشمس ثم امره فاقام العشاء حين غاب الشفق ثم امره فاقام الفجر حين طلع الفجر فلما ان كان اليوم الثاني امره فابرد بالظهر فانعم ان يبرد بها وصلى العصر والشمس مرتفعة اخرها

---

[1] اسلیے کہ آپکو عملاً اوقات نماز اسکو بتلانا منظور تھا [2] یعنے ابتدائے وقت صبح [3] کہ آفتاب کا ڈہل گیا پھر اب دوپہر کا وقت نہین ہے [4] یعنے نماز کا وقت انہین دو اوقات کے مابین ہے جو آپنے عملاً سائل کو بتلایا پہلے روز آپنے ہر نماز کا ابتدائی وقت بتلایا اور دوسرے روز ہر نماز کا انتہائی وقت بتلایا پس ضرور عمدہ وقت ان دونون کے بیچ مین ہوگا خیر الامور اوسطہا

فوق الذی کان وصلی المغرب قبل ان یغیب الشفق وصلی العشاء بعد ما ذھب ثلث اللیل وصلی الفجر فاسفر بھا ثم قال این السائل عن وقت الصلوۃ فقال الرجل انا یا رسول اللہ فقال وقت صلوتکم بین ما رأیتم اخرجہ مسلم و الترمذی و النسائی الابراد انکسار الوھج و الحر و معنی انعم طال الابراد **ترجمہ** بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کا وقت دریافت کیا تو آپنے اُس سے فرمایا کہ تم یہ دو دن ہمارے ساتھ نماز پڑھو[1] تو جب آفتاب ڈھل گیا تو آپنے بلال کو حکم دیا انہون نے اذان دی پھر آپنے انہین حکم دیا تو انہون نے ظہر کی نماز کی تکبیر کہی پھر آپنے انہین حکم دیا تو انہون نے عصر کی نماز کی تکبیر کہی جبکہ آفتاب بلند اور سفید اور صاف تھا پھر آپنے انہین حکم دیا تو انہون نے مغرب کی نماز کی تکبیر کہی جب کہ آفتاب غروب ہو گیا پھر آپنے انہین حکم دیا تو انہون نے عشا کی نماز کی تکبیر کہی جبکہ شفق ڈوب گیا پھر آپنے انہین حکم دیا تو انہون نے صبح کی نماز کی تکبیر کہی جبکہ صبح کی روشنی نمودار ہو گئی پھر جب دوسرا دن ہوا تو آپنے ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت پر بہت ہی ٹھنڈے وقت پڑھی[2] پھر آپنے عصر کی نماز پڑھی جبکہ آفتاب بلند تھا لیکن گزشتہ روز کی نسبت آپنے عصر کی نماز مین تاخیر فرمائی اور آپنے مغرب کی نماز قبل غروب شفق پڑھی اور آپ نے عشا کی نماز ایک تہائی رات گزرنے کے بعد پڑھی اور آپنے صبح کی نماز پڑھی جب کہ خوب روشنی پھیل گئی پھر آپنے فرمایا کہ وہ نماز کا وقت پوچھنے والا شخص کہان ہے تو اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین ہون تو آپنے فرمایا کہ یہ جو تمنے دیکھا انہین کے بیچ مین تمہاری نماز کا وقت ہے مسلم۔ ترمذی۔ نسائی اسکے راوی ہین

(۳) **وعن** ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال امنی جبریل عند البیت مرتین فصلی الظھر فی الاولی منھما حین کان الفیء مثل الشراک ثم صلی العصر حین کان کل شیء مثل ظلہ ثم صلی المغرب حین وجبت الشمس و افطر الصائم ثم صلی العشاء حین غاب الشفق ثم صلی الفجر حین برق الفجر و حرم الطعام علی الصائم و صلی المرۃ الثانیۃ الظھر حین کان ظل کل شیء مثلہ لوقت العصر بالامس ثم صلی العصر حین کان ظل کل شیء مثلیہ ثم صلی المغرب لوقتہ الاول ثم صلی العشاء الاخرۃ حین ذھب ثلث اللیل ثم صلی الصبح حین اسفرت الارض ثم التفت الی جبریل فقال یا محمد ھذا وقت الانبیاء علیھم الصلوۃ و السلام من قبلک و الوقت فیما بین ھذین الوقتین اخرجہ ابو داود و الترمذی و ھذا لفظہ و فی روایۃ للنسائی عن جابر ثم اتاہ حین امتد الفجر و اصبح و النجوم بادیۃ مشتبکۃ فصنع کما صنع بالامس فصلی الغداۃ و فی اخری فصلی الظھر حین زالت الشمس و کان الفیء قدر الشراک ثم صلی العصر حین کان الفیء مثل الشراک و ظل الرجل ثم صلی المغرب حین غابت الشمس ثم صلی العشاء حین غاب الشفق ثم صلی الفجر حین طلع الفجر ثم صلی الغد الظھر حین کان الظل طول الرجل ثم العصر حین کان ظل الرجل مثلیہ ثم صلی المغرب حین غابت الشمس ثم صلی العشاء الی ثلث اللیل او نصف اللیل ثم صلی الفجر فاسفر و المراد بالشراک احد سیور النعل

---

[1] تو تمکو خود ہر نماز کا وقت معلوم ہو جائیگا ۱۲ [2] یعنے ظہر کی نماز مین بہت ہی تاخیر فرمائی ۱۲

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل نے خانہ کعبہ کے پاس دو دفعہ میری امامت کی تو پہلے روز ظہر کی نماز اسوقت پڑہائی جبکہ سایہ جوتی کے تسمہ کے برابر تہا پہر عصر کی نماز اس وقت پڑہائی جبکہ ہر شے کا سایا اسکے برابر تہا پہر مغرب کی نماز اس وقت پڑہائی جبکہ آفتاب غروب ہوگیا اور روزہ دار کے افطار کا وقت آگیا پہر عشا کی نماز اس وقت پڑہائی جبکہ شفق غائب ہوگیا پہر صبح کی نماز اس وقت پڑہائی جبکہ صبح کی روشنی ظاہر ہوئی اور روزہ دار پر کہانا پینا حرام ہوگیا اور دوسری مرتبہ ظہر کی نماز اس وقت پڑہائی جبکہ ہر شے کا سایا اسکے برابر ہوگیا جس وقت گزشتہ روز عصر کی نماز پڑہائی تہی پہر عصر کی نماز پڑہائی جبکہ ہر شے کا سایا اسکو دوگنا تہا پہر مغرب کی نماز اول (روز کے) وقت پر پڑہائی پہر عشا کی نماز اس وقت پڑہائی جبکہ تہائی رات گزر گئی پہر صبح کی نماز پڑہائی جبکہ (صبح کی روشنی سے) زمین خوب روشن ہوگئی تہی پہر جبرئیل میری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے محمد تم سے قبل کے پیغمبروں کا یہی وقت ہے اور (نماز کا) وقت انہیں دو وقتوں کے بیچ میں ہے۔ ابوداؤد۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور یہ ترمذی کے الفاظ ہیں۔ اور نسائی کی ایک روایت میں جو جابر سے مروی ہے مذکور ہے کہ پہر (جبرئیل) آئے جبکہ صبح کی روشنی پہیل گئی تہی اور صاف صبح ہوگئی تہی لیکن تارے صاف ظاہر اور گہنے تہے اور ویسا ہی کیا جیسا کہ کل کیا تہا پہر صبح کی نماز پڑہائی اور ایک روایت میں ہے کہ ظہر کی نماز پڑہائی جبکہ آفتاب ڈہل گیا تہا اور سایہ بقدر جوتی کے تسمہ کے تہا پہر عصر کی نماز پڑہائی جبکہ ......
ہر شخص کا سایا اسکے برابر تہا پہر مغرب کی نماز پڑہائی جبکہ آفتاب غروب ہوگیا تہا پہر عشا کی نماز اسوقت پڑہائی جبکہ شفق ڈوب گیا تہا پہر صبح کی نماز اسوقت پڑہائی جبکہ صبح نمودار ہوئی پہر دوسرے روز ظہر کی نماز اسوقت پڑہائی جبکہ ہر شخص کا سایہ اسکی بلندی کے برابر تہا پہر عصر کی نماز اس وقت پڑہائی جبکہ ہر شخص کا سایا اسکے دوگنا تہا پہر مغرب کی نماز اسی وقت پڑہائی جبکہ آفتاب غروب ہوگیا پہر عشا کی نماز تہائی رات یا آدہی رات گزرنے کے بعد پڑہائی پہر صبح کی نماز خوب روشنی پہیلنے کے بعد پڑہائی۔

(٤) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلصَّلٰوةِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ صَلٰوةِ الظُّهْرِ حِیْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَاٰخِرَ وَقْتِهَا حِیْنَ یَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ وَاَوَّلَ وَقْتِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ حِیْنَ یَدْخُلُ وَقْتُهَا وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِیْنَ تَصْفَرُّ الشَّمْسُ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِیْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِیْنَ یَنْتَصِفُ اللَّیْلُ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ حِیْنَ یَطْلُعُ الْفَجْرُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِیْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ اَخْرَجَهُ الْاَرْبَعَةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ وَهٰذَا اللَّفْظُ لِلتِّرْمِذِیِّ وَفِیْ رِوَایَةِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلٰی اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ اَبَا هُرَیْرَةَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَنَا اُخْبِرُكَ صَلِّ الظُّهْرَ اِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَكَ وَالْعَصْرَ اِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَیْكَ وَالْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ مَا بَیْنَكَ وَبَیْنَ ثُلُثِ اللَّیْلِ وَصَلِّ الصُّبْحَ بِغَبَشٍ یَعْنِی الْغَلَسَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کے لیے اول (وقت) ہے اور آخر (وقت) ہے اور ظہر کی نماز کا اول وقت وہ ہے جب آفتاب ڈہل جاتا ہے اور اسکا آخری وقت وہ ہے جبکہ عصر کا وقت آجاتا ہے اور عصر کی نماز کا اول وقت وہ ہے جبکہ اسکا وقت آجاتا ہے

م وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ حِیْنَ یَغِیْبُ الْاُفُقُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِیْنَ

اور اُسکا آخر وقت وہ ہی جبکہ آفتاب زرد ہو جائے اور مغرب کا اول وقت وہ ہی جب آفتاب غروب ہو جائے اور اسکا آخر وقت وہ ہی جبکہ شفق غائب ہو جائے اور عشا کا اول وقت وہ ہے جبکہ شفق غائب ہو جائے اور اسکا آخر وقت وہ ہی جبکہ نصف شب گزر جائے اور صبح کی نماز کا اول وقت وہ ہی جب کہ صبح کی روشنی نمودار ہو جائے اور اسکا آخر وقت ہی جبکہ آفتاب نکل آئے بجز ابو داؤد کے چاروں اسکے راوی ہین اور یہ ترمذی کے الفاظ ہین اور مالک کی روایت مین جو عبد اللہ بن رافع حضرت ام سلمہ کے مولی سے مروی ہی مذکور ہے کہ انہون نے حضرت ابو ہریرہ سے نماز کا وقت دریافت کیا تو ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ مین تمکو بتلاتا ہون ظہر اس وقت پڑھا کرو جبکہ تمہارا سایہ تمہارے دو چند ہو اور مغرب اس وقت پڑھا کرو جبکہ آفتاب غروب ہو جائے اور عشا اس وقت پڑھا کرو کہ جب تمہاری اور تہائی رات کی بیچ کا وقت آجائے اور صبح کی نماز تڑکے اندہیرے مین پڑھا کرو۔

(۵) **وَعَنْ** مَالِكٍ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ اِلٰى عُمَّالِهٖ اِنَّ اَهَمَّ اُمُوْرِكُمْ عِنْدِيَ الصَّلٰوةُ مَنْ حَفِظَهَا وَحَافَظَ عَلَيْهَا حَفِظَ دِيْنَهٗ وَمَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا اَضْيَعُ ثُمَّ كَتَبَ اَنْ صَلُّوا الظُّهْرَ اِذَا كَانَ الْفَيْئُ ذِرَاعًا اِلٰى اَنْ يَكُوْنَ ظِلُّ اَحَدِكُمْ مِثْلَهٗ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ قَدْرَ مَا يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فَرْسَخَيْنِ اَوْ ثَلٰثَةً قَبْلَ مَغِيْبِ الشَّمْسِ وَالْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهٗ فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهٗ وَالصُّبْحَ وَالنُّجُوْمُ بَادِيَةٌ مُشْتَبِكَةٌ وَفِيْ اُخْرٰى اِنَّ عُمَرَ كَتَبَ اِلٰى اَبِيْ مُوْسٰى وَذَكَرَ مِثْلَهٗ وَقَالَ وَاقْرَأْ فِيْهَا اَيْ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ بِسُوْرَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ مِنَ الْمُفَصَّلِ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ وَفِيْ اُخْرٰى نَحْوَهٗ وَفِيْهَا وَاَنْ صَلِّ الْعِشَاءَ فِيْمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ ثُلُثِ اللَّيْلِ فَاِنْ اَخَّرْتَ فَاِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغَافِلِيْنَ **ترجمہ** مالک سے روایت ہی کہ حضرت عمر نے اپنے عاملون کو لکھا کہ تمہارے سب کامون مین سب سے اہم کام میرے نزدیک نماز ہے جس نے نماز کی نگہداشت کی اور اسکی پوری حفاظت کی اس نے اپنے دین کی حفاظت کی اور جس نے نماز کو ضائع کر دیا تو وہ سوا نماز کے (اور کامون مین) زیادہ ضائع کرنے والا ہوگا[۱] پہر یہ لکھا کہ ظہر کی نماز (کا وقت اس وقت ہی) جب (آدمی کے قد کا) سایہ ایک ہاتھ ہو تا آنکہ تم مین ہر ایک کا سایہ اسکے برابر ہو اور عصر کی نماز (کا وقت اس وقت ہی) جب آفتاب بلند سفید صاف ہو بقدر اسکے کہ دو کوس یا تین کوس قبل طلوع آفتاب چلا جائے اور مغرب کا وقت (اسوقت ہی) جب کہ آفتاب غروب ہو جائے اور عشا کا وقت (اسوقت ہی) جبکہ شفق غروب ہو جائے تہائی رات تک پس جو شخص (قبل نماز عشا) سو جائے اسکی آنکھہ کو (آرام اور چین کی) نیند نہ آئے پس جو شخص (قبل نماز عشا) سو جائے اس کی آنکھہ کو (چین کی) نیند نہ آئے پس جو شخص (قبل نماز عشا) سو جائے اسکی آنکھہ کو (چین اور آرام کی) نیند نہ آئے[۲] اور صبح کا وقت (اسوقت ہے) جبکہ تارے ظاہر ایک دوسرے سے ملے جلے ہون[۳] اور مالک ہی کی دوسری روایت مین ہی کہ حضرت عمر نے ابو موسی کو لکھا اور مثل سابق بیان کیا اور اس مین یہ بیان کیا کہ صبح کی نماز مین مفصل سے دو طویل سورتین پڑہا کرو مالک اسکے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین اسیطرح مذکور ہے کہ اس مین یہ (بھی) مذکور ہے کہ عشا کی نماز

---

[۱] یعنے جس نے نماز جیسا اہم کام کو نہ کیا اور اسیطرح اسکو ضائع کر دیا وہ اور کامون کی کیا پرواہ کریگا اور اس طرح اور کامون کا زیادہ ضائع کرنے والا ہوگا ۔

[۲] یہ بد دعا ہے جو قبل نماز عشا سو جانے اشخاص کی نسبت ہی ۔ [۳] یعنے چہوٹے بڑے سب تارے نمایان ہون ۔

قد کے برابر ہو جائے اور عصر کی نماز اوس وقت پڑھا کرو جبکہ تمہارا [illegible]

اسوقت پڑہا کرو جب تمہارے اور تمہاری رات کے بیچ کا وقت آجائے پس اگر تاخیر کرو تو نصف شب تک (کر سکتے ہو) اور غافل لوگون مین ست نہ ہو جاؤ[۱]۔

(۵) وَعَنْ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهٖ مَا لَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ الْاَوْسَطِ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلٰى اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتْ فَاَمْسِكْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَهٰذَا لَفْظُهٗ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** ابن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ظہر کا وقت (اسوقت ہے) جبکہ آفتاب ڈہل جائے اور ہر شخص کا سایہ اسکی درازی کے برابر ہو جائے جبتک کہ عصر کا وقت نہ آجائے۔ اور عصر کا وقت (اس وقت تک ہے) جبتک کہ آفتاب زرد نہ ہو جاوے اور مغرب کا وقت (اسوقت تک ہے) جبتک کہ شفق غائب نہ ہو جائے اور عشا کی نماز کا وقت درمیانی نصف شب تک ہے اور صبح کا وقت طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ہے پہر جب آفتاب طلوع ہونے لگے تو نماز سے ٹہیر جاؤ اسلیے کہ وہ شیطان کے دونون سینگون کے بیچ مین سے طلوع ہوتا ہے[۲] مسلم۔ ابوداود۔ نسائی اسکے راوی ہین اور یہ مسلم کے الفاظ ہین

(۶) وَعَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبِيْ عَلٰى اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهٗ اَبِيْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيْرَ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْاُوْلٰى حِيْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰى رَحْلِهٖ فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيْتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْعَتَمَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَعْرِفُ الْمَرْءُ جَلِيْسَهٗ وَيَقْرَاُ بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ۔ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَلَا يُبَالِيْ بِتَاْخِيْرِ الْعِشَاءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ وَهٰذَا لَفْظُ الشَّيْخَيْنِ قَوْلُهٗ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ اَيْ مُرْتَفِعَةٌ عَنِ الْمَغْرِبِ لَمْ يَتَغَيَّرْ لَوْنُهَا بِمُقَارَبَةِ الْاُفُقِ **ترجمہ** ابو المنہال سے روایت ہے کہتے ہین کہ مین اور میرے والد ابو برزہ اسلمی کے پاس گئے تو میرے والد نے ان سے پوچہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض کی نماز کس طرح پڑہتے تہے اونہون نے کہا کہ آپ ہجیر (دوپہر کی نماز یعنے ظہر) کی نماز جسکو تم اولے (پہلی نماز) کہتے ہو اس وقت پڑہتے تہے جبکہ آفتاب ڈہل جاتا تہا اور آپ عصر کی نماز پڑہاتے تہے پہر ہم مین سے کوئی شخص اپنے مقام پر جاتا تہا جو مدینہ کے طرف تہا اور آفتاب باقی رہتا تہا اور مین بہول گیا کہ مغرب کے بارہ مین انہون نے کیا کہا

---

[۱] گویا نصف شب سے عشا کی نماز مین تجاوز کرنا غفلت ہے [۲] یعنے آفتاب کے نکلنے وقت شیطان اپنے سینگ اون لگا دیتا ہے تاکہ اس وقت آفتاب کی پرستش کرنے والون کا سجدہ وغیرہ وہ اپنی نسبت خیال کرے اور اس طرح اپنی پرستش سے وہ خوش ہو اسیطرح وہ غروب آفتاب کے وقت اپنے سینگ آفتاب کے قریب کر دیتا ہے پس آفتاب کے شیطان کے دونون سینگ کے بیچ مین طلوع کرنیکے یہی معنے ہونگے یا سینگ سے شیطان کی جماعت مراد ہے پس مطلب یہ ہوگا کہ طلوع آفتاب کے وقت شیطان کی جماعت آفتاب کے قریب ہو جاتی ہے اور اپنے کو سجدہ کراتی ہے ۱۲

اور آپ عشا کی نماز مین جسکو تم عتمہ کہتے ہو تاخیر کرنے کو اچہا خیال فرماتے تہے اور قبل نماز عشا آپ سونے کو ناپسند فرماتے تہے اور بعد نماز عشا آپ بات چیت کرنے کو ناپسند فرماتے تہے اور صبح کی نماز سے آپ اسوقت فارغ ہوتے تہے جبکہ ہر شخص اپنے ہمنشین اہم پہلو شخص کو پہچان لیتا تہا اور آپ اسمین ساٹہ آیت سے سو آیت تک (قرآن) پڑہتے تہے بجز ترمذی کے پانچون اسکے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین ہے کہ آپ عشا کی نماز مین تہائی رات تک تاخیر کرنے مین کوئی پروا نہین کرتے تہے پہر کہا[۱] کہ نصف شب تک تاخیر عشا مین کوئی پروا نہین کرتے تہے اور یہ شیخین کے الفاظ ہین

(۷) **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَدِمَ الْحَجَّاجُ الْمَدِينَةَ وَكَانَ يُؤَخِّرُ الصَّلَوَاتِ فَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا يُؤَخِّرُهَا وَأَحْيَانًا يُعَجِّلُ إِذَا رَآهُمْ اجْتَمَعُوا عَجَّلَ وَإِذَا رَآهُمْ أَبْطَؤُوا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ كَانَ يُصَلِّيهَا بِغَلَسٍ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَفِي أُخْرَى لِلنَّسَائِيِّ عَنْ أَنَسٍ وَيُصَلِّي الصُّبْحَ إِلَى أَنْ يَنْفَسِحَ الْبَصَرُ **ترجمہ** محمد بن عمرو بن حسن ابن علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہتے ہین کہ حجاج مدینہ مین آیا اور وہ نمازون مین تاخیر کیا کرتا تہا تو ہمنے جابر بن عبد اللہ سے دریافت کیا تو انہون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کے وقت پڑہتے تہے[۲] اور عصر (کی نماز اسوقت پڑہتے تہے) جب آفتاب صاف ہوتا تہا اور مغرب (کی نماز اس وقت پڑہتے تہے) جب آفتاب غروب ہوجاتا تہا اور عشا مین بعض وقت آپ تاخیر فرماتے تہے اور بعض وقت آپ جلدی پڑہ لیتے تہے جب آپ دیکہتے کہ لوگ جمع ہوگئے تو آپ جلدی پڑہ لیتے اور جب آپ دیکہتے کہ لوگون کے آنے مین دیر ہے تو تاخیر فرماتے تہے اور صبح کی نماز آپ تڑکے اندہیرے مین پڑہ لیتے تہے بجز ترمذی کے پانچون اسکے راوی ہین۔ اور نسائی کی ایک روایت مین جو انس سے مروی ہے مذکور ہے کہ آپ صبح کی نماز اسوقت تک پڑہتے کہ نگاہ پہیل جاتی[۳]

(۸) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ قَدْرُ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي الصَّيْفِ ثَلَاثَةَ أَقْدَامٍ إِلَى خَمْسَةِ أَقْدَامٍ وَفِي الشِّتَاءِ خَمْسَةَ أَقْدَامٍ إِلَى سَبْعَةِ أَقْدَامٍ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہر کی نماز کا اندازہ گرمی کے فصل مین تین قدم سے پانچ قدم تک تہا اور سردی کے فصل مین پانچ قدم سے سات[۴] قدم تک تہا ابو داؤد و نسائی اسکے راوی ہین

(۹) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كُنَّ نِسَاءُ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ حِينَ يَقْضِينَ الصَّلَاةَ وَلَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْغَلَسِ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ التَّلَفُّعُ الِالْتِحَافُ وَالتَّغَطِّي وَالْمُرُوطُ الْأَكْسِيَةُ وَالْغَلَسُ ظُلْمَةُ آخِرِ اللَّيْلِ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ وَأَوَّلَ طُلُوعِهِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ مسلمان عورتین صبح کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ اپنی چادرین اوڑہے لپیٹے آتی تہین پہر نماز پڑہ کر

---

[۱] راوی نے [۲] یعنے زوال آفتاب کے بعد فوراً اول وقت پڑہتے تہے [۳] یعنی روشنی خوب نمودار ہوجاتی اور پہیل جاتی اور نگاہ دور تک پہنچنے لگتی [۴] قدم آدمی کے قد کا ساتوان حصہ ہوتا ہے پس گرمی کے دنون مین چونکہ سایہ اصلی کم ہوتا ہے اور جاڑے کے دنون مین زیادہ ہوتا ہے اسلیے قدم کی زیادتی و کمی دونو فصلون کے لحاظ سے بتلائی گئی ہے

جب اپنے گھروں کو واپس جاتی تھیں تو کوئی ان کو اندھیرے کی وجہ سے نہیں پہچان سکتا تھا جماعت اسکے راوی ہیں

(۱۰) وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا كَانَ أَشَدَّ تَعْجِيلًا لِلظُّهْرِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَلَا مِنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَلَهُ فِي أُخْرَى عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ تَعْجِيلًا لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ أَشَدُّ تَعْجِيلًا لِلْعَصْرِ مِنْهُ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھکر ظہر کی نماز میں جلدی کرنے والا کسی شخص کو نہیں دیکھا اور نہ ابوبکر سے بڑھکر ظہر کی نماز میں جلدی کرنے والا کسی کو دیکھا اور نہ عمرؓ سے بڑھکر کسی کو ظہر کی نماز میں جلدی کرنے والا دیکھا ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور ترمذی کی ایک روایت میں جو ام سلمہ سے مروی ہے مذکور ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلعم تم سے بڑھکر ظہر کی نماز میں جلدی کرتے تھے اور تم لوگ آپ سے بڑھکر عصر کی نماز میں جلدی کرتے ہوئے۔

(۱۱) وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا قَالَ زُهَيْرٌ لِأَبِي إِسْحَاقَ فِي الظُّهْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَفِي تَعْجِيلِهَا قَالَ نَعَمْ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ الرَّمْضَاءُ شِدَّةُ الْحَرِّ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ وَقَوْلُهُ فَلَمْ يُشْكِنَا أَيْ لَمْ يُزِلْ شَكْوَانَا ترجمہ خباب بن ارت سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سخت گرمی اور زمین کے تپنے کی شکایت کی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہماری شکایت پر کوئی لحاظ نہیں فرمایا زہیر نے ابو اسحاق سے پوچھا کہ کیا ظہر کے بارہ میں شکایت تھی تو انہوں نے کہا کہ ہاں پھر پوچھا کہ کیا اسکے جلدی پڑہنے کے بارہ میں شکایت تھی انہوں نے کہا کہ ہاں مسلم اور نسائی اسکے راوی ہیں

(۱۲) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ لَمْ يَرْتَحِلْ حَتَّى يُصَلِّيَ الظُّهْرَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ نِصْفَ النَّهَارِ قَالَ وَإِنْ كَانَ نِصْفَ النَّهَارِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سفر میں) کسی منزل پر اترتے تھے تو وہاں سے کوچ نہ فرماتے تھے تا آنکہ ظہر کی نماز پڑھ لیتے تو کسی شخص نے ان سے کہا کہ اگرچہ دوپہر ہو تو انہوں نے کہا کہ اگرچہ دوپہر ہو۔ ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں

(۱۳) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ وَاقِعَةٌ فِي حُجْرَتِي زَادَ فِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ لَمْ تَظْهَرْ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑہتے تھے اور آفتاب میرے حجرہ میں ہوتا۔ ابوداود کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اوپر نہیں (دیوار پر) چڑھتا تھا پانچوں اسکے راوی ہیں

(۱۴) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَبَعْضُ الْعَوَالِي مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَمْيَالٍ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ

---

[۱] یعنے ام سلمہ نے [۲] یعنے آپ ظہر کی نماز میں جلدی کرتے تھے اور تم عصر کی نماز میں جلدی کرتے ہو [۳] کہ زمین سخت گرم ہے ظہر کی نماز میں تاخیر فرمائی تاکہ زمین ٹھنڈی ہوجائے [۴] یعنے حسب خواہش ہماری آپ نے ظہر کی نماز میں تاخیر نہ فرمائی ورنہ گرمی کے دنوں میں تاخیر تو مروی ہے

وَفِي رِوَايَةٍ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ مِنَّا إِلَى قُبَاءٍ وَفِي أُخْرَى قَالَ أَسْعَدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَقُلْتُ يَا عَمِّ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الَّتِي صَلَّيْتَ قَالَ الْعَصْرُ وَهٰذِهِ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي كُنَّا نُصَلِّي مَعَهُ وَفِي أُخْرَى قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا نُرِيْدُ أَنْ نَنْحَرَ جَزُوْرًا لَنَا وَإِنَّا نُحِبُّ أَنْ تَحْضُرَهَا قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْنَا مَعَهُ فَوَجَدْنَا الْجَزُوْرَ لَمْ تُنْحَرْ فَنُحِرَتْ ثُمَّ قُطِعَتْ ثُمَّ طُبِخَ مِنْهَا ثُمَّ أَكَلْنَا قَبْلَ أَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ

ترجمہ انسؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اور آفتاب بلند اور تیز رہتا تھا پھر جانے والا مدینہ کے اطراف کے بلند مقامات پر جاتا تھا اور وہ وہان پہونچ جاتا تھا اور آفتاب بلند رہتا تھا اور (اطراف مدینہ کے) بعض بلند مقام مدینہ سے چار میل پر واقع ہین۔ بجز ترمذی کے چھون اسکے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین ہو کہ پھر جانے والا ہم مین سے قبا کو جاتا تھا۔ اور دوسری روایت مین ہے کہ اسعد بن سہل بن حنیف کہتے ہین کہ ہمنے عمر بن عبد العزیز کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی پھر ہم وہان سے نکلے تا انکہ ہم انس بن مالک کے پاس پہونچے تو ہمنے انکو عصر کی نماز پڑھتے ہوئے پایا تو مینے پوچھا کہ اے چچا یہ کونسی نماز ہے جو آپ نے پڑھی تو انہون نے کہا کہ عصر (کی نماز) ہے اور یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے جو ہم آپکے ساتھ پڑھتے تھے اور ایک روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو عصر کی نماز پڑھائی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو (قبیلہ) بنی سلمہ کا ایک شخص آپ کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ ہم اپنا ایک اونٹ ذبح کرنا چاہتے ہین اور ہماری آرزو ہے کہ آپ بھی تشریف لے چلیں آپنے فرمایا اچھا پھر آپ تشریف لیچلے اور ہم بھی آپکے ہمراہ چلے تو ہم نے (جاکر) دیکھا کہ اونٹ ہنوز ذبح نہین کیا گیا ہے اسکے بعد وہ اونٹ ذبح کیا گیا اور (اسکا گوشت) کاٹا گیا پھر اس مین سے پکایا گیا پھر ہمنے (اسکا گوشت) قبل غروب آفتاب کھایا۔

(۱۵) **وَعَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ بِالْحِجَابِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ سَاعَةَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ إِذَا غَابَ حَاجِبُهَا **ترجمہ** سلمہ بن اکوع سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز اس وقت پڑھا کرتے تھے جب کہ آفتاب غروب ہوجاتا اور پردہ مین چھپ جاتا بجز نسائی کے پانچون اسکے راوی ہین اور ابو داود کی روایت مین یون مذکور ہے کہ (آپ مغرب کی نماز) اسی وقت پڑھ لیتے تھے جب کہ آفتاب غروب ہوجاتا اور جب اسکا کنارہ غائب ہوجاتے

(۱۶) **وَعَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَلِلنَّسَائِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّوْنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُوْنَ إِلَى أَهَالِيْهِمْ إِلَى أَقْصَى الْمَدِيْنَةِ يَرْمُوْنَ يُبْصِرُوْنَ مَوَاقِعَ سِهَامِهِمْ **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہو کہتے ہین کہ ہم مغرب کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے تھے پھر ہم مین سے کوئی (اپنے مکان) واپس

---

۱ اور آفتاب بلند رہتا تھا قبا مدینہ سے تین میل ہر ۲ عرب مین ہر بزرگ کو چچا کہتے ہین ۳ یعنی عصر کی نماز کے بعد جب اتنے کام قبل غروب آفتاب کیے گئے تو ضرور عصر کی نماز بہت جلدی سویرے پڑھی گئی ہوگی ۱۲

ہوتا تھا تو وہ تیر گرنے کے مقامات کو دیکھتا تھا[1] شیخین اسکے راوی ہین۔ اور نسائی کی روایت مین جو قبیلہ اسلم کے کسی شخص سے مروی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے تھے مذکور ہے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتے تھے پھر وہ اپنے گھر جو مدینہ کے اطراف مین تھے واپس ہوتے تھے اور وہ تیر پھینکتے تھے تو تیر کے گرنے کے مقامات کو دیکھتے تھے

(١٧) وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا اَبُوْ اَيُّوْبَ غَازِيًا وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ يَوْمَئِذٍ عَلٰى مِصْرَ فَاَخَّرَ عُقْبَةُ الْمَغْرِبَ فَقَامَ اِلَيْهِ اَبُوْ اَيُّوْبَ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ يَا عُقْبَةُ قَالَ اِنَّا شُغِلْنَا قَالَ اَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَزَالُ اُمَّتِيْ بِخَيْرٍ اَوْ قَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ اِلٰى اَنْ تَشْتَبِكَ النُّجُوْمُ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاؤدَ وَاشْتِبَاكُ النُّجُوْمِ ظُهُوْرُ صِغَارِهَا بَيْنَ كِبَارِهَا حَتّٰى لَا يَخْفٰى مِنْهَا شَيْءٌ **ترجمہ** مرثد بن عبد اللہ یزنی سے روایت ہے کہتے ہین کہ ہمارے پاس ابو ایوب جہاد کے قصد سے آئے اور ان دنون عقبہ بن عامر مصر کے حاکم تھے تو عقبہ نے مغرب کی نماز مین تاخیر کی تو ابو ایوب انکے پاس جا کر ان سے کہنے لگے کہ اے عقبہ یہ کیسی نماز ہے تو انہون نے کہا کہ ہمکو کسی کام مین پھنسا دیا گیا تو ابو ایوب نے کہا کہ کیا آپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہین سنا ہے کہ میری امت ہمیشہ بھلائی کے ساتھ رہیگی یا فطرت (اصلی حالت) پر رہیگی جب تک مغرب کی نماز مین اس درجہ تک تاخیر نہ کیا کرین کہ چھوٹے اور بڑے تارے نمایان ہونے لگین۔ ابو داؤد اسکے راوی ہین

(١٨) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا عَلِيُّ ثَلٰثًا لَا تُؤَخِّرْ الصَّلٰوةَ اِذَا دَخَلَ وَقْتُهَا وَالْجَنَازَةَ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَيِّمَ اِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفُوًا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اے علی تین چیزون مین تاخیر مت کرو۔ نماز مین جب اسکا وقت آجاے (نماز) جنازہ مین جبکہ موجود ہو۔ اور بیوہ عورت کے نکاح مین جب کہ اسکی قوم اور ذات والا ملجائے۔ ترمذی اسکے راوی ہین

(١٩) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ بِهٰذَا اللَّفْظِ وَفِيْ اُخْرٰى لِلْبُخَارِيِّ وَالنَّسَائِيِّ اِذَا اَدْرَكَ اَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ وَاِذَا اَدْرَكَ سَجْدَةً مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ اِلَّا اَنَّ النَّسَائِيَّ قَالَ اَوَّلُ سَجْدَةٍ فِي الْمَوْضِعَيْنِ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو صبح کی ایک رکعت (نماز) قبل طلوع آفتاب ملجائے تو گویا کہ صبح کی نماز اسکو مل گئی۔ اور جس شخص کو عصر کی ایک رکعت (نماز) قبل غروب آفتاب ملجائے تو گویا کہ عصر کی نماز اسکو مل گئی۔ چھیون نے انہین الفاظ سے روایت کی ہے۔ اور بخاری اور نسائی کی دوسری روایت مین یہ ہے کہ جب تم مین سے کسی شخص کو عصر کی نماز کا ایک سجدہ قبل غروب آفتاب ملجائے تو اسکو اپنی بقیہ نماز پوری کرلنی چاہیے اور جب کسی شخص کو صبح کی نماز کا ایک سجدہ قبل طلوع آفتاب ملجاے تو اسکو اپنی بقیہ نماز پوری کرلنی چاہیے۔ لیکن نسائی نے دونون مقام پر پہلا سجدہ بیان

---

[1] یعنے اتنی سویرے اجالے مین مغرب کی نماز پڑھی جاتی تھی کہ تیر گرنے کے مقامات دکھلائی دیتے تھے حالانکہ تیر نزدیک نہین گرتا مطلب یہ کہ آفتاب غروب ہوتے ہی نماز پڑھی جاتی تھی ١٢ [2] جس کیوجہ سے ہر وقت نماز پڑھنے کی فرصت نہ ہوئی ١٢

بیان کیا ہے

(۱۹) **وَعَنْہُ** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوۃِ فَاِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَھَنَّمَ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ بِھٰذَا اللَّفْظِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمَالِکٍ اِنَّ النَّارَ اشْتَکَتْ اِلٰی رَبِّھَا فَاَذِنَ لَھَا فِیْ کُلِّ عَامٍ بِنَفَسَیْنِ نَفَسٌ فِی الشِّتَآءِ وَنَفَسٌ فِی الصَّیْفِ

ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب گرمی کی شدت ہو تو ظہر کی نماز کو ٹھنڈے وقت پڑھو اسلیے کہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ کی وجہ سے ہے۔ چھیون نے انہین الفاظ سے روایت کی ہے۔ اور مالک کی ایک روایت مین ہے کہ دوزخ نے اپنے پروردگار سے شکایت کی تو اسکو ہر سال دو دفعہ سانس لینے کی اجازت ملی ایک دفعہ جاڑے مین سانس لینے کی اور ایک دفعہ گرمی مین سانس لینے کی [1]

(۲۰) **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَاَرَادَ الْمُؤَذِّنُ اَنْ یُّؤَذِّنَ لِلظُّھْرِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْرِدْ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یُّؤَذِّنَ فَقَالَ لَہٗ اَبْرِدْ حَتّٰی رَاَیْنَا فَیْءَ التُّلُوْلِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَھَنَّمَ فَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوۃِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا النَّسَآئِیَّ اَلْفَیْحُ اللَّفْحُ وَالْوَھْجُ **ترجمہ** ابوذرؓ سے روایت ہے کہ ہم کسی سفر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو موذن نے ظہر کی اذان دینے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موذن سے فرمایا کہ ٹھنڈا وقت ہونے دو۔ پھر اس نے اذان دینے کا ارادہ کیا تو آپ نے ان سے فرمایا کہ ٹھنڈا وقت ہونے دو حتی کہ ہمنے ٹیلون [2] کے سایہ دیکھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہے جب شدید گرمی ہو تو ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت پڑھو بجز نسائی کے پانچون اسکے راوی ہین

(۲۱) **وَعَنِ** الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ مَا اَدْرَکْتُ النَّاسَ اِلَّا یُصَلُّوْنَ الظُّھْرَ بِعَشِیٍّ اَخْرَجَہُ مَالِکٌ **ترجمہ** قاسم بن محمد سے روایت ہے کہتے ہین کہ مینے لوگون کو اس حالت مین پایا کہ وہ ظہر کی نماز بوقت عشی [3] پڑھتے ہین۔ مالک اسکے راوی ہین

(۲۲) **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوۃِ وَاِذَا کَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ اَخْرَجَہُ النَّسَآئِیُّ **ترجمہ** ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب گرمی ہوتی تو آپ ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت پڑھتے تھے اور جب سردی ہوتی تھی تو جلدی پڑھ لیتے تھے۔ نسائی اسکے راوی ہین

(۲۳) **وَعَنْ** عَلِیِّ بْنِ شَیْبَانَ قَالَ قَدِمْنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَانَ یُؤَخِّرُ الْعَصْرَ مَادَامَتِ الشَّمْسُ بَیْضَآءَ نَقِیَّۃً اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاؤُدَ **ترجمہ** علی بن شیبان سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے تو آپ عصر کی نماز مین اسوقت تک تاخیر فرماتے تھے جب تک آفتاب سفید اور صاف رہتا تھا ابوداؤد اسکے راوی ہین

---

[1] یعنے جسکو پہلا سجدہ عصر یا صبح کی نماز کا قبل غروب و طلوع آفتاب ملجائے اسکو اپنی بقیہ نماز پوری کرلینی چاہیے [2] تو شدت کی گرمی اور شدت کی سردی اسی سانس لینے کی وجہ سے ہوتی ہے [3] ٹیلے زمین سے پیوستہ اور بلند رہتے ہین اسلیے انکا سایہ بہت دیر مین پڑتا ہے مطلب یہ کہ آپ نے ظہر کی نماز مین ایک مدتک تاخیر فرمائی [4] عشی عرف مین وہ وقت ہے جس وقت ہر چیز کا سایہ اس کی برابری کے قریب ہوجائے ۔

(۲۴) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذَا قُدِّمَ الْعَشَاءُ فَابْدَءُوْا بِهٖ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعْجَلُوْا عَنْ عِشَائِكُمْ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَا دَاؤُدَ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب شام کا کھانا سامنے آجائے تو قبل نماز مغرب کھانا شروع کردو اور شام کا کھانا چھوڑ کر نماز کے لیے جلدی مت کرو۔ بجز ابوداؤد کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۲۵) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَحَضَرَ الْعَشَاءُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز کی تکبیر ہو اور شام کا کھانا سامنے آجائے تو پہلے شام کا کھانا کھا لو۔ شیخین اسکے راوی ہیں۔

(۲۶) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ اِذَا وُضِعَ عَشَاءُ اَحَدِكُمْ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ وَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُوْضَعُ لَهُ الطَّعَامُ وَتُقَامُ الصَّلٰوةُ فَلَا يَاْتِيْهَا حَتّٰى يَفْرُغَ وَاِنَّهُ لَيَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ وَفِيْ اُخْرٰى لِاَبِيْ دَاؤُدَ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ اَبِيْ فِيْ زَمَانِ ابْنِ الزُّبَيْرِ اِلٰى جَنْبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ عَبَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اِنَّا سَمِعْنَا اَنَّهُ يُبْدَاُ بِالْعَشَاءِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَيْحَكَ مَا كَانَ عَشَاؤُهُمْ اَتُرَاهُ كَانَ مِثْلَ عَشَاءِ اَبِيْكَ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے سامنے رات کا کھانا رکھا جاوے اور نماز کی تکبیر ہو رہی ہو تو وہ نماز میں نہ جائے یہاں تک کہ کھانے سے فارغ ہو جائے اور حضرت ابن عمرؓ امام کی قرارت سنتے تھے[1] بجز نسائی کے چھوں اسکے راوی ہیں اور ابوداؤد کی ایک روایت میں جو عبداللہ بن عبید بن عمیر سے مروی ہے مذکور ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں ابن زبیر کی خلافت کے زمانہ میں اپنے والد کے ساتھ عبداللہ بن عمر کے پہلو میں (بیٹھا) تھا تو عباد بن عبداللہ بن زبیر نے کہا کہ ہم نے سنا ہے کہ رات کا کھانا (زمانہ نبوی میں) قبل نماز (عشا) کے کھایا جاتا تھا تو عبداللہ بن عمر نے فرمایا افسوس ہو تم کو ان کا رات کا کھانا کیا تھا کیا تم اپنے باپ کے کھانے کی طرح خیال کرتے ہو[2]

(۲۷) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لَا تُؤَخِّرُوا الصَّلٰوةَ لِطَعَامٍ وَلَا لِغَيْرِهٖ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاؤُدَ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں (اپنے وقت سے) تاخیر مت کرو نہ کھانے کی وجہ سے نہ کسی اور وجہ سے[3] ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

(۲۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِالْعِشَاءِ فَخَرَجَ عُمَرُ فَقَالَ الصَّلٰوةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَقَدَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ وَرَاْسُهٗ يَقْطُرُ يَقُوْلُ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالصَّلٰوةِ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شب عشا کی نماز میں تاخیر فرمائی تو حضرت عمرؓ نکلے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ نماز حاضر ہے عورتیں اور لڑکے سو گئے تو آپ برآمد ہوئے اور آپکے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا اور آپ فرماتے

---

[1] اور کھانا کھاتے تھے اور نماز میں شریک ہو جاتے تھے [2] یعنے زمانہ نبوی میں ایک قسم کا کھانا بہت تھوڑا سا لوگ بہت جلد کھا لیتے تھے کہ باپ خلیفہ وقت ہیں انکی ایسی حالت نہیں تھی کہ دسترخوان پر طرح طرح کے کھانے چنے جاتے ہوں اور لوگ خوب پیٹ بھر کر کھاتے ہیں بلکہ ایسا کھانا نماز کے بعد ہی کھانا چاہیے ورنہ نماز میں مزہ نہ آئیگا یا وہ جماعت جاتی رہے گی [3] یعنے ایسی تاخیر کہ نماز کا آخر وقت نکل جائے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔

تہے کہ اگر میری امت پر گران نہ گزرتا تو مین انکو اسی وقت اس نماز کے پڑہنے کا حکم دیتا۔ شیخان اور نسائی اسکے راوی ہین

(۲۹) **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّهُ سُئِلَ هَلِ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ اَخَّرَ لَيْلَةً الْعِشَاءَ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ خَاتَمِهٖ وَقَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَرَقَدُوْا وَاِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوْهَا۔ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ۔ اَلْوَبِيْصُ اَلْبَرِيْقُ وَاللَّمَعَانُ **ترجمہ** انس سے روایت ہی کہ ان سے دریافت کیا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہنی انہون نے جواب دیا کہ آپنے ایک شب نصف شب تک عشا کی نماز مین تاخیر فرمائی پہر آپ ہماری پاس تشریف لائے گویا کہ مین آپ کی انگوٹھی کی چمک کے دیکہہ رہا ہون[1] اور آپنے فرمایا کہ اور لوگ تو نماز پڑہ کر سو گئے[2] اور تم لوگ ہمیشہ نماز ہی مین رہے جب تک تم نماز کا انتظار کرتے رہے۔ شیخین اور نسائی اسکے راوی ہین۔

(۳۰) **وَعَنْهُ** قَالَ اُقِيْمَتِ الْعِشَاءُ فَقَالَ رَجُلٌ لِيْ حَاجَةٌ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاجِيْهِ حَتّٰى نَامَ الْقَوْمُ اَوْ بَعْضُ الْقَوْمِ ثُمَّ صَلَّوْهَا۔ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ **ترجمہ** انس سے روایت ہی کہ عشا نماز کی تکبیر ہوئی تو ایک شخص نے (آپسے) عرض کیا کہ (یا رسول اللہ مجہے آپسے) ضرورت ہی تو آپ کہڑے ہوگئے اور اس سے تخلیہ مین (دیر تک) باتین کرنے لگے یہانتک کہ سب لوگ یا بعض لوگ سو گئے پہر سب لوگون نے نماز پڑہی۔ پانچون اسکے راوی ہین اور مسلم کے الفاظ ہین

(۳۱) **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَقَيْنَا نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَاَخَّرَ بِصَلٰوةِ الْعَتَمَةِ حَتّٰى ظَنَّ الظَّانُّ اَنَّهُ لَيْسَ بِخَارِجٍ وَيَقُوْلُ الْقَائِلُ مِنَّا قَدْ صَلّٰى فَاِنَّا لَكَذٰلِكَ اِذْ خَرَجَ فَقَالُوْا لَهٗ كَمَا قَالُوْا فَقَالَ اَعْتِمُوْا بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّكُمْ قَدْ فُضِّلْتُمْ بِهَا عَلٰى سَائِرِ الْاُمَمِ لَمْ تُصَلِّهَا اُمَّةٌ قَبْلَكُمْ۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہی کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کے برآمد ہونے) کا انتظار کررہے تہے اور آپ نے ایک دفعہ عشا کی نماز مین تاخیر فرمائی یہانتک کہ خیال کرنیوالے نے یہ خیال کیا کہ اب آپ برآمد نہین ہونیکے اور ہم مین سے بعض لوگ یہ کہنے لگے کہ آپ نے نماز پڑہ لی پس ہم سب اسی حالت مین تہے کہ اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے تو سبنے آپسے وہی عرض کیا جیسا کہ وہ کہہ رہے تہے (اور خیال کررہے تہے) تو آپنے فرمایا کہ تم لوگ اس نماز مین تاخیر کیا کرو کیونکہ اسی (نماز عشا) کی وجہ سے تمکو گزشتہ تمامی امتون پر فضیلت دی گئی ہے تمسے قبل کسی امت نے یہ نماز نہین پڑہی۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین

(۳۲) **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ اَعْتَمَ بِالصَّلٰوةِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِبْهَارَّ اللَّيْلُ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى بِهِمْ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ قَالَ لِمَنْ حَضَرَ عَلٰى رِسْلِكُمْ اُعْلِمُكُمْ وَاَبْشِرُوْا اِنَّ مِنْ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اَنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يُصَلِّيْ هٰذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ۔ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ اِبْهَارُّ اللَّيْلِ ذَهَبَ مُعْظَمُهٗ اَوْ نِصْفُهٗ وَرِسْلِكُمْ بِكَسْرِ الرَّاءِ عَلٰى هَيْئَتِكُمْ **ترجمہ** ابوموسیٰ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (ایک شب) عشا کی نماز مین تاخیر فرمائی یہانتک کہ رات کا بڑا حصہ گذر گیا اسکے بعد آپ برآمد ہوئے اور آپنے سب کو نماز پڑہائی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو حاضرین سے آپنے فرمایا کہ تم سب لوگ اپنی حالت

---

[1] جو آپکے ہاتہ مین ہے [2] بجز تم لوگون کے

پڑہتے[1] رہو مین تم کو تبلاتا ہون اور خوشخبری ہو تمکو کہ یہ تم پر خدا کا احسان ہی کہ بجز تمہاری کوئی شخص نہین ہے جو اس وقت نماز پڑہتا ہو[2] شیخین اسکے راوی ہین۔

(۳۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ كُلَّهَا اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَفِیْ رِوَایَةٍ مَّنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ مَعَ الْاِمَامِ **ترجمہ** ابو ہریرۃؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو نماز کی ایک رکعت ملجائے تو اسکو پوری نماز مل گئی چھیون اسکے راوی ہین اور ایک روایت مین ہی کہ جس شخص کو ایک رکعت نماز کی امام کے ساتھ مل جائے اسکو پوری نماز مل گئی[3]۔

(۳۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلٰوةٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ فَقَدْ اَدْرَكَهَا اِلَّا اَنَّهٗ یَقْضِیْ مَا فَاتَهٗ اَخْرَجَهُ النَّسَائِیُّ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو نمازون مین سے کسی نماز کی ایک رکعت مل گئی تو اسکو وہ نماز مل گئی لیکن جتنی جاتی رہی ہے اس کو پڑہ لے۔ نسائی اسکے راوی ہین

(۳۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ مَا صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ صَلٰوةً لِوَقْتِهَا الْاٰخِرِ مَرَّتَیْنِ حَتّٰی قَبَضَهُ اللّٰهُ **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہو فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز اسکے اخیر وقت مین دو دفعہ نہین پڑہی[4] یہانتک کہ آپنے انتقال فرمایا۔

(۳۶) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ قَالَ اَلْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ وَالْاٰخِرُ عَفْوُ اللّٰهِ اَخْرَجَهُمَا التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کا اول وقت خدا تعالی کی خوشنودی[5] کا ہے اور آخر وقت خدا تعالی کی معافی کا[6] ہے ان دونون حدیث کو ترمذی راوی ہین

(۳۷) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ قَالَ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ۔ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَزَادَ رَزِیْنٌ وَاِنَّ اَفْضَلَ الْعَمَلِ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبح کی نماز صبح کو خوب روشن کرکے پڑہو اسلیے کہ اس مین بہت بڑا ثواب ہی اصحاب سنن اسکے راوی ہین۔ اور رزین نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ بزرگ ترین عمل نماز ہے جو بر وقت ادا کی جائے۔

(۳۸) وَعَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ اِنَّ الْمُصَلِّیْ لَیُصَلِّی الصَّلٰوةَ وَمَا فَاتَتْهُ لِوَقْتِهَا وَلَمَا فَاتَهٗ مِنْ وَقْتِهَا اَعْظَمُ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہی وہ کہتے ہین کہ نمازی نماز پڑہتا ہے اور ہنوز اسکا وقت فوت نہین

---

[1] کوئی چلا نہ جاوے [2] یعنے اور مسلمان نماز پڑہکر سو گئے ہونگے یا ہنوز اسلام پورے طور پر شائع نہوا ہو پس نماز ہی انتخاص ہنوز یا بجز مسلمانون کے اور کوئی شخص مراد ہو اسلیے کہ گزشتہ امت عشا کی نماز فرض نہ تھی [3] یعنے جماعت کا ثواب مل گیا [4] یعنے آپ ہمیشہ ہر نماز اول وقت پڑہتے تھے [5] یعنے اول وقت نماز پڑہنے سے خدا خوش ہوتا ہے [6] یعنی آخر وقت نماز پڑہنے سے فرضیت اسکے ذمہ سے ساقط ہوجاتی ہے اور خدا تعالی اس تاخیر کو معاف فرما دیتا ہے۔

ہوا ہے باقی ہے اور البتہ وہ نماز جسکا وقت جاتا رہا ہے اسکو اہل اور مال سے بڑہ کر ہے مالک اسکو راوی ہیں

(۳۹) وَعَنْ اُمِّ فَرْوَةَ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ لِاَوَّلِ وَقْتِهَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ام فروہ سے روایت ہے اور یہ اونمین ہین تہین جنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تہی فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کونسا عمل سب سے افضل اور بڑہکر ہے تو آپ نے فرمایا کہ نماز کا اول وقت پڑہنا۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین

اَوْقَاتُ الْكَرَاهَةِ

مکروہ وقتون کا بیان

(۱) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا اَنْ نُّصَلِّيَ فِيْهِنَّ اَوْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ الشَّمْسُ وَحِيْنَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ تَضَيَّفَ بِضَادٍ مُعْجَمَةٍ وَبَعْدَهَا مُثَنَّاةٌ مِنْ تَحْتٍ مُشَدَّدَةٍ اَيْ تَمِيْلُ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ تین اوقات ہین جن مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو نماز پڑہنے سے یا ہمارے مردون کو ان اوقات مین دفن کرنے سے منع فرماتے تہے (ایک) تو اس وقت جس وقت آفتاب نکلنے لگے تا آنکہ آفتاب بلند ہوجا وے (دوسرے) جس وقت ٹہیک کہڑی دوپہر ہو تا آنکہ آفتاب ڈہل جاوے (تیسرے) جس وقت آفتاب غروب ہونے لگے تا آنکہ پورے طور پر غروب ہو جاوے۔ بجز بخاری کے پانچون اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لَا يَتَحَرّٰى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيَ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی شخص آفتاب کے نکلتے وقت اور آفتاب کے ڈوبتے وقت نماز پڑہنے کی کوشش نہ کرے تینون اور نسائی اسکے راوی ہین

(۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطَانِ فَاِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا فَاِذَا زَالَتْ فَارَقَهَا فَاِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوْبِ قَارَنَهَا فَاِذَا غَرَبَتْ فَارَقَهَا وَنَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ تِلْكَ السَّاعَاتِ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ عبداللہ صنابحی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آفتاب نکلتا ہے تو اسکے ساتہ شیطان کا سینگ ہوتا ہے پہر جب آفتاب بلند ہوتا ہے تو وہ (سینگ) اس سے الگ ہوجاتا ہے پہر جب آفتاب سیدہا ہوتا ہے (دوپہر کے وقت) تو اسکے نزدیک ہوجاتا ہے پہر جب آفتاب ڈہل جاتا ہے تو اس سے الگ ہوجاتا ہے پہر جب ڈوبنے لگتا ہے تو اس کے نزدیک ہوجاتا ہے پہر جب پورا غروب ہوجاتا ہے تو اس سے الگ ہوجاتا ہے اور آپ ان اوقات مین نماز پڑہنے سے منع فرماتے تہے۔ مالک اور نسائی اسکے راوی ہین

(۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ مِنْ سَاعَةٍ اَقْرَبُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ

لہ اس کی الشرح صفحہ مین بہی کر دی گئی ہے

الأخرى قال نعم أقرب ما يكون الرب من العبد جوف الليل الآخر فإن استطعت أن تكون ممن يذكر الله عز وجل في تلك الساعة فكن فإن الصلاة محضورة مشهودة إلى طلوع الشمس فإنها تطلع بين قرني شيطان وهي ساعة صلاة الكفار فدع الصلاة حتى ترتفع قيد رمح ويذهب شعاعها ثم الصلاة محضورة مشهودة حتى تعتدل الشمس اعتدال الرمح بنصف النهار فإنها ساعة تفتح فيها أبواب جهنم وتسجر فدع الصلاة حتى يفيء الفيء ثم الصلاة محضورة مشهودة حتى تغيب الشمس فإنها تغيب بين قرني شيطان وهي صلاة الكفار أخرجه أبو داود والنسائي وهذا لفظه جوف الليل الآخر هو ثلثه الآخر والمراد السدس الخامس من أسداس الليل وقوله مشهودة أي تشهدها الملائكة وتكتب أجرها للمصلي وقيد رمح بكسر القاف أي قدره وفاء الفيء إذا رجع من جانب الغرب إلى جانب الشرق **ترجمہ** عمرو بن عبسہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا کوئی وقت بنسبت دوسرے وقت کے ایسا ہے جس میں قربت الٰہی زیادہ ہو آپ نے فرمایا ہاں ہے پروردگار بندہ سے اخیر حصہ شب میں بہت ہی قریب ہوتا ہے اگر تم سے ہو سکے کہ تم اس وقت خدا کے ذکر کرنے والوں میں سے ہو تو ہو جاؤ اسلیے کہ نماز (اس وقت) محضور اور مشہود[1] ہوتی ہے آفتاب کے نکلنے تک اسلیے کہ آفتاب شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان سے نکلتا ہے اور یہ کافروں کی نماز (پوجنے) کا وقت ہے پھر تم (اس وقت) نماز چھوڑ دو تاآنکہ آفتاب بقدر ایک نیزہ کے بلند ہو جاوے اور اسکی شعاع دور ہو جاوے اسکے بعد پھر نماز محضور اور مشہود ہے تاآنکہ آفتاب دوپہر کے وقت نیزہ کی طرح سیدھا ہو جاوے یہ ایسا وقت ہے جس وقت دوزخ کے دروازہ کھولے جاتے ہیں اور وہ بھڑکایا جاتا ہے پھر اس وقت تم نماز چھوڑ دو یہانتک کہ سایہ پڑنے لگے (آفتاب ڈھل جانے) اسکے بعد پھر نماز محضور اور مشہود ہے یہانتک کہ آفتاب ڈوبنے لگے اسلیے کہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے مابین غروب ہوتا ہے اور یہ کافروں کی نماز (پوجنے) کا وقت ہے ابو داؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں اور یہ نسائی کے الفاظ ہیں۔

(۵) **وعن** أبي سعيد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا صلاة بعد الصبح حتى ترتفع الشمس ولا صلاة بعد العصر حتى تغيب الشمس أخرجه الشيخان والنسائي وفي أخرى للخمسة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال شهد عندي رجال مرضيون وأرضاهم عندي عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الصلاة بعد الصبح حتى تشرق الشمس وبعد العصر حتى تغرب والمراد بقوله تشرق الشمس ارتفاعها وإضاءتها **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبح کی (نماز کے) بعد کوئی نماز نہیں ہے جب تک آفتاب بلند ہو جاوے اور عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں ہے جب تک کہ آفتاب غروب ہو جاوے شیخین اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ اور پانچوں کی ایک روایت میں جو حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے مذکور ہے کہ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ میرے پاس چند معتبر آدمیوں نے گواہی دی جن میں سب سے عمدہ میرے نزدیک عمرؓ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا یہانتک کہ آفتاب

[1] دونوں لفظوں کے ایک معنی ہیں یعنے اسوقت نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

بلند اور روشن ہو جاوے اور عصر کی (نماز کے) بعد (نماز پڑھنے سے منع فرمایا یہانتک کہ آفتاب پوری طرح ڈوب جاوے

(۶) **وعن** نصر بن عبد الرحمن عن جده معاذ انه طاف مع معاذ بن عفراء فلم يصل فقلت الا تصلي فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا صلوة بعد العصر حتى تغيب الشمس ولا بعد الصبح حتى تطلع الشمس اخرجه النسائي **ترجمہ** نصر بن عبد الرحمن اپنے دادا معاذ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے معاذ بن عفراء کے ساتھ خانہ کعبہ کا طواف کیا تو انہوں نے نماز نہ پڑھی تو میں نے[۱] ان سے کہا کہ آپ نماز نہیں پڑھتے تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عصر کی (نماز کے) بعد کوئی نماز نہیں ہے یہانتک کہ آفتاب غروب ہو جاوے اور نہ صبح کی نماز کے بعد یہانتک کہ آفتاب اچھی طرح نکل آوے۔ نسائی اسکے راوی ہیں

(۷) **وعن** عائشة رضي الله عنها انها قالت وهم عمر انما نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تحروا بصلوتكم طلوع الشمس ولا غروبها فانها تطلع بين قرني شيطان. اخرجه مسلم والنسائي وزاد مسلم فلم يدع رسول الله صلى الله عليه وسلم الركعتين بعد العصر **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ حضرت عمر کو وہم ہو گیا[۲] دراصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ منع فرمایا ہے کہ تم لوگ آفتاب نکلتے وقت اور اسکے ڈوبتے وقت قصداً نماز پڑھنے کی کوشش مت کرو[۳] اسلیے کہ آفتاب شیطان کے دونو سینگوں کے مابین طلوع ہوتا ہے مسلم اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ اور مسلم نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعت (نماز) نہیں چھوڑی[۴]۔

(۸) **وعن** جندب بن السكن الغفاري وهو ابو ذر رضي الله عنه انه قال وقد صعد على درجة الكعبة من عرفني فقد عرفني ومن لم يعرفني فانا جندب سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا صلوة بعد الصبح حتى تطلع الشمس ولا بعد العصر حتى تغرب الشمس الا بمكة الا بمكة الا بمكة اخرجه رزين **ترجمہ** جندب بن سکن غفاری سے روایت ہے جو ابوذر ہیں کہ وہ خانہ کعبہ کی زینہ پر چڑھ کر کہنے لگے کہ جس نے مجھے پہچانا تو اس نے مجھے پہچان لیا اور جس نے مجھے نہیں پہچانا تو میں جندب ہوں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ صبح کی نماز کے) بعد کوئی نماز نہیں ہے یہانتک کہ آفتاب (اچھی طرح) نکل آوے اور نہ عصر کی (نماز کے) بعد یہانتک کہ آفتاب غروب ہو جاوے مگر مکہ میں مگر مکہ میں[۵] مگر مکہ میں۔ رزین اسکے راوی ہیں

(۹) **وعن** علي بن ابي طالب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الصلوة بعد العصر الا والشمس مرتفعة اخرجه ابو داود والنسائي وعنده الا ان تكون الشمس بيضاء نقية **ترجمہ** علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا مگر جب آفتاب بلند ہو ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں اور نسائی نے یہ بیان کیا ہے کہ مگر اس وقت جب آفتاب سفید اور صاف ہو"

(۱۰) **وعن** ابي بصرة الغفاري قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمخمص صلوة العصر فقال ان هذه الصلوة

---

[۱] یعنے معاذ راوی نے معاذ بن عفراء کے ساتھ طواف کیا تو معاذ بن عفراء نے وہ نماز نہیں پڑھی جو طواف کے بعد پڑھی جاتی ہے [۲] معاذ راوی کہتے ہیں کہ میں نے معاذ بن عفراء سے کہا [۳] جو صبح اور عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع کرتے ہیں [۴] پس اتفاق اور احیانا جائز ہے [۵] یعنے عصر کی نماز کے بعد آپ دو رکعت نماز پڑھتے تھے [۶] یعنے مکہ میں ان اوقات میں بھی نماز جائز ہے ۱۲

عرضت علی من کان قبلکم فضیعوھا فمن حافظ علیھا کان لہ اجرہ مرتین ولا صلوۃ بعدھا حتی یطلع الشاھد والشاھد النجم اخرجہ مسلم والنسائی ترجمہ ابو بصرہ غفاری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو مخمص میں عصر کی نماز پڑھائی پھر آپنے فرمایا کہ یہ نماز تم سے قبل گزشتہ امت پر پیش کی گئی تھی تو انہوں نے اسکو ضائع کردیا پس جو شخص اسکی حفاظت کرے گا اسکو دوہرا ثواب ملیگا اور اسکے بعد کوئی نماز نہیں ہے یہانتک کہ شاہد نکل آئے اور شاہد سے مراد تارہ ہے مسلم اور نسائی اس کے راوی ہیں۔

(۱۱) وعن السائب بن یزید رضی اللہ عنہ انہ رای عمر بن الخطاب یضرب المنکدر فی الصلوۃ بعد العصر اخرجہ مالک ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب کو دیکھا کہ وہ منکدر کو عصر کی بعد نماز پڑھنے کی وجہ سے مارتے تھے۔ مالک اسکے راوی ہیں۔

(۱۲) وعن ابی قتادۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ کان یکرہ الصلوۃ نصف النھار الا یوم الجمعۃ وقال ان جھنم تسجر الا یوم الجمعۃ اخرجہ ابوداؤد ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کے وقت نماز پڑھنے کو ناپسند فرماتے تھے لیکن جمعہ کے روز دوپہر کو نماز پڑھتے تھے اور آپنے فرمایا کہ دوزخ بھڑکائی جاتی ہے لیکن جمعہ کے روز نہیں بھڑکائی جاتی ابوداؤد اسکے راوی ہیں

(۱۳) وعن العلاء بن عبد الرحمن انہ دخل علی انس بن مالک فی دارہ بالبصرۃ حین انصرف من الظھر ودارہ بجنب المسجد قال فلما دخلت علیہ قال اصلیتم العصر فقلت لہ انما انصرفنا الساعۃ من الظھر قال فصلوا العصر فقمنا فصلینا فلما انصرفنا قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ یقول تلک صلوۃ المنافق یجلس یرقب الشمس حتی اذا کانت بین قرنی الشیطان قام فنقرھا اربعا لا یذکر اللہ تعالی فیھا الا قلیلا اخرجہ الستۃ الا البخاری ترجمہ علاء بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ وہ ظہر کی نماز پڑھ کر انس بن مالک کے پاس انکے گھر گئے جو بصرہ میں تھا اور انکا گھر مسجد کے پہلو میں تھا وہ کہتے ہیں کہ جب میں انکے پاس گیا تو انہوں نے پوچھا کہ کیا تم عصر کی نماز پڑھ چکے تو میں نے کہا کہ ہم تو ابھی ظہر کی نماز پڑھکر آئے ہیں انہوں نے کہا کہ عصر کی نماز پڑھلو تو ہم کھڑے ہوگئے اور ہمنے نماز (عصر) پڑھ لی جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا کہ میںنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھا ہوا آفتاب کو گھورتا رہتا ہے یہانتک کہ جب آفتاب شیطان کے دونوں سینگوں کے مابین ہوجاتا ہے تو کھڑے ہوکر چار چونچ ماردیتا ہے اور اس میں ذکر الٰہی بہت ہی تھوڑا سا کرتا ہے بجز بخاری کے چھیوں اسکے راوی ہیں

(۱۴) وعن ابن مسعود قال ما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ یصلی صلوۃ لغیر میقاتھا الا صلوتین جمع بین المغرب والعشاء بجمع وصلی الفجر یومئذ قبل میقاتھا اخرجہ الشیخان وفی اخری للبخاری عن عبد الرحمن

ایک مقام کا نام ہے۔ یعنی ہر وقت ادا نہ کرکے ایک گزشتہ امت کی بابت اور دوسرا ثواب اگلی نقل کی بابت جو بعد غروب آفتاب تھوڑی دیر کے بعد نمایاں ہوجاتا ہے یعنی غروب ہونے لگتا ہے۔

ابنِ يزيد قال حجّ ابنُ مسعودٍ فأتينا المزدلفة حين الاذانِ بالعتمة او قريباً من ذلك فامر رجلاً فاذّن ثمّ اقام ثمّ صلّى المغرب وصلّى بعدها ركعتين ثمّ دعا بعشاءٍ فتعشّى ثمّ امرهٗ فاذّن واقام ثمّ صلّى العشاء ركعتين فلمّا كان حين طلع الفجر قال انّ النبيّ صلّى الله عليه كان لا يصلّي هذه الساعة الّا هذه الصّلوة في هذا المكان في هذا اليوم قال عبد الله هما صلوتان تحوّلان عن وقتهما صلوة المغرب بعد ما ياتي النّاس والفجر حين يبزغ الفجر قال رأيت رسول الله صلّى الله عليه يفعله ثمّ وقف حتّى اسفر ثمّ قال لو انّ امير المؤمنين يعني عثمان افاض الآن اصاب السُّنّة فما ادري اقوله كان اسرع ام دفع عثمان فلم يزل يلبّي حتّى رمى جمرة العقبة

ترجمہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کوئی نماز بے وقت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر دو نمازیں ایک تو آپنے مزدلفہ میں مغرب اور عشا کی نماز ملاکر پڑہی اور دوسرے اس دن آپنے صبح کی اسکے مقررہ وقت سے پہلے پڑہی[1] شیخین اسکے راوی ہیں اور بخاری کی ایک روایت میں جو عبد الرحمن بن یزید سے مروی ہے مذکور ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ نے حج کیا تو ہم عشا کی اذان کے وقت یا اسکے قریب مزدلفہ آئے تو انہوں نے کسی شخص کو حکم دیا تو اس شخص نے اذان دی پہر تکبیر کہی پہر انہوں نے مغرب کی نماز پڑہی اور اسکے بعد دو رکعت نماز پڑہی پہر انہوں نے رات کا کہانا منگوایا اور کہانا کہایا پہر انہوں نے اس شخص کو حکم دیا تو اس نے اذان دی اور تکبیر کہی پہر انہوں نے عشا کی دو رکعت نماز پڑہی پہر جب صبح کے نمودار ہونے کا وقت آیا[2] تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اس جگہ اس دن یہی (صبح کی) نماز پڑہتے تہے عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ یہی دو نمازیں ہیں جو اپنے (مقررہ) وقت سے پلٹ دی جاتی ہیں (ایک تو) مغرب کی نماز لوگوں کے آنے کے بعد (تاخیر کرکے پڑہی جاتی ہے) اور (دوسری) صبح کی نماز صبح کے نمودار ہوتے ہی (اول وقت پڑہی جاتی ہے) ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے پہر ابن مسعودؓ ٹہیرے رہے یہانتک کہ صبح خوب روشن ہوگئی پہر انہوں نے کہا کہ اگر امیر المومنین یعنے حضرت عثمان اس وقت یہاں سے کوچ کریں تو انہوں نے سنت نبوی کے موافق کیا راوی کا بیان ہے میں نہیں جانتا کہ ابن مسعود کا قول جلد تہا یا حضرت عثمانؓ کا کوچ کرنا[3] پہر لبیک لکارتے رہے یہانتک کہ جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں

اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِي الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ وَفِيْهِ ثَلٰثَةُ فُرُوْعٍ

چوتھا باب

اذان اور تکبیر کے بیان میں جس میں تین شاخیں ہیں

---

[1] یعنے عموماً جس وقت آپ صبح کی نماز پڑہتے تہے اس سے سویرے آپنے اس دن صبح کی نماز پڑہی [2] یعنے صبح شروع ہوتے ہی [3] یعنے ہنوز ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ کلام ختم ہونے ہی نہیں پایا تہا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کوچ کردیا اور وہاں سے روانہ ہوگئے

اَلْفَرْعُ الْاَوَّلُ فِیْ فَضْلِهٖ

پہلی فرع (شاخ)

اذان کی فضیلت کے بیان میں

(۱) **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ یَجِدُوْا اِلَّا اَنْ یَّسْتَهِمُوْا عَلَیْهِ لَاسْتَهَمُوْا اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ اَلْاِسْتِهَامُ اَلْاِقْتِرَاعُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہوتا جو اذان دینے اور پہلی صف میں شریک ہونے کی فضیلت اور ثواب ہے اور پھر بغیر قرعہ ڈالے سوی ان کو اس اذان دینے اور صف اول میں شریک ہونے کا موقعہ نہ ملتا تو ضرور لوگ قرعہ ڈالتے[ل] شیخین اس کے راوی ہیں

(۲) **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ اِذَا نُوْدِیَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّیْطَانُ لَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰی لَا یَسْمَعَ التَّاذِیْنَ حَتّٰی اِذَا انْقَضَی التَّثْوِیْبُ اَقْبَلَ حَتّٰی یَخْطُرَ بَیْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ یَقُوْلُ اذْکُرْ کَذَا اذْکُرْ کَذَا لِمَا لَمْ یَکُنْ یَذْکُرُ مِنْ قَبْلُ حَتّٰی یَظَلَّ الرَّجُلُ مَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ وَفِیْ اُخْرٰی لِمُسْلِمٍ اِنَّ الشَّیْطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَآءَ بِالصَّلٰوةِ اَحَالَ لَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰی لَا یَسْمَعَ صَوْتَهٗ فَاِذَا انْتَهٰی رَجَعَ فَوَسْوَسَ فَاِذَا سَمِعَ الْاِقَامَةَ ذَهَبَ حَتّٰی لَا یَسْمَعَ صَوْتَهٗ فَاِذَا انْتَهٰی رَجَعَ فَوَسْوَسَ هٰذَا لَفْظُهٗ وَلِلْبُخَارِیِّ نَحْوُهٗ وَالْمُرَادُ بِالتَّثْوِیْبِ هٰهُنَا اِقَامَةُ الصَّلٰوةِ وَمَعْنٰی اَحَالَ تَحَوَّلَ عَنْ مَوْضِعِهٖ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر گوز مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اذان کی آواز نہ سنے حتے کہ جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو واپس آتا ہے پھر جب نماز کے لئے تکبیر کہی جاتی ہے تو بھاگ جاتا ہے پھر جب تکبیر ختم ہو جاتی ہے تو واپس آتا ہے پھر لوگوں کے دلوں میں خطرے ڈالتا ہے (اور وسوسہ پیدا کرتا ہے) کہتا ہے کہ فلاں بات یاد کر فلاں بات یاد کر غرضکہ ایسی باتیں یاد دلاتا ہے جو اس سے قبل اسکو یاد نہ تھیں یہاں تک کہ آدمی بھول جاتا ہے کہ اسنے کتنی رکعت نماز پڑھی۔ بجز ترمذی کے چھیوں اسکے راوی ہیں اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ شیطان جب نماز کی اذان سنتا ہے تو گوز مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے یہاں تک کہ اذان کی آواز نہیں سنتا پھر جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو واپس آتا ہے اور وسوسہ ڈالتا ہے پھر جب تکبیر کی آواز سنتا ہے تو چلا جاتا ہے یہاں تک کہ تکبیر کی آواز نہیں سنتا پھر جب تکبیر ختم ہو جاتی ہے تو واپس آتا ہے اور پھر (لوگوں کے دلوں میں) وسوسہ ڈالتا ہے یہ مسلم کے الفاظ ہیں اور بخاری نے بھی ایسے ہی روایت کی ہے

(۳) **وعن** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ یَقُوْلُ اِنَّ الشَّیْطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَآءَ بِالصَّلٰوةِ ذَهَبَ حَتّٰی یَکُوْنَ مَکَانَ الرَّوْحَاءِ قَالَ الرَّاوِیْ وَالرَّوْحَاءُ مِنَ الْمَدِیْنَةِ عَلٰی سِتَّةٍ وَّثَلٰثِیْنَ مِیْلًا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ**

ل اور جس کے نام کا قرعہ نکلتا وہی اذان دیتا یا صف اول میں شریک ہوتا ۔

جابر سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ شیطان جب نماز کے اذان کی آواز سنتا ہے تو بھاگ جاتا ہے یہاں تک کہ مقام روحا تک پہونچ جاتا ہے راوی کا بیان ہے کہ روحا مدینہ سے چھتیس میل ہے مسلم اسکے راوی ہیں

(۴) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ فَقَامَ بِلَالٌ یُنَادِیْ فَلَمَّا سَکَتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ مِثْلَ هٰذَا یَقِیْنًا دَخَلَ الْجَنَّةَ اَخْرَجَهُ النَّسَائِیُّ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو بلال کھڑے ہو کر اذان دینے لگے پھر جب وہ چپ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دل سے یقین کر کے ایسا کہے جیسا کہ بلال نے اذان میں کہا ہے وہ جنت میں داخل ہوگا نسائی اسکے راوی ہیں

(۵) وَعَنْ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ یَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَآءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّهُ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِی الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ ترجمہ ابن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم اذان سنو تو ویسے ہی کہو جیسا کہ موذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو اسلیے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے خدا تعالے دس دفعہ اسپر اپنی رحمت بھیجتا ہے پھر خدا سے میرے واسطے وسیلہ کی درخواست کرو اسلیے کہ وسیلہ جنت میں ایک درجہ ہے جو خدا کے بندوں میں سے بجز ایک بندہ کے اور کسی کے شایان اور لائق نہیں ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہوں پس جو شخص میرے لیے وسیلہ کی درخواست کریگا اسکو میری شفاعت ضروری ہو جائیگی بجز بخاری کے پانچوں اسکے راوی ہیں

(۶) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ النِّدَآءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ وَفِیْ رِوَایَةٍ کَمَا وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا مُسْلِمًا ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جسوقت اذان سن چکے یہ کہے اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ اور ایک روایت میں ہے کما وعدتہ تو قیامت کے دن ایسے شخص کے لیے میری شفاعت ضروری ہو جائیگی بجز مسلم کے پانچوں اسکے راوی ہیں

(۷) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ فَقَالَ اَحَدُکُمُ اللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ ثُمَّ اِذَا قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ اِذَا قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ

لہ یعنے اذان سوا نماز ہوتے سکہ یعنے اسکے لیے میں خاصکر ضرور سفارش کرونگا ورنہ یوں تو عام طور پر آپ شفیع الامم ہیں رحمۃ للعالمین ہیں سکہ یا اللہ پروردگار اس پوری پکار یعنے اذان کے اور نماز کے جو قیامت تک قائم رہنے والی ہے محمد کو وسیلہ اور بزرگی عطا فرما اور انکو مقام محمود پر پہونچا دے جسکا تو نے انکے لیے وعدہ فرمایا ہے اور بلحاظ دوسری روایت کے جیسا کہ تو نے وعدہ فرمایا ہے مطلب ایک ہی ہے اور وعدہ اس آیت میں کیا گیا ہے عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا ۱۲

اللّٰہِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ قَالَ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِنْ قَلْبِہٖ دَخَلَ الْجَنَّۃَ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَ اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** حضرت عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب موذن اللہ اکبر اللہ اکبر[1] کہے تو تم میں سے کوئی شخص دل سے یقین کرکے اللہ اکبر اللہ اکبر کہے پھر جب موذن اشہد ان لا الٰہ الا اللہ[2] کہے تو یہ شخص بھی اشہدان لا الٰہ الا اللہ کہے پھر جب موذن اشہدان محمدا رسول اللہ[3] کہے تو یہ شخص بھی اشہدان محمدا رسول اللہ کہے پھر جب موذن حی علی الصلوۃ[4] کہے تو یہ شخص لاحول ولا قوۃ[5] الا باللہ کہے پھر جب موذن حی علی الفلاح[6] کہے تو یہ شخص لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے پھر جب موذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو یہ بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہے پھر جب موذن لا الٰہ الا اللہ کہے تو یہ بھی لا الٰہ الا اللہ کہے تو ایسا شخص جنتی ہوگا مسلم اور ابوداؤد اسکے راوی ہین

(۸) **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَاَنَا اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ نَبِیًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ذَنْبَہٗ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص موذن کی اذان سنکر یہ کہے وَاَنَا[7] اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا اور ایک روایت مین نَبِیًّا ہے وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا تو ایسے شخص کے گناہ خدا تعالیٰ معاف فرماویگا بجز بخاری کے پانچون اسکے راوی ہین

(۹) **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَۃَ اَسْعَدِ بْنِ سَہْلٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِیَۃَ بْنَ اَبِیْ سُفْیَانَ وَھُوَ جَالِسٌ عَلَی الْمِنْبَرِ حِیْنَ اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ قَالَ مُعَاوِیَۃُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ قَالَ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ مُعَاوِیَۃُ وَاَنَا قَالَ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ مُعَاوِیَۃُ وَاَنَا قَالَ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ مُعَاوِیَۃُ وَاَنَا قَالَ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ مُعَاوِیَۃُ وَاَنَا فَلَمَّا انْقَضَی التَّاْذِیْنُ قَالَ یٰاَیُّھَا النَّاسُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ حِیْنَ اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ یَقُوْلُ مِثْلَ مَا سَمِعْتُمْ مِنْ مَقَالَتِیْ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ **ترجمہ** ابوامامہ سعد بن سہل سے روایت ہے کہتے ہین کہ مینے معاویہ بن ابوسفیان کو سنا اور منبر پر بیٹھے تھے جبکہ موذن نے اذان دی اور اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو معاویہ نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا اور جب موذن نے اشہدان لا الٰہ الا اللہ کہا تو معاویہ نے وانا کہا پھر جب موذن نے اشہدان لا الٰہ الا اللہ کہا تو معاویہ نے وانا کہا اور جب موذن نے اشہدان محمدا رسول اللہ کہا تو معاویہ نے وانا کہا پھر جب موذن نے اشہدان محمدا رسول اللہ کہا تو معاویہ نے وانا کہا پھر جب اذان ختم ہوئی تو معاویہ نے کہا کہ اے لوگو مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو منبر پر جبکہ موذن نے اذان دی تو ایسے ہی فرماتے ہوئے سنا ہے جیسا کہ تم لوگون نے مجھے کہتے ہوئے سنا۔ بخاری اسکے راوی ہین

---

[1] اللہ بہت بڑا ہے [2] مین گواہی دیتا ہون کہ بجز خدا کے کوئی معبود نہین ہے [3] مین گواہی دیتا ہون کہ محمد خدا کے رسول ہین [4] نماز کی طرف آؤ [5] برے کام سے بچنے اور نیک کام کے کرنے کی ہم مین طاقت اور قوت نہین ہے بجز خدا کی مدد کے [6] بھلائی کی طرف آؤ [7] اور مین گواہی دیتا ہون کہ بجز خدا کے کوئی معبود نہین ہے جو اکیلا ہے جس کا کوئی شریک نہین ہے اور محمد خدا کے بندہ اور رسول ہین مین خدا کے رب ہونے پر اور محمد کے رسول یا نبی ہونے پر اور دین اسلام ہونے پر رضامند ہون [8] یعنی اور مین بھی گواہی دیتا ہون آخر تک

(١٠) وَعَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَتَشَهَّدُ قَالَ وَاَنَا وَاَنَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موذن کو شہادت دیتے ہوئے سنتے تہے تو آپ فرماتے تہے وانا وانا[1] یعنے اور مین بہی اور مین بہی۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین

(١١) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَآءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اذان سنو تو ویسے ہی کہو جیسا کہ موذن کہتا ہے۔ چھون اسکے راوی ہین

(١٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِيْنَ مُحْتَسِبًا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بَرَآءَةً مِّنَ النَّارِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ الْمُحْتَسِبُ طَالِبُ الْاَجْرِ وَالثَّوَابِ عَلٰى فِعْلِهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سات برس باميد ثواب اذان دے[2] تو خدا تعالے ایسے شخص کے لیے دوزخ سے برارت تجویز فرماتا ہے۔ ترمذی اسکے راوی ہین

(١٣) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهٗ مَدٰى صَوْتِهٖ وَيَشْهَدُ لَهٗ كُلُّ رَطْبٍ وَّيَابِسٍ وَّشَاهِدُ الصَّلٰوةِ فِی الْجَمَاعَةِ يُكْتَبُ لَهٗ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ صَلٰوةً وَّيُكَفَّرُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُمَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَفِیْ رِوَايَةٍ بَعْدَ قَوْلِهٖ كُلُّ رَطْبٍ وَّيَابِسٍ وَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ صَلّٰى اَلْمَدٰى اَلْاَمَدُ وَالْغَايَةُ وَالْمَعْنٰى اَنَّهٗ يَسْتَوْفِیْ وَيَسْتَكْمِلُ مَغْفِرَةَ اللّٰهِ اِذَا اسْتَوْفٰى وَسْعَهٗ فِیْ رَفْعِ صَوْتِهٖ فَيَبْلُغُ الْغَايَةَ مِنَ الْمَغْفِرَةِ اِذَا بَلَغَ الْغَايَةَ مِنَ الصَّوْتِ وَقِيْلَ غَيْرُ ذٰلِكَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موذن کی آواز جہانتک پہونچتی ہے اتنی ہی اسکی بخشش ہوتی ہے اور ہر ایک تر اور خشک چیز اسکے لیے گواہی دینگے اور نماز کے لیے جماعت مین حاضر ہونے والے کے لیے پچیس نماز کا ثواب لکہا جاتا ہے اور اسکی دو نمازون کے درمیان کے گناہ معاف ہوجاتے ہین ابوداود اور نسائی اسکے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین ہر تر اور خشک چیز کے بعد مذکور ہے کہ موذن کو نماز پڑہنے والے کے برابر ثواب ملیگا۔ مدی سے انتہا وہ مقام مراد ہے جہانتک موذن کی آواز پہونچے اور مطلب یہ ہے کہ مغفرت اور بخشش الٰہی پوری اور کامل ہوگی جبکہ موذن نے اپنے آواز کے بلند ہونے مین پوری کوشش کی ہے پس انتہا درجہ کی مغفرت ہوگی جبکہ موذن نے انتہا درجہ اپنی آواز بلند کی ہو۔

(١٤) وَعَنِ الْبَرَآءِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَالْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهٗ مَدٰى صَوْتِهٖ وَيُصَدِّقُهٗ مَنْ سَمِعَهٗ مِنْ رَطْبٍ وَّيَابِسٍ وَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ صَلّٰى مَعَهٗ اَخْرَجَهُ النَّسَائِیُّ **ترجمہ** براء سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالی اور اسکے فرشتے پہلی صف والے پر رحمت نازل فرماتا ہے اور اسکے لیے دعا کرتے ہین[3] اور موذن

---

[1] یعنے جب موذن اشہد ان لا الہ الا اللہ اور اشہد ان محمدا رسول اللہ کہتا تھا تو آپ وانا وانا فرماتے تہے یعنے اور مین بہی اور مین بہی شہادت دیتا ہون کہ بجز خدا کے کوئی معبود نہین ہے اور محمد خدا کے رسول ہین [2] نہ موذنی کی نوکری کرکے نہ کسی اور دنیاوی یا نفسانی غرض سے بلکہ محض خدا کے واسطے اور خدا ہی سے اسپر اس فعل کی بابت اسکے ثواب کی امید رکھے تو ایسا شخص دوزخ سے بری کردیا جائیگا [3] یعنے خدا رحمت نازل فرماتا ہے اور اسکے فرشتے دعا کرتے ہین ١٢

کی آواز جہانتک پہونچتی ہے اتنی ہی اسکی مغفرت اور بخشش ہوتی ہے اور جو تر اور خشک چیز اسکی آواز کو سنتی ہے اسکی تصدیق کرتی ہے اور اس کو ہر ایسے نمازی کے برابر ثواب ملتا ہے جو اسکے ساتھ نماز پڑھتا ہے۔ نسائی اسکے راوی ہین

(۱۴) **وَعَنِ** ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤَذِّنِيْنَ يَفْضُلُوْنَنَا فَقَالَ قُلْ مِثْلَ مَا يَقُوْلُوْنَ فَاِذَا انْتَهَيْتَ فَسَلْ تُعْطَهْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ **ترجمہ** ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ کسی شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ موذن لوگ ہم سے بڑھکر فضیلت رکھتے ہین تو آپ نے فرمایا کہ تم بہی ویسے ہی کہو جیسا موذن لوگ کہتے ہین پہر جب اذان ختم ہوجاے تو مانگو دیئے جاوٴگے۔ ابوداوٴد اسکے راوی ہین

(۱۵) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ [۱] مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ وَّلَا شَيْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمَالِكٌ وَّالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابو صعصعہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید نے ان سے فرمایا کہ مین دیکہتا ہون کہ تمکو بکریان اور جنگل بہت پسند ہے پہر جب تم اپنی بکریون مین یا جنگل مین ہو اور نماز کے لیے اذان کہو تو اذان بہت بلند آواز سے کہو اسلیے کہ موذن کی آواز جہانتک پہونچتی ہے اتنی مسافت کے جن اور انسان اور ہر چیز جو اسکی آواز کو سنتے ہین سب کے سب قیامت کے دن اسکے (مفید) شہادت دینگے ابو سعید نے فرمایا کہ مینے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔ بخاری مالک۔ نسائی اسکے راوی ہین

(۱۶) **وَعَنْ** مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** معاویہ سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سُنا ہے کہ قیامت کے دن موذنون کی گردنین سب سے لنبی ہونگی۔ مسلم اسکے راوی ہین۔

(۱۷) **وَعَنْ** عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ وَّهُوَ يُؤَذِّنُ فَقَالَ يَا اَبَا مَرْيَمَ اَتُؤَذِّنُ لَا رَغِبْتُ بِكَ عَنِ الْاَذَانِ فَقَالَ زِرٌّ اَتَرْغَبُ بِيْ عَنِ الْفَضْلِ وَاللّٰهِ لَا اُكَلِّمُكَ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ وَّمَعْنٰى لَا رَغِبْتُ بِكَ اَيْ لَا اَكْرَهُ لَكَ **ترجمہ** عاصم بن بہدلہ سے روایت ہے کہ زر بن حبیش کے پاس ایک شخص کا گزر ہوا اور وہ اذان دے رہے تہے تو اس شخص نے کہا کہ اے ابو مریم [۲] کیا آپ اذان دیتے ہین مین آپکے لیے اذان دینے کو ناپسند خیال کرتا ہون تو حضرت زر نے فرمایا کہ تو میرے لیے فضل اور بزرگی کو ناپسند کرتا ہے خدا کی قسم مین تجہسے کبہی بات نہین کرونگا۔ رزین اسکے راوی ہین

اَلْفَرْعُ الثَّانِيْ فِيْ بَدْئِهٖ

دوسری فرع اذان کے شروع ہونے کے بیان مین

(۱) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلٰوةَ وَلَيْسَ يُنَادِيْ لَهَا اَحَدٌ فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوْا نَاقُوْسًا مِّثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ قَرْنًا مِّثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ

---

[۱] جو خدا سے مانگوگے خدا تمکو عطا فرمائیگا [۲] مختلف طور پر اسکی توجیہ کی گئی ہے بعض علماء نے یہ کہا ہے کہ موذن سب کے سردار ہونگے [۳] زر بن حبیش کی کنیت ہے۔

[۳] اَنَّكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَاِذَا كُنْتَ فِيْ غَنَمِكَ اَوْ بَادِيَتِكَ فَاَذَّنْتَ بِالصَّلٰوةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ فَاِنَّهٗ لَا يَسْمَعُ

فقال عمرُ اَوَلا تبعثون رجلًا ینادی بالصلوٰة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بلال قم فنادِ بالصلوٰة اخرجه الخمسة الا ابا داؤد والتحین طلبُ الحین والوقت **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مسلمان جب مدینہ آئے تو نماز کے لیے جمع ہوتے تھے اور نماز کے لیے وقت کا اندازہ کرتے تھے اور وقت کی تلاشی تھے (تاکہ نماز کے وقت سب کے سب جمع ہو جائیں) تو انہوں نے ایک دن اس بارہ میں باہم گفتگو کی اور مشورہ کیا تو بعض اشخاص نے کہا کہ ایک ناقوس[1] لو جس طرح کہ نصاریٰ ناقوس سے (اذان کا) کام لیتے ہیں اور بعض اشخاص نے کہا کہ سینگ لے لو جس طرح کہ یہود سینگ سے (اسکو پھونک کر اسکے آواز سے اذان کا) کام لیتے ہیں تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ تم لوگ کسی شخص کو نہیں بھیج[2] سکتے جو نماز کے لیے آواز کر دے (اور سب کو نماز کے لیے بلا لے) تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بلال اٹھو اور نماز کے لیے پکار دو[3] (اور سب کو بلا لو) بجز ابو داؤد کے پانچوں اسکے راوی ہیں

(۲) **وعن** ابی عمیر بن انس عن عمومة له من الانصار قال اهتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للصلوٰة کیف یجمع لها فقیل انصب رایة عند حضور الصلوٰة فاذا راوها اذن بعضهم بعضا فلم یعجبه ذلك فذکر له القنع وهو شبور الیهود فلم یعجبه ذلك فقال هذا من امر الیهود فذکر له الناقوس فقال هو من امر النصاری فانصرف عبد اللہ ابن زید الانصاری وهو مهتم لهم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاری الاذان فی منامه اخرجه ابو داؤد وفی اخری له جاء رجل من الانصار فقال یا رسول اللہ انی لما رجعت لما رایت من اهتمامك رایت رجلا کان علیه ثوبان اخضران فقام علی المسجد فاذن ثم قعد قعدة ثم قام فقال مثلها الا انه یقول قد قامت الصلوٰة ولولا ان یقول الناس لقلت انی کنت یقظانا غیر نائم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد اراك اللہ خیرا فمر بلالا فلیؤذن فقال عمر اما انا فقد رایت مثل الذی رای ولکنی لما سبقت استحییت وقال فیه فاستقبل القبلة قال اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشهد ان لا اله الا اللہ اشهد ان لا اله الا اللہ اشهد ان محمدا رسول اللہ اشهد ان محمدا رسول اللہ مرتین حی علی الصلوٰة مرتین حی علی الفلاح مرتین اللہ اکبر اللہ اکبر لا اله الا اللہ ثم امهل هنیهة ثم قام فقال مثلها الا انه زاد بعد ما قال حی علی الفلاح قد قامت الصلوٰة قد قامت الصلوٰة قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنها بلالا فاذن بها بلال الشبور البوق **ترجمہ** ابو عمیر بن انس اپنے کسی انصاری چچا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا اہتمام کیا کہ لوگ کیونکر نماز کے لیے جمع ہوں تو بعض اشخاص نے کہا کہ نماز کے وقت ایک جھنڈا کھڑا کر دیجیے جب لوگ اسکو دیکھیں گے تو ایک دوسرے کو خبر کر دیں گے[4]

[1] ناقوس ایک بڑی پر چھوٹی لکڑی مارنے سے جو آواز پیدا ہوتی ہے اسکو کہتے ہیں [2] یعنے یہود اور نصاریٰ کے ساتھ مشابہت کرنے کی اور سینگ اور ناقوس بنانے کی کیا ضرورت ہے بس ایک آدمی بھیج دیا جائے جو سب کو نماز کے لیے آواز دیکر بلا لے [3] حضرت بلال کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز دینے کو اور بلانے کے لیے فرمایا اور انہوں نے آواز دی اور لوگوں کو بلایا اس میں وہ الفاظ نہ تھے جو اب اذان میں ہیں بلکہ کچھ اور ایسے الفاظ تھے جن سے لوگ جمع ہو جائیں اور موجودہ اذان تو عبد اللہ بن زید کی خواب کے بعد قرار پائی ہے [4] اور اس طرح سب کو خبر ہو جائے گی اور لوگ نماز کے لیے جمع ہو جائیں گے ۱۲

تو آپ نے اس رائے کو پسند نہ فرمایا پھر کسی شخص نے یہ کہا کہ یہود کی طرح ایک سینگ منگوا لیجئے تو آپ نے اس رائے کو بھی پسند نہ فرمایا اور فرمایا کہ یہ تو یہود کا کام ہے[2] پھر کسی شخص نے ناقوس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ تو نصاریٰ کا کام ہے[3] اسکے بعد عبد اللہ بن زید انصاری (اس مجلس سے) واپس ہوئے اور وہ اسی اہتمام اور خیال میں تھے[4] اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیش اسی اہتمام اور خیال میں تھے تو انہوں نے اذان کو خواب میں دیکھا۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔ اور ابوداؤد کی ہی ایک روایت میں ہے کہ ایک انصاری شخص حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ جب میں آپکے اہتمام کو دیکھکر واپس ہوا[5] تو میں نے ایک شخص کو دیکھا جو سبز رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے تھا وہ مسجد پر کھڑا ہوا اور اس نے اذان دی پھر تھوڑی دیر بیٹھکر پھر کھڑا ہوا اور وہی کلمات کہے جو اس نے اذان میں کہا تھا مگر اب کے دفعہ اس نے قد قامت الصلوٰۃ بڑھا دیا[6] اور اگر لوگ مجھ پر جھوٹ کا الزام نہ لگائیں تو میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں جاگتا تھا سوتا نہ تھا[7] تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے تمکو بہت ہی اچھا خواب دکھایا[8] تم بلال سے کہو تاکہ وہ تمہارے خواب کی موجب اذان کہیں تو حضرت عمر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے بھی یہی خواب دیکھا جیسا کہ انہوں نے دیکھا لیکن چونکہ انہوں نے مجھ سے قبل بیان کر دیا لہذا میں نے بیان کرنے میں شرم کیا[9] اور اسی حدیث میں یہ بھی بیان کیا کہ انہوں نے قبلہ کی جانب متوجہ ہو کر یہ کہا اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ دو دفعہ حی علی الصلوٰۃ دو دفعہ حی علی الفلاح دو دفعہ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اسکے بعد تھوڑی دیر ٹھیر کر پھر کھڑے ہوئے اور ویسے ہی کلمات کہے جیسے کہ اذان میں کہے تھے لیکن حی علی الفلاح کے بعد قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ بڑھا دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال کو یہ سکھا دو پھر حضرت بلال نے اسکے موجب اذان دی۔

(۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاقُوْسِ يُعْمَلُ لِيُضْرَبَ بِهٖ لِلنَّاسِ لِجَمْعِ الصَّلٰوةِ طَافَ بِيْ وَاَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ يَحْمِلُ نَاقُوْسًا فِيْ يَدِهٖ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَتَبِيْعُ النَّاقُوْسَ قَالَ وَمَا تَعْمَلُ بِهٖ قُلْتُ نَدْعُوْ بِهٖ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ اَفَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ مِّنْ ذٰلِكَ قُلْتُ لَهٗ بَلٰى فَقَالَ تَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ ثُمَّ اسْتَاْخَرَ عَنِّيْ غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ قَالَ تَقُوْلُ اِذَا اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا رَاَيْتُ فَقَالَ اِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٌّ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَاَلْقِ عَلَيْهِ مَا رَاَيْتَ فَلْيُؤَذِّنْ بِهٖ فَاِنَّهٗ اَنْدٰى صَوْتًا مِّنْكَ فَقُمْتُ مَعَ بِلَالٍ فَجَعَلْتُ اُلْقِيْهِ عَلَيْهِ يُؤَذِّنُ بِهٖ

---

[1] نماز کے وقت اسکو پھونک دیا جائے لوگ اسکی آواز سنکر جمع ہو جائیں گے [2] اور انکی مشابہت نہیں کرنی چاہیے [3] اور انکی مشابہت اچھی نہیں [4] کہ نماز کیلیے لوگوں کے جمع ہونیکی کیا ترکیب کیجائے [5] اور میں بھی اسی خیال میں تھا کہ آپکے اہتمام کے بموجب کوئی ایسا انتظام ہو جائے جس سے لوگ نماز کے وقت بلا زحمت جمع ہو جایا کریں اور اس میں کسی کافر کیساتھ مشابہت بھی نہ ہو [6] یعنے پہلے اذان بتائی پھر تکبیر بتائی [7] جس میں نے اس شخص کو دیکھا [8] اسلیے کہ آیا اس کی تعبیر میں تھے ایسے موقع پر ایسا خواب دکھایا یہ نعمت غیر مترقبہ ہے [9] تاکہ بعض بیوقوف یہ نہ خیال کریں کہ عبد اللہ بن زید کا خواب سنکر انہوں نے بھی خواب دیکھنا بیان کیا ہے۔

فَسَمِعَ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ الَّذِي أُرِيَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِي أُخْرَى فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَنَا رَأَيْتُهُ وَأَنَا كُنْتُ أُرِيدُهُ قَالَ فَأَقِمْ أَنْتَ وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ وَذَكَرَ قِصَّةَ الْأَذَانِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْإِقَامَةِ مَرَّةً وَفِي أُخْرٰى لَهُ قَالَ كَانَ أَذَانُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفْعًا شَفْعًا فِي الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ **ترجمہ** عبداللہ بن زید انصاری سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لیے لوگون کے جمع ہونے کی غرض سے ناقوس کے بنانے کا حکم دیا تو مین سو رہا تھا اتنے مین ایک شخص میری پاس آیا اور اسکے ہاتھ مین ناقوس تھا مینے اس سے کہا کہ اے خدا کے بندے کیا ناقوس بیچیگا ہو اس نے کہا کہ تم اسکو لیکر کیا کروگے مینے کہا کہ ہم اسکے ذریعے سے لوگون کو نماز کی طرف بلائین گے تو اس شخص نے کہا کہ مین تمکو ایسی بات بتلا دون جو اس سے بہتر ہے مینے اس سے کہا کہ ہان بتلا دو تو اس شخص نے کہا کہو اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ پھر مجھ سے ذرا پیچھے ہٹ کر کہنے لگا جب تم نماز کی تکبیر کہو تو اس طرح کہو اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ جب صبح ہوئی تو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور جو کچھ مینے خواب مین دیکھا تھا آپ سے بیان کیا تو آپنے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالی یہ سچا خواب ہے تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور جو کچھ تم نے خواب مین دیکھا ہے انکو بتلاتے جاؤ وہ اسکے بموجب اذان دیدین گے کیونکہ وہ تم سے زیادہ بلند آواز ہین تو مین بلال کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور مینے انکو بتلانا شروع کیا اور وہ اسکے بموجب اذان دینے لگے عمر بن الخطاب اپنے گھر مین تھے اذان کی آواز سنتے ہی اپنی چادر کھینچتے ہوئے باہر نکلے کہنے لگے یا رسول اللہ قسم ہے اس ذات کی جسنے آپ کو پیغمبر برحق بنا کر بھیجا ہے البتہ مینے خواب مین ایسے ہی دیکھا ہے جیسا کہ اس نے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شکر ہے خدا کا[1] ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین ہے کہ مینے اذان کو خواب مین دیکھا اور مین اسی کی فکر ہی مین تھا تو آپنے فرمایا کہ تم کھڑے ہو جاؤ اور ترمذی کی ایک روایت مین اس قصے کے ذکر کرنے کے بعد مذکور ہے کہ اذان (کے کلمات) دو دو دفعہ ہین اور تکبیر (کے کلمات) ایک دفعہ۔ اور ترمذی کی دوسری روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی (زمانہ مین) اذان دو دو دفعہ تھی اذان اور تکبیر دونون۔

۴۔ **وَعَنْ** أَنَسٍ لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ ذَكَرُوْا أَنْ يَّعْلَمُوْا وَقْتَ الصَّلٰوةِ بِشَيْءٍ يَعْرِفُوْنَهُ فَذَكَرُوْا أَنْ يُّنَوِّرُوْا نَارًا أَوْ يَضْرِبُوْا نَاقُوْسًا فَأُمِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا أَنْ يَّشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُّوتِرَ الْإِقَامَةَ إِلَّا الْإِقَامَةَ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ جب مسلمان لوگ زیادہ ہو گئے تو مشورہ کیا کہ کسی شے کے ذریعے سے نماز کا وقت معلوم ہو جائے (اور نماز کے لیے

---

[1] کہ تم نے بھی دیکھا بس اب نصاب شہادت کامل ہو گئی جس کے بعد کوئی شبہ باقی نہ رہا۔ ۱۲

سب لوگ جمع ہو جائین) تو بعض اشخاص نے کہا کہ نماز کے وقت آگ سلگادی جائے یا ناقوس بجادیا جائے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو حکم دیا کہ اذان کے کلمات) دو دو دفعہ کہین اور تکبیر کے کلمات) ایک ایک دفعہ کہین بجز قد قامت الصلوٰۃ کے کہ اسکو دو دفعہ کہنا چاہیے۔ پانچون اسکے راوی ہین

(۵) وَعَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ سُنَّۃَ الْاَذَانِ قَالَ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَاْسِہٖ قَالَ تَقُوْلُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ تَرْفَعُ بِھَا صَوْتَکَ ثُمَّ تَقُوْلُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ تَخْفِضُ بِھَا صَوْتَکَ ثُمَّ تَرْفَعُ صَوْتَکَ بِالشَّھَادَۃِ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ فَاِنْ کَانَ صَلٰوۃُ الصُّبْحِ قُلْتَ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَخْرَجَہٗ لِلْخَمْسَۃِ اِلَّا الْبُخَارِیَّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَعَلَّمَنِی الْاِقَامَۃَ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاِذَا اَقَمْتَ الصَّلٰوۃَ فَقُلْھَا مَرَّتَیْنِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ اَسَمِعْتَ قَالَ نَعَمْ وَکَانَ اَبُوْ مَحْذُوْرَۃَ لَا یَجُزُّ نَاصِیَتَہٗ وَلَا یُفَرِّقُھَا لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَیْھَا **ترجمہ** ابو محذورہ سے روایت ہے کہتے ہین کہ مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجہے اذان کا طریقہ سکہلا دیجیے تو آپنے میرے سر پر ہاتھ پہیر کر فرمایا کہ بلند آواز سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہو پہر پست آواز سے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہو پہر شہادت کو بلند آواز سے کہو اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اور اگر صبح کی نماز ہو تو اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ بہی کہو اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بجز بخاری کے پانچون اسکے راوی ہین اور ایک روایت مین ہے کہ آپنے مجہے تکبیر کے کلمات) دو دو دفعہ کہنے کے لیے سکہلایا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عبد الرزاق نے کہا کہ جب نماز کے لیے تکبیر کہو تو قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ دو دفعہ کہو کیا آپنے یہ سنا ہے انہون نے کہا کہ ہان اور ابو محذورہ اپنے سر کے اس حصہ کے بالون کو جو پیشانی سے ملے تہے نہ کترواتے نہ منڈواتے تہے اسلیے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسپر ہاتہ پہیر اتہا۔

(۶) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ اِنَّمَا کَانَ الْاَذَانُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ وَالْاِقَامَۃُ

---

۱ لوگ اسکی روشنی دیکھکر چلے آئین ۲ لوگ اسکی آواز سنکر جمع ہو جائین ۳ برکۃً وشفقۃً ۴ راوی ۵ سنا ہے

مَرَّةً مَرَّةً غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ يَثْنِي قَالَ فَإِذَا سَمِعْنَا الْإِقَامَةَ تَوَضَّأْنَا ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الصَّلٰوةِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اذان کے کلمات دو دو دفعہ کہے جاتے تھے اور تکبیر کے کلمات ایک ایک دفعہ کہے جاتے تھے بجز قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ کے کہ یہ دو دفعہ کہے جاتے تھے وہ کہتے ہیں کہ جب ہم تکبیر کی آواز سنتے تب تو وضو کر کے گھر سے نماز کے لیے نکلتے تھے۔ ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہیں

(۷) **وَعَنْ** مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ الْمُؤَذِّنَ جَاءَ عُمَرَ يُؤْذِنُهُ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَوَجَدَهُ نَائِمًا فَقَالَ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ فَأَمَرَ عُمَرُ أَنْ يَجْعَلَهَا فِي نِدَاءِ الصُّبْحِ **ترجمہ** مالک سے روایت ہے کہ انکو یہ حدیث پہنچی کہ حضرت عمر کے پاس موذن آیا تاکہ صبح کی نماز کے لیے انکو آواز دے تو ان کو سوتا پایا تو موذن نے کہا کہ الصلوۃ خیر من النوم (نماز نیند سے بہتر ہے) تو حضرت عمرؓ نے یہ حکم دیا کہ صبح کی اذان میں یہ جملہ) داخل کر دیا جائے۔

(۸) **وَعَنْ** مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَسْجِدًا وَقَدْ أُذِّنَ فِيهِ وَنَحْنُ نُرِيدُ أَنْ نُصَلِّيَ فَثَوَّبَ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ مِنَ الْمَسْجِدِ وَقَالَ اخْرُجْ بِنَا مِنْ عِنْدِ هٰذَا الْمُبْتَدِعِ وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُثَوِّبُ فِي أَذَانِ الْفَجْرِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَثَوَّبَ رَجُلٌ فِي الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ فَقَالَ اخْرُجْ بِنَا فَإِنَّ هٰذِهِ بِدْعَةٌ التَّثْوِيبُ الرُّجُوعُ فِي الْقَوْلِ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ فَكُلُّ دَاعٍ مُثَوِّبٌ وَالتَّثْوِيبُ فِي أَذَانِ الْفَجْرِ قَوْلُ الْمُؤَذِّنِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ مَرَّتَيْنِ وَاحِدَةً بَعْدَ الْأُخْرٰى **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں ابن عمر کے ساتھ ایک مسجد میں گیا اس مسجد میں اذان ہو چکی تھی اور ہمارا ارادہ نماز پڑھنے کا تھا تو موذن نے تثویب کہی تو حضرت عبداللہ ابن عمر مسجد سے نکل گئے اور فرمانے لگے کہ ہمارے ساتھ اس بدعتی کے پاس سے نکل چلو اور اس مسجد میں انہوں نے نماز نہیں پڑھی۔ ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور ابن عمر سے یہ مروی ہے کہ وہ صبح کی اذان میں الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہتے تھے اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ میں ابن عمر کے ساتھ تھا تو کسی شخص نے ظہر یا عصر کی نماز کے لیے تثویب کہی تو انہوں نے فرمایا کہ ہمارے ساتھ نکل چلو اسلیے کہ یہ بدعت ہے تثویب[1] مکرر سہ کرر بلانے کو کہتے ہیں تو ہر بلانے والا تثویب کہنے والا ہے اور صبح کی اذان میں تثویب یہ ہے الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ دو دفعہ یکے بعد دیگرے

(۹) **وَعَنْ** بِلَالٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُثَوِّبَنَّ فِي شَيْءٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ إِلَّا فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** بلال سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ بجز صبح کے ... اذان کے اور کسی نماز کی اذان میں تثویب مت کہو۔ ترمذی اسکے راوی ہیں

(۱۰) **وَعَنْهُ** قَالَ آخِرُ الْأَذَانِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ **ترجمہ** بلال سے روایت ہے کہ انہوں نے

---

[1] تثویب اس اطلاع کو کہتے ہیں جو اذان کے بعد اور اقامت سے قبل امرا اور حکام کو نماز کے بارہ میں دی جاتی ہے جیسے کہا جاتا ہے الصلوۃ رحمکم اللہ یا جمعہ کے روز بعد اذان قبل خطبہ کہا جاتا ہے الصلوۃ سنۃ الجمعۃ رحمکم اللہ یہ سب بدعت ہے صرف صبح کی اذان میں الصلوۃ خیر من النوم کہنا سنت ہے۱۲

فرمایا کہ اذان کے اخیر کلمات یہ ہین اللہُ اَکْبَرُ اللہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ نسائی اسکے راوی ہین

اَلْفَرْعُ الثَّالِثُ فِی اَحْکَامٍ تَتَعَلَّقُ بِالْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ

تیسری فرع

ان احکام کے بیان مین جو اذان اور تکبیر سے متعلق ہین

(۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ مُؤَذِّنًا لِعُمَرَ اَذَّنَ بِلَیْلٍ فَاَمَرَہٗ اَنْ یُّعِیْدَ الْاَذَانَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَلِلتِّرْمِذِیِّ فِیْ اُخْرٰی عَنْہُ اَنَّ بِلَالًا اَذَّنَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَاَمَرَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ اَنْ یُّنَادِیَ اَلَا اِنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر کے مؤذن نے صبح کی نماز کی اذان) رات باقی رہتے دیدی تو حضرت عمرؓ نے انکو مکرر اذان دینے کا حکم دیا ابوداؤد اسکے راوی ہین اور ترمذی کی ایک روایت مین جو ابن عمرؓ سے مروی ہے مذکور ہے کہ حضرت بلالؓ نے صبح صادق سے قبل اذان دیدی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہین یہ حکم دیا کہ وہ با آواز بلند یہ کہدین اَلَا اِنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ آگاہ ہو کہ بندہ سو گیا تہا

(۲) وَعَنْ بِلَالٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ قَالَ لَا تُؤَذِّنْ حَتّٰی یَسْتَبِیْنَ لَکَ الْفَجْرُ ھٰکَذَا وَمَدَّ یَدَیْہِ عَرْضًا اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ بلال سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس وقت تک (صبح کی) اذان مت دیا کرو جب تک صبح کی روشنی تم کو اس طرح ظاہر نہ ہو جائے اور آپنے دونون ہاتھ عرضاً پہیلا کر بتلایا۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین

(۳) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ سَائِلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصُّبْحِ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ حِیْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا کَانَ مِنَ الْغَدِ اَخَّرَ الْفَجْرَ حَتّٰی اَسْفَرَ ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ ثُمَّ قَالَ ھٰذَا وَقْتُ الصَّلٰوۃِ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صبح کی نماز کا وقت دریافت کیا تو آپنے بلال کو حکم دیا تو انہون نے صبح صادق کی روشنی نمودار ہوتے ہی اذان دی پہر جب دوسرا دن نکلا تو آپنے صبح کی نماز مین اتنی تاخیر فرمائی کہ صبح کی روشنی خوب پہیل گئی پہر آپنے بلال کو حکم دیا تو انہون نے تکبیر کہی پہر آپنے فرمایا کہ یہی (صبح کی) نماز کا وقت ہے نسائی اسکے راوی ہین

(۴) وَعَنْ زِیَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِیِّ قَالَ لَمَّا کَانَ اَوَّلُ اَذَانِ الصُّبْحِ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ فَاَذَّنْتُ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ اُقِیْمُ یَا رَسُوْلَ اللہِ فَجَعَلَ یَنْظُرُ فِیْ نَاحِیَۃِ الْمَشْرِقِ اِلَی الْفَجْرِ فَیَقُوْلُ لَا حَتّٰی اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَبَرَزَ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَیَّ وَقَدْ تَلَاحَقَ اَصْحَابُہٗ فَتَوَضَّأَ فَاَرَادَ بِلَالٌ اَنْ یُّقِیْمَ الصَّلٰوۃَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ اِنَّ اَخَا صُدَاءٍ اَذَّنَ وَمَنْ اَذَّنَ فَھُوَ یُقِیْمُ فَاَقَمْتُ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَاللَّفْظُ لِاَبِیْ دَاوٗدَ ترجمہ زیاد بن حارث صدائی سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ جب صبح کی اول اذان کا وقت آگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اذان کہنے کا حکم دیا تو مین اذان کہدی پہر مینے یہ عرض کرنا شروع کیا کہ یا رسول اللہ تکبیر کہون تو آپ مشرق کی جانب صبح کی روشنی کو دیکہنے لگتے پہر آپ

لہ اسوجہ سے غلطی سے قبل طلوع صبح صادق اذان دیدی کہ اسلیے کہ طلوع فجر روشنی نمودار ہوتی ہے وہ صبح کاذب ہے جو رات ہی میں داخل ہے کہ یعنی صبح صادق کی روشنی

مشرق کی جانب صبح کی روشنی کو دیکھنے لگتے پہر آپ فرماتے کہ (ابہی) نہین یہانتک کہ جب صبح اچہی طرح ظاہر ہو گئی تو آپ تشریف لائے اور آپنے وضو کیا اور اس اثنا مین آپکے اصحاب بہی آکر مل گئے تو بلال نے نماز کی تکبیر کہنی چاہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہائی صدائی نے اذان دی ہے اور جو شخص اذان دیوے وہی تکبیر کہے پہر اسینے تکبیر کہی ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین۔ اور یہہ ابوداؤد کے الفاظ ہین

(۵) **وَعَنْ** سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ كَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ إِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ فَلَا يُقِيمُ حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا خَرَجَ أَقَامَ الصَّلٰوةَ حِيْنَ يَرَاهُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** سماک بن حرب سے روایت ہے کہ جب آفتاب ڈہل جاتا تو بلال (ظہر کی) اذان دیتے تہے پہر اسوقت تک تکبیر نہ کہتے تہے جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برآمد نہ ہوتے پہر جب آپ برآمد ہوتے تو آپ کو دیکہکر نماز کی تکبیر کہتے تہے مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی اسکے راوی ہین اور یہہ مسلم کے الفاظ ہین۔

(۶) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنَانِ بِلَالٌ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ الْأَعْمٰى أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاؤُدَ **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو موذن تہے (ایک) بلال اور (دوسرے) ابن ام مکتوم نابینا مسلم۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین

(۷) **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ إِذَا أَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ وَإِذَا أَقَمْتَ فَاحْدِرْ وَاجْعَلْ بَيْنَ أَذَانِكَ وَإِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا يَفْرُغُ الْآكِلُ مِنْ أَكْلِهِ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهِ وَالْمُعْتَصِرُ إِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ وَقَالَ لَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ الْمُعْتَصِرُ الَّذِيْ يُرِيْدُ أَنْ يَّأْتِيَ الْغَائِطَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ + **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو ارشاد فرمایا کہ جب تم اذان کہا کرو تو (اذان کے کلمات کو) ٹہیر ٹہیر کر کہا کرو اور جب تم تکبیر کہو تو جلدی جلدی کہو اور اپنی اذان او تکبیر کے درمیان اتنی مہلت دو کہ کہانیوالا کہانے اور پینے والا پینے سے فارغ ہو جائے اور پاخانہ جانے والا پاخانہ جاکر اپنی حاجت سے فارغ ہو جائے اور آپنے فرمایا کہ تم لوگ (نماز کے لیے) کہڑے مت ہو جب تک کہ مجہے (نماز کے لیے آتے نہ دیکہہ لو۔ ترمذی اسکے راوی ہین

(۸) **وَعَنِ** امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ قَالَتْ كَانَ بَيْتِيْ مِنْ أَطْوَلِ بَيْتٍ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَكَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ عَلَيْهِ الْفَجْرَ فَيَأْتِيْ بِسَحَرٍ فَيَجْلِسُ عَلَى الْبَيْتِ يَرْقُبُ الْوَقْتَ فَإِذَا رَاٰهُ تَمَطّٰى ثُمَّ قَالَ إِنِّيْ أَحْمَدُكَ وَأَسْتَعِيْنُكَ عَلٰى قُرَيْشٍ أَنْ يُقِيْمُوْا دِيْنَكَ ثُمَّ يُؤَذِّنُ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُهُ تَرَكَ هٰذِهِ الْكَلِمٰتِ لَيْلَةً وَّاحِدَةً أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاؤُدَ **ترجمہ** (قبیلہ) بنی النجار کی کسی عورت سے روایت ہے وہ کہتی ہین کہ میرا گہر مسجد کے اطراف کے سب گہرون مین زیادہ بلند تہا تو بلال اس پر صبح کی اذان دیا کرتے تہے وہ اخیر شب سے گہر پر آکر بیٹہہ جاتے تہے اور وقت کو تکتے رہتے تہے جب دیکہتے کہ وقت آگیا تو انگڑائی لیتے اور یہہ دعا کرتے یا اللہ مین تیرا

ف اس سے معلوم ہوا کہ اذان بلند مقام پر دینی چاہیے نیز یہہ بہی مفہوم ہوتا ہے کہ مسجد سے خارج کسی اور مقام پر نماز کی اذان دینی جائز ہے۔ فتامل

شکر کرتا ہون اور قریش[۱] پر تیری مدد چاہتا ہون تاکہ وہ تیرے دین کو قائم کرین (یعنے مسلمان ہوجائین) اسکے بعد اذان دیتے تھے وہ عورت کہتی ہین کہ مجھے نہین معلوم کہ انہون نے ایک[۲] رات بھی اس دعا کو ترک کیا ہو ابوداؤد اسکے راوی ہین

(۹) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَا یُنَادِیْ بِالصَّلٰوةِ اِلَّا مُتَوَضِّیٌٔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ اُخْرٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤَذِّنْ اِلَّا مُتَوَضِّیًا قَالَ وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ انہون نے فرمایا کہ بے وضو شخص نماز کے لیے اذان نہ کہے ترمذی اسکے راوی ہین اور ترمذی کی ایک روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے وضو شخص اذان نہ کہے ترمذی کہتے ہین کہ پہلی روایت[۳] زیادہ صحیح ہے

(۱۰) **وَعَنْ** عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ اِنَّ مِنْ اٰخِرِ مَا عَهِدَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ اَنِ اتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا یَاْخُذُ عَلٰی اَذَانِهٖ اَجْرًا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ **ترجمہ** عثمان بن ابوالعاص سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ آخری وصیت جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی یہ ہے کہ مین ایسا موذن مقرر کرون جو اپنی اذان کہنے کی اجرت اور مزدوری نہ لیوے[۴] ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین اور یہ ترمذی کے الفاظ ہین

(۱۱) **وَعَنْ** اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَکَانَ لَا یَمُرُّ بِرَجُلٍ اِلَّا نَادَاهُ بِالصَّلٰوةِ اَوْحَرَّکَهٗ بِرِجْلِهٖ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ **ترجمہ** ابوبکرہ سے روایت ہے کہتے ہین کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز کے لیے نکلا تو جس (سوئے ہوئے) شخص کے پاس آپ کا گزر ہوتا تھا تو آپ اسکو نماز کے لیے آواز دیتے تھے یا اسکو اپنے پاؤن سے ہلا دیتے تھے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۱۲) **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَةَ اَوْبَعْضِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ اَنَّ بِلَالًا اَخَذَ فِی الْاِقَامَةِ فَلَمَّا اَنْ قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا وَقَالَ فِیْ سَائِرِ الْاِقَامَةِ کَنَحْوِ حَدِیْثِ عُمَرَ الْمَذْکُوْرِ فِیْ فَضَائِلِ الْاَذَانِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ **ترجمہ** ابوامامہ سے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے روایت ہے کہ بلال تکبیر کہنے لگے تو جب انہون نے قد قامت الصلوۃ کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا یعنے خدا نماز کو قائم رکھے اور اسکو ہمیشہ (جاری) رکھے اور تکبیر کے باقی کلمات[۵] مین ویسے ہی فرمایا جیسا کہ حضرت عمرؓ کی حدیث اذان کے فضائل مین گزر چکی ہے ابوداؤد اسکے راوی ہین

(۱۳) **وَعَنْ** نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا کَانَ لَا یَزِیْدُ عَلَی الْاِقَامَةِ فِی السَّفَرِ اِلَّا فِی الصُّبْحِ فَاِنَّهٗ کَانَ یُنَادِیْ فِیْهَا وَلَا یُقِیْمُ وَکَانَ یَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَذَانُ لِلْاِمَامِ الَّذِیْ یَجْتَمِعُ اِلَیْهِ النَّاسُ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے

ف۱ اسلیے کہ قریش عرب کے معززین سے تھے انکی اسلام لانے سے اسلام کی ترقی ہوگی چنانچہ ایسا ہی ہوا ف۲ یعنے بلا ناغہ حضرت بلال یہ دعا مانگتے تھے بالآخر حضرت بلال کی یہ دعا مقبول ہوئی اور قریش مسلمان ہوگئے اور اسلام کا بول بالا ہوگیا ف۳ یعنی ابوہریرہ کا یہ قول کہ بیوضو شخص اذان نہ کہے رسول اللہ صلعم کا یہ قول نہیں ہے ف۴ موذن خدا کے واسطے اذان کہے ایسی موذن کی فضیلت ہے نہ آجکل کے موذن جو ماہوار لیکر اذان دیتے ہین ف۵ یعنے جس طرح موذن کو سنے ویسے ہی کہے پس تکبیر مین بھی آپنے مثل تکبیر کہنے والے کے فرمایا اور قد قامت الصلوۃ کے جواب مین وہی فرمایا جو اس حدیث مین مذکور ہے ۱۲

دہ کہتے ہین کہ حضرت ابن عمر سفر مین تکبیر پر کوئی چیز زیادہ نہین کرتے تھے بجز صبح کے (نماز کے) پس وہ صبح کی نماز کے لیے اذان بہی کہتے تھے اور تکبیر بہی کہتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ اذان اس امام کے لیے (ضروری) ہے جسکے پاس لوگ جمع ہون۔ مالک اسکے راوی ہین

(۹) وَعَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ اَنَّهٗ رَاٰی بِلَالًا یُؤَذِّنُ قَالَ فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا بِالْاَذَانِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَ هٰذَا لَفْظُ الشَّیْخَیْنِ زَادَ التِّرْمِذِیُّ وَاِصْبَعَاهُ فِیْ اُذُنَیْهِ وَعِنْدَ اَبِیْ دَاؤُدَ فَلَمَّا بَلَغَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ لَوّٰی عُنُقَهٗ یَمِیْنًا وَّشِمَالًا وَلَمْ یَسْتَدِرْ ترجمہ ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ انہون نے حضرت بلال کو اذان کہتے ہوئے دیکہا وہ کہتے ہین کہ مین انکے منہ کے اتباع کرنے لگا جو وہ اذان دینے وقت ادہر اودہر پہیرتے تھے پانچون اسکے راوی ہین۔ اور یہہ شیخین کے الفاظ ہین۔ اور ترمذی نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ انکی دونون انگلیان انکے دونون کانون مین تہین اور ابوداؤد کی روایت مین یہ ہے کہ جب وہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پر پہونچے تو اپنی گردن داہنے بائین پہیرنے لگے اور گہومے نہین[۱]

فَصْلٌ فِی اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ

فصل

قبلہ کی طرف متوجہ ہونیکے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔ ترمذی اسکے راوی ہین

(۲) وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ اِذَا تَوَجَّهَ قِبَلَ الْبَیْتِ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا کہ مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے جبکہ خانہ کعبہ کی طرف متوجہ ہو۔ مالک اسکے راوی ہین۔ واللہ اعلم

اَلْبَابُ الْخَامِسُ فِیْ کَیْفِیَّةِ الصَّلٰوةِ وَاَرْکَانِهَا

پانچوان باب

نماز کی کیفیت اور اسکے ارکان کے بیان مین

---

[۱] یعنے صرف تکبیر ہی کہتے تہے اذان نہین کہتے تہے [۲] اسلئے کہ سفر مین ایسی حالت نہین ہوتی لہذا سفر مین اذان کو ضرورت نہین [۳] یعنے پورے جسم کو پہیر کر داہنے بائین جانب نہین پہیرتے بلکہ صرف گردن ہی کو حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کہتے وقت داہنے جانب اور بائین جانب پہیرا [۴] یہ اہل مدینہ کے لیے جبکہ وہ مغرب کو داہنے ہاتھ کے طرف رکہکر اور مشرق کو بائین ہاتہ کی طرف رکہکر کہڑے ہون تو وہی انکا قبلہ ہے [۵] یعنے خانہ کعبہ کی پشت کرکے نہ کہڑا ہو یعنے مشرق کو داہنے ہاتہ کی طرف مغرب کو بائین ہاتہ کی طرف رکہکر کہڑا ہو تو ایسی صورت مین قبلہ کی طرف متوجہ ہوگا

(١) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالىٰ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَكُوْنَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا يَفْعَلُهٗ حَتّٰى يَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَفِيْ اُخْرٰى لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِيْنَ يَسْجُدُ وَفِيْ اُخْرٰى اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ وَقَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَهٰذَا لَفْظُ الشَّيْخَيْنِ وَلِلْبُخَارِيِّ فِيْ اُخْرٰى اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَعِنْدَ مَالِكٍ وَاَبِيْ دَاؤدَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلِمَالِكٍ فِيْ اُخْرٰى كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِنَافِعٍ اَكَانَ يَجْعَلُ الْاُوْلٰى اَرْفَعَهُنَّ قَالَ لَا سَوَاءٌ قُلْتُ اَشِرْ لِيْ فَاَشَارَ اِلَى الثَّدْيَيْنِ اَوْ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ وَلِاَبِيْ دَاؤدَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَكُوْنَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ وَهُمَا كَذٰلِكَ فَيَرْكَعُ ثُمَّ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْفَعَ صُلْبَهٗ رَفَعَهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي السُّجُوْدِ وَيَرْفَعُهُمَا فِيْ كُلِّ تَكْبِيْرَةٍ يُكَبِّرُهَا قَبْلَ الرُّكُوْعِ حَتّٰى تَنْقَضِيَ صَلٰوتُهٗ وَلَهٗ فِيْ اُخْرٰى وَاِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ وَاِذَا انْحَطَّ اِلَى السُّجُوْدِ وَلَا يَرْفَعُهُمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَلِلنَّسَائِيِّ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ وَاِذَا قَامَ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہنے کے لیے کہڑے ہوتے تو آپ اپنے دونون ہاتہ اپنے دونو مونڈہون کے برابر اٹہاتے تہی پہر جب آپ رکوع کرنیکا ارادہ فرماتے تو ایسے ہی کرتے تہے اور جب رکوع سے سر اٹہاتے تہے تو ایسے ہی کرتے تہے اور پہر اس طرح دونون ہاتہ نہین اٹہاتے تہے یہانتک کہ سجدہ سے سر اٹہاتے تہے چہیون اسکے راوی ہین اور ایک روایت مین ہے کہ سجدہ کرتے وقت ایسا نہین کرتے تہے اور ایک روایت مین ہی کہ سجدہ کرتے وقت ایسا[1] نہین کرتے تہے اور ایک روایت مین ہے کہ جب آپ رکوع سے سر اٹہاتے تہے تو اسی طرح دونون ہاتہ اٹہاتے تہے اور سمع اللہ[2] لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہتے تہے اور یہ شیخین کے الفاظ ہین اور بخاری کی ایک روایت مین ہی کہ ابن عمرؓ جب نماز مین داخل ہوتے تہے تو اللہ اکبر کہتے تہے اور دونون ہاتہ اٹہاتے تہے اور مالک اور ابوداؤد کی روایت مین ہی کہ ابن عمر جب نماز شروع کرتے تہے تو اپنے دونون ہاتہ اپنے دونون مونڈہون تک اٹہاتے تہے اور جب رکوع سے سر اٹہاتے تہے تو اس سے کم[3] دونون ہاتہون کو اٹہاتے تہے۔ اور مالک کے ایک روایت مین ہی کہ اللہ اکبر کہتے تہے جب جہکتے تہے اور جب سر اٹہاتے تہی ابن جریج کہتے ہین کہ مینے نافع سے پوچہا کہ کیا ابن عمر پہلی دفعہ زیادہ[4] بلند کرکے ہاتہ اٹہاتے تہے انہون نے کہا کہ نہین ہر دفعہ ایکسان ہاتہ اٹہاتے تہے مینے ان سے کہا کہ آپ اشارہ کرکے بتلایے تو انہون نے سینہ تک یا اس سے نیچے تک ہاتہ اٹہا کر بتلایا اور ابوداؤد کی ایک روایت مین ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہنے کہڑے ہوتے تہے تو آپ اپنے دونو ہاتہ اپنے دونو مونڈہون کے برابر اٹہاتے تہے پہر آپ اللہ اکبر کہتے تہی اور آپکے دونون ہاتہ ایسے ہی (بلند) رہتے تہے پہر آپ رکوع کرتے

---

[1] یعنے رفع یدین نہین کرتے تہے [2] خدا سنتا ہی جو اسکی حمد کرتا ہے اے ہمارے پروردگار حمد تیرے ہی لیے ہے [3] یعنے مونڈہون تک ہاتہ نہین اٹہاتے تہے بلکہ اس سے کم سینہ تک ہاتہ اٹہاتے تہے [4] یعنے پہلے تکبیر کے وقت بہت اونچا ہاتہ اٹہاتے تہے اور پہر اس سے کم

تھے پھر جب آپ رکوع سے سر اٹھانا چاہتے تھے تو دونوں ہاتھوں کو دونوں مونڈھوں کے برابر اٹھاتے تھے پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فرماتے
تھے اور سجدے میں آپ دونو ہاتھ .. اٹھاتے اور قبل رکوع کے جب آپ اللہ اکبر کہتے تھے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے یہانتک کہ آپ کی
نماز پوری ہوجاتی اور ابوداؤد ہی کی ایک روایت میں یہ ہے کہ اور (آپ دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے) جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تھے
اور جب آپ سجدہ کے لیے جھکتے تھے اور دونوں سجدوں کے درمیان آپ دونوں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے اور نسائی کی روایت میں
ہے کہ جب آپ نماز میں داخل ہوتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے اور جب آپ رکوع کرنا چاہتے تھے اور جب آپ رکوع سے سر
اٹھاتے تھے اور جب دو رکعت نماز پڑھ کر اٹھتے تھے تو اسی طرح دونوں ہاتھ دونو مونڈھوں کے برابر اٹھاتے تھے

(۲) وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَوْمًا اَلَا اُصَلِّيْ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَرْفَعْ
يَدَيْهِ اِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً مَعَ تَكْبِيْرَةِ الْاِفْتِتَاحِ وَفِيْ اُخْرٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ خَفْضٍ وَ
رَفْعٍ وَقِيَامٍ وَقُعُوْدٍ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ **ترجمہ** علقمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں
کہ ابن مسعودؓ نے ایک دن ہمسے کہا کہ کیا میں تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر نہ بتلاؤں تو انہوں نے نماز پڑھی اور ..
صرف ایک ہی دفعہ تکبیر تحریمہ کے ساتھ دونوں ہاتھ اٹھائے اور پھر کسی موقعہ پر ہاتھ نہ اٹھایا اور ایک اور روایت میں ہے کہ انہوں نے
کہا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر پھر جھکتے وقت اور سر اٹھاتے وقت اور کھڑے ہوتے وقت اور بیٹھتے
وقت تکبیر یعنے اللہ اکبر کہتے تھے اصحاب سنن اسکے راوی ہیں

(۳) وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ اِلٰى قَرِيْبٍ مِّنْ اُذُنَيْهِ ثُمَّ لَا
يَعُوْدُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** براء سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نماز شروع کرتے تھے تو
اپنے دونوں ہاتھ دونوں کانوں کے قریب تک اٹھاتے تھے اور پھر ختم نماز تک دونوں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔ ابوداؤد اس کے راوی ہیں

(۴) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ بِهِمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَقِيْلَ لَهٗ مَا هٰذَا التَّكْبِيْرُ فَقَالَ اِنَّهَا لَصَلٰوةُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَهٰذَا لَفْظُ الشَّيْخَيْنِ وَعِنْدَ اَبِيْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيِّ كَانَ اِذَا كَبَّرَ نَشَرَ
اَصَابِعَهٗ وَفِيْ اُخْرٰى لِلتِّرْمِذِيِّ كَانَ يُكَبِّرُ وَهُوَ يَهْوِيْ وَفِيْ اُخْرٰى لِاَبِيْ دَاوٗدَ لَوْ كُنْتُ قُدَّامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَرَاَيْتُ اِبْطَيْهِ وَفِيْ اُخْرٰى لِلنَّسَائِيِّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ جَاءَ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ وَقَالَ ثَلٰثٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ يَعْمَلُ
بِهِنَّ تَرَكَهُنَّ النَّاسُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ مَدًّا وَيَسْكُتُ هُنَيْهَةً وَيُكَبِّرُ اِذَا سَجَدَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ وہ ان
کو نماز پڑھایا کرتے تھے تو وہ جب جھکتے تھے اور اٹھتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے تو ان سے دریافت کیا گیا کہ یہ تکبیر کیسی تو انہوں نے کہا کہ یہ تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے چھیوں اسکے راوی ہیں اور یہ شیخین کے الفاظ ہیں اور ابوداؤد اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ
جب وہ اللہ اکبر کہتے تھے تو اپنی انگلیوں کو کھولدیتے تھے اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ وہ جھکتے وقت اللہ اکبر کہتے تھے اور
ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ہوتا تو آپ کے[1] دونوں بغل کو دیکھ لیتا اور نسائی کی ایک

[1] ابوہریرہ کہتے ہیں کہ یعنے اتنی بلند رکھے آپ ہاتھ اٹھاتے تھے ۱۲

روایت مین ہے کہ حضرت ابوہریرہ مسجد بنی زریق مین آئے اور کہنے لگے کہ تین باتین ہین جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تہے اور لوگون نے انکو چہوڑ دیا ہے (ایک تو) آپ نماز مین اپنے دونون ہاتہ بہت بلند کرکے اٹہاتے تہے اور (دوسرے) آپ تہوڑی دیر چپ رہتے تہے (تیسرے) آپ جب سجدہ کرتے تہے تو اللہ اکبر کہتے تہے

(۵) **وَعَنْ** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ قَالَ اَحَدُ الرُّوَاةِ حِيَالَ اُذُنَيْهِ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهٖ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ اَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا كَبَّرَ فَرَكَعَ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَلِاَبِیْ دَاوٗدَ فِیْ اُخْرٰى قَالَ ثُمَّ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ بَعْدُ فَرَاَيْتُهُمْ يَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ اِلٰى صُدُوْرِهِمْ فِي افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَعَلَيْهِمْ بَرَانِسُ وَاَكْسِيَةٌ وَفِیْ اُخْرٰى قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ الْتَحَفَ ثُمَّ اَخَذَ شِمَالَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَاَدْخَلَ يَدَيْهِ فِیْ ثَوْبِهٖ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ اَخْرَجَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ سَجَدَ وَوَضَعَ وَجْهَهٗ بَيْنَ كَفَّيْهِ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ وَفِیْ اُخْرٰى اَنَّهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى كَانَتَا بِحِيَالِ مَنْكِبَيْهِ وَحَاذٰى بِاِبْهَامَيْهِ اُذُنَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ وَفِیْ اُخْرٰى رَاٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ مَعَ التَّكْبِيْرَةِ وَفِیْ اُخْرٰى رَفَعَ اِبْهَامَيْهِ اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے کہ انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا کہ جس وقت آپ نماز مین داخل ہوئے تو آپ نے اپنے دونو ہاتہ اٹہائے اللہ اکبر کہا کسی راوی نے یہ بیان کیا ہے کہ دونون کانون کے[1] برابر پہر اپنے کپڑے مین دونون ہاتہ چہپا لیئے پہر داہنا ہاتہ بائین ہاتہ پر رکہتے تہے پہر جب آپ رکوع کرنے کا ارادہ فرماتے تہے تو اپنے دونون ہاتہ کپڑے مین سے باہر نکال لیتے تہے پہر اللہ اکبر کہتے ہوئے ان دونون ہاتہون کو اٹہاتے تہے پہر رکوع کرتے تہے پہر جب آپ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تہے تو دونو ہاتہ اٹہاتے تہے پہر جب آپ سجدہ کرتے تہے تو اپنی دونو تہیلیون کے مابین سجدہ کرتے تہے مسلم ابوداود نسائی اسکو راوی ہین اور مسلم کے الفاظ ہین اور ابوداود کی ایک روایت مین ہے کہ پہر مین اسکے بعد مدینہ[2] آیا تو مینے انکو دیکہا کہ وہ تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے دونون ہاتہ سینہ تک اٹہاتے ہین اور وہ جبہ پہنے ہین اور کمبل اوڑہے ہین ۔ اور ایک روایت مین ہے کہ وائل بن حجر نے کہا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ نماز پڑہی تو آپ جب تکبیر کہتے تہے تو دونون[3] ہاتہ اٹہاتے تہے پہر کپڑے مین چہپا لیتے تہے پہر اپنے بائین ہاتہ کو داہنے ہاتہ سے پکڑ لیتے تہے اور اپنے دونو ہاتہ کپڑے مین چہپا لیتے تہے پہر جب آپ رکوع کرنے کا ارادہ فرماتے تہے تو اپنے دونون ہاتہ کپڑے باہر نکال لیتے تہے پہر ان دونون کو اٹہاتے تہے اور جب آپ رکوع سے سر اٹہانے کا ارادہ فرماتے تہے تو دونون ہاتہ اٹہاتے تہے پہر سجدہ کرتے تہے اور اپنے چہرے مبارک کو اپنی دونو تہیلیون کے بیچ مین رکہتے تہے ایسے ہی کرتے تہے تاآنکہ آپ نماز سے فارغ ہوتے تہے ۔ اور ایک روایت مین ہے کہ آپ اپنے دونون ہاتہ اتنے اٹہاتے تہے کہ آپکے دونون مونڈہون تک پہونچ جاتے تہے اور آپکے دونون انگوٹہے آپکے دونون کانون کے برابر پہونچ جاتے تہے پہر آپ اللہ اکبر کہتے تہے اور ایک روایت مین ہے کہ انہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا کہ آپنے اللہ اکبر کے ساتہ ہی دونون ہاتہ

[1] یعنے دونون کانون تک اپنے دونون ہاتہ اٹہائے [2] قول وائل بن حجر [3] یعنے اللہ اکبر ۱۲

اوٹھائے اور ایک روایت مین ہے کہ آپ نے اپنے دونون انگوٹھے اپنے دونون کانون کی لو تک اٹھائے

(٦) **وعن** سعيد بن الحارث بن المعلى قال صلى لنا ابو سعيد الخدري فجهر بالتكبير حين رفع راسه من السجود وحين سجد وحين رفع من الركعتين وقال هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اخرجه البخاري **ترجمہ** سعید بن الحارث ابن المعلی سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ہم کو ابو سعید خدری نے نماز پڑہائی تو اونہون نے بلند آواز سے اللہ اکبر کہا جبکہ سجدے سے سر اوٹھایا اور جبکہ سجدہ کیا اور جبکہ دو رکعت سے (تشہد کے بعد) اوٹھے اور کہا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی (کرتے) دیکھا ہے۔ بخاری اسکے راوی ہین

(٧) **وعن** مطرف بن عبد الله قال صليت خلف علي بن ابي طالب انا وعمران بن حصين فكان اذا سجد كبر واذا رفع راسه كبر واذا نهض من الركعتين كبر اخرجه الخمسة الا الترمذي وعند النسائي فكان يكبر في كل خفض ورفع ويتم الركوع **ترجمہ** مطرف بن عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مینے اور عمران بن حصین نے علی بن ابو طالب کے پیچھے نماز پڑہی جب وہ سجدہ کرتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے اور جب (رکوع سے یا سجدہ سے) سر اوٹھاتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے اور جب دو رکعت سے (تشہد کے بعد) اٹھتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے بجز ترمذی کے پانچون اسکے راوی ہین اور نسائی کی ایک روایت مین یہ ہے کہ جب جھکتے تھے اور اٹھتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے اور رکوع کو پورا ادا کرتے تھے

(٨) **وعن** علي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا قام الى الصلوة المكتوبة كبر ورفع يديه حذو منكبيه ويصنع مثل ذلك اذا قضى قراءته واراد ان يركع ويصنعه اذا رفع من الركوع ولا يرفع يديه في شيء من صلوته وهو قاعد واذا قام من السجدتين رفع يديه كذلك وكبر اخرجه ابو داود **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز پڑہنے کھڑے ہوتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے اور اپنے دونون ہاتھ اپنے دونون مونڈھون کے برابر اٹھاتے تھے اور آپ ایسے ہی کرتے تھے جب قرارت کے ختم کرنے کے بعد آپ رکوع کرنے کا ارادہ فرماتے تھے اور ایسے ہی کرتے تھے جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے اور آپ نماز کے کسی ایسے حصہ مین[1] جو آپ بیٹھکر ادا کرتے تھے دونون ہاتھ نہین اٹھاتے تھے اور جب آپ دو رکعت سے (تشہد کے بعد) اٹھتے تھے تو اسیطرح دونون ہاتھ اٹھاتے تھے اور اللہ اکبر کہتے تھے۔ ابو داؤد اس کے راوی ہین۔

(٩) **وعن** ابي قلابة ان مالك بن الحويرث راى النبي صلى الله عليه وسلم يرفع يديه اذا كبر واذا رفع راسه من الركوع حتى يبلغ بهما فروع اذنيه اخرجه الخمسة الا الترمذي زاد النسائي في اخرى واذا سجد واذا رفع راسه من السجود **ترجمہ** ابو قلابہ سے روایت ہے کہ مالک بن حویرث نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ اللہ اکبر کہتے تھے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو اپنے دونون ہاتھ اٹھاتے تھے یہانتک کہ آپ اپنے دونون ہاتھ اپنے دونون کانون کے کنارون تک پہنچاتے

[1] یعنے دونون سجدہ کے مابین یا دوسرے سجدہ سے فارغ ہو کر تشہد کے لیے بیٹھنے کے وقت۔

دیتے تھے بجز ترمذی کے پانچوں اسکے راوی ہین اور نسائی نے دوسری روایت مین اتنا زیادہ بیان کیا ہے اور جب آپ سجدہ مین جاتے اور جب سجدون سے (فارغ ہوکر) سر اٹھاتے (تو ایسی ہی تکبیر کہتے اور رفع یدین کرتے)

(١٠) **وَعَنِ** النَّضْرِ بْنِ كَثِيْرٍ السَّعْدِيِّ قَالَ صَلّٰى اِلٰى جَنْبِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَاؤُسٍ فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَكَانَ اِذَا سَجَدَ السَّجْدَةَ الْاُوْلٰى فَرَفَعَ رَاْسَهٗ مِنْهَا رَفَعَ يَدَيْهِ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ فَاَنْكَرْتُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِوُهَيْبِ بْنِ خَالِدٍ فَقَالَ وُهَيْبٌ تَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ نَرَ اَحَدًا يَصْنَعُهٗ فَقَالَ ابْنُ طَاؤُسٍ رَاَيْتُ اَبِيْ يَصْنَعُهٗ وَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَصْنَعُهٗ وَلَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يَصْنَعُهٗ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** نضر بن کثیر سعدی سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ میرے پہلو مین عبداللہ بن طاؤس نے مسجد خیف مین نماز پڑہی تو جب وہ پہلا سجدہ کرتے اور سجدہ سے سر اٹھاتے تھے اس وقت اپنے دونوں ہاتھ اپنے چہرہ کے سامنے اٹھاتے تھے مینے اسکو برا خیال کیا اور وہیب بن خالد سے مین نے اسکا تذکرہ کیا تو وہیب نے ان سے کہا کہ تم ایک ایسا فعل کرتے ہو جو ہم نے کسی کو کرتے ہوئے نہین دیکھا تو ابن طاؤس نے کہا کہ مینے اپنے والد کو ایسا کرتے ہوے دیکھا ہے اور انہون نے کہا کہ مینے ابن عباس کو ایسا کرتے ہوے دیکھا ہے اور مین بجز اسکے کچھ نہین جانتا کہ انہون نے[1] فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تھے۔ ابوداؤد ونسائی اسکے راوی ہین

(١١) **وَعَنْ** مَيْمُوْنِ الْمَكِّيِّ اَنَّهٗ رَاٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَصَلّٰى بِهِمْ يُشِيْرُ بِكَفَّيْهِ حِيْنَ يَقُوْمُ وَحِيْنَ يَرْكَعُ وَحِيْنَ يَسْجُدُ وَحِيْنَ يَنْهَضُ لِلْقِيَامِ فَيَقُوْمُ فَيُشِيْرُ بِيَدَيْهِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَصَفْتُ لَهٗ هٰذِهِ الْاِشَارَةَ فَقَالَ اِنْ اَحْبَبْتَ اَنْ تَنْظُرَ اِلٰى صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاقْتَدِ بِصَلٰوةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤُدَ **ترجمہ** میمون مکی سے روایت ہے کہ انہون نے عبداللہ بن زبیر کو دیکھا کہ انہون نے نماز پڑہائی تو وہ اپنی دونوں ہتھیلیان (ہاتھون) سے اشارہ کرتے تھے جس وقت کہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے اور جس وقت کہ رکوع کرتے تھے اور جس وقت کہ سجدہ کو جاتے تھے اور جس وقت کہ کھڑے ہونے کے لیے اٹھتے تھے تو کھڑے ہونے کے بعد اپنے دونوں ہاتھون سے اشارہ کرتے[2] تھے میمون کہتے ہین کہ مین ابن عباس کے پاس گیا اور ان سے مینے اس اشارہ کی کیفیت بیان کی تو انہون نے فرمایا کہ اگر تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھنی پسند منظور ہو تو عبداللہ بن زبیر کی نماز کی پیروی کرو ابوداؤد اسکے راوی ہین

(١٢) **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ كَانَتْ بِيْ بَوَاسِيْرُ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا مُسْلِمًا وَفِيْ اُخْرٰى اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا قَالَ اِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ قَالَ الْخَطَّابِيُّ اِنْ لَّمْ تَكُنْ لَفْظَةُ نَائِمًا مُدْرَجَةً فِي الْحَدِيْثِ مِنْ بَعْضِ الرُّوَاةِ يُقَاسُ ذٰلِكَ عَلٰى صَلٰوةِ الْقَاعِدِ وَصَلٰوةِ الْمَرِيْضِ اِذَا لَمْ يَقْدِرْ عَلَى الْقُعُوْدِ فَتَكُوْنُ صَلٰوةُ الْقَادِرِ الْمُتَطَوِّعِ نَائِمًا جَائِزَةً وَاللّٰهُ اَعْلَمُ **ترجمہ** عمران بن حصین سے

---

[1] ابن عباس نے [2] یعنے دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے

روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مجھے بواسیر تہی تو مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے بارہ مین پوچہا تو آپنے فرمایا کہ کہڑے ہوکر نماز پڑہو اور اگر کہڑے ہوکر نہ پڑہ سکو تو بیٹہکر پڑہو اور اگر بیٹہکر بہی نہ پڑہ سکو تو کروٹ لیٹ کر پڑہو۔ بجز نسائی کے پانچون اسکے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین ہے کہ انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص سے متعلق دریافت کیا جو بیٹہکر نماز پڑہے تو آپنے فرمایا کہ اگر کہڑے ہوکر نماز پڑہے تو وہ افضل اور بہتر ہے اور جو شخص بیٹہکر نماز پڑہے تو اسکو کہڑے ہوکر نماز پڑہنے والی کی نسبت نصف ثواب ملیگا اور جو شخص لیٹ کر نماز پڑہے اسکو بیٹہکر نماز پڑہنی والے کی نسبت نصف ثواب ملیگا خطابی کہتے ہین کہ اگرچہ بعض راویون نے لیٹ کر نماز پڑہنے کا بعض راویون سے حدیث مین درج نہو تو ہم بیٹہکر نماز پڑہنے پر اور بیمار کی نماز پر جبکہ وہ بیٹہہ نہ سکتا ہو۔ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ لیٹ کر نماز ہوسکتی ہے جس کے بعد نفل نماز باوجود قدرت کو لیٹ کر جائز ہوگی واللہ اعلم

(۱۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَۃَ ھَلْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ یُصَلِّی وَھُوَ قَاعِدٌ قَالَتْ نَعَمْ بَعْدَ مَا حَطَمَہُ النَّاسُ اَوْ قَالَ اَسَنَّ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ وَفِی اُخْرٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ کَانَ یُصَلِّی جَالِسًا فَاِذَا بَقِیَ مِنْ قِرَاءَتِہٖ نَحْوٌ مِنْ ثَلٰثِیْنَ اَوْ اَرْبَعِیْنَ اٰیَۃً قَامَ فَقَرَأَھَا وَھُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَکَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَفَعَلَ فِی الرَّکْعَۃِ الثَّانِیَۃِ مِثْلَ ذٰلِکَ فَاِذَا قَضٰی صَلٰوتَہٗ فَاِنْ کُنْتُ یَقْظٰی تَحَدَّثَ مَعِیْ وَاِنْ کُنْتُ نَائِمَۃً اضْطَجَعَ وَفِی اُخْرٰی لِلنَّسَائِیِّ قَالَتْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی مُتَرَبِّعًا قَالَ النَّسَائِیُّ وَلَا اَحْسِبُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ اِلَّا خَطَأً ترجمہ عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مین نے حضرت عائشہ سے پوچہا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہکر نماز پڑہتے تہے انہون نے فرمایا کہ ہان (پڑہتے تہے) اس کے بعد جب لوگون نے آپکو دبلا کر دیا یا آپ بڈہے ہو گئے چہیون اسکے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹہکر نماز پڑہتے تہے پہر جب آپ کی قرأت مین سے تقریباً تیس یا چالیس آیت باقی رہجاتی تہی اس وقت آپ کہڑے ہوجاتے تہے اور بقیہ قرأت کہڑے ہوکر پوری کرتے تہے پہر آپ رکوع کرتے تہے پہر سجدہ کرتے تہے پہر دوسری رکعت مین بہی ایسا ہی کرتے تہے پہر آپ جب اپنی نماز پڑہ چکتے تو اگر مین جاگتی ہوتی تو میرے ساتہہ بات چیت کرتے اور اگر مین سوتی ہوتی تو آپ بہی لیٹ جاتے۔ اور نسائی کی ایک روایت مین ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چار زانو بیٹہکر نماز پڑہتے ہوئے دیکہا نسائی کہتے ہین کہ مین اس حدیث کو خطا خیال کرتا ہون۔

(۱۴) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ مَا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ حَتّٰی کَانَ اَکْثَرُ صَلٰوتِہٖ جَالِسًا اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ وَکَانَ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَیْہِ اَدْوَمُہَا وَاِنْ قَلَّ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے وہ فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انتقال نہین فرمایا یہانتک کہ بجز فرض نماز کے آپ اکثر نماز بیٹہکر پڑہنے لگے اور آپ کو سب کامون مین وہ کام پسند تہا جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تہوڑا ہو۔ نسائی اسکے راوی ہین

(۱۵) وَعَنْ حَفْصَۃَ قَالَتْ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ صَلّٰی فِیْ سُبْحَتِہٖ قَاعِدًا حَتّٰی کَانَ قَبْلَ وَفَاتِہٖ بِعَامٍ فَکَانَ

سلہ یعنے لوگون کے فکرون نے لہ سمجھ نہین ہے ۱۲

يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا وَكَانَ يُصَلِّي بِالسُّورَةِ فَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ اَطْوَلَ مِنْ اَطْوَلَ مِنْهَا اَلْمُرَادُ بِالسُّبْحَةِ هُنَا النَّافِلَةُ خَاصَّةً وَتَرْتِيْلُ الْقُرْاٰنِ تَبْيِيْنُهَا وَتَرْكُ الْعَجَلَةِ فِيْهَا **ترجمہ** حفصہ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نفل نماز بیٹھکر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا یہانتک کہ آپکے انتقال سے ایک سال قبل آپ نفل نماز بیٹھکر پڑھا کرتے تھے اور آپ نماز میں ایک سورہ اتنا ٹھیر ٹھیر کر پڑھتے تھے کہ بڑی سے بڑی سورہ ہو جاتی تھی سبحہ سے یہاں خاصکر نفل نماز مراد ہے اور ترتیل قرآن سے اسکا صاف صاف ٹھیر ٹھیر کر پڑھنا مراد ہے

(۱۵) **وَعَنْ** ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ حُدِّثْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ اِنَّ صَلٰوةَ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلٰى نِصْفِ الصَّلٰوةِ قَالَ فَاَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي جَالِسًا فَوَضَعْتُ يَدِي عَلٰى رَاْسِهِ فَقَالَ مَالَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قُلْتُ حُدِّثْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّكَ قُلْتَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلٰى نِصْفِ الصَّلٰوةِ وَاَنْتَ تُصَلِّي قَاعِدًا قَالَ اَجَلْ وَلٰكِنِّي لَسْتُ كَاَحَدٍ مِنْكُمْ اَخْرَجَهُمَا مُسْلِمٌ وَمَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے لوگوں نے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیٹھکر نماز پڑھنے والے شخص کی نماز کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے شخص کے (نصف نماز کے برابر ہے وہ کہتے ہیں کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو بیٹھکر نماز پڑھتے ہوئے پایا تو میں نے اپنا ہاتھ آپکے سر پر رکھا تو آپنے فرمایا کہ اے عبد اللہ بن عمرو کیا ہے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ سے لوگوں نے یہ حدیث بیان کی کہ آپنے فرمایا ہے کہ بیٹھکر نماز پڑھنے والے شخص کی نماز کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے شخص کے) نصف نماز کے برابر ہے حالانکہ آپ بیٹھکر نماز پڑھتے ہیں آپنے فرمایا کہ ہاں (حدیث صحیح ہے) لیکن میں تم میں سے کسی کے جیسا نہیں ہوں مسلم۔ مالک۔ ترمذی۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۱۶) **وَعَنْ** مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ نَظَرَ حُذَيْفَةُ اِلٰى رَجُلٍ يُصَلِّي وَلَا يُقِيْمُ ظَهْرَهُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَهُ اَيَأْلَمُ ظَهْرُكَ قَالَ لَا قَالَ لَوْ اَنَّكَ مُتَّ عَلٰى حَالَتِكَ هٰذِهِ مُتَّ مُخَالِفًا لِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ قُلْتُ وَهُوَ فِي الْبُخَارِيِّ بِلَفْظِ رَاٰى حُذَيْفَةُ رَجُلًا لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهُ وَلَا سُجُوْدَهُ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ مَا صَلَّيْتَ وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ **ترجمہ** محارب بن دثار سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حذیفہؓ نے کسی شخص کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جو (رکوع میں) اپنی پیٹھ برابر نہیں کرتا تھا جب وہ شخص نماز پڑھ چکا تو حذیفہؓ نے اس شخص سے کہا کہ کیا تمہاری پیٹھ میں درد ہے اُس نے کہا کہ نہیں تو انہوں نے کہا کہ اگر تم اس حالت میں مر گئے تو ایسی حالت میں مرو گے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف کرنے والے ہو گے رزین اسکے راوی ہیں میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث بخاری میں ان لفظ مذکور ہے کہ حذیفہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اپنے رکوع اور سجود کو پورے طور پر نہیں ادا کرتا تھا تو جب وہ شخص نماز پڑھ چکا تو حذیفہؓ نے اس سے کہا کہ تم نے نماز نہیں پڑھی اور اگر تم مر گئے تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف مرو گے واللہ اعلم

(۱۷) **وَعَنْ** اَبِي حَازِمٍ قَالَ قَالَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ اَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ قَالَ اَبُوْ حَازِمٍ لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا يَنْمِيْ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ

ل یعنے پیر سے بعض باتیں خاص ہیں جو میرے کیسی اور کیلیے جائز نہیں ہیں تہ جسکی وجہ سے برابر نہیں کر سکتے تہ درد ملین ہے نہ بیٹھے یہ پڑھنا ڈ پڑھنے میں داخل ہے

ومالك ترجمہ ابوحازم سے روایت ہے کہ سہل بن سعد نے کہا کہ لوگون کو یہ حکم دیا جاتا تھا کہ ہر شخص نماز مین داہنے ہاتھ کو بائین ہاتھ کے پہونچے پر رکھے ابوحازم کہتے ہین کہ مین یہی جانتا ہون کہ سہل بن سعد اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب منسوب کرتے تھے[لہ] بخاری اور مالک اسکے راوی ہین

(۸) وعن ابن مسعود انه كان يصلي فوضع يده اليسرى على اليمنى فراه رسول الله صلى الله عليه وسلم فوضع اليمنى على اليسرى اخرجه ابوداود واللفظ له والنسائي ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے تو بایان ہاتھ داہنے ہاتھ پر رکھے ہوئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکھا تو آپنے داہنے ہاتھ کو بائین ہاتھ پر رکھدیا ابوداود اور نسائی اس کے راوی ہین اور یہ ابوداود کے الفاظ ہین ۔

(۹) وعن وائل بن حجر قال رايت رسول الله صلى الله عليه اذا كان قائما في الصلوة قبض بيمينه على شماله اخرجه النسائي ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نماز مین کھڑے ہوتے تھے تو داہنے ہاتھ سے بائین ہاتھ کو پکڑ لیتے تھے نسائی اسکے راوی ہین

(۱۰) وعن اسمعيل بن امية قال سالت نافعا عن الرجل يصلي وهو مشبك يديه فقال سمعت ابن عمر رضي الله عنهما يقول تلك صلوة المغضوب عليهم اخرجه ابوداود وفي رواية ذكرها رزين ان ابن عمر راى رجلا يتكي على اليد يده اليسرى وهو قاعد في الصلوة فقال له لا تجلس هكذا فان هكذا يجلس الذين يعذبون ترجمہ اسمعیل بن امیہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مینے نافع سے ایسے شخص کے بارہ مین پوچھا جو دونون ہاتھون کی انگلیون کو ملا کر نماز پڑھے[لہ] تو انہون نے کہا کہ مینے ابن عمر سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ یہ ان لوگون کی نماز ہے جنپر غضب (الٰہی) نازل ہوا ۔ ابوداود اسکے راوی ہین ۔ اور ایک روایت مین جسکو رزین نے بیان کیا ہے یہ ہے کہ حضرت ابن عمر نے کسی شخص کو دیکھا کہ نماز مین بائین ہاتھ کی ہتھیلی پر تکیہ لگائے بیٹھا ہے تو انہون نے اس شخص سے کہا کہ اس طرح مت بیٹھو اسلیے کہ اس طرح وہ لوگ بیٹھتے ہین جنکو عذاب ہوگا[عہ] ۔

(۱۱) وعن ابي جحيفة ان عليا قال السنة وضع الكف في الصلوة ويضعهما تحت السرة اخرجه رزين ترجمہ ابوجحیفہ سے روایت ہے کہ حضرت علی نے فرمایا کہ نماز مین ہتھیلی کا رکھنا اور ان دونون کا ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے رزین اسکے راوی ہین

(۱۲) وعن ابي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه عن الاختصار في الصلوة اخرجه الخمسة وفي اخرى للبخاري عن عائشة انها كانت تكره ان يجعل الرجل يده في خاصرته وتقول ان اليهود تفعله وفي اخرها ذكرها رزين قالت نهى رسول الله صلى الله عليه عن الاختصار في الصلوة وغيرها ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

[لہ] یعنی جانب رسول اللہ لوگون کو یہ حکم دیا جاتا تھا [لہ] یعنی اس ہاتھ کی انگلیان اس ہاتھ کی انگلیون کے بیچ کی جگہ مین اور اس ہاتھ کی انگلیان اس ہاتھ کی انگلیون کے بیچ کی جگہ مین ملا کر ملانا [عہ] مین کہتا ہون کہ ابعد ذرین ہی انہین الفاظ سے یہ روایت موجود ہے جو اسمعیل بن امیہ کی حدیث کے بعد ہی ہے ۱۲ مترجم ۔

علیہ وسلم نے نماز مین کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ پانچون اسکے راوی ہین اور بخاری کی ایک روایت مین جو حضرت عائشہ سے مروی ہے مذکور ہے کہ حضرت عائشہ اسکو نا پسند فرماتی تھین کہ کوئی شخص کمر پر ہاتھ رکھے اور فرماتی تھین کہ یہود ایسا کیا کرتے ہین۔ اور ایک روایت مین جسکو رزین نے بیان کیا ہے یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مین اور سوا نماز کے اور حالت مین کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا ہے

(۱۳) وَعَنْ زِيَادِ بْنِ صُبَيْحٍ الْحَنَفِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى خَاصِرَتِي فَلَمَّا صَلَّى قَالَ هٰذَا الصَّلْبُ فِي الصَّلٰوةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْهُ أَخْرَجَهُ أَبُودَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ زیاد بن صبیح حنفی سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مینے ابن عمر کے پہلو مین نماز پڑھی تو مینے اپنا ہاتھ اپنی کمر پر رکھا تو جب وہ نماز پڑھ چکے تو فرمایا کہ یہ سولی ہے نماز مینؑ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منع فرماتے تھے ابوداؤد ونسائی اسکے راوی ہین اور یہ ابوداؤد کے الفاظ ہین

(۱۴) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي قَدْ صَفَّ بَيْنَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ خَالَفْتَ السُّنَّةَ لَوْ رَاوَحْتَ بَيْنَهُمَا كَانَ أَفْضَلَ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ انہون نے کسی شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے دونون پاؤن کو ملا کر نماز پڑھ رہا ہےؑ تو انہون نے کہا کہ تمنے سنت کی مخالفت کی اگر دونون پاؤن کے درمیان فاصلہ رکھتےؑ تو بہتر ہوتا نسائی اسکے راوی ہین

(۱۵) وَعَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَسَنَّ وَحَمَلَ اللَّحْمَ اتَّخَذَ عَمُودًا فِي مُصَلَّاهُ يَعْتَمِدُ عَلَيْهِ أَخْرَجَهُ أَبُودَاوُدَ ترجمہ ام قیس بنت محصن سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سن شریف زیادہ ہوگیا اور گوشت بڑھ گیا تو آپنے اپنی نماز پڑھنے کی جگہہ مین ایک ستون کھڑا کر لیا نماز پڑھتے وقت اسپر تکیہ کرتے تھے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

اَلْقِرَاءَةُ
نماز مین قرآن پڑھنے کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ قِرَاءَتَهُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز مین) بسم اللہ الرحمن الرحیم سے قرارت شروع کرتے تھےؑ ترمذی اسکے راوی ہین

(۲) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ ترجمہ انس سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان (سب) کے پیچھے نماز پڑھی لیکن مینے ان مین سے کسی کو (نماز مین) پکار کر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے نہین سنا۔ چھیون اسکے راوی ہین

(۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ سَمِعَنِي أَبِي وَأَنَا أَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَقَالَ أَيْ بُنَيَّ مُحْدَثٌ إِيَّاكَ فَا

ؑ یعنے یہ سولی کی شکل ہے جسکو سولی دیجاتی ہے اسکا ہاتھ کمر پر رکھا جاتا ہے ؑ یعنے دونون پاؤن کے درمیان کچھ جگہ نہین چھوڑی ہے ؑ یعنے ایک پاؤن دوسرے پاؤن سے جدا رکھتے ؑ یعنے بسم اللہ بلند آواز سے پڑھتے تھے

الْحَدَثَ وَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَ اَبِیْ بَکْرٍ وَمَعَ عُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِنْھُمْ یَقُوْلُھَا فَلَا تَقُلْھَا اِذَا اَنْتَ صَلَّیْتَ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَھٰذَا لَفْظُہٗ وَالنَّسَائِیُّ اَلْحَدَثُ اَلْاَمْرُ الْحَادِثُ الَّذِیْ لَمْ تَاْتِ بِہٖ سُنَّۃٌ **ترجمہ** عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میرے والدنے (نماز میں) مجھے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے سنا تو انھوں نے کہا کہ اے میرے بیٹے یہ نئی بات ہے (بدعت ہے) اور نئی بات (بدعت) سے بچتے رہو میں نے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان (سب) کے پیچھے نماز پڑہی لیکن ان میں سے کسی کو یہ کہتے ہوئے نہیں[1] سنا پس تم بھی یہ مت کہا کرو[2] جب تم نماز پڑہو تو الحمد للہ رب العالمین پڑہا کرو[3] ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہیں اور یہ ترمذی کے الفاظ ہیں حدث وہ نئی بات جس کی بابت سنت وارد نہ ہوئی ہو۔

(۴) **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا نَھَضَ فِی الرَّکْعَۃِ الثَّانِیَۃِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَۃَ بِالْحَمْدِ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَلَمْ یَسْکُتْ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دوسری رکعت کو لیے اٹھتے تھے تو الحمد للہ رب العالمین سے قرارت شروع کرتے تھے اور چپ نہیں رہتے تھے[4] مسلم اسکے راوی ہیں

(۵) **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃً لَمْ یَقْرَأْ فِیْھَا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ فَھِیَ خِدَاجٌ ثَلٰثًا غَیْرُ تَمَامٍ فَقِیْلَ لِاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّا نَکُوْنُ وَرَاءَ الْاِمَامِ فَقَالَ اقْرَأْ بِھَا فِیْ نَفْسِکَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قَسَمْتُ الصَّلٰوۃَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ نِصْفَیْنِ فَنِصْفُھَا لِیْ وَنِصْفُھَا لِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ حَمِدَنِیْ عَبْدِیْ وَاِذَا قَالَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمِ قَالَ اللّٰہُ اَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِیْ وَاِذَا قَالَ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ قَالَ مَجَّدَنِیْ عَبْدِیْ وَاِذَا قَالَ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ قَالَ ھٰذَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ وَاِذَا قَالَ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ ھٰذَا لِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ وَفِیْ اُخْرٰی لِاَبِیْ دَاؤدَ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُخْرُجْ فَنَادِ فِی الْمَدِیْنَۃِ اِنَّہٗ لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِقُرْاٰنٍ وَلَوْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ فَمَا زَادَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ ذَکَرَھَا رَزِیْنٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِقِرَاءَۃٍ فَمَا اَعْلَنَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْلَنَّا لَکُمْ وَمَا اَخْفٰی عَنَّا اَخْفَیْنَا عَنْکُمْ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ اَرَاَیْتَ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ اِنْ لَمْ اَزِدْ عَلٰی اُمِّ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ قَدْ سُئِلَ عَنْ ذٰلِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِ انْتَھَیْتَ اِلَیْھَا اَجْزَاَتْکَ وَاِنْ زِدْتَ عَلَیْھَا فَھُوَ خَیْرٌ وَاَفْضَلُ اَلْخِدَاجُ النُّقْصَانُ وَاُمُّ الْقُرْاٰنِ سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃِ لِاَنَّھَا اَوَّلُہٗ وَعَلَیْھَا مَبْنَاہُ وَاُمُّ الشَّیْءِ اَصْلُہٗ وَمُعْظَمُہٗ وَالْمُرَادُ بِقَوْلِہٖ قَسَمْتُ الصَّلٰوۃَ اَیِ الْقِرَاءَۃَ لِتَفْسِیْرِہٖ اِیَّاھَا فِی الْحَدِیْثِ بِھَا وَالتَّمْجِیْدُ التَّعْظِیْمُ وَالتَّشْرِیْفُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

---

[1] یعنے بسم اللہ باواز بلند پڑھتے ہوئے نہیں سنا [2] یعنے بسم اللہ باواز بلند مت پڑہا کرو [3] یعنے الحمد للہ آخر تک سے قرارت شروع کیا کرو [4] جیسا کہ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد سبحانک اللھم پڑھنے کی غرض سے چپ رہتے تھے

علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز پڑہے اور اس مین سورہ فاتحہ نہ پڑہے وہ نماز ناقص ہے تین دفعہ آپنے یہ فرمایا پوری نہین ہی تو ابوہریرہ سے دریافت کیا گیا کہ ہم (کبہی) امام کے پیچہے الحمد پڑہتے ہین تو انہون نے کہا کہ آہستہ سے پڑہ لیا کرو اسلیے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپ فرماتے تہے کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ میرے اور میرے بندے کے درمیان نماز آدہون آدہ تقسیم ہو گئی ہے پس نصف نماز میری ہے اور نصف میرے بندے کی ہے اور میرے بندے کو وہی ملیگا جو وہ مانگے گا جب بندہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہتا ہے تو خدا تعالی فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری حمد کی اور جب بندہ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہتا ہے تو خدا تعالی فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری ثنا کی اور جب بندہ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ کہتا ہے تو خدا تعالی فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری عظمت اور بزرگی کی اور جب بندہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کہتا ہے تو خدا تعالی فرماتا ہے کہ یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان (مشترک) ہے اور میرے بندے کو وہی چیز ملیگی جو چیز وہ مانگے گا۔ اور جب بندہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہتا ہے تو خدا تعالی فرماتا ہے کہ یہ میرے بندے ہی کے لیے ہے اور میرے بندے کو وہی ملیگا جو وہ مانگیگا بجز بخاری کے چہیون ستے راوی ہین۔ اور ابوداؤد کی ایک روایت مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہے ارشاد فرمایا کہ جاؤ مدینہ مین باواز بلند یہ کہدو کہ بغیر قرآن پڑہے نماز درست ہی نہین ہے اگرچہ سورہ فاتحہ اور اس سے کچہ زیادہ ہو اور ایک روایت مین جسکو رزین نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بغیر قرآن پڑہے نماز درست ہی نہین ہے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسمین ہمکو سنا کر زور سے پڑہا ہمنے بہی اس مین تمکو زور سے پڑہا اور جسمین آپنے آہستہ پڑہا ہمنے بہی آہستہ پڑہا تو کسی شخص نے ان سے پوچہا کہ اے ابوہریرہ یہ فرمایے کہ اگر مین صرف سورہ فاتحہ ہی پڑہون (تو کیا نماز درست ہوگی) تو انہون نی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہی یہ (مسئلہ) پوچہا گیا تہا تو آپنے فرمایا کہ اگر تم صرف سورہ فاتحہ ہی پڑہو تو کافی ہو جائیگا اور اگر اس سے زیادہ پڑہو تو بہتر اور افضل ہے خداج بمعنے نقصان اُمُّ الْقُرْاٰنِ سورہ فاتحہ ہے اسلیے کہ قرآن کا اول ہی اور سارے قرآن کی بنیاد ہے اور اُمُّ الشَّيْءِ ہر شے کی اصل اور بڑی چیز کو کہتے ہین تقسیم نماز سے تقسیم قراءت مراد ہے اسلیے کہ حدیث مین قراءت ہی کے ساتہ اسکی تفسیر کی گئی ہے تمجید بمعنے تعظیم اور تشریف ہے

(۶) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اَمَرَنَا اَنْ نَقْرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَا تَيَسَّرَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہی وہ کہتے ہین کہ ہمکو حکم دیا گیا کہ ہم سورہ فاتحہ اور جس حصہ قرآن کا ہمکو پڑہنا آسان ہو وہ پڑہا کرین۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین

(۷) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ يُصَلِّ اِلَّا وَرَاءَ الْاِمَامِ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ

یعنی وہ نماز ناقص ہے ۲؎ تو کیا اس وقت بہی الحمد پڑہا کرین ۳؎ سب تعریف خدا کے لیے ہے جو تمام جہان کا پروردگار ہے ۴؎ بہت مہربان نہایت رحم والا ۵؎ مالک انصاف کے دن کا ۶؎ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہین اور تجہ ہی سے مدد چاہتے ہین ۷؎ دکہا ہمکو سیدہی راستہ ان لوگون کا جنپر تونے فضل کیا نہ رستہ ان لوگون کا جنپر تو غصہ ہوا اور نہ رستہ ان لوگون کا جو گمراہ ہین ۸؎ یعنے پکار کر ۹؎ مین کہتا ہون کہ اسی کے قریب قریب مسلم نے بہی روایت کی ہے پہر اسکا ذکر کرنا اولی تہا۔ واللہ اعلم ترجم ۱۰؎ یعنے قراءت قرآن کی فرضیت ساقط ہو جائیگی ۱۱؎ یعنے کوئی سورہ اسکے ساتہ ملا دے

ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص ایک رکعت نماز پڑھے اور اس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے تو اس نے نماز ہی نہیں پڑھی مگر امام کے پیچھے (سورہ فاتحہ پڑھنا ضرور نہیں ہے) مالک اور ترمذی اسکے راوی ہیں

(۸) وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقَالَ اٰمِيْنَ وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ خَفَضَ بِهَا صَوْتَهٗ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ وائل بن حجرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ نے جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھا تو آپ نے آمین کہا اور آپ نے اسکے ساتھ اپنی آواز کو کھینچا[1]۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے پست آواز سے آمین کہا۔ ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں

(۹) وَعَنْ بِلَالٍ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا تَسْبِقْنِيْ بِاٰمِيْنَ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ بلالؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مجھ سے پہلے آمین نہ کہا کیجیے[2]۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں

فَضْلُهَا
آمین کی فضیلت کا بیان

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اٰمِيْنَ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَفِيْ اُخْرٰى لِلْبُخَارِيِّ اِذَا اَمَّنَ الْقَارِيُّ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہا کرو اسلیے کہ جس کی آمین کی آواز فرشتوں کی آمین کی آواز سے ملجائے گی تو اسکے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہتے تھے چھوں اسکے راوی ہیں۔ اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ جب قرآن پڑھنے والا آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اسلیے کہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں پھر جسکی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگی اسکے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے

اَلسُّوْرَةُ
سورہ فاتحہ کے ساتھ سورہ ملانیکا بیان

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں ساٹھ آیت سے سو آیت تک پڑھتے تھے۔ نسائی اسکے راوی ہیں

(۲) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْفَجْرِ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ ترجمہ عمرو بن حریثؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صبح کی نماز میں (سورہ) اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ پڑھ رہے تھے۔ مسلم۔ ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں اور یہ نسائی کے الفاظ ہیں

(۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَاسْتَفْتَحَ سُوْرَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ حَتّٰى جَاءَ ذِكْرُ مُوْسٰى وَهَارُوْنَ اَوْ ذِكْرُ عِيْسٰى شَكَّ الرَّاوِيْ اَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَهٰذَا

---

[1] یعنے اسکی نماز ہی درست نہیں ہوئی [2] یعنے بلند آواز سے آمین کہا [3] یعنے اتنی مہلت دیجیے کہ میں بھی سورہ فاتحہ پڑھکر آپ کے ساتھ ہی آمین کہہ سکوں۔

لفظُ البُخَارِیِ لٰکِنَّہٗ اَخْرَجَہٗ تَعْلِیْقًا ترجمہ عبداللہ بن سائب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو مکہ مین صبح کی نماز پڑہائی تو آپنے سورہ مومنین شروع فرمائی یہانتک کہ موسیٰ اور ہارون کا ذکر آیا یا عیسےٰ کا ذکر۔ راوی کو شک ہے تو آپکو کہانسی شروع ہوگئی تو آپنے رکوع کردیا بجز ترمذی کے پانچون اسکے راوی ہین اور یہ بخاری کے الفاظ ہین لیکن بخاری نے اسکو تعلیقاً روایت کیا ہے

(۴) وَعَنْ جَابِرِبْنِ سَمُرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ کَانَ یَقْرَأُ فِی الْفَجْرِ بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَنَحْوِھَا وَکَانَتْ صَلٰوتُہٗ اِلَی التَّخْفِیْفِ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز مین (سورہ) ق والقرآن المجید اور اسی کے جیسی (کوئی طویل سورہ) پڑہتے تہے حالانکہ آپ ہلکی نماز پڑہا کرتے تھے مسلم اسکے راوی ہین

(۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ کَانَ یَقْرَأُ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ سُوْرَۃَ الٓمّٓ تَنْزِیْلُ السَّجْدَۃِ وَھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّھْرِ وَاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ کَانَ یَقْرَأُ فِیْ صَلٰوۃِ الْجُمُعَۃِ سُوْرَۃَ الْجُمُعَۃِ وَالْمُنَافِقِیْنَ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ وَلَمْ یَذْکُرِ التِّرْمِذِیُّ الْفَصْلَ الْاَخِیْرَ مِنْہُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن صبح کی نماز مین سورہ الم تنزیل السجدہ۔ اور ہل اتی علی الانسان حین من الدہر پڑہتے تہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز مین سورہ جمعہ اور سورہ منافقین پڑہتے تہے بجز بخاری کے پانچون اسکے راوی ہین لیکن ترمذی نے اخیر حصہ حدیث کا نہین بیان کیا ہے[۱]

(۶) وَعَنْ عُرْوَۃَ اَنَّ اَبَابَکْرِ الصِّدِّیْقَ صَلَّی الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِیْھَا بِسُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ فِی الرَّکْعَتَیْنِ کِلْتَیْھِمَا اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ ترجمہ عروہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق نے صبح کی نماز پڑہی تو اسکی دونون رکعتون مین سورہ بقرہ پڑہی مالک اسکو راوی ہین

(۷) وَعَنِ الْفُرَافِصَۃِ بْنِ عُمَیْرِ الْحَنَفِیِّ قَالَ مَا اَخَذْتُ سُوْرَۃَ یُوْسُفَ اِلَّا مِنْ قِرَاءَۃِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اِیَّاھَا فِیْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ مِنْ کَثْرَۃِ مَا کَانَ یُرَدِّدُھَا اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ ترجمہ فرافصہ بن عمیر حنفی سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مینے سورہ یوسف صرف حضرت عثمان بن عفان ہی کے پڑہنے سے یاد کی اسلیے کہ وہ اس سورہ کو صبح کی نماز مین بکثرت پڑہا کرتے تہے مالک اسکے راوی ہین

(۸) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ قَرَأَ فِی الْاُوْلٰی مِنَ الصُّبْحِ بِاَرْبَعِیْنَ اٰیَۃً مِّنَ الْاَنْفَالِ وَفِی الثَّانِیَۃِ بِسُوْرَۃٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ اَخْرَجَہٗ رَزِیْنٌ ترجمہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ انہون نے صبح کی پہلی رکعت مین سورہ انفال کی چالیس آیت پڑہی اور دوسری رکعت مین مفصل سے ایک سورہ پڑہی۔ رزین اسکے راوی ہین

(۹) وَعَنْ عَامِرِبْنِ رَبِیْعَۃَ قَالَ صَلَّیْنَا وَرَاءَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِیْھَا بِسُوْرَۃِ یُوْسُفَ وَسُوْرَۃِ الْحَجِّ قِرَاءَۃً بَطِیْئَۃً قِیْلَ لَہٗ اِذًا لَقَدْ کَانَ یَقُوْمُ حِیْنَ یَطْلُعُ الْفَجْرُ قَالَ اَجَلْ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ ترجمہ عامر بن ربیعہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ہمنے حضرت عمر بن خطاب کے پیچھے صبح کی نماز پڑہی تو انہون نے صبح کی نماز مین سورہ یوسف اور سورہ حج پڑہی اور نہایت آہستگی سے ٹہیر ٹہیر کر پڑہی[۲] تو ان سے دریافت کیا گیا کہ جبکہ (ایسا) پڑہتے تہے پہر تو صبح صادق کے نمودار ہوتے ہی (نماز کے لیے) کہڑے ہوجاتے

---

۱ یعنے پچھلا حصہ نہین بیان کیا ہے کہ جمعہ کی نماز مین آپ سورہ جمعہ اور سورہ منافقین پڑہتے تہے ۲ یعنے عامر بن ربیعہ سے ۱۲

ہونگی او نہون نے کہا کہ ہان مالک اسکے راوی ہین

(۱۰) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَجُلًا مِنْ جُهَيْنَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الصُّبْحِ اِذَا زُلْزِلَتْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا فَلَا اَدْرِيْ اَنَسِيَ اَمْ قَرَأَ ذٰلِكَ عَمْدًا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ معاذ بن عبداللہ جہنی سے روایت ہے کہ کسی جہنی شخص نے ان سے بیان کیا کہ اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کی نماز کی دونون رکعتون مین سورہ اذا زلزلت پڑہتے ہوے سنا پہر مین نہین جانتا کہ آپ بہول گئے یا آپنے عمداً (دونون رکعتون مین) یہ سورہ پڑہی۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین

صَلٰوةُ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

ظہر اور عصر کی نماز مین قرارت کا بیان

(۱) عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْاُوْلَيَيْنِ بِاُمِّ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ بِاُمِّ الْكِتَابِ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَيُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰی مَا لَا يُطِيْلُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَذَا فِي الْعَصْرِ وَالصُّبْحِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ زَادَ اَبُوْدَاؤُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَظَنَنَّا اَنَّهٗ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنْ يُدْرِكَ النَّاسُ الرَّكْعَةَ الْاُوْلٰی

ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتون مین سورہ فاتحہ اور دو سورتین پڑہتے تہے اور پچہلی دو رکعتون مین صرف سورہ فاتحہ پڑہتے تہے اور بعض وقت آپ ہمکو ایک آدہ آیت سنا دیا کرتے تہے اور بہ نسبت دوسری رکعت کے پہلی رکعت کو زیادہ طویل اور لنبی کر دیتے تہے اور اسیطرح عصر اور صبح کی نماز مین آپ کیا کرتے تہے بجز ترمذی کے پانچون اسکے راوی ہین اور ایک روایت مین ابوداؤد نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ (آپکے پہلی رکعت کے طول دینے سے) ہمنے یہ خیال کیا کہ آپ کا مقصود یہ ہے کہ لوگون کو پہلی رکعت ملجائے

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا اَدْرِيْ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ اَمْ لَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مجہے معلوم نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر (کی نماز) مین قرآن پڑہتے تہے یا نہین۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰی وَفِي الْعَصْرِ نَحْوَ ذٰلِكَ وَفِي الصُّبْحِ اَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز مین سورہ واللیل اذا یغشی پڑہتے تہے اور عصر کی نماز مین بہی اسی طرح کی سورت پڑہتے تہے اور صبح کی نماز مین اس سے زیادہ طویل سورہ پڑہتے تہے مسلم ابوداود نسائی اسکے راوی ہین

(۴) وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَنَسْمَعُ مِنْهُ الْاٰيَةَ بَعْدَ الْاٰيَاتِ مِنْ لُقْمَانَ وَالذَّارِيَاتِ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ براء سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچہے ظہر کی نماز پڑہتے تہے تو کئی آیتون کے بعد ہم آپ سے سورہ لقمان اور سورہ والذاریات کی ایک آدہ آیت سن لیتے تہے نسائی اسکے

ملہ صبح صادق کے نمودار ہو نے کے بعد ہو جاتی ہے ملہ یعنے آخر بہلی اور دوسری دو رکعتون مین ایک ہی سورہ پڑہی ملہ یعنے قدر اندر سے پڑہ دیتے تہے جو ہم سن لیتے تہے جب ہمکو

راوی ہین۔

(۵) وعن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم سجد فی صلوة الظهر ثم قام فرکع فرأوا انه قرأ الم تنزیل السجدة اخرجه ابوداود ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز مین سجدہ کیا پھر آپ کھڑے ہوگئے پھر کھڑی ہوکر آپنے رکوع کیا تو اصحاب نے یہ خیال کیا کہ آپنے الم تنزیل السجدہ پڑہی ہے ابوداود اسکے راوی ہین

صلوة المغرب

مغرب کی نماز مین قرأت کا بیان

(۱) عن مروان بن الحکم قال قال لی زید بن ثابت مالک تقرأ فی المغرب بقصار المفصل وقد سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقرأ بطولی الطولیین اخرجه البخاری وابوداود والنسائی وزاد ابوداود قلت وما طولی الطولیین قال الاعراف قلت والثانیة قال الانعام والله اعلم ترجمہ مروان بن حکم سے روایت ہی وہ کہتے ہین کہ زید بن ثابت نے مجھ سے کہا کہ تم مغرب کی نماز مین چھوٹی چھوٹی سورتین کیون پڑہتے ہو حالانکہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو لنبی سے لنبی سورتین پڑہتے سنا ہے بخاری اور ابوداود اور نسائی اسکے راوی ہین اور ابوداود نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ مینے پوچھا کہ دو لنبی سے۔ لنبی سورتین کون سی ہین انہون نے کہا کہ ایک تو سورہ اعراف مینے کہا کہ اور دوسری اونہون نے کہا کہ سورہ انعام واللہ اعلم۔

(۲) وعن ام الفضل قالت سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقرأ فی المغرب المرسلات عرفا ثم ما صلی لنا بعدها حتی قبضه الله تعالی اخرجه الستة ترجمہ ام فضل سے روایت ہی کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز مین (سورہ) المرسلات عرفا پڑہتے ہوئے سنا پھر اسکے بعد آپنے ہمکو نماز پڑہائی یہانتک کہ آپنے انتقال فرمایا چھیون اسکے راوی ہین

(۳) وعن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم صلی المغرب بسورة الاعراف فرقها فی الرکعتین اخرجه النسائی ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز مین سورہ اعراف پڑہی دو رکعتون مین اسکو تقسیم کر دیا۔ نسائی اسکے راوی ہین۔

(۴) وعن جبیر بن مطعم قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرأ فی المغرب بالطور اخرجه الستة الا الترمذی ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہی وہ کہتے ہین کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز مین سورہ والطور پڑہتے ہوئے سنا۔ بجز ترمذی کے چھیون اسکے راوی ہین

(۵) وعن ابی عثمان النهدی قال صلیت مع ابن مسعود المغرب فقرأ قل هو الله احد اخرجه ابوداود ترجمہ ابو عثمان نہدی سے روایت ہی وہ کہتے ہین کہ مینے ابن مسعود کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی انہون نے سورہ قل ہو اللہ احد پڑہی ابوداود اسکے راوی ہین۔

(۶) وعن عبد الله بن عتبة بن مسعود ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قرأ فی صلوة المغرب بحم الدخان اخرجه النسائی ترجمہ عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز مین سورہ حم الدخان

ٹرہی۔ نسائی اسکے راوی ہین

(۷) وعن ابی عبد اللہ الصنابحی قال قدمت المدینۃ فی خلافۃ ابی بکر فصلیت وراءہ المغرب فقرأ فی الرکعتین الاولیین بام القرآن وسورۃ سورۃ من قصار المفصل ثم قام فی الثالثۃ فدنوت منہ حتی ان ثیابی لتکاد ان تمس ثیابہ فسمعتہ قرأ بام القرآن وبھذہ الایۃ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب۔ اخرجہ مالک ترجمہ ابو عبد اللہ صنابحی سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مین حضرت ابوبکر کے خلافت کے زمانہ مین مدینے آیا تو مینے ان کے پیچھے مغرب کی نماز پڑہی تو انہون نے پہلی دو رکعتون مین سورہ فاتحہ اور چہوٹی چہوٹی دو سورتین پڑہین پہر وہ تیسری رکعت پڑہنے کہڑے ہوے تو مین انکے اتنا قریب ہوگیا حتی کہ قریب تہا کہ میرے کپڑے انکے کپڑے سے لگ جائین تو مینے انکو سنا کہ انہون نے سورہ فاتحہ اور یہ آیت پڑہی۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب مالک اسکے راوی ہین

صلوۃ العشاء

عشا کی نماز مین قرارت کا بیان

(۱) عن بریدۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ یقرأ فی العشاء والشمس وضحھا ونحوھا اخرجہ الترمذی والنسائی ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز مین سورہ والشمس وضحھا اور اسی طرح کی سورہ پڑہتے تہے ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہین۔

(۲) وعن البراء ان النبی صلی اللہ علیہ کان فی سفر فصلی العشاء الاخرۃ فقرأ فی احدی الرکعتین بالتین والزیتون اخرجہ الستۃ وزاد الشیخان فما سمعت احدا احسن صوتا او قراءۃ منہ صلی اللہ علیہ ترجمہ براء سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر مین تہے تو آپنے عشا کی نماز پڑہائی تو ایک رکعت مین آپنے سورہ والتین والزیتون پڑہی چہیون اسکے راوی ہین۔ اور شیخین کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ براء کہتے ہین کہ مینے آپسے[۱] بڑہکر کسی کی خوش آواز نہین سنی یا آپسے بڑہکر کسی کو عمدہ قرآن پڑہتے ہوے نہین سنا۔

(۳) وعن نافع ان ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما کان اذا صلی وحدہ یقرأ فی الاربع جمیعا فی کل رکعۃ بام القرآن وسورۃ من القرآن وکان یقرأ احیانا بالسورتین والثلث فی الرکعۃ الواحدۃ من صلوۃ الفریضۃ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر جب تنہا نماز پڑہتے تہے تو چارون رکعت مین قرآن پڑہتے تہے ہر رکعت مین سورہ فاتحہ اور قرآن کی ایک سورہ پڑہتے تہے اور بعض وقت فرض نماز کی ایک ہی رکعت مین دو اور تین سورتین پڑہتے تہے

(۴) وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال ما من المفصل سورۃ صغیرۃ ولا کبیرۃ الا وقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ یؤم بھا الناس فی الصلوۃ المکتوبۃ اخرجہ مالک ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص

سلہ یعنے آپ بہت ہی خوش آواز تہے اور قرآن نہایت اچہی طرح پڑہتے تہے ۱۲

سے روایت ہو وہ کہتے ہین کہ مفصلات مین جتنی چھوٹی اور بڑی سورتین ہین ان مین ہر کوئی نہ کوئی سورہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرض نماز مین پڑھتے ہوئے سنا ہے جبکہ ساتھ آپ لوگون کی امامت کرتے تھے ان دو حدیث کے مالک راوی ہین۔[۱]

(۵) **وعن** عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث رجلا على سرية وكان يقرأ لأصحابه في صلاتهم فيختم بقل هو الله أحد فلما رجعوا ذكروا ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال سلوه لأي شيء يصنع ذلك فسألوه فقال لأنها صفة الرحمن فأنا أحب أن أقرأ بها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أخبروه أن الله تعالى يحبه أخرجه الشيخان والنسائي **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایک چھوٹے لشکر پر افسر بنا کر بھیجا اور وہ اپنے ساتھیون (فوجیون) کو نماز پڑھاتے تھے تو اپنی قرارت کو قل ہو اللہ پر ختم کرتے تھے[۲] جب وہ لشکر واپس آیا تو لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا تذکرہ کیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص سے دریافت کرو کہ وہ ایسا کیون کرتا ہے۔ تو لوگون نے اس شخص سے پوچھا تو اسنے جواب دیا کہ قل ہو اللہ (مین) رحمن (اللہ) کی صفت ہے لہذا مین اسکے پڑھنے کو دوست رکھتا ہون تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص سے کہدو کہ خدا تعالی اُس کو دوست رکھتا ہے شیخین اور نسائی اسکے راوی ہین

(۶) **وعن** شقيق بن سلمة قال جاء رجل إلى ابن مسعود فقال إني أقرأ المفصل في كل ركعة فقال هذا كهذ الشعر ونثرا كنثر الدقل لكن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرأ النظائر السورتين في ركعة الرحمن والنجم في ركعة واقتربت والحاقة في ركعة والطور والذاريات في ركعة وإذا وقعت ونون في ركعة وسأل سائل والنازعات في ركعة وويل للمطففين وعبس في ركعة والمدثر والمزمل في ركعة وهل أتى ولا أقسم بيوم القيمة في ركعة وعم يتساءلون والمرسلات في ركعة والدخان وإذا الشمس كورت في ركعة أخرجه الخمسة وهذا لفظ أبي داود وقال هذا تأليف ابن مسعود وذكره عن علقمة والأسود ولم يذكر الباقون السور والمراد بالهذ سرعة القراءة والعجلة فيها والدقل رديء التمر فلا يجتمع ليبسه ورداءته والنظائر جمع نظيرة وهي المثل والشبه **ترجمہ** شقیق بن سلمہ سے روایت ہو کہ ایک شخص ابن مسعود کے پاس آکر کہنے لگا کہ مین سب مفصل سورتون کو ایک رکعت مین پڑھ لیا کرتا ہون تو انہون نے کہا کہ اس طرح جلدی جلدی پڑھ گئے ہوگے جیسے اشعار جلدی جلدی پڑہے جاتے ہین اور جس طرح خشک کھجور جلدی جلدی درخت سے جھڑ جاتے ہین لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ایسی دو دو سورتین جو ایک دوسرے کے مشابہ ہین ایک رکعت مین پڑھا کرتے تھے (جیسے) سورہ الرحمن اور سورہ والنجم ایک رکعت مین اور سورہ اقتربت اور سورہ الحاقہ ایک رکعت مین اور سورہ الطور اور سورہ الذاریات ایک رکعت مین اور سورہ اذا وقعت اور سورہ نون ایک رکعت مین اور سورہ سال سائل اور سورہ والنازعات

---

[۱] یعنے سورہ حجرات سے آخر قرآن تک [۲] پہلی حدیث تو بیشک موطا امام مالک مین موجود ہے لیکن دوسری حدیث معلوم نہیں ہوئی البتہ دوسری حدیث با این الفاظ ابو داؤد مین موجود ہے عجب نہین کہ سہو کاتب اس غلطی کا باعث ہو واللہ اعلم بالصواب ۱۲ مترجم عفا اللہ عنہ [۳] یعنے ہر رکعت مین قل ہو اللہ ضرور پڑھا کرتے تھے [۴] ہر شخص اپنی ہر قرارت قل ہو اللہ پر ختم کرتا ہے یعنے ہر رکعت مین قل ہو اللہ ضرور پڑھتا ہے ۱۲

ایک رکعت مین اور سورہ وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ اور سورہ عَبَسَ ایک رکعت مین اور سورہ اَلْمُدَّثِّرُ اور سورہ اَلْمُزَّمِّلُ ایک رکعت مین اور سورہ هَلْ اَتٰی اور سورہ لَآ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ ایک رکعت مین اور سورہ عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ اور سورہ اَلْمُرْسَلٰتِ ایک رکعت مین اور سورہ اَلدُّخَانُ اور سورہ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ایک رکعت مین پڑہا کرتے تہے پانچون اسکے راوی ہین اور یہ ابوداؤد کے الفاظ ہین اور انہون نے یہ بیان کیاہے کہ یہ ابن مسعود کی تالیف اور ترتیب ہی اور انہون نے اسحدیث کو علقمہ اور اسود سے روایت کیاہے اور دوسرے راویون نے سورتین نہین بیان کی ہین [۱]

(۷) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَامَ حَتّٰى اَصْبَحَ بِاٰيَةٍ وَالْاٰيَةُ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۔ اَخْرَجَهُ النَّسَائِیُّ ترجمہ ابوذر رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے کہڑے ہوئے صبح کردی اور وہ یہ آیت ہے اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ یعنی [۲] اگر توان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہین اور اگر ان کو بخش دے تو تو غالب حکمت والا ہے نسائی اس کے راوی ہین ۔

(۸) وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّ عُمَرَ صَلّٰى بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ فَلَمْ يَقْرَاْ فِيْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قِيْلَ لَهٗ مَا قَرَاْتَ قَالَ كَيْفَ كَانَ الرُّكُوْعُ وَالسُّجُوْدُ قَالُوْا حَسَنًا قَالَ لَا بَاْسَ اِذًا اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ ترجمہ ابوسلمہ رض سے روایت ہی وہ کہتے ہین کہ حضرت عمر رض نے لوگون کو مغرب کی نماز پڑہائی اور اس مین انہون نے قرآن نہین پڑہا جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو ان سے یہ کہا گیا کہ آپنے (نماز مین) قرآن نہین پڑہا تو انہون نے پوچہا کہ رکوع اور سجود کیساتہا لوگون نے کہا کہ اچہاتہا تو انہون نے کہا کہ پہر کچہ مضائقہ نہین رزین اسکے راوی ہین ۔

اَلْجَهْرُ
پکار کر قرآن پڑہنے کا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ فِیْ كُلِّ الصَّلٰوةِ نَقْرَاُ فَمَا اَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا اَخْفٰى عَلَيْنَا اَخْفَيْنَا عَلَيْكُمْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی وہ کہتے ہین کہ ہر نماز مین ہم قرآن پڑہتے ہین پہر جس نماز مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو سنایا (پکار کر پڑہا) ہم بہی تمکو سناتے ہین (پکار کر پڑہتے ہین) اور جس نماز مین آپنے ہم سے چہپایا (آہستہ پڑہا) ہم بہی تمسے چہپاتے ہین (آہستہ پڑہتے ہین) ابوداؤد ونسائی اسکے راوی ہین

(۲) وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ خَرَجَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَاِذَا هُوَ بِاَبِیْ بَكْرٍ يُصَلِّیْ يَخْفِضُ مِنْ صَوْتِهٖ

---

[۱] مطلب یہ ہے کہ ابوداؤد نے جو روایت علقمہ اور اسود سے اس طرح بیان کی ہے کہ یہ دونون ابن مسعود سے روایت کرتے ہین اس مین تو سورتون کی تفصیل ہے جیسا کہ اسحدیث مین مذکور ہے اور علقمہ واسود کے سوا باقی اشخاص جو ابن مسعود سے اسحدیث کو روایت کرتے ہین انہون نے سورتون کی تفصیل نہین بیان کی ہے بلکہ عام طور پر یہ بیان کیا ہے کہ آپ دو دو سورتین جو ایک دوسری کے مساوی ومشابہ ہین ایک ایک رکعت مین پڑہتے تہے ۱۲ مترجم [۲] یعنے رات بہر صبح تک ایک ہی آیت پڑہتے رہے [۳] یہ حضرت عیسی اپنی امت کے بارہ مین خدا سے عرض کرینگے ۱۲

وَمَرَّ بِعُمَرَ وَهُوَ يُصَلِّي رَافِعًا صَوْتَهُ فَسَأَلَ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ قَدْ أَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَسَأَلَ عُمَرَ فَقَالَ أُوقِظُ الْوَسْنَانَ وَأَطْرُدُ الشَّيْطَانَ أَخْرَجَهُ أَبُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي دَاوُدَ وَقَالَ وَزَادَ الْحَسَنُ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا بَكْرٍ ارْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا وَقَالَ لِعُمَرَ اخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا **ترجمہ** ابوقتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی شب کو باہر نکلے تھے مین آپنے ابوبکر کو دیکھا کہ وہ نماز پڑہ رہے ہین اور آہستہ آہستہ قرآن پڑہ رہے ہین (اور عمرؓ کے پاس آپکا گذر ہوا تو دیکھا کہ وہ نماز پڑہ رہے ہین اور قرآن بلند آواز سے پڑہ رہے ہین تو آپنے ابوبکر سے پوچھا کہ تم آہستہ کیون پڑہ رہے تھے) تو انہون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین اس ذات کو سناتا تہا جس سے[1] سرگوشی کر رہا تہا۔ اور آپنے عمر سے پوچھا کہ تم اتنے زور سے کیون پڑہ رہے تہے) انہون نے عرض کیا کہ مین سوتون کو جگاتا تہا اور شیطان کو بہگاتا تہا[2]۔ ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین اور یہہ ابوداؤد کے الفاظ ہین[3] اور ابوداؤد نے یہ بیان کیا ہے کہ حسن نے اپنی حدیث مین اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوبکر تم کسی قدر بلند آواز سے پڑہا کرو اور آپنے عمر سے ارشاد فرمایا کہ تم کسی قدر پست آواز سے پڑہا کرو۔

(۳) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ فَذَكَرَ مِثْلَ هٰذِهِ الْقِصَّةِ وَلَمْ يَذْكُرْ فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ ارْفَعْ شَيْئًا وَقَالَ لِعُمَرَ اخْفِضْ شَيْئًا وَزَادَ وَقَدْ سَمِعْتُكَ يَا بِلَالُ وَأَنْتَ تَقْرَأُ مِنْ هٰذِهِ السُّورَةِ وَمِنْ هٰذِهِ السُّورَةِ فَقَالَ كَلَامٌ طَيِّبٌ يَجْمَعُهُ اللهُ بَعْضَهُ إِلَى بَعْضٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ قَدْ أَصَابَ أَخْرَجَهُ أَبُودَاوُدَ **ترجمہ** اور ایک روایت مین جو ابوہریرہ سے مروی ہے یہی قصہ مذکور ہے لیکن اس مین یہہ نہین ہے کہ آپنے ابوبکر سے ارشاد فرمایا کہ تم کسیقدر بلند آواز سے پڑہا کرو اور عمر سے کہا کہ تم کسی قدر پست آواز سے پڑہا کرو اس مین اتنا زیادہ ہے کہ آپنے فرمایا کہ ای بلال مینے سُنا کہ تم (کچہ آیت) اس سورہ سے پڑہتے تہے تو انہون نے عرض کیا کہ یہ سب کلام پاک ہے خدا تعالی ایک کو دوسرے کے ساتہ ملاتا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سب نے ٹہیک کیا ابوداؤد ہی اسکے راوی ہین۔

(۴) **وَعَنْ** الْبَيَاضِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَقَدْ عَلَتْ أَصْوَاتُهُمْ بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ إِنَّ الْمُصَلِّيَ يُنَاجِي رَبَّهُ فَلْيَنْظُرْ بِمَا يُنَاجِيهِ وَلَا يَجْهَرْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ بِالْقُرْآنِ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ **ترجمہ** بیاضی سے روایت ہے

---

[1] یعنے خدا کو سنا رہا تہا جو پست اور بلند سب آوازین یکسان سنتا ہے کسی اور کو سوا خدا کے سنانا مقصود نہ تہا ۱۲ [2] یعنے بلند آواز سے پڑہنے سے میرا مقصود یہ تہا کہ میری آواز سنکر سوئے ہوئے اشخاص بیدار ہوکر یاد الٰہی مین مصروف ہون اور شیطان بہی دور تک بہاگ جائے اسلیے کہ شیطان قرآن کی آواز سے بہاگ جاتا ہے ۱۲ [3] دراصل ابوداؤد کے یہہ الفاظ نہین ہین جو مؤلف نے بیان کیے ہے معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف نے عمداً الفاظ مین کچہ رد و بدل کیا ہے لیکن رد و بدل کسیطرح قابل اعتراض نہین ہے اسلیے کہ اس سے اصل مطلب مین کچہ فتور واقع نہین ہوا اگرچہ مینے حسب بیان مؤلف ترجمہ کر دیا ہے لیکن مناسب ہے کہ مین اس اختلاف کو بہی بتا دون جو اصل حدیث اور اس حدیث مین پایا جاتا ہے۔ یہان تک تو متفق ہے کہ آپنے دونو حضرات کو نماز پڑہتے دیکہا لیکن اس موقعہ پر مؤلف نے کچہ عبارت ترک کر دی ہے وہ یہ کہ جب دونو حضرات رسول اللہ صلعم کی خدمت مین اکٹہے ہوئے تو آپنے ابوبکر سے پوچہا کہ تمہارے پاس سے گذر ہوا تو تم نماز پڑہ رہے تہے اور قرآن بہت آہستہ پڑہ رہے تہے تب انہون نے عرض کیا کہ مین اسکو سناتا تہا جس سے سرگوشی کرتا تہا پہر آپنے عمر سے پوچہا کہ تمہارے پاس سے گذر ہوا تو تم نماز پڑہ رہے تہے اور بہت زور سے قرآن پڑہ رہے تہے تب انہون نے عرض کیا کہ مین سوتے کو جگاتا تہا اور شیطان کو بہگاتا تہا اور ظاہر ہے کہ بعض عبارت کے ترک کر دینے سے کوئی مطلب مین فتور نہین ہوا لہذا مؤلف پر کوئی اعتراض نہین ہوسکتا نہ ہماری یہ مجال ہے کہ مؤلف علیہ الرحمۃ پر کوئی اعتراض کرسکین ۱۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کے پاس برآمد ہوئے اور سب لوگ نماز پڑہ رہے تھے اور انکے قرآن پڑہنے کی آوازین بہت ہی بلند ہوگئی تھین تو آپ نے فرمایا کہ نماز پڑہنے والا اپنے پروردگار سے مناجات (سرگوشی) کرتا ہے پس اسکو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس چیز کے ساتھ اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے اور تم لوگ قرآن پڑہتے وقت ایک دوسرے پر بلند آواز مت کیا کرو مالک اسکے راوی ہین

(٥) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِاللَّيْلِ يَرْفَعُ طَوْرًا وَيَخْفِضُ طَوْرًا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رات کی نماز مین کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز سے قرآن پڑہتے تھے اور کبھی پست آواز سے قرآن پڑہتے تھے ابوداؤد اسکے راوی ہین

(٦) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ نَشِيْجَ عُمَرَ وَاَنَا فِيْ اٰخِرِ الصُّفُوْفِ يَقْرَأُ اِنَّمَا اَشْكُوْ بَثِّيْ وَحُزْنِيْ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّشِيْجُ صَوْتٌ يَتَرَدَّدُ فِي الْحَلْقِ وَالصَّدْرِ ترجمہ عبداللہ بن شداد سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مین نے حضرت عمر کی سسک کر رونے کی آواز سنی حالانکہ مین آخر صف مین تھا اور وہ یہ آیت پڑہ رہے تھے اِنَّمَا اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْ اِلَى اللّٰهِ[1] مین اپنی بیقراری اور غم کی شکایت خدا کی جناب مین کرتا ہون بخاری اسکے راوی ہین

(٧) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ حَفِظْتُ سَكْتَتَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ سَكْتَةٌ اِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ وَسَكْتَةٌ اِذَا فَرَغَ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ عِنْدَ الرُّكُوْعِ قَالَ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَكَتَبُوْا فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى اُبَيٍّ فَصَدَّقَ سَمُرَةَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِيْ اُخْرٰى وَسَكْتَةٌ اِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ وَفِيْ اُخْرٰى اِذَا اسْتَفْتَحَ وَاِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مجھے نماز مین دو[2] سکتے یاد ہین ایک سکتہ تو[3] اسوقت جبکہ امام تکبیر تحریمہ[4] کہے اور دوسرا[5] سکتہ جبکہ امام سورہ فاتحہ اور سورہ کے پڑہنے سے فارغ ہوجائے رکوع کے وقت تو عمران بن حصین نے اسکا[6] انکار کیا آخر اس بارہ مین حضرت ابی (بن کعب) کو لکہا تو اونہون نے سمرہ کی تصدیق[7] کی ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین اور یہ ابوداؤد کے الفاظ ہین اور ایک روایت مین ہے کہ دوسرا سکتہ جبکہ امام قرارت سے فارغ ہوجائے اور ایک روایت مین ہے کہ جب نماز شروع کرے اور جبکہ قرارت سے فارغ ہو۔

اَلْاِعْتِدَالُ

(رکوع۔ سجود۔ قومہ۔ جلسہ۔ وغیرہ نماز کے تمامی ارکان کو پورے طور پر ادا کرنا)

(١) عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُجْزِئُ صَلٰوةُ اَحَدِكُمْ حَتّٰى يُقِيْمَ ظَهْرَهٗ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ ابومسعود بدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین سے کسی ایسے شخص کی نماز درست نہین ہوتی جو رکوع و سجود مین اپنی پیٹہ کو برابر سیدہی نہین رکہتا اصحاب سنن اسکے راوی ہین

[1] یعنے تہجد کی نماز مین [2] یہ حضرت یعقوب نے حضرت یوسف کے فراق مین فرمایا تھا [3] یعنے دو مقام ایسے ہین جہان چپ رہنا چاہیے [4] اس وقت آہستہ سبحانک اللہم پڑہنا چاہیے [5] یہ سکوت غالبا اس تکان کے رفع کرنے کی غرض سے ہوگا جو قرآن پڑہنے سے ہوا ہو [6] یعنے وہ پہلے ہی سکتہ جانتے تھے دوسرے سکتہ کے قائل نتھے ۱۲ [7] کہ درحقیقت دو سکتے صحیح ہین ۱۲

(١) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُرَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَوْنَ فِي الشَّارِبِ وَالزَّانِيْ وَالسَّارِقِ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ فِيْهِمُ الْحُدُوْدُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هُنَّ فَوَاحِشُ وَفِيْهِنَّ عُقُوْبَةٌ وَاَسْوَءُ السَّرِقَةِ الَّذِيْ يَسْرِقُ صَلٰوتَهٗ قَالُوْا وَكَيْفَ يَسْرِقُ صَلٰوتَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ نعمان بن مرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم لوگ شراب پینے والے اور زنا کرنے والے اور چوری کرنے والے کے باب میں کیا خیال کرتے ہو۔ اور یہ اس سے قبل کا واقعہ ہے کہ ان کے بارہ میں سزا کی خبر نازل ہوئی صحابہ نے عرض کیا کہ خدا اور اس کا رسول زیادہ عالم اور دانا ہے آپ نے فرمایا یہ سب گناہ کبیرہ ہیں اور ان میں سزا ہے اور بدترین چور وہ شخص ہے جو اپنی نماز میں سے چوراتا ہے اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اپنی نماز میں سے کیونکر چوراتا ہے آپ نے فرمایا کہ رکوع اور سجدہ پورے طور پر نہیں کرتا مالک اس کے راوی ہیں

(٢) وَعَنْ سَالِمِ الْبَرَّادِ قَالَ اَتَيْنَا اَبَا مَسْعُوْدٍ فَقُلْتُ لَهٗ حَدِّثْنَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بَيْنَ اَيْدِيْنَا فَكَبَّرَ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعَ رَاحَتَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَجَعَلَ اَصَابِعَهٗ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ وَجَافٰى مِرْفَقَيْهِ حَتّٰى اسْتَوٰى كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقَامَ حَتّٰى اسْتَوٰى كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ الْمُجَافَاةُ اَنْ تَرْفَعَ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَلَا يُلْصِقُهُمَا ترجمہ سالم براد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم ابو مسعودؓ کے پاس آئے تو میں نے ان سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیفیت ہم سے بیان فرمایئے تو وہ ہمارے سامنے (نماز پڑھنے) کھڑے ہو گئے تو انہوں نے اللہ اکبر کہا پھر جب انہوں نے رکوع کیا تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھا اور اپنی انگلیوں کو اس سے نیچے رکھا اور اپنی دونوں کہنیوں کو (اپنے دونوں پہلوؤں سے) دور اور جدا رکھا یہاں تک کہ ہر ایک عضو اپنی اپنی جگہ پر اچھی طرح برابر ہو گیا پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ ہر ایک عضو اچھی طرح برابر سیدھا ہو گیا۔ ابو داؤد اور نسائی اس کے راوی ہیں۔

(٣) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطَنَّ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ اِنْبِسَاطَ الْكَلْبِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سجدہ ٹھیک طور پر کرو اور تم میں سے کوئی شخص اپنی بازو کتے کی طرح نہ بچھاوے پانچوں اس کے راوی ہیں۔

(٤) وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِيْمُوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِيْ وَرُبَّمَا قَالَ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِيْ اِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ انس ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

له کہ یہ کتنا بڑا گناہ ہے یا اس کی کیا سزا ہے ٢ه ہم کو پورے طور پر نہیں معلوم کہ یہ گناہ کبیرہ ہے یا صغیرہ یا اس کی کیا سزا ہے ٣ه پس ایسا شخص سب چوروں سے برا ہے جو نماز میں چوری کرتا ہے موجودہ دنیا میں ایسے چور بکثرت ہیں جو نماز کے کسی رکن کو پورے طور پر ادا نہیں کرتے صرف برائے نام نماز پڑھتے ہیں ۱۲ ٤ه پہنچے یا ہیں زمین پہ نہ بچھاوے جیسا کہ کتا بچھاتا ہے بلکہ زمین سے بلند رکھے اور کہنی کو بھی بلند رکھے پسلی سے نہ ملائے غرضکہ ہتھیلی کو زمین پر رکھے باقی ہاتھ کو زمین اور پسلی سے جدا رکھے ۱۲

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ رکوع اور سجود ٹھیک طور پر کیا کرو بس قسم ہے خدا کی کہ مین اپنی پیٹھ کے پیچھے سے تم کو دیکھتا ہون جب تم رکوع کرتے ہو اور سجدہ کرتے ہو۔ شیخین اور نسائی اسکے راوی ہین

(۵) وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ ؓ أَنَّهُ قَالَ لِأَصْحَابِهِ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ فَصَلَّى بِنَا صَلٰوةَ شَيْخِنَا أَبِي بُرَيْدٍ فَكَانَ أَبُو بُرَيْدٍ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْآخِيرَةِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُولٰى وَالثَّالِثَةِ اسْتَوٰى قَاعِدًا ثُمَّ نَهَضَ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ مالک بن حویرث سے روایت ہے کہ انہون نے اپنے اصحاب سے کہا کہ کیا مین تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ بتلاؤن ابو قلابہ کہتے ہین کہ پھر انہون نے ہمکو اس طرح کی نماز پڑھائی جیسے کہ ہمارے اوستاذ امام ابو یزید نماز پڑہاتے ہین اور ابو یزید جب پہلی اور تیسری رکعت کے آخیر سجدہ سے سر اٹھاتے تھے تو سیدھے بیٹھ جاتے تب پھر کھڑے ہوتے تھے[ملہ] بخاری۔ ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہین

مِقْدَارُ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

رکوع اور سجود کے مقدار کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْبَهَ صَلٰوةً بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا الْفَتٰى يَعْنِي عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ فَحَزَرْنَا رُكُوْعَهُ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ وَسُجُوْدَهُ مِثْلَهُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مینے انس بن مالک سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ مینے بجز اس جوان یعنے عمر بن عبد العزیز کے اور کسی ایسے شخص کے پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نماز نہین پڑھی جسکی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے بہت مشابہ ہو یعنے عمر بن عبد العزیز کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی نسبت بہت مشابہ تھی۔ ابن جبیر کہتے ہین کہ ہمنے ان کے رکوع کا اندازہ کیا تو دس[ملہ] دفعہ (تسبیح کہنے کی) برابر تھا اور انکا سجدہ بھی ایسے ہی تھا۔ ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنِ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَوْ عَمِّهِ قَالَ رَمَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوتِهِ فَكَانَ يَتَمَكَّنُ فِي رُكُوْعِهِ وَسُجُوْدِهِ قَدْرَ مَا يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ ثَلٰثًا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ سعدی اپنے والد یا چچا سے روایت کرتے ہین کہ وہ کہتے تھے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتے دیکھا تو آپ رکوع اور سجود مین اتنی دیر ٹھیرتے تھے کہ کوئی شخص سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ تین دفعہ کہہ سکے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین

(۳) وَعَنْ غُنْدَرٍ قَالَ غَلَبَ عَلَى الْكُوْفَةِ زَمَنَ ابْنِ الْأَشْعَثِ مَطَرُ بْنُ نَاجِيَةَ فَأَمَرَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَامَ قَدْرَ مَا أَقُوْلُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ قَالَ الْحَكَمُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى فَقَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

ملہ یعنی مالک بن حویرث نے ملہ جسکو جلسہ استراحت کہتے ہین ملہ یعنی سبحان ربی العظیم دس دفعہ پڑہ لیکن اتنی دیر رکوع مین رہتے تھے علی ہذا اتنی ہی دیر سجدہ مین رہتے تھے

صلی اللہ علیہ وسلم قیامہ ورکوعہ واذا رفع راسہ من الرکوع والسجود وما بین السجدتین قریبا من السواء قال شعبۃ فذکرتہ لعمرو بن مرۃ فقال قد رایت ابن ابی لیلی فلم تکن صلوتہ ھکذا اخرجہ الخمسۃ وفی روایۃ اخری للشیخین قال کان رکوع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسجودہ وبین السجدتین واذا رفع راسہ من الرکوع ما خلا القیام والقعود قریبا من السواء **ترجمہ** عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ابن اشعث کے زمانہ میں مطر بن ناجیہ کو جب غلبہ ہوا تو انہوں نے ابو عبیدہ بن عبد اللہ کو یہ حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھایا کریں تو جب وہ رکوع سے سر اٹھاتے تبھی تو اتنی دیر تک کھڑے [illegible] اللھم ربنا ولک الحمد ملاء السموت وملاء الارض وملاء ما شئت من شیء بعد اھل الثناء والمجد لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد حکم کہتے ہیں کہ میں نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے اسکا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے براء بن عازب سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا قیام اور رکوع اور سجود اور جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تھے (اس وقت کا قیام) اور دونوں سجدوں کے مابین کا جلسہ (یہ سب قریب قریب برابر تھا) شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث عمرو بن مرہ سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ میں نے تو خود ابن ابی لیلی کو دیکھا ہے لیکن انکی نماز تو ایسی نہیں تھی یہ بخاری مسلم کے راوی ہیں اور شیخین کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع اور سجدہ اور سجدوں کے مابین کا جلسہ اور جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تھے (اسوقت کا قیام) بجز قیام اور قعود کے قریبا سب برابر ہوتا تھا

(۴) وعن زید بن وھب قال رای حذیفۃ رجلا یصلی فطفف فقال لہ حذیفۃ منذ کم تصلی ھذہ الصلوۃ قال منذ اربعین سنۃ قال ما صلیت منذ اربعین سنۃ ولو مت وانت تصلی ھذہ الصلوۃ مت علی غیر فطرۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال ان الرجل لیخفف ویتم ویحسن اخرجہ البخاری والنسائی واللفظ لہ **ترجمہ** زید بن وہب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حذیفہ نے ایک شخص کو دیکھا جس نے نماز پڑھی اور اس میں کمی کر دی تو حذیفہ نے اس شخص سے دریافت کیا کہ تم کتنے زمانہ سے اس طرح کی نماز پڑھتے ہو اس نے کہا کہ چالیس برس سے تو انہوں نے کہا کہ تم نے چالیس برس سے نماز ہی نہیں پڑھی اور اگر تم ایسی ہی (ناقص) نماز پڑھتے ہوئے مرگئے (اور کوئی اصلاح نہیں کی) تو تمہاری موت دین محمدی کے برخلاف ہوگی پھر حذیفہ نے فرمایا کہ کوئی شخص نماز میں تخفیف کرتا ہے لیکن اسکے ارکان کو عمدگی کے ساتھ پورے طور پر ادا کرتا ہے بخاری اور نسائی اسکے راوی ہیں اور یہ

لہ ترجمہ اے اللہ اے ہمارے پروردگار آسمان اور زمین بھر کر اور جو چیز تو اسکے بعد چاہے اسکو بھی بھر کر حمد و ثنا تیرے ہی لیے ہے تو ہی تعریف اور بندگی کے سزاوار ہے جو تو دے اسکا کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جو تو روکے اسکا کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولتمند کو دولت تیرے سامنے نفع بخش نہیں ہے لہ مطلب یہ کہ انہوں نے اس حدیث کو ناقابل اعتبار قرار دیا سہ قیام سے وہ قیام مراد ہے جس میں کھڑے ہو کر قرآن پڑھا جاتا ہے لہ قعود سے وہ بیٹھک مراد ہے جس میں بیٹھ کر صرف التحیات اور اخیر میں التحیات مع درود پڑھی جاتی ہے شہ یعنے اسکے ارکان پورے طور پر ادا نہیں کیے فہ یعنے ایسی ناقص نماز کا لعدم ہے شہ اور تم مسلمان نہیں مرو گے شہ نماز میں تخفیف کرنے کے یہ معنے ہیں کہ بجائے بڑی بڑی سورتوں کے چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھے لیکن رکوع اور سجدہ اور قومہ اور جلسہ وغیرہ ارکان کو پورے طور پر ادا کرے یہ نہیں کہ نہ رکوع میں پورے طور پر جھکے نہ رکوع سے سیدھا کھڑا ہو کر فوراً سجدہ میں چلا جائے سجدہ میں ہنوز پیشانی بھی نہیں پہنچی کہ جھٹ اٹھ کر فوراً سر اٹھا لیا اور بغیر بیٹھنے کے فوراً پھر دوسرے سجدہ میں چلے گئے ایسی ناقص نماز کا لعدم ہے عمر بھر کوئی شخص پڑھا کرے محض بے سود ہے آج کل ایسے نمازی کثرت سے ہیں خدا تعالی انکو راہ راست پر لائے آمین ۱۲

نسائی کے الفاظ ہین

(۵) وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ وَاَنْ يُّوَطِّنَ الرَّجُلُ بِالْمَكَانِ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا يُوَطِّنُ الْبَعِيْرُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ نَقْرَةُ الْغُرَابِ الْمُتَابَعَةُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ طُمَانِيْنَةٍ بَيْنَهُمَا وَافْتِرَاشُ السَّبُعِ اَنْ يَّضَعَ سَاعِدَيْهِ عَلَى الْاَرْضِ فِي السُّجُوْدِ كَالْكَلْبِ وَغَيْرِهٖ مِنَ السِّبَاعِ وَقَوْلُهٗ وَاَنْ يُّوَطِّنَ الرَّجُلُ بِالْمَكَانِ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا يُوَطِّنُ الْبَعِيْرُ مَعْنَاهُ اَنْ يَّاْلَفَ مَكَانًا مَعْلُوْمًا مِنَ الْمَسْجِدِ يُصَلِّيْ فِيْهِ لَا يَعْدُوْهُ كَالْبَعِيْرِ لَا يَاْوِيْ مِنْ عَطَنِ الْاِبِلِ اِلَّا اِلٰى مَكَانٍ قَدِ اعْتَادَهٗ **ترجمہ** عبدالرحمن بن شبل سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز مین کوے کیطرح چونچ مارنے سے منع فرمایا اور نماز مین درندون کیطرح ہاتھ بچہانے سے منع فرمایا اور آپنے اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص مسجد مین نماز کے لیے ایک خاص جگہہ ہمیشہ کے لیے مقرر کرلے اور ہمیشہ وہین نماز پڑہا کرے۔ اور دوسری جگہہ نہ پڑہے جس طرح کہ اونٹ اپنے وسطے ایک خاص جگہ مقرر کرلیتا ہے۔ ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین۔ کوے کیطرح چونچ مارنے سے یہ مراد ہے کہ جہٹ جہٹ دونو سجدے کرے اور ان دونون کے درمیان مین ذرا بیٹھے تک نہین اور درندون کیطرح ہاتہ بچہانے کے یہ معنی ہین کہ سجدے مین دونو کہونچے زمین پر رکہدے جس طرح کہ کتے وغیرہ درندے بیٹھتے ہین اور مسجد مین خاص جگہہ قرار دینے کے یہ معنی ہین کہ مسجد مین کوئی خاص مقام مقرر کرلے وہین نماز پڑہا کرے وہان کے سوا کہین اور نماز نہ پڑہے جیسے کہ اونٹ کسی اور اونٹ کی بندش کی جگہہ پر نہین آتا وہ وہین جائیگا جہان ہمیشہ بندہنے کی اسکو عادت ہے

هَيْئَةُ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

رکوع اور سجود کی ہیئت اور شکل کے بیان مین

(۱) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا رَكَعَ طَبَّقَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ سَعْدًا فَقَالَ صَدَقَ اَخِيْ كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا ثُمَّ اُمِرْنَا بِهٰذَا يَعْنِي الْاِمْسَاكَ عَلَى الرُّكَبِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** ابن مسعودؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو نماز سکہلائی پہر آپ کہڑے ہوئے اور ... اللہ اکبر کہا اور دونو ہاتہ اٹہائے پہر جب آپنے رکوع کیا تو دونو ہاتہ ملاکر آپنے دونو گہٹنون کے بیچ مین رکہہ لیے جب یہ حدیث سعد کو پہونچی تو انہوانے کہا کہ میرے بہائی نے سچ کہا پہلے ہم لوگ ایسا ہی کیا کرتے تہے پہر ہم کو یہ حکم دیا گیا یعنے دونون گہٹنون کے پکڑنے کا حکم دیا گیا) ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین

(۲) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ سُنَّتْ لَكُمُ الرُّكَبُ فَامْسِكُوْا بِالرُّكَبِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** حضرت عمر سے روایت ہے وہ فرماتے ہین کہ تم لوگون کے لیے (رکوع مین) گہٹنے (پر ہاتہ رکہنا) سنت قرار دیا گیا ہے پس تم لوگ (رکوع مین گہٹنے کو پکڑ لیا کرو۔ ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہین

(۳) وَعَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ وَصَفَ لَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ السُّجُوْدَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ وَاعْتَمَدَ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ

لہ یعنے جہان سجدہ کیا فورا ابہی سر اٹہالیا پہر دوسرا سجدہ کیا ۔ یعنے سجدہ مین دونو ہاتہ زمین پر بچہاکر سجدہ نکرے جیسا کہ کتا وغیرہ بیٹھتا ہے بلکہ دونو ہاتہ زمین سے علیحدہ رکہنا چاہیے اور پسلی سے علیحدہ رکہنا چاہیے ۱۲

عجیزتہ وقال ھٰکذا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسجد وفی اخری کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی جخی اخرجہ
ابوداود والنسائی ومعنی جخی ای جافاہ یدیہ عن جنبیہ فصار لہ مثل الجناح ترجمہ ابو اسحاق سے روایت ہے وہ کہتے ہین
کہ براء بن عازب نے ہمکو سجدہ کرکے تبلایا تو انہون نے اپنے دونو ہاتھہ زمین پر رکھے اور اپنے دونو گھٹنون پر ٹیکا لگایا اور سرین زمین
سے بلند کردی اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی سجدہ کرتے تھے اور ایک روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
نماز پڑہتے تھے تو سجدہ مین دونون ہاتھون کو اپنی پسلیون سے جدا رکہتے تھے ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین۔

(۴) وعن البراء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجدت فضع کفیک وارفع مرفقیک اخرجہ مسلم
والترمذی وفی روایۃ الترمذی قال قلت للبراء این کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یضع وجھہ اذا سجد قال بین کفیہ
ترجمہ براء سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم سجدہ کرو تو دونو تہیلی زمین پر رکھو اور اپنی دونو کہنیون کو زمین
سے بلند رکھو مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہین اور ترمذی کی ایک روایت مین ہے کہ مینے براء سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سجدہ کیوقت اپنا چہرہ (مبارک) کہان رکہتے تھے تو انہون نے کہا کہ اپنی دونو تہیلیون کے درمیان مین رکہتے تھے۔

(۵) وعن عبد اللہ بن مالک بن بحینۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی فرج بین یدیہ حتی یبدو بیاض
ابطیہ اخرجہ الشیخان والنسائی ترجمہ عبد اللہ بن مالک بن بحینہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
نماز پڑہتے تھے تو (سجدہ مین) دونون ہاتھون کو (پسلیون سے) اس قدر کشادہ (اور جدا) رکہتے تھے کہ آپ کی بغل مبارک کی سفیدی
نمودار ہوجاتی تہی شیخین اور نسائی اسکے راوی ہین

(۶) وعن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سجد احدکم فلا یفترش ذراعیہ افتراش الکلب اخرجہ
الترمذی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی شخص سجدہ کرے تو (سجدہ مین) اپنے
دونو بازؤن کو (زمین پر) اس طرح نہ بچھاوے جس طرح کہ کتا بچھاتا ہے۔ ترمذی اسکے راوی ہین

(۷) وعن عامر بن سعد عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بوضع الیدین ونصب القدمین اخرجہ الترمذی
ترجمہ عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سجدہ مین) دونون ہاتھہ (زمین پر) رکہنے کا اور
دونو پاؤن کو کھڑا رکہنے کا حکم دیا ترمذی اسکے راوی ہین

(۸) وعن ابی حمید الساعدی قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رکع اعتدل ولم یصب رأسہ ولم یقنعہ و
وضع یدیہ علی رکبتیہ واذا اھوی الی الارض ساجدا جافی عضدیہ عن ابطیہ وفتخ اصابع رجلیہ اخرجہ
النسائی ترجمہ ابو حمید ساعدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تھے تو اعتدال کرتے تھے اور سر کو بہت
نیچے جہکا دیتے تھے نہ بہت بلند کر دیتے تھے (بلکہ پیٹھہ کے برابر رکہتے تھے) اور دونون ہاتھہ دونو گھٹنون پر رکھتے تھے اور
جب سجدہ کے لیے زمین کی جانب جہکتے تھے تو اپنے دونو بازون کو اپنی دونو بغلون سے جدا رکہتے تھے اور پاؤن کی انگلیان

کھلی رکھتے تھے۔ نسائی اسکے راوی ہین

(۹) وَعَنْهُ اَيْضًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ كَانَ اِذَا سَجَدَ اَمْكَنَ اَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ مِنَ الْاَرْضِ وَجَافَى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ترجمہ ابوحمید ساعدی سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سجدہ کرتے تھے تو اپنی ناک اور پیشانی کو زمین پر اچھی طرح جما دیتے تھے اور اپنے دونون ہاتھون کو اپنی دونون پسلیون سے جدا رکھتے تھے اور اپنے دونون ہاتھون کو اپنے دونون مونڈھے کے مقابل رکھتے تھے۔ ترمذی اسکے راوی ہین اور اس کو صحیح تسلیم کرتے ہین۔

(۱۰) وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَاِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَفِي اُخْرٰى لِاَبِي دَاوٗدَ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَ جَبْهَتَهُ بَيْنَ كَفَّيْهِ وَاِذَا نَهَضَ نَهَضَ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَاعْتَمَدَ عَلٰى فَخِذَيْهِ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تھے تو دونون ہاتھون کے رکھنے سے قبل دونو گھٹنے (زمین پر) رکھتے تھے اور جب (دوسری یا تیسری رکعت کے لیے) اوٹھتے تھے تو گھٹنے سے پہلے دونون ہاتھ اٹھاتے تھے اصحاب سنن اسکے راوی ہین اور ابوداود کی ایک روایت مین ہے کہ جب آپ سجدہ کرتے تو اپنی پیشانی اپنی دونو تھیلیون کے مابین رکھتے تھے اور جب (دوسری یا تیسری رکعت کے لیے) اٹھتے تھے تو اپنے دونون گھٹنون کے بل اٹھتے تھے اور اپنی دونو رانونپر ٹیکا دیتے تھے۔

(۱۱) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيْرُ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ۔ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی شخص سجدہ کرے تو سجدہ کے لیے اس طرح نہ بیٹھے جس طرح کہ اونٹ[1] بیٹھتا ہے کہ دونون گھٹنون کے پہلے دونو ہاتھ رکھدیتا ہے۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہین

(۱۲) وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ اِنِّي اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِي وَاَكْرَهُ لَكَ مَا اَكْرَهُ لِنَفْسِي فَلَا تُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ الْاِقْعَاءُ فِي الصَّلٰوةِ اَنْ يُلْصِقَ اِلْيَتَيْهِ بِالْاَرْضِ وَيَنْصِبَ سَاقَيْهِ وَيَضَعَ يَدَيْهِ بِالْاَرْضِ كَمَا يَقْعُدُ الْكَلْبُ فِي بَعْضِ حَالَاتِهِ وَالْاِقْعَاءُ عِنْدَ الْفُقَهَاءِ اَنْ يَضَعَ اِلْيَتَيْهِ عَلٰى عَقِبَيْهِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اے علی مین تمہارے لیے وہی کام پسند کرتا ہون جو مین اپنے لیے پسند کرتا ہون اور مین تمہارے لیے وہی کام ناپسند کرتا ہون جو مین اپنے واسطے ناپسند کرتا ہون پس تم دونو سجدون کے مابین اقعا مت کیا کرو ترمذی اسکے راوی ہین۔ نماز مین اقعا یہ ہے کہ دونو سرین زمین پر رکھدے اور دونون پنڈلیان کھڑی رکھے اور دونو ہاتھ زمین پر رکھدے جیسا کہ بعض وقت کتا بیٹھتا ہے اور فقہا کے نزدیک اقعا یہ ہے کہ دونون

[1] یعنے اونٹ بیٹھنے وقت زمین پر پہلے آگے کے دونون ہاتھ رکھتا ہے پیچھے دونون پاؤن زمین پر رکھتا ہے اسلیے سجدہ کے لیے نہیں بیٹھنا چاہیے۔

سجدون کے بابین دونون سرین دونون ٹخنون پر رکہے ۔

(١٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَنْ يَّجْلِسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلٰى يَدَيْهِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ اُخْرٰى نَهٰى اَنْ يَّعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلٰى يَدَيْهِ اِذَا نَهَضَ مِنَ الصَّلٰوةِ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص نماز مین دونو ہاتہہ پر تکیہ لگا کر بیٹھے ابوداؤد اسکے راوی ہین اور ایک روایت مین ہو کہ آپنے اس سے منع فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز سے اٹھے تو دونون ہاتہہ پر ٹیکا دیکر اٹھے ۔

(١٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يَنْهَضُ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز مین دوسری یا تیسری رکعت کے لیے اٹھتے تہے تو دونون پاؤن[٣] کے ابتدائی حصہ کے بل اٹھتے تہے ابوداؤد اسکے راوی ہین

(١٥) وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يُصَلِّيْ فَاِذَا كَانَ فِيْ وِتْرٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا مُسْلِمًا **ترجمہ** مالک بن حویرث سے روایت ہو کہ انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتے دیکہا تو جب آپ طاق نماز یعنی پہلی یا تیسری رکعت ادا کر چکتے تہے تو اس وقت تک کہڑے نہوتے تہے جب تک آپ پورے بیٹہ[٤] نہ جاتے تہے بجز مسلم کے پانچون اسکے راوی ہین ۔

(١٦) وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا سَجَدَ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى الَّذِيْ يَضَعُ عَلَيْهِ وَجْهَهٗ وَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ فِيْ يَوْمٍ شَدِيْدِ الْبَرْدِ وَاِنَّهٗ لَيُخْرِجُ كَفَّيْهِ مِنْ تَحْتِ بُرْنُسٍ لَهٗ حَتّٰى يَضَعَهُمَا عَلَى الْحَصْبَاءِ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ **ترجمہ** نافع سے روایت ہو کہ ابن عمر جب سجدہ کرتے تہے تو اپنی دونون ہتہیلیان بہی اسی پر رکہتے تہے جسپر اپنا چہرہ رکہتے تہے اور مینے انکو ایک دن سخت سردی کے زمانہ مین دیکہا کہ وہ اپنے جبہ مین سے اپنی دونو ہتہیلیان باہر نکال لیتے تہے یہانتک کہ انہو سنگریزہ[٥] پر رکہتے تہے مالک اسکے راوی ہین

(١٧) وَعَنْ مُجَزَّاةَ بْنِ زَاهِرٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اِسْمُهٗ اُهْبَانُ بْنُ اَوْسٍ وَكَانَ يَشْتَكِيْ رُكْبَتَيْهِ وَكَانَ اِذَا سَجَدَ جَعَلَ تَحْتَ رُكْبَتَيْهِ وِسَادَةً اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ **ترجمہ** مجزاۃ بن زاہر اصحاب[٦] شجرہ مین سے کسی صحابی سے روایت کرتے ہین جن کا نام اہبان بن اوس ہے کہ انکے دونون گہٹنون مین کچہ شکایت تہی (درد وغیرہ کی) تو جب وہ سجدہ کرتے تہے تو اپنے دونون گہٹنون کے نیچے تکیہ رکہ لیتے تہے بخاری اسکے راوی ہین

(١٨) وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا لَمْ يَسْتَطِعِ الْمَرِيْضُ السُّجُوْدَ اَوْمٰى بِرَاْسِهٖ اِيْمَاءً وَلَمْ يَرْفَعْ اِلٰى جَبْهَتِهٖ شَيْئًا اَخْرَجَهُ مَالِكٌ **ترجمہ** نافع سے روایت ہو کہ ابن عمر فرماتے تہے کہ جب کوئی بیمار سجدہ نہ کرسکے تو سر کے اشارہ سے سجدہ

---

[١] سجدہ یا تشہد کے بعد اٹہے [٢] یعنی پاؤن کی انگلیون پر زور دیکر اٹہتے تہے جلسہ استراحت نہین فرماتے تہے [٣] مترجم کہتا ہو کہ سو جودہ ابوداود مین یہ حدیث موجود نہین ہو البتہ ترمذی مین یہ حدیث موجود ہو حالانکہ ترمذی کی روایت کا ذکر نہین کیا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سہو کاتب ہو بجای ترمذی کے ابوداؤد لکہدیا گیا ہے واللہ اعلم ۱۲ [٤] یعنی پورے بیٹہکر پہر اٹہتے تہے یعنی جلسہ استراحت فرماتے تہے [٥] جس سنگریزہ پر وہ سجدہ کرتے تہے مطلب یہ ہے کہ دونو ہاتہہ سجدہ کرتیوقت چہرہ کے قریب رہنا چاہیے [٦] یعنی وہ اشخاص جنہون نے درخت کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تہی ۱۲

کرے اپنا نہ کرے کہ کوئی چیز (مٹی وغیرہ) اٹھا کر پیشانی کے پاس لیجائے (اور اس پر سجدہ کرے۔ مالک اس کے راوی ہیں

اَعْضَاءُ السُّجُوْدِ

سجدے کے اعضاء کا بیان

(۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْضَاءٍ وَلَا يَكُفَّ شَعَرًا وَّلَا ثَوْبًا اَلْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَفِيْ اُخْرٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ اَلْجَبْهَةِ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلٰى اَنْفِهٖ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكُفَّ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعَرَ وَهٰذَا لَفْظُ الشَّيْخَيْنِ اَلْكَفُّ جَمْعُ الثَّوْبِ بِالْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم دیا کہ ہم سات عضو پر سجدہ کیا کریں اور بال اور کپڑے کو نہ سمیٹا کریں[۱] (وہ سات عضو یہ ہیں[۲]) پیشانی اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔ پانچوں اسکے راوی ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ میں سات ہڈیوں (عضو) پر سجدہ کیا کروں (ایک تو) پیشانی اور آپنے اپنے دست مبارک سے اپنے ناک مبارک تک اشارہ فرمایا[۳] اور (دوسرے تیسرے) دونو ہاتھ اور (چوتھے پانچویں) دونو گھٹنے اور (چھٹے ساتویں) دونوں پاؤں کے کنارے[۴] اور ہم کپڑے اور بال نہ سمیٹا کریں۔ یہ شیخین کے الفاظ ہیں

(۲) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ يَرْفَعُهٗ قَالَ اِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ فَاِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ وَجْهَهٗ فَلْيَضَعْهُمَا وَاِنْ رَفَعَهٗ فَلْيَرْفَعْهُمَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں ہاتھ اسی طرح سجدہ کرتے ہیں جسطرح کہ چہرہ سجدہ کرتا ہے پس جب تم میں سے کوئی شخص (سجدہ کے لیے) چہرہ (زمین پر) رکھے تو دونو ہاتھوں کو بھی (زمین پر) رکھنا چاہیے اور جب (سجدہ سے) چہرہ اٹھائے تو دونو ہاتھوں کو بھی اٹھانا چاہیے۔ ابوداود اور نسائی اس کے راوی ہیں۔

اَلْقُنُوْتُ

دعائے قنوت کا بیان

(۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِحَاجَةٍ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ فَعَرَضَ لَهُمْ حَيَّانِ مِنْ سُلَيْمٍ رِعْلٌ وَذَكْوَانُ عِنْدَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ فَقَالَ الْقَوْمُ وَاللّٰهِ مَا اِيَّاكُمْ اَرَدْنَا اِنَّمَا نَحْنُ مُجْتَازُوْنَ فِيْ حَاجَةٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَتَلُوْهُمْ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِمْ شَهْرًا فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ وَذٰلِكَ بَدْءُ الْقُنُوْتِ وَمَا كُنَّا نَقْنُتُ فَسَاَلَ الرَّجُلُ اَنَسًا عَنِ الْقُنُوْتِ بَعْدَ الرُّكُوْعِ اَوْ عِنْدَ فَرَاغِ الْقِرَاءَةِ قَالَ لَا بَلْ هُوَ عِنْدَ فَرَاغِ الْقِرَاءَةِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَفِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَفِيْ اُخْرٰى قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَلِمُسْلِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَدْعُوْ عَلٰى عُصَيَّةَ وَلِلْبُخَارِيِّ قَالَ كَانَ الْقُنُوْتُ فِي الْمَغْرِبِ وَالْفَجْرِ

---

[۱] یعنی بال اور کپڑوں کو اس طرح نہ سمیٹا کریں کہ بال گرد و غبار سے بچنے کے لیے جوڑا باندھ لیں اور رکوع اور سجود کے وقت کپڑوں کو ایک جگہ ہاتھ سے اکٹھا کیا کریں تاکہ مٹی نہ لگ جائے [۲] جس میں ناک بھی شامل ہے جیسا کہ روایت مابعد سے معلوم ہوتا ہے [۳] یعنے پیشانی میں ناک بھی شامل ہے [۴] یعنی وہ منہ جو انگلیوں کو ملا ہوا ہے ۱۲

وَفِي رِوَايَةٍ اَبِي دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيِّ قَنَتَ شَهْرًا ثُمَّ تَرَكَهٗ ترجمہ انسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر شخاص کو کسی ضرورت سے بھیجا جن کو قراء کہتے تہے[1] تو بنی سلیم کے قبیلہ رعل اور ذکوان نے انکو رستہ مین ایک کوئین کے پاس گھیر لیا جسکو بئر معونہ کہتے تہے تو ان لوگون نے[2] کہا کہ ہم لوگ تمہارے قتل کے ارادہ سے نہین آئے ہین ہم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کام کو جارہے ہین (انہون نے نہ مانا) اور ان سب (قاریون) کو قتل کرڈالا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینہ بھر صبح کی نماز مین انپر بددعا کی اور یہی قنوت کے ابتدا کا زمانہ ہے اور اس سے قبل ہم قنوت نہین پڑہا کرتے تہے تو کسی شخص نے انسؓ سے پوچھا کہ رکوع کے بعد قنوت پڑہنا چاہیے یا قرارت سے فارغ ہونے کے بعد تو انہون نے کہا کہ نہین بلکہ قرارت سے فارغ ہونے کے بعد بجز ترمذی کے پانچون اسکے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین ہے کہ رکوع کے بعد (قنوت پڑہنا چاہیے) اور ایک روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز مین مہینہ بھر تک رکوع کے بعد قنوت پڑہا اور مسلم کی ایک روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز مین مہینہ بھر تک رکوع کے بعد قنوت پڑہا آپ (قبیلہ) عصیہ پر بددعا کرتے تہے اور بخاری کی ایک روایت مین ہے کہ مغرب اور صبح کی نماز مین قنوت تہا اور ابوداؤد اور نسائی کی روایت مین ہے کہ آپنے مہینہ بھر تک قنوت پڑہا اس کے بعد چھوڑ دیا۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ شَهْرًا مُتَتَابِعًا فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلٰوةِ الصُّبْحِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ يَدْعُوْ عَلٰى اَحْيَاءٍ مِنْ سُلَيْمٍ عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَيُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَهٗ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلسل (بلا ناغہ) مہینہ بھر تک ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور صبح کی نماز مین قنوت پڑہا ہر نماز کے بعد جب اخیر رکعت مین سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے تہے تو رعل اور ذکوان اور عصیہ بنی سلیم کے قبیلون پر بددعا کرتے تہے اور آپکے پیچھے والے (مقتدی) آمین کہتے تہے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین

(۳) وَعَنْ خُفَافِ بْنِ اِيْمَاءَ الْغِفَارِيِّ قَالَ رَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِيْ لِحْيَانَ وَالْعَنْ رِعْلًا وَذَكْوَانَ ثُمَّ وَقَعَ سَاجِدًا اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ ترجمہ خفاف بن ایماء غفاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا پھر آپنے رکوع سے سر اٹھایا تو آپنے فرمایا کہ (قبیلہ) غفار کی خدا مغفرت کرے اور (قبیلہ) اسلم کو خدا تعالی صحیح وسالم رکھے۔ اور (قبیلہ) عصیہ نے خدا اور اسکے رسول کی نافرمانی کی اے اللہ بنی لحیان پر لعنت کرو (اے اللہ) رعل اور ذکوان پر لعنت کر پھر آپ سجدہ مین گئے مسلم اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فِي الرَّكْعَةِ

---

[1] یعنے یہ ستر اشخاص قاری تہے ۱۲ [2] یعنے قاریون نے کہا۔

الآخرة من الفجر يقول اللهم العن فلانا وفلانا بعد ما يقول سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد فانزل الله تعالى ليس لك من الامر شيء او يتوب عليهم او يعذبهم فانهم ظالمون اخرجه البخاري والترمذي والنسائي ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز کے اخیر رکعت کے رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہنے کے بعد آپ فرماتے تھے کہ اے اللہ فلان اور فلان پر لعنت بھیج تو آپ پر یہ آیت نازل ہوئی لیس لک من الامر شیء او یتوب علیہم او یعذبہم فانہم ظالمون (یعنے اے محمد تم کو کچھ سروکار نہیں چاہے خدا انکی توبہ قبول کرے یا انہیں عذاب دے اسلیے کہ وہ ظالم ہیں) (اسکے بعد آپ نے بد دعا کرنی چھوڑ دی)۔ بخاری، ترمذی، نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۵) وعن الحسن ان عمر بن الخطاب جمع الناس على ابي بن كعب فكان يصلي لهم عشرين ليلة ولا يقنت بهم الا في النصف الباقي فاذا كانت العشر الاواخر تخلف فصلى في بيته وكانوا يقولون ابق ابي اخرجه ابوداؤد ترجمہ حسن سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب نے لوگوں کو ابی بن کعب کے پاس جمع کر دیا (یعنے تراویح پڑھانے کی غرض سے ان کو امام مقرر کیا) تو وہ بیس رات تک انکو نماز پڑھاتے تھے اور نصف باقی میں قنوت پڑھتے تھے جب اخیر دس روز باقی رہ جاتے تو چلے جاتے اور اپنے گھر میں نماز پڑھا کرتے تھے اور لوگ کہتے تھے کہ ابی بھاگ گئے ابوداؤد اسکے راوی ہیں

(۶) وعن الحسن بن علي بن ابي طالب رضي الله عنهما قال علمني رسول الله صلى الله عليه وسلم كلمات اقولهن في الوتر اللهم اهدني فيمن هديت وعافني فيمن عافيت وتولني فيمن توليت وبارك لي فيما اعطيت وقني شر ما قضيت فانك تقضي ولا يقضى عليك وانه لا يذل من واليت تباركت ربنا وتعاليت اخرجه اصحاب السنن ترجمہ حسن بن علی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چند کلمات سکھلائے کہ میں انکو (نماز) وتر میں پڑھا کروں (جو یہ ہیں) اللهم[1] اهدني فيمن هديت وعافني فيمن عافيت وتولني فيمن توليت وبارك لي فيما اعطيت وقني شر ما قضيت فانك تقضي ولا يقضى عليك وانه لا يذل من واليت تباركت ربنا وتعاليت۔ صحاب سنن اسکے راوی ہیں

(۷) وعن علي بن ابي طالب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول في اخر وتره اللهم اني اعوذ برضاك من سخطك واعوذ بمعافاتك من عقوبتك واعوذ بك منك لا احصي ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك اخرجه اصحاب السنن ترجمہ علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے اخیر میں یہ دعا پڑھتے تھے اللهم[2] اني اعوذ برضاك من سخطك واعوذ بمعافاتك من عقوبتك واعوذ بك منك لا احصي ثناء

---

[1] یا اللہ ہدایت کر میری ان لوگوں کے جنکی تونے ہدایت کی ہے اور عافیت دے مجھے بزمرہ ان لوگوں کے جنکو تونے عافیت دی ہے اور حفاظت کر میری بزمرہ ان لوگوں کے جنکی تونے حفاظت کی ہے اور برکت دے مجھے اس میں جو تونے دیا ہے اور مجھ کو اسکی برائی سے بچا جو تونے (تقدیر میں) مقرر کیا ہے اسلیے کہ تو حاکم ہے کوئی شخص تجھ پر حکومت نہیں کر سکتا پس جسکا تو والی اور دوست ہو وہ ذلیل نہیں ہو سکتا تو ہمارا پروردگار بڑی برکت والا ہے اور برتر ہے [2] یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کی بدولت تیرے غضب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری معافی کی بدولت تیرے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تجھی سے تجھ سے میں تیری تعریف کرنیکی قدرت نہیں رکھتا

علیک انت کما اثنیت علی نفسک صحاب سنن اسکے راوی ہین

(۲) وعن جابرٍ قال افضل الصلوٰۃ طول القنوت اخرجہ مسلم والترمذی والمراد بالقنوت ھنا القیام

ترجمہ جابر سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ افضل اور بہتر نماز وہی ہے جس مین قنوت طویل ہو مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہین یہان قنوت سے قیام مراد ہے۔

التشہد

التحیات کا بیان

(۱) عن ابن مسعودٍ قال علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ التشہد کفی بین کفیہ کما یعلمنی السورۃ من القراٰن التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ زاد فی روایۃ بعد عباد اللہ الصالحین فانکم اذا فعلتم ذلک فقد سلمتم علی کل عبد صالح فی السماء والارض وفی اخرہ ثم تخیر من الثناء ما شاء اخرجہ الخمسۃ وھذا لفظ الشیخین وفی روایۃ ابی داود واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ ثم لیتخیر احدکم من الدعاء اعجبہ الیہ فیدعو بہ ولابی داود فی اخری وکان یعلمنا ھن ای ھذہ الدعوات کما یعلمنا التشہد اللھم الف بین قلوبنا واصلح ذات بیننا واھدنا سبل الاسلام ونجنا من الظلمات الی النور وجنبنا الفواحش ما ظھر منھا وما بطن وبارک لنا فی اسماعنا وابصارنا وقلوبنا وازواجنا وذریاتنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم واجعلنا شاکرین لنعمتک مثنین بھا قابلیھا واتمھا علینا ولہ فی روایۃ اخری بعد واشھد ان محمدا رسول اللہ اذا قلت ھذا او قضیت ھذا فقد قضیت صلوتک ان شئت ان تقوم فقم وان شئت ان تقعد فاقعد وفی اخری للنسائی قال کنا اذا صلینا مع النبی صلی اللہ علیہ نقول السلام علی اللہ السلام علی جبرائیل ومیکائیل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ لا تقولوا السلام علی اللہ فان اللہ ھو السلام ولکن قولوا التحیات للہ الحدیث ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اس طرح تشہد التحیات سکہایا ایسی حالت مین کہ میرا ہاتہ آپکے دونون ہاتہون مین تھا جس طرح آپ مجھے قرآن کی سورہ سکھاتے تھے التحیاتُ للہ[۱] والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ اور ایک روایت مین عباد اللہ الصالحین کے بعد اتنا زیادہ ہے کہ جب تمنے ایسا کیا تو آسمان اور زمین مین جتنے نیک بندے ہین سب کو سلام کیا اور اسکے آخر مین یہ مذکور ہے کہ پہر اسکے بعد جو ثنا چاہے اختیار کرے پانچون اسکے راوی ہین اور یہ شیخین کے الفاظ ہین۔ اور ابو داؤد کی روایت مین ہے کہ اشہد

[۱] زبان کی سب عبادت اور بدن کی سب عبادت اور مال کی سب عبادت خدا ہی کے لیے ہے اے نبی آپ پر سلام اور خدا کی رحمت اور برکت ہو سلام ہے ہمپر اور خدا کے سب نیک بندون پر مین گواہی دیتا ہون کہ بجز اسکے کوئی معبود نہین ہے اور گواہی دیتا ہون کہ محمد اسکے رسول ہین ۔۔ تو ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے خود اپنی تعریف کی ہے

اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ پھر جو دعا اسکو اچھی معلوم ہوا اسکو اختیار کرے اور اس سے دعا مانگے اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو یہ دعا اس طرح سکھاتے تھے جس طرح تشہد (التحیات) سکھاتے تھے اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِنَا
وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا وَاھْدِنَا سُبُلَ الْاِسْلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَمَا
بَطَنَ وَبَارِکْ لَنَا فِیْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّیَّاتِنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ
وَاجْعَلْنَا شَاکِرِیْنَ لِنِعْمَتِکَ مُثْنِیْنَ بِھَا قَابِلِیْھَا وَاَتِمَّھَا عَلَیْنَا اور ابوداود ہی کی ایک روایت میں وَاَشْھَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے بعد مذکور ہے کہ جب تمنے یہ کہا یا اوسکو پورا کیا تو تمنے اپنی نماز پوری کی اگر کھڑے ہونا چاہتے ہو تو
کھڑے ہو جاؤ اور اگر بیٹھنا چاہتے ہو تو بیٹھو اور نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ ہم جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے
تو ہم کہتے تھے اَلسَّلَامُ عَلَی اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی جِبْرَائِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ[ؔ] تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَلسَّلَامُ عَلَی اللّٰہِ مت
کہا کرو اسلیے کہ خدا تو خود ہی[ؔ] سلام ہے لیکن یہ کہا کرو التحیات لہ آخر تک

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ یُعَلِّمُنَا التَّشَھُّدَ کَمَا یُعَلِّمُنَا السُّوْرَۃَ
مِنَ الْقُرْاٰنِ فَکَانَ یَقُوْلُ اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَکَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ
بَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ
اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ وَھٰذَا اللَّفْظُ مُسْلِمٍ وَعِنْدَ التِّرْمِذِیِّ سَلَامٌ عَلَیْکَ سَلَامٌ عَلَیْنَا بِغَیْرِ اَلِفٍ وَّلَامٍ
وَلِلنَّسَائِیِّ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَلَہٗ فِیْ اُخْرٰی
عَنْ جَابِرٍ قَالَ یُعَلِّمُنَا التَّشَھُّدَ کَمَا یُعَلِّمُنَا السُّوْرَۃَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَلتَّحِیَّاتُ وَذَکَرَ الْحَدِیْثَ وَفِیْہِ
بَعْدَ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَسْاَلُ اللّٰہَ الْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُ بِہٖ مِنَ النَّارِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ہم کو تشہد اس طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن کی سورہ سکھاتے تھے پس آپ فرماتے تھے اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَکَاتُ
الصَّلَوَاتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ
اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ بجز بخاری کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔ اور یہ مسلم کے
الفاظ ہیں۔ اور ترمذی کی روایت میں سَلَامٌ عَلَیْکَ سَلَامٌ عَلَیْنَا بغیر الف ولام کے مذکور ہے اور نسائی کی روایت میں
جو ابوموسی سے مروی ہے مذکور ہے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اور
نسائی ہی کی روایت میں جو جابر سے مروی ہے مذکور ہے کہ ہمکو تشہد اس طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن کی سورہ سکھاتے
تھے بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَلتَّحِیَّاتُ اور پوری حدیث بیان کی اور اس میں عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ کے بعد ہے کہ اَسْاَلُ اللّٰہَ الْجَنَّۃَ وَ

ملہ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد خدا کے بندہ اور اسکے رسول ہیں ؎ سلام ہوا اللہ پر اور سلام جبریل اور میکائیل پر ؎ پھر سلام ہونیکو کیا معنے
ہونگے ؎ سب زبانی عبادت برکت والی ؎ میں خدا سے جنت مانگتا ہوں اور

اَعُوْذُبِہٖ مِنَ النَّارِ۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ فِی التَّشَہُّدِ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ زِدْتُ فِیْھَا بَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ زِدْتُ فِیْھَا وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَاللَّفْظُ لَہٗ وَفِی الْمُوَطَّا اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یَتَشَہَّدُ بِسْمِ اللّٰہِ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ لِلّٰہِ الزَّاکِیَاتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ شَھِدْتُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ شَھِدْتُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ یَقُوْلُ ھٰذَا فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ وَیَدْعُوْ اِذَا قَضٰی تَشَہُّدَہٗ بِمَا بَدَا لَہٗ فَاِذَا جَلَسَ فِیْ اٰخِرِ صَلٰوتِہٖ تَشَہَّدَ کَذٰلِکَ اَیْضًا اِلَّا اَنَّہٗ یُقَدِّمُ التَّشَہُّدَ ثُمَّ یَدْعُوْ بِمَا بَدَا لَہٗ فَاِذَا قَضٰی تَشَہُّدَہٗ وَاَرَادَ اَنْ یُّسَلِّمَ قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ثُمَّ یَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ عَنْ یَّمِیْنِہٖ ثُمَّ یَرُدُّ عَلَی الْاِمَامِ وَاِنْ سَلَّمَ عَلَیْہِ اَحَدٌ عَنْ یَّسَارِہٖ رَدَّ عَلَیْہِ زَادَ رَزِیْنٌ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اَمَرَہٗ بِذٰلِکَ وَلِمَالِکٍ فِیْ اُخْرٰی عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ عَائِشَۃَ کَانَتْ تَقُوْلُ اِذَا تَشَہَّدَتْ اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ الزَّاکِیَاتُ لِلّٰہِ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ **ترجمہ**

ابن عمر سے روایت ہے کہ وہ تشہد کے بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح روایت کرتے ہیں اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ ابن عمر کہتے ہیں کہ مینے اس میں بَرَکَاتُہٗ بڑہا دیا اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ابن عمر کہتے ہیں کہ مینے اس مین وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ بڑہا دیا وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ مالک اور ابوداؤد اسکے راوی ہین اور یہ ابوداؤد کے الفاظ مین اور موطا مین مذکور ہے کہ ابن عمر اس طرح تشہد پڑہتے تہے بِسْمِ اللّٰہِ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ لِلّٰہِ الزَّاکِیَاتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ شَھِدْتُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ شَھِدْتُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ پہلی دو رکعت (یعنے قعدہ اولی) مین یہ تشہد پڑہتے تھے پہر تشہد کے ختم کے بعد جو انکا جی چاہتا تہا وہ دعا مانگتے تہے اور جب اخیر نماز (یعنے قعدہ اخیر) مین بیٹھتے تہے تو اسی طرح تشہد پڑہتے تہے لیکن تشہد (یعنے شَھِدْتُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَشَھِدْتُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ) کو پہلے پڑہتے تہے پہر جو انکا جی چاہتا تہا وہ دعا مانگتے تہے پہر جب تشہد کو ختم کرتے تہے اور سلام پہیرنیکا ارادہ کرتے تہے تو یہ کہتے تہے اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ پہر داہنے جانب اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہتے تہے پہر امام کے سلام کا جواب دیتے تہے پہر بائین جانب سے اگر کوئی سلام کرتا تہا تو اسکا بہی جواب دیتے تہے

لہ اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہون ۱۲

اور رزین نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ایسا ہی حکم دیا ہے اور مالک کی ایک روایت میں جو قاسم بن محمد سے مروی ہے مذکور ہے کہ حضرت عائشہؓ جب تشہد پڑھتی تھیں تو یہ کہتی تھیں اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

(۴) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مِنَ السُّنَّةِ اِخْفَاءُ التَّشَهُّدِ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ وہ کہتے تھے کہ تشہد کا آہستہ پڑھنا سنت ہے ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

اَلْجُلُوْسُ
نماز میں تشہد کے لیے بیٹھنے کا بیان

(۱) **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِيِّ قَالَ رَاٰنِي ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَاَنَا اَعْبَثُ بِالْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِيْ وَقَالَ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يَصْنَعُ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ اَصَابِعَهٗ كُلَّهَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَفِيْ اُخْرٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَيَدُهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهٖ بَاسِطًا عَلَيْهَا وَفِيْ اُخْرٰى عَنْهُ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَعَقَدَ ثَلٰثًا وَّخَمْسِيْنَ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَفِيْ اُخْرٰى لِلنَّسَائِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَلَّبْتُ الْحَصٰى فَقَالَ لِيْ لَا تُقَلِّبِ الْحَصٰى فَاِنَّ تَقْلِيْبَ الْحَصٰى مِنَ الشَّيْطَانِ وَافْعَلْ كَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يَفْعَلُ قُلْتُ وَكَيْفَ رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يَفْعَلُ قَالَ هٰكَذَا وَنَصَبَ الْيُمْنٰى وَاَضْجَعَ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَفِيْ اُخْرٰى بِاِصْبَعِهِ الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ فِي الْقِبْلَةِ وَرَمٰى بِبَصَرِهٖ اِلَيْهَا **ترجمہ** علی بن عبد الرحمن معاوی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے ابن عمرؓ نے دیکھا اور میں نماز میں کنکریوں سے کھیل رہا تھا جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے منع کیا اور فرمایا کہ اس طرح کیا کر جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے آپ جب نماز میں بیٹھتے تھے تو اپنی داہنی ہتیلی اپنی داہنی ران پر رکھتے تھے اور سب انگلیاں بند کر لیتے تھے اور اس انگلی سے اشارہ کرتے تھے جو انگوٹھے سے ملی ہوئی ہے اور اپنی بائیں ہتیلی اپنی بائیں ران پر رکھتے تھے۔ بجز بخاری کے چھیوں اسکے راوی ہیں اور یہ مسلم کے الفاظ ہیں اور ایک روایت میں جو نافع ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں یہ ہے کہ آپ بایاں ہاتھ اپنے بائیں گھٹنے پر بچھا دیتے تھے اور ایک روایت میں جو انہیں سے مروی ہے یہ ہے کہ آپ داہنا ہاتھ اپنے داہنے گھٹنے پر رکھتے تھے اور از روئے حساب عقد انامل ۵۳ کی شکل بناتے تھے اور کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرتے تھے۔ اور نسائی کی ایک روایت میں جو علی بن عبد الرحمن سے مروی ہے یہ ہے کہ میں نے ابن عمرؓ کے پہلو میں نماز پڑھی تو میں کنکریوں کو الٹ پلٹ کیا تو مجھ سے کہا کہ کنکریوں کو الٹ پلٹ مت کرو اسلیے کہ (نماز میں) کنکریوں کا الٹ پلٹ کرنا

ملہ کہ نماز میں کنکریوں سے مت کھیلو ملہ یعنے پھیلا کر رکھتے تھے انگلیاں بند نہیں کرتے تھے"

کرنا شیطانی حرکت ہی اور تم اس طرح کیا کرو جیسا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئی دیکہا ہے مینے کہا کہ آپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس طرح کرتے ہوئے دیکہا ہے تو انہون نے فرمایا کہ اس طرح اور انہون نے داہنا پاؤن کہڑا کردیا اور بایان پاؤن بچہا دیا اور داہنا ہاتہ داہنی ران پر رکہا اور بایان ہاتہ بائین ران پر رکہا اور کلمہ کی انگلی سے اشارہ کیا اور ایک روایت مین ہی کہ آپنے اس انگلی سے قبلہ کیجانب اشارہ کیا جو انگوٹہے سے ملی ہوئی اور اپنی نظر وہین لگا رکہی

(۲) وَعَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ إِذَا قَعَدَ فِي الصَّلٰوةِ جَعَلَ قَدَمَهُ الْيُسْرٰى تَحْتَ فَخِذِهِ وَسَاقِهِ وَفَرَشَ قَدَمَهُ الْيُمْنٰى وَفِيهِ كَانَ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ إِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُهَا وَفِي أُخْرٰى لَا يُجَاوِزُ بَصَرُهُ إِشَارَتَهُ وَيَتَحَامَلُ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** ابن زبیر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز مین بیٹہتے تہے تو اپنا بایان پاؤن اپنی ران اور پنڈلی کے نیچے رکہہ لیتے تہے اور داہنا پاؤن بچہا دیتے تہے اور اسی حدیث مین یہہ ہی کہ آپ دعا (تشہد) پڑہتے وقت اپنی انگلی سے اشارہ کرتے تہے اور اسکو ہلاتے نہ تہے اور ایک روایت مین ہے کہ آپ اپنی نگاہ اشارہ کی طرف سے نہین ہٹاتے تہے اور آپ بایان ہاتہ اپنی بائین ران پر رکہتے تہے۔ ابوداود اور نسائی اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ افْتَرَشَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَرَفَعَ يَدَهُ يَعْنِي عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَعِنْدَهُ وَوَضَعَ ذِرَاعَيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ يَدْعُو **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بایان پاؤن بچہا دیا اور اپنا بایان ہاتہہ اپنی بائین ران پر رکہا اور داہنا پاؤن کہڑا کردیا۔ ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہین اور نسائی کی روایت مین یہ ہے کہ آپنے اپنے دونو پہونچے اپنی دونو ران پر رکہے اور دعا (تشہد) کیوقت کلمہ کی انگلی سے اشارہ کیا۔

(۴) وَعَنْ أَبِي يَعْفُورَ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ صَلَّيْتُ إِلٰى جَنْبِ أَبِي فَطَبَّقْتُ بَيْنَ كَفَّيَّ وَوَضَعْتُهُمَا بَيْنَ فَخِذَيَّ فَنَهَانِي أَبِي وَقَالَ كُنَّا نَفْعَلُهُ فَنُهِينَا عَنْهُ وَأُمِرْنَا أَنْ نَضَعَ أَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكَبِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ **ترجمہ** ابو یعفور سے روایت ہی وہ کہتے ہین کہ مینے مصعب بن سعد سے سُنا وہ کہتے تہے کہ مینے اپنے والد کے پہلو مین نماز پڑہی تو مینے دونون ہتہیلیون کو باہم ملا کر[1] دونون ران کے بیچ مین رکہہ لیا تو میرے والد نے مجہے ایسا کرنے سے منع کیا اور یہ کہا کہ ہم پہلے ایسے ہی کیا کرتے تہے پہر ایسا کرنے سے روک دیے گیے اور ہمکو یہ حکم دیا گیا کہ ہم اپنے ہاتہ گہٹنون پر رکہین بجز ترمذی کے پانچون اسکے راوی ہین

(۵) وَعَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَاسْمُهُ شِهَابُ بْنُ الْمَجْنُونِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُولِ

---

[1] مترجم کہتا ہے کہ رکوع کے بارہ مین ہے پہلے اسیطرح رکوع کیا جاتا تہا پہر یہ حکم منسوخ ہوگیا اور بحالت رکوع قرار پایا اس موقعہ پر یہ حدیث میرے خیال مین بےموقعہ ہے ۱۲ واللہ اعلم بمراد المولف ۱۲ مترجم

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی وقد وضع یدہ الیسرٰی علی فخذہ الیسرٰی ووضع یدہ الیمنٰی علی فخذہ الیمنٰی وقبض اصابعہ وبسط السبابۃ وھو یقول یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک اخرجہ الترمذی ولہ فی اخرٰی عن ابی حمید الساعدی جلس یعنی للتشھد فافترش رجلہ الیسرٰی واقبل بصدر الیمنٰی علی قبلتہ وللنسائی اذا کان فی الرکعۃ التی تنقضی فیھا الصلوۃ اخرج رجلہ الیسرٰی وقعد علی شقہ متورکا ثم سلم ولہ فی اخرٰی رافعا اصبعہ السبابۃ قد حناھا شیئا ترجمہ عاصم بن کلیب جرمی اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں جن کا نام شہاب بن مجنون ہے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ نماز پڑہ رہے تہے اور آپ نے بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکہا تہا اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکہا اور سب انگلیاں بند کرلیں تہیں اور کلمہ کی انگلی کو ران پر پہیلا دیا تہا اور آپ فرماتے تہے یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک ترمذی اسکے راوی ہیں اور ترمذی ہی کی ایک روایت میں جو ابو حمید ساعدی سے مروی ہے یہ ہے کہ آپ التشہد کے لیے بیٹہے تو آپ نے بایاں پاؤں بچہا دیا اور داہنے پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ کی جانب کردیا اور نسائی کی روایت میں ہے کہ جب آپ اس رکعت میں ہوتے جس میں نماز ختم ہو جاتی ہے (اور آپ بیٹہتے) تو بایاں پاؤں (داہنے جانب) باہر نکال دیتے تہے اور اپنے ایک پہلو پر بیٹہتے تہے پہر سلام پہیرتے تہے اور نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ آپ اپنی کلمہ کی انگلی کو اٹہائے رکہتے تہے اور اسکو کسی قدر ٹیڑہی رکہتے تہے

(۶) وعن عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر قال کان ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما یتربع فی الصلوۃ اذا جلس ففعلتہ یومئذ وانا حدیث السن فنھانی وقال انما سنۃ الصلوۃ ان تنصب رجلک الیمنٰی وتثنی الیسرٰی فقلت انک تفعل ذلک فقال ان رجلی لا تحملانی اخرجہ البخاری وھذا لفظہ ومالک والنسائی و فی روایۃ النسائی ان تنصب القدم الیمنٰی واستقبالہ باصابعھا القبلۃ والجلوس علی الیسرٰی ترجمہ عبد اللہ ابن عبد اللہ ابن عمر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ابن عمر جب نماز میں بیٹہتے تہے تو چار زانو بیٹہتے تہے تو میں نے بہی ایسا ہی کیا اور میں ان دنوں نوجوان تہا تو مجہے انہوں نے منع کیا اور فرمایا کہ نماز میں سنت یہ ہے کہ تم داہنے پاؤں کو کہڑا رکہو اور بائیں پاؤں کو بچہا دو تو میں نے کہا کہ آپ جو ایسا کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ میرے دونو پاؤں میرا بوجہ نہیں اٹہا سکتے بخاری، مالک نسائی اسکے راوی ہیں اور یہ بخاری کے الفاظ ہیں اور نسائی کی روایت میں ہے کہ تم داہنے پاؤں کو کہڑا رکہو اور اسکی انگلیوں کو قبلہ کی جانب کردو اور بائیں پاؤں پر بیٹہو۔

(۷) وعن طاؤس قال قلت لابن عباس فی الاقعاء علی القدمین فقال ھی السنۃ فقلنا لہ انا لنراہ جفاء بالرجل فقال بل ھی سنۃ نبیکم صلی اللہ علیہ اخرجہ مسلم وابو داود والترمذی وھذا لفظ مسلم و زاد ابو داود وتجعل علی القدمین فی السجود ترجمہ طاؤس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس سے اقعاء

لہ یعنی وہ کنلی تہی ۳ اے دلوں کے پہیرنیوالے میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکہہ ۳ اسکی تفسیر پہلے گزر چکی ہے۔

یعنے دونو پاؤن پر بیٹھنے کے بارہ مین پوچھا تو انہون نے فرمایا کہ یہ سنت ہے تو ہم نے ان سے کہا کہ ہم تو اس نشست کو انسان پر ظلم (تکلیف دہ) خیال کرتے تھے تو انہون نے فرمایا بلکہ یہ تو تمہارے نبی کی سنت ہے مسلم۔ ابوداود۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور یہہ مسلم کے الفاظ ہین اور ابوداؤد نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ سجدے مین دونو پاؤن پر (بیٹھنے کے بارہ مین پوچھا)

(۸) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ كَاَنَّهٗ عَلَى الرَّضْفِ حَتّٰى يَقُوْمَ اَخْرَجَهٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ اَلرَّضْفُ بِسُكُوْنِ الضَّادِ الْمُعْجَمَةِ جَمْعُ رَضْفَةٍ وَهِيَ الْحِجَارَةُ الْمُحْمَاةُ

ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پہلی دو رکعت کے بعد بیٹھتے تھے تو گویا کہ گرم پتھر پر بیٹھتے تھے یہانتک کہ آپ اوٹھ جاتے تھے اصحاب سنن اسکے راوی ہین

اَلسَّلَامُ

سلام کا بیان

(۱) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ حَتّٰى اَرٰى بَيَاضَ خَدِّهٖ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے داہنے اور بائین جانب سلام پھیرتے تھے یہانتک کہ آپکے رخسارہ مبارک کی سفیدی مین دیکھ لیتا تھا مسلم۔ نسائی اسکے راوی ہین

(۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَخْرَجَهٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ بَعْدَ قَوْلِهٖ شِمَالِهٖ حَتّٰى تُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ وَزَادَ النَّسَائِيُّ حَتّٰى تُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ مِنْ هٰهُنَا وَبَيَاضُ خَدِّهٖ مِنْ هٰهُنَا وَفِي اُخْرٰى لِاَبِيْ دَاوٗدَ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَعَنْ شِمَالِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَلَهٗ فِي اُخْرٰى عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ثُمَّ سَلِّمُوْا عَلٰى قَارِئِكُمْ وَعَلٰى اَنْفُسِكُمْ ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے داہنے جانب اور بائین جانب سلام پھیرتے تھے السلام علیکم رحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ اصحاب سنن اسکے راوی ہین اور ابوداؤد نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ یہانتک کہ آپکے رخسارہ مبارک کی سفیدی ہم دیکھ لیتے تھے اور نسائی نے اتنا اور زیادہ بیان کیا ہے کہ یہانتک کہ آپکے رخسارہ مبارک کی سفیدی ہم ادہر سے اور اودہر سے دیکھ لیتے تھے اور ابوداؤد کی ایک روایت مین جو وائل بن حجر سے مروی ہے یہ ہے کہ آپ اپنے داہنے جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے تھے اور بائین جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے تھے اور ابوداؤد ہی کی ایک روایت مین جو سمرہ بن جندب سے مروی ہے یہ ہے کہ (آپنے فرمایا کہ) پھر تم اپنے قاری اور اپنے آپ کو سلام کرو۔

(۳) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قُلْنَا بِاَيْدِيْنَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الْجَانِبَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَلَامَ تُوْمِئُوْنَ بِاَيْدِيْكُمْ مَالِيْ اَرٰى اَيْدِيَكُمْ كَاَنَّهَا

لہ یعنے بین السجدتین جب بیٹھتے ہین اس وقت دونو پاؤن کے ایڑیون پر بیٹھنے کے بارہ مین پوچھا ۲ہ یعنے بہت جلد اوٹھ جاتے تھے ۱۱

أذناب خيل شمس اسكنوا في الصلوة وإنما يكفي أحدكم أن يضع يده على فخذه ثم يسلم على أخيه من عن يمينه وشماله أخرجه مسلم وأبوداود والنسائي الشمس بضم المعجمة وسكون الميم جمع شموس بفتح الشين وهي النفور من الدواب التي لا تستقر لنفورها وحدتها **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو اپنے ہاتھوں سے دونون طرف اشارہ کرکے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے ہاتھوں سے کس چیز کی طرف اشارہ کرتے ہوین کیون تمہارے ہاتھون کو ایسا دیکھتا ہون گویا کہ وہ شریر گھوڑون کی دمین ہین نماز مین سکون اختیار کرو تم مین سے ہر شخص کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ اپنی ران پر اپنا ہاتھ رکھے پھر سلام کرے اپنے بھائی کو جو اسکی داہنی جانب اور بائین جانب ہین مسلم ۔ ابوداود و نسائی اسکے راوی ہین ۔

(۴) **وعن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا سلم لم يقعد إلا مقدار ما يقول اللهم أنت السلام ومنك السلام تباركت يا ذا الجلال والإكرام أخرجه مسلم والترمذي **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے وہ فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تھے تو (سلام پھیرنے کے بعد) آپ صرف اتنی ہی دیر بیٹھتے تھے جتنی دیر مین آپ (یہ دعا) پڑھلین اللهم أنت السلام ومنك السلام تباركت يا ذا الجلال والإكرام مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہین

(۵) **وعن** سمرة بن جندب قال أمرنا النبي صلى الله عليه وسلم أن نرد على الإمام وأن نتحاب وأن يسلم بعضنا على بعض أخرجه أبوداود **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم امام کے سلام کا جواب دین اور باہم دگر محبت رکھین اور ہم مین سے ایک دوسرے کو سلام[1] کرے ابوداود اسکے راوی ہین

أحاديث جامعة الأوصاف من أعمال الصلوة

وہ حدیثین جن مین نماز کے افعال اور حالات پورے طور پر درج ہین

(۱) **عن** أبي حميد الساعدي وكان قاعدا مع نفر من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكروا صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أنا أعلمكم بصلوته صلى الله عليه وسلم قالوا فلم فوالله ما كنت بأكثرنا له تبعا ولا أقدمنا له صحبة قال بلى قالوا فاعرض قال كان إذا قام إلى الصلوة يرفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه ثم يكبر حتى يقر كل عظم في موضعه معتدلا ثم يقرأ ثم يكبر ويرفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه ثم يركع ويضع راحتيه على ركبتيه ثم يعتدل ولا يصوب رأسه ولا يقنع ثم يرفع رأسه ثم يقول سمع الله لمن حمده ثم

[1] یعنے اپنے سلام مین امام کی اور دوسرے لوگون کی نیت کرے ۱۲

يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ يَهْوِيْ اِلَى الْاَرْضِ فَيُجَافِيْ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهُ وَيَثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَقْعُدُ عَلَيْهَا وَيَفْتَحُ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ اِذَا سَجَدَ وَيَسْجُدُ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَيَرْفَعُ فَيَثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ اِلٰى مَوْضِعِهِ ثُمَّ يَصْنَعُ فِي الْاُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا كَبَّرَ عِنْدَ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِيْ بَقِيَّةِ صَلٰوتِهِ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِيْ فِيْهَا التَّسْلِيْمُ اَخْرَجَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ قَالُوْا صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ مُخْتَصَرًا وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

ترجمہ ابوحمید ساعدی سے روایت ہے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحاب کی ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے تو سب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کیا تو ابوحمید نے کہا کہ میں تم سب سے بڑھکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو جانتا ہوں سب نے کہا کہ یہ کیوں کر قسم خدا کی نہ تو تم نے ہم سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی اور نہ ہم سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں آئے انہوں نے کہا کہ ہاں (یہ صحیح ہے) پھر سب نے کہا کہ اچھا بیان کرو انہوں نے کہا کہ آپ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو دونوں ہاتھ دونوں مونڈھوں کے برابر تک اٹھاتے تھے پھر اللّٰہُ اَکْبَر کہتے تھے یہاں تک کہ ہر ایک ہڈی اپنی جگہ پر اعتدال سے آجاتی پھر قرآن پڑھتے تھے پھر تکبیر کہتے تھے اور دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اٹھاتے تھے پھر رکوع کرتے تھے اور اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھتے تھے پھر (رکوع میں) اعتدال کرتے تھے نہ سر کو جھکاتے تھے[1] نہ بلند رکھتے تھے پھر سر اٹھاتے تھے پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تھے پھر دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اٹھاتے تھے پھر اللہ اکبر کہتے تھے پھر زمین کی طرف (سجدہ کے لیے) جھکتے تھے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں پہلو سے جدا رکھتے تھے پھر آپ (سجدہ سے) سر اٹھاتے تھے اور بایاں پاؤں بچھا دیتے تھے اور اس پر بیٹھ جاتے تھے اور جب آپ سجدہ کرتے تھے تو پاؤں کی انگلیوں کو کھول دیتے تھے اور سجدہ کرتے تھے پھر آپ اللہ اکبر کہتے تھے اور سجدہ سے سر اٹھاتے تھے تو بایاں پاؤں بچھا دیتے تھے اور اس پر بیٹھ جاتے تھے یہاں تک کہ ہر ایک ہڈی اپنی جگہ پر آجائے پھر دوسری رکعت میں ایسا ہی کرتے تھے پھر جب دو رکعت پڑھکر اٹھتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے اور دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اٹھاتے تھے جسطرح کہ تکبیر تحریمہ کہی تھی پھر بقیہ نماز میں ایسے ہی کرتے تھے یہاں تک کہ جب اس سجدہ سے فارغ ہوجاتے کہ جس میں سلام ہے تو بایاں پاؤں (داہنی طرف) باہر نکال دیتے تھے اور بائیں پہلو پر زور دیکر بیٹھتے تھے بخاری اور ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں

(۲) **وَعَنْ** رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ كَالْبَدَوِيِّ فَصَلّٰى فَاَخَفَّ صَلٰوتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَفَعَلَ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَخَافَ النَّاسُ وَكَبُرَ عَلَيْهِمْ اَنْ يَكُوْنَ مَنْ اَخَفَّ صَلٰوتَهُ لَمْ يُصَلِّ فَقَالَ الرَّجُلُ فِيْ اٰخِرِ ذٰلِكَ فَاَرِنِيْ وَعَلِّمْنِيْ

---

[1] بلکہ پیٹھ کے برابر رکھتے تھے ۱۲

فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اُصِيْبُ وَاُخْطِئُ فَقَالَ اَجَلْ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَتَوَضَّأْ كَمَا اَمَرَكَ اللهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَشَهَّدْ فَاَقِمْ فَاِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْاٰنٌ فَاقْرَأْ وَاِلَّا فَاحْمَدِ اللهَ تَعَالٰى وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ ثُمَّ ارْكَعْ فَاطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ اعْتَدِلْ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ فَاعْتَدِلْ سَاجِدًا ثُمَّ اجْلِسْ فَاطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ قُمْ فَاِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُكَ فَاِذَا انْتَقَصْتَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَدِ انْتَقَصْتَ مِنْ صَلٰوتِكَ قَالَ فَكَانَ اَهْوَنَ عَلَيْهِمْ اَنَّ مَنِ انْتَقَصَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا انْتَقَصَ مِنْ صَلٰوتِهٖ وَلَمْ تَذْهَبْ كُلُّهَا اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ **ترجمہ** رفاعہ بن رافع سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم مسجد میں تھے اتنے میں ایک دیہاتی آدمی کا سا ایک شخص آیا اور اسنے نماز پڑہی اور ..... اپنی نماز مین بہت ہی تخفیف کی پہر (نماز پڑہ کر) واپس ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کو بہی سلام لوٹو اور نماز پڑہو اسلیے کہ تمنے نماز نہین پڑہی وہ شخص واپس ہوا اور نماز پڑہی پہر واپس آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپنے اسکے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ تم لوٹو اور نماز پڑہو اسلیے کہ تم نے نماز نہین پڑہی تو آپنے دو دفعہ یا تین دفعہ ایسا ہی کیا ہر دفعہ آپ یہی فرماتے تہے کہ لوٹو اور نماز پڑہو اسلیے کہ تم نے نماز نہین پڑہی تو لوگ خوف زدہ ہوگئے اور انپر یہ بات گران گزری کہ جس شخص نے اپنی نماز مین تخفیف کی تو گویا اس نے نماز ہی نہین پڑہی پہر بالآخر اس شخص نے عرض کیا کہ مجہکو بتلایے اور سکہلایے اسلیے کہ مین انسان ہون اور درستی سے بہی کام کرتا ہون اور خطا بہی کرتا ہون تو آپنے فرمایا کہ ہان (ٹہیک ہے) جب تم نماز پڑہنا چاہو تو وضو کرو جس طرح کہ خدا نے تم کو حکم دیا ہے پہر اذان دو اقامت کہو پہر اگر تم کو قرآن یاد ہو تو پڑہو ورنہ خدا کی حمد کرو (یعنے الحمد للہ کہو) اور اللہ اکبر کہو اور لا الہ الا اللہ کہو پہر رکوع کرو اور اطمینان سے رکوع کرو پہر سجدہ کرو اور برابر سجدہ کرو پہر بیٹہو اور اطمینان سے بیٹہو پہر کہڑے ہو جاؤ لیس جب تم نے ایسا کیا تو تمہاری نماز پوری ہوگئی اور جب تم نے اس مین سے کچہ گہٹایا تو اسی قدر تمنے اپنی نماز مین نقصان کیا راوی کا بیان ہے کہ صحابہ کو یہ بات آسان معلوم ہوئی کہ جو شخص اپنی نماز مین سے کچہ گہٹائیگا اسکی نماز مین اسیقدر نقصان ہوگا اور ساری نماز نہین جاتی رہے گی اصحاب سنن اسکے راوی ہین۔

(۲) **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طہارت نماز کی کنجی ہے اور تکبیر (اللہ اکبر) اسکی تحریم ہے اور سلام اسکی تحلیل ہے۔ ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہین

فِيْ طُوْلِ الصَّلٰوةِ وَقَصْرِهَا

نماز کے طول اور قصر کے بیان مین

لہ یعنے بغیر طہارت کے نماز نہین ہوسکتی اور تکبیر تحریمہ سے نماز مین داخل ہوجاتا ہے اور نماز کے منافی افعال حرام ہوجاتے ہین اور سلام پہیرنے سے وہ سب افعال جو بحالت نماز ناجائز تہے حلال ہوجاتے ہین۔

(۱) عن ابی سعید قال کنا نحزر قیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الظھر والعصر فحزرنا قیامہ فی الرکعتین الاولیین
من الظھر قدر الم التنزیل السجدۃ وحزرنا قیامہ فی الاخریین قدر النصف من ذلک وحزرنا قیامہ فی الرکعتین الاولیین
من العصر علی قدر قیامہ فی الاخریین من الظھر وفی الاخریین من العصر علی النصف من ذلک اخرجہ مسلم و
ابوداود والنسائی ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم ظہر اور عصر کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کا اندازہ
کرتے تھے تو ہمنے ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں بقدر پڑھنے الم السجدہ کے آپکے قیام کا اندازہ کیا اور پچھلی دو رکعتوں میں بقدر اسکے
کے نصف کے ہمنے آپکے قیام کا اندازہ کیا اور ہمنے عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی پچھلی دو رکعتوں کے مقدار آپکے قیام کا اندازہ
کیا اور عصر کی پچھلی دو رکعتوں میں بقدر اسکے نصف کے مسلم ابوداود نسائی اسکے راوی ہیں

(۲) وعنہ قال لقد کانت تقام صلوۃ الظھر فیذھب الذاھب الی البقیع فیقضی حاجتہ ثم یتوضا ثم یاتی
ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الرکعۃ الاولی مما یطولھا اخرجہ مسلم والنسائی ترجمہ ابوسعید ہی سے روایت
ہے وہ کہتے ہیں کہ ظہر کی نماز کھڑی ہو جاتی تھی پھر کوئی جانے والا بقیع کو جاتا اور حاجت سے فارغ ہو کر وضو کر کے آتا اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی ہی رکعت میں ہوتے اتنا طویل قیام آپ کرتے تھے مسلم نسائی اسکے راوی ہیں

(۳) وعن ابن مسعود قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ فاطال حتی ھممت بامر سوء قیل و
ما ھممت قال ھممت ان اجلس وادعہ اخرجہ الشیخان ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمنے ایک شب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپنے اتنا طویل قیام فرمایا کہ میں نے ایک بری بات کا ارادہ کیا ان سے دریافت کیا گیا کہ آپنے
کیا ارادہ کیا انہوں نے کہا کہ مینے یہ ارادہ کیا کہ میں بیٹھ جاؤں اور آپ کو چھوڑ دوں شیخین اسکے راوی ہیں

(۴) وعن الفضل بن العباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ مثنی مثنی تشھد فی کل
رکعتین وتخشع وتمسکن وتقنع یدیک یقول ترفعھما الی ربک تعالی مستقبلا ببطونھما وجھک وتقول یارب
یارب یارب ومن لم یفعل فھی خداج اخرجہ الترمذی ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا کہ نماز دو دو رکعت ہے ہر دوگانہ میں تشہد (التحیات) ہے اور عاجزی اور مسکینی ہے (خدا کی درگاہ میں) اور تم اپنے
دونو ہاتھ اٹھاؤ راوی کا بیان ہے کہ تم دونوں ہاتھ اپنے پروردگار کے سامنے اٹھاؤ اس طرح کہ ہتھیلیاں تمہارے منہ کے سامنے
ہوں اور تم یہ کہو کہ یارب یارب یارب اور جو شخص ایسا نہ کرے اسکی نماز ناقص ہے ترمذی اسکے راوی ہیں

(۵) وعن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرجل لینصرف من صلوتہ وما کتب لہ منھا
الا عشرھا تسعھا ثمنھا سبعھا سدسھا خمسھا ربعھا ثلثھا نصفھا اخرجہ ابوداود ترجمہ عمار بن یاسر سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان اپنی نماز سے فارغ ہوتا ہے حالانکہ اسکے واسطے (لکھی) دسواں حصہ (لکھی)
نواں حصہ (لکھی) آٹھواں حصہ (لکھی) ساتواں حصہ (لکھی) چھٹا حصہ (لکھی) پانچواں حصہ (لکھی) چوتھا حصہ (لکھی) تیسرا

حصہ کبھی نصف حصہ ثواب کا لکھا جاتا ہے۔ ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

شرائط الصلوة وهي ثمانية

نماز کے شرائط جو آٹھ ہیں

احدها طهارة الحدث

ایک تو نجاست حقیقی اور حکمی سے طہارت حاصل کرنا

(۱) عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقبل الله صلوة بغير طهور ولا صدقة من غلول اخرجه مسلم والترمذي الطهور بفتح الطاء الماء وبضمها المصدر وكذا الوضوء والوضوء والغلول الخيانة في الغنيمة والسرقة منها ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالی کوئی نماز بغیر طہارت کے قبول نہیں فرماتا اور مال غنیمت سے چوری کر کے خیرات کرنیکو خدا تعالی قبول نہیں فرماتا مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔ طہور بفتح طا پانی (طہارت کرنے کا) اور بضم طا مصدر ہے (یعنے طہارت کرنا) اور اسیطرح وضوء بفتح واو وضو کا پانی اور وضوء بضم واو وضو کرنا۔ اور غلول مال غنیمت میں (قبل تقسیم) خیانت کرنا یا چوری کرنا

(۲) وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقبل الله صلوة احدكم اذا احدث حتى يتوضأ اخرجه ابوداؤد والترمذي ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالی تم میں سے کسی کی کوئی نماز قبول نہیں فرماتا جبکہ وہ بے وضو ہو تاآنکہ وہ وضو نہ کرے ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں

(۳) وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صلوة لمن لا وضوء له ولا وضوء لمن لم يذكر اسم الله تعالى عليه اخرجه ابوداؤد ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے شخص کی نماز ہی (درست) نہیں ہے جسکو وضو نہ ہو اور ایسے شخص کا وضو ہی (درست) نہیں جو وضو کرتے وقت اللہ تعالی کا نام نہ لے (بسم اللہ نہ پڑھے) ابوداؤد اسکے راوی ہیں

(۴) وعن انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يتوضأ لكل صلوة قيل كيف كنتم تصنعون قال يجزي احدنا الوضوء ما لم يحدث اخرجه الخمسة الا مسلما ترجمہ انس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے تو ان سے دریافت کیا گیا کہ آپ لوگ کیا کیا کرتے تھے انہوں نے فرمایا کہ ہم میں سے ہر ایک کے لیے ایک ہی وضو کافی ہوتا تھا جب تک وہ بے وضو ہو جائے[۱] بجز مسلم کے پانچوں اسکے راوی ہیں

(۵) وعن بريدة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى يوم الفتح الصلوات كلها بوضوء واحد فقال له عمر فعلت يا رسول الله شيئا لم تكن تفعله قال فقال عمدا فعلته يا عمر اخرجه الخمسة الا البخاري ترجمہ

---

[۱] یعنے ہم لوگ ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھتے تھے تاآنکہ وہ وضو ٹوٹ نہ جائے ۱۲

بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن سب نمازیں ایک ہی وضو سے پڑھیں تو حضرت عمرؓ نے آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آج آپ نے ایسا کام کیا جو آپ کبھی نہیں کیا کرتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ اے عمر میں نے عمداً ایسا کیا تاکہ امت کو آسانی ہو بجز بخاری کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(٦) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مَنْ اَحْدَثَ فِي صَلٰوتِهٖ فَلْيَنْصَرِفْ فَاِنْ كَانَ فِي صَلٰوةِ جَمَاعَةٍ فَلْيَاْخُذْ بِاَنْفِهٖ وَلْيَنْصَرِفْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ اِنَّمَا اَمَرَهُ اَنْ يَاْخُذَ بِاَنْفِهٖ لِيُوْهِمَ الْقَوْمَ اَنَّ بِهٖ رُعَافًا وَهُوَ مِنْ نَوْعِ الْاَدَبِ فِي سَتْرِ الْعَوْرَةِ وَاِخْفَاءِ الْقَبِيْحِ **ترجمہ** عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز کی حالت میں بے وضو ہو جائے تو اسکو لوٹ جانا چاہیے پس اگر جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو تو اسکو اپنی ناک پکڑ کر لوٹ جانا چاہیے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔ اور آپ نے ناک پکڑ کر واپسی کا اس وجہ سے حکم دیا کہ لوگوں کو یہ خیال ہو کہ اسکی نکسیر پھوٹ گئی ہے اور یہ شرمگاہ کے چھپانے اور برے کام کے عدم اظہار کے لیے ایک قسم کا ادب ہے

(٧) وَعَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا كَانَ يَرْعَفُ فِي الصَّلٰوةِ فَيَخْرُجُ وَيَغْسِلُ الدَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَبْنِيْ عَلٰى مَا قَدْ صَلّٰى وَلَهٗ فِي اُخْرٰى عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَدْ ذَكَرَ مِثْلَهٗ **ترجمہ** مالک سے روایت ہے کہ انکو یہ حدیث پہونچی کہ حضرت ابن عباسؓ کی نماز میں نکسیر پھوٹتی تھی تو وہ (نماز سے) الگ ہو جاتے تھے اور خون دھو ڈالتے تھے پھر واپس آکر پڑھی ہوئی نماز پر بنا[1] کرتے تھے اور مالک کی ایک روایت میں جو ابن مسیب سے مروی ہے اسی طرح مذکور ہے

(٨) وَعَنْ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذَا اَحْدَثَ الرَّجُلُ وَقَدْ جَلَسَ لِاٰخِرِ صَلٰوتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ فَقَدْ جَازَتْ صَلٰوتُهٗ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَقَدِ اضْطَرَبُوْا فِي اِسْنَادِهٖ **ترجمہ** ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص (نماز میں) بے وضو ہو جائے اور وہ اپنی آخر نماز میں بیٹھ چکا ہے (یعنے قعدہ اخیر کر چکا ہے) لیکن سلام اب تک نہیں پھیرا ہے تو ایسے شخص کی نماز جائز ہو گئی ترمذی اسکے راوی ہیں اور بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی اسناد قوی نہیں ہے مضطرب الاسناد ہے۔

ثَانِيْهَا طَهَارَةُ اللِّبَاسِ

نماز کی دوسری شرط کپڑے کی طہارت ہے یعنی کپڑا پاک ہو

(١) عَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ اُخْتَهٗ اُمَّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يُصَلِّيْ فِي الثَّوْبِ الَّذِيْ كَانَ يُجَامِعُهَا فِيْهِ فَقَالَتْ نَعَمْ مَا لَمْ يَرَ فِيْهِ اَذًى اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْمُرَادُ بِالْاَذٰى هٰهُنَا الرُّطُوْبَةُ مِنَ الْجِمَاعِ **ترجمہ** معاویہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بہن حضرت ام حبیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کپڑے میں نماز پڑھتے تھے جس میں آپ ان سے جماع کرتے تھے انہوں نے کہا کہ ہاں (پڑھتے تھے) جب تک آپ اس میں کوئی نجاست

[1] یعنے پڑھی ہوئی نماز نہیں پڑھتے تھے بقیہ نماز پڑھتے تھے ۱۲

رطوبت نہین سمجھتے تہے۔ ابوداؤد ونسائی اسکے راوی ہین۔ اذی سے یہان رطوبت مراد ہے جو جماع کرنے سے نکلتی ہے

(۲) وعن عائشة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصلي في ملاحفنا۔ أخرجه أصحاب السنن

ترجمہ عائشہ سے روایت ہے وہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری چادرون مین نماز نہین پڑہتے تہے اصحاب سنن اسکے راوی ہین

(۳) وعن ابن عمر رضي الله عنهما أنه كان يعرق في الثوب وهو جنب ثم يصلي فيه۔ أخرجه مالك ترجمہ

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ انکو جنابت کی حالت مین جس کپڑے مین پسینہ آتا تہا پہر اسی کپڑے مین وہ نماز پڑہتے تہے۔ مالک اس کے راوی ہین۔

(۴) وعن أبي سعيد قال بينا رسول الله صلى الله عليه يصلي بأصحابه في نعليه إذ خلعهما فوضعهما عن يساره فلما رأى ذلك أصحابه ألقوا نعالهم فلما قضى صلوته قال ما حملكم على خلع نعالكم قالوا رأيناك خلعت فخلعنا فقال إن جبرائيل عليه السلام أتاني فأخبرني أن فيهما قذرا فإذا جاء أحدكم إلى الصلوة فلينظر فإن رأى في نعليه قذرا أو قال أذى فليمسحه وليصل فيهما۔ أخرجه أبو داود والمراد بالأذى النجاسة

ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ اپنے اصحاب کو دونو جوتے پہنے ہوی نماز پڑہاتے تہے اتنے مین یکایک آپ اپنے دونو جوتے اتار کر اپنے بائین جانب کہدیے جب آپکے اصحاب نے آپ کو ایسا کرتے دیکہا تو انہون نے بہی اپنے جوتے اتار ڈالے پہر جب آپ نماز پڑہا چکے تو آپنے فرمایا کہ تم لوگون کے جوتے اتارنے کا کیا باعث ہے اصحاب نے عرض کیا کہ ہمنے آپ کو اتارتے ہوی دیکہکر ہمنے بہی اتار ڈالے تو آپنے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہون نے مجھے یہ خبر دی کہ ان دونو جوتون مین نجاست لگی ہوئی ہے پہر تم مین سے جب کوئی شخص نماز کے لیے (مسجد مین) آئے تو اسکو دیکہہ لینا چاہیے پس اگر وہ اپنے جوتے مین نجاست دیکہے تو اسکو پونچہ ڈالنا چاہیے اور پہر جوتے پہنکر نماز پڑہنی چاہیے ابوداود اسکے راوی ہین

ثالثها ستر العورة

تیسری شرط نماز کی ستر عورت ہے یعنے شرمگاہ کا ڈہانپنا ہے

(۱) عن بهز بن حكيم عن أبيه عن جده قال قلت يا رسول الله عوراتنا ما نأتي منها وما نذر قال احفظ عورتك إلا من زوجتك أو ما ملكت يمينك قلت يا رسول الله فالرجل يكون مع الرجل قال إن استطعت أن لا يراها أحد فافعل قلت الرجل يكون خاليا قال الله أحق أن يستحيى منه من الناس۔ أخرجه أبو داود والترمذي ترجمہ بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ ہمنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم اپنی شرمگاہین[۱] کس سے چہپائین اور کس سے نہ چہپائین آپنے فرمایا کہ تم اپنی شرمگاہ بجز اپنی بی بی اور لونڈی (مدخولہ) کے سب سے چہپاؤ مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ایک شخص دوسرے[۲] شخص کے ساتہ رہتا ہے تو آپ نے فرمایا

---

[۱] اس ہوقعہ پر اور آیندہ ہوقعہ پر شرمگاہ کا لفظ جہان استعمال کیا جائیگا اس سے مراد وہ حصہ جسم کا ہے جسکا چہپانا فرض ہے جو مرد کے لیے ناف سے لیکر گہٹنے تک ہے۔ شرمگاہ سے خاص ذکر قبل دبر مراد نہین ہے ۱۲ [۲] ایسے موقعہ پر کیا کرین ۱۲

کہ تم حتے الوسع ایسا کرو کہ کوئی تمہاری شرمگاہ نہ دیکھہ سکے مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بعض وقت کوئی شخص تنہا خالی مکان مین ہوتا ہے آپنے فرمایا کہ خدا تعالی بہ نسبت لوگون کے اسکا زیادہ مستحق ہے کہ اس سے شرم کیا جائے۔ ابوداود۔ ترمذی اسکے راوی ہین

(۲) وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ لاینظر الرجل الی عورۃ الرجل ولا المرأۃ الی عورۃ المرأۃ ولا یفضی الرجل الی الرجل فی الثوب الواحد ولا تفضی المرأۃ الی المرأۃ فی الثوب الواحد اخرجہ مسلم وابوداود والترمذی۔ والمراد من قولہ لا یفضی الی اخرہ ای یلصق جسدہ بجسدہ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مرد کسی مرد کی شرمگاہ کو نہ دیکھے اور کوئی عورت کسی عورت کی شرمگاہ کو نہ دیکھے اور کوئی مرد کسی مرد کے ساتہ ایک ہی کپڑے مین ننگے نہ لیٹے اور کوئی عورت کسی عورت کے ساتہ ایک ہی کپڑے مین برہنہ نہ لیٹے۔ مسلم۔ ابوداود۔ ترمذی اسکے راوی ہین

(۳) وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ ایاکم والتعری فان معکم من لا یفارقکم الا عند الغائط وحین یفضی الرجل الی اھلہ فاستحیوھم واکرموھم اخرجہ الترمذی التعری التجرد من الثیاب ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ برہنہ ہونے سے بچتے رہو اسلیے کہ تمہارے ساتہ ایسے لوگ ہین جو تم سے جدا نہین ہوتے بجز پاخانے جانے کے وقت کے اور بجز اس وقت کے کہ کوئی شخص اپنی بی بی سے مجامعت کرتا ہے پس تم ان سے شرم کرو اور انکی تعظیم کرو۔ ترمذی اسکے راوی ہین

(۴) وعن ابن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ اذا زوج احدکم امتہ عبدہ او اجیرہ فلا ینظرن الی عورتھا اخرجہ ابوداود ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی شخص اپنی لونڈی کا نکاح اپنے غلام کے ساتہہ یا اپنے مزدور کے ساتہ کردے تو پہر اس لونڈی کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے ابوداود اس کے راوی ہین

(۵) وعن علی قال قال لی النبی صلی اللہ علیہ یا علی لا تبرز فخذک ولا تنظر الی فخذ حی ولا میت اخرجہ ابوداود ترجمہ حضرت علیؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہسے ارشاد فرمایا کہ اے علی تم اپنی ران کو ظاہر مت کرو اور نہ تم کسی زندہ یا مردہ کی ران کی طرف دیکھو۔ ابوداود اسکے راوی ہین

(۶) وعن ابن عباس قال عد رسول اللہ صلی اللہ علیہ الفخذ عورۃ اخرجہ الترمذی ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ران کو عورت یعنی شرمگاہ شمار فرمایا ترمذی اسکے راوی ہین

(۷) وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ لا یصلی احدکم فی الثوب الواحد لیس علی عاتقہ او قال علی عاتقیہ منہ شئ اخرجہ الخمسۃ الا الترمذی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لہ یعنے تنہائی مین بہی برہنہ نہ ہونا چاہیے اور خداوند تعالی سے شرم کرنی چاہیے لہ یعنے برہنہ مت ہو لہ یعنے فرشتے ہین لہ یعنے پاخانہ اور جماع کیوقت فرشتے علیحدہ ہوجاتے ہین لہ یعنے ان بہی عورت یعنے شرمگاہ ہے جیساکہ حدیث مابعد سے صاف معلوم ہوتا ہے ۱۲

کہ تم میں سے کوئی شخص ایسے ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے جس کا کوئی حصہ[۱] اسکے دونو کندھے پر نہ ہو۔ بجز ترمذی کے پانچوں اسکے راوی ہیں

(۸) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلْیُخَالِفْ بَیْنَ طَرَفَیْہِ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَعِنْدَہٗ فَلْیُخَالِفْ بِطَرَفَیْہِ عَلٰی عَاتِقَیْہِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے اسکو اسکے دونوں کناروں کو (کاندھے پر) مخالف طور پر ڈال لینا چاہیے بخاری اور ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ اس کپڑے کے دونوں کناروں کو مخالف[۲] طور پر دونوں شانوں پر ڈال لینا چاہیے۔

(۹) وَعَنْهُ اَیْضًا قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوۃِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ اَوَلِکُلِّکُمْ ثَوْبَانِ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کپڑے[۳] میں نماز پڑھنے سے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم میں سے ہر ایک شخص کے پاس دو کپڑے[۴] ہیں چھیوں اسکے راوی ہیں

(۱۰) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَّقَدْ خَالَفَ بَیْنَ طَرَفَیْہِ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ **ترجمہ** عمر بن ابوسلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی اور آپ اسکے دونو کنارے مخالف طور پر (اپنے دونو کاندھے) پر ڈال لیے تھے بجز ترمذی کے چھیوں اسکے راوی ہیں

(۱۱) وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ تَعَالٰی صَلٰوۃَ الْحَائِضِ اِلَّا بِخِمَارٍ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کسی حیض والی یعنے جوان عورت کی نماز بغیر اوڑھنی کے نہیں قبول فرماتا۔ ابوداؤد۔ ترمذی اسکے راوی ہیں

(۱۲) وَعَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ الْخَوْلَانِیِّ وَکَانَ فِیْ حِجْرِ مَیْمُوْنَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَتْ مَیْمُوْنَۃُ تُصَلِّیْ فِی الدِّرْعِ الْوَاحِدِ وَالْخِمَارِ لَیْسَ عَلَیْہَا اِزَارٌ اَخْرَجَہُ مَالِکٌ **ترجمہ** عبید اللہ خولانی سے روایت ہے جو حضرت میمونہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ کے پروردہ تھے کہتے ہیں کہ حضرت میمونہ صرف ایک اوڑھے کرتے اور اوڑھنی میں نماز پڑھتی تھیں جسپر تہ بند نہیں ہوتا تھا۔ مالک اس کے راوی ہیں

(۱۳) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَیْدِ بْنِ قُنْفُذٍ عَنْ اُمِّہٖ اَنَّہَا سَاَلَتْ اُمَّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا مَاذَا تُصَلِّیْ فِیْہِ الْمَرْاَۃُ مِنَ الثِّیَابِ قَالَتْ تُصَلِّیْ فِی الْخِمَارِ وَالدِّرْعِ السَّابِغِ اِذَا غَیَّبَ ظُہُوْرَ قَدَمَیْہَا اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** محمد بن زید بن قنفذ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ام سلمہ سے پوچھا کہ عورت کتنے کپڑے میں نماز پڑھ سکتی ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک اوڑھنی اور کرتے میں عورت نماز پڑھ سکتی ہے جبکہ کرتا اتنا بڑا اور نیچا ہو کہ اسکے دونوں پاؤں اس سے چھپ جائیں

---

[۱] اگر تہمت کا کوئی حصہ کاندھے پر ہوگا تو تہمت کے کھل جانیکا احتمال نہ ہوگا اور نہ کھل جانیکا اندیشہ ہے اس وجہ سے آپنے منع فرمایا [۲] مخالف طور پر کنارے کاندھے پر ڈال لینے کے یہ معنی ہے کہ داہنا کنارہ داہنی بغل کے نیچے سے نکالکر بائیں کاندھے پر ڈال لے اور بایاں بائیں بغل کے نیچے سے داہنے کاندھے پر ڈال لے اس میں کپڑے کے گر پڑنے کا احتمال نہیں رہتا [۳] کہ ایک کپڑے میں نماز جائز ہے یا نہیں [۴] یعنے نہیں ہیں پھر ایک کپڑے والے کی نماز کیونکر جائز نہ ہوگی [۵] جیسا

مالک اور ابوداؤد اسکے راوی ہین

(۱۴) وعن عائشة قالت صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم في خميصة لها اعلام فنظر الى اعلامها نظرة فقال اذهبوا بخميصتي هذه الى ابي جهم واتوني بانبجانيته فانها الهتني انفا عن صلوتي اخرجه الستة الا الترمذي وفي رواية مالك وابي داؤد كنت انظر اليها وانا في الصلوة فاخاف ان تفتنني الانبجانية كساء له خمل وقيل هو الغليظ من الصوف ومعنى الهتني شغلتني قوله انفا اي الان ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک چادر مین نماز پڑہی جس مین بیل بوٹے تھے تو آپ اسکے بیل بوٹے کو دیکھنے لگے (جب آپ نماز پڑہ چکے) تو آپنے فرمایا کہ یہ میری چادر ابوجہم[1] کے پاس لیجاؤ اور ان کے پاس سے کمبل لے آؤ اسلیے کہ اُس نے ابہی مجہ کو نماز سے غافل کر دیا بجز ترمذی کے چہیون اسکے راوی ہین۔ اور مالک اور ابوداؤد کی روایت مین ہے کہ آپنے فرمایا کہ (مین نماز کی حالت مین اس کی طرف دیکہہ رہا تہا تو مجہے خوف ہوا کہ کہین میری نماز نہ جاتی رہے

(۱۵) وعن عقبة بن عامر قال اهدي لرسول الله صلى الله عليه وسلم فروج حرير فلبسه فصلى فيه ثم انصرف فنزعه نزعا شديدا كالكاره له وقال لا ينبغي هذا للمتقين اخرجه النسائي الفروج بالتخفيف القباء الذي له شق من خلفه ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ریشمی قبا جسکے پیچہے چاک تہا (فراکوٹ) بطور تحفہ دی گئی تو آپنے اسکو پہنکر نماز پڑہی پہر نماز سے فارغ ہوتے ہی آپنے جہٹ پٹ زور سے اتار کر اسکو پہینکدیا گویا کہ آپنے اسکو ناپسند فرمایا پہر آپنے فرمایا کہ پرہیزگارون کے لیے یہ (ریشمی قبا) زیبا نہین ہے۔ نسائی اسکے راوی ہین۔

(۱۶) وعن عائشة قالت صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم في ثوب وبعضه علي اخرجه ابوداؤد وله عن ميمونة مثله ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑے مین نماز پڑہی جس کا کچہ حصہ میرے اوپر بہی تہا۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ اور ابوداود ہی کی ایک روایت مین جو حضرت میمونہ سے مروی ہے اسی طرح مذکور ہے

رابعها امكنة الصلوة وما يصلى فيه

چوتہی شرط نماز کی نماز کے مقامات ہین کہ کہان نماز نہین پڑہنی چاہیے اور کہان پڑہنی چاہیے

(۱) عن انس ان جدته مليكة دعت رسول الله صلى الله عليه وسلم لطعام صنعته فاكل منه ثم قال قوموا فاصلي لكم قال انس فقمت الى حصير لنا قد اسود من طول ما لبس فنضحته بماء فقام عليه وصففت انا واليتيم وراءه والعجوز من ورائنا فصلى لنا ركعتين ثم انصرف اخرجه الستة ترجمہ انس سے روایت ہے کہ انکی دادی حضرت ملیکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہانے کی دعوت دی جو انہون نے پکایا تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مین سے کہایا پہر آپنے فرمایا کہ کہڑے ہو جاؤ تو مین تمہارے (خیر و برکت کی) لیے نماز پڑہ دون۔ انس کہتے ہین کہ مین اٹہکر اپنا ایک بوریا لے آیا

[1] اسلیے کہ یہ چادر ابوجہم نے آپ کو بطور تحفہ دی تہی جب آپنے اس مین یہ خرابی دیکہی تو آپنے واپس بہیجکر اسکی بدلہ مین کمبل منگوا بہیجی تاکہ انکو دل مین کوئی رنج وملال نہ پیدا ہو ۱۲

جو کثرت استعمال سے سیاہ ہو گیا تھا میں نے اس پر پانی چھڑک دیا (مختصر طور پر دھو ڈالا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس (بوریے) پر نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے اور میں اور ایک یتیم (لڑکا) آپ کے پیچھے صف باندھ کر کھڑے ہو گئے اور بڑھیا (ملیکہ) ہمارے پیچھے تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو دو رکعت نماز پڑھائی پھر آپ نے سلام پھیرا چھیوں اسکے راوی ہیں

(۲) وَعَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَاَنَا حِذَاءَهُ وَاَنَا حَائِضٌ وَرُبَّمَا اَصَابَنِي ثَوْبُهُ اِذَا سَجَدَ وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ اَلْخُمْرَةُ هِيَ مَا يَضَعُ عَلَيْهِ الرَّجُلُ وَجْهَهُ فِي سُجُودِهِ مِنْ حَصِيْرٍ اَوْ نَسِيْجَةِ خُوْصٍ وَنَحْوِهِ مِنَ الثِّيَابِ وَقَدْ يُطْلَقُ عَلَى الْكَبِيْرِ مِنْ نَوْعِهَا ترجمہ میمونہ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے اور میں آپ کے مقابل رہتی تھی اور حیض کی حالت میں ہوتی تھی اور بعض وقت جب آپ سجدہ کرتے تھے تو آپ کا کپڑا مجھ کو لگ جاتا تھا اور آپ بوریے پر نماز پڑھتے تھے۔ بجز ترمذی کے پانچوں اسکے راوی ہیں

(۳) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فَاِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ اَحَدُنَا اَنْ يُمَكِّنَ جَبْهَتَهُ مِنَ الْاَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ ترجمہ انس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ سخت گرمی کے زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو جب ہم میں سے کوئی شخص اپنی پیشانی زمین پر نہیں رکھ سکتا تو وہ اپنا کپڑا بچھا کر اسپر نماز پڑھتا تھا۔ پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ فَاِنَّهَا مُبَارَكَةٌ وَلَا تُصَلُّوا فِي مَعَاطِنِ الْاِبِلِ فَاِنَّهَا مِنَ الشَّيَاطِيْنِ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوُدَ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بکریوں کے باندھنے کی ...... جگہ میں نماز پڑھا کرو اسلیے کہ وہ برکت کی جگہ ہے اور اونٹ کے باندھنے کی جگہ میں نماز مت پڑھا کرو اسلیے کہ وہ شیطانی مقام[1] ہے ابوداؤد اسکے راوی ہیں

(۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ الْمَزْبَلَةِ وَالْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ وَفِي الْحَمَّامِ وَمَعَاطِنِ الْاِبِلِ وَفَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سات مقام میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ پاخانہ پیشاب کے مقامات میں اور اونٹ (وغیرہ جانور) کے ذبح کرنے کے مقام میں۔ اور قبرستان میں اور بیچ (آمدرفت کے) رستہ میں اور حمام میں اور اونٹ باندھنے کی جگہ میں اور خانہ کعبہ کی چھت پر ترمذی اسکے راوی ہیں

(۶) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ زَادَ غَيْرُ اَبِي دَاوُدَ فِي رِوَايَةٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَاُبْرِزَ قَبْرُهُ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود اور نصاری پر خدا کی

---

[1] کوئی چھوٹ چھیٹ لگ جائے تو مشکل ہے ۱۲

لعنت کا انھوں نے اپنے انبیا علیہم السلام کی قبروں کو سجدہ بنالیا (سجدہ گاہ قرار دیا) بجز ترمذی کے پانچوں اس کے راوی ہیں اور بجز ابوداؤد کے بقیہ حضرات کی ایک روایت میں جو حضرت عائشہ سے مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اگر آپ کو اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ لوگ آپ کی قبر مبارک کو سجدہ بنائیں گے) تو آپ کی قبر مبارک ظاہر کھلی جگہ میں ہوتی۔

(۷) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا يُعْبَدُ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ ترجمہ عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ میری قبر کو بت مت بنا دیجو جس کی پرستش کی جائے خدا کا سخت غضب ہے اس قوم پر جس قوم نے اپنے انبیا علیہم السلام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا۔ مالک اس کے راوی ہیں

(۸) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُصَلِّيَ فِي الْمَقْبَرَةِ وَاَنْ اُصَلِّيَ فِيْ اَرْضِ بَابِلَ فَاِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاؤدَ وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ اِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَقَالٌ وَلَا اَعْلَمُ اَحَدًا مِنَ الْعُلَمَاءِ حَرَّمَ الصَّلٰوةَ بِاَرْضِ بَابِلَ فَاِنْ صَحَّ فَيَكُوْنُ عَلَى الْخُصُوْصِ لِعَلِيٍّ اِنْذَارًا مِنْهُ بِمَا لَقِيَ مِنَ الْمِحْنَةِ بِالْكُوْفَةِ وَهِيَ مِنْ اَرْضِ بَابِلَ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبرستان میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا اور آپ نے مجھے سرزمین بابل میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا اسلیے کہ وہ مقام ملعون ہے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔ خطابی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی اسناد میں کلام ہے اور میں نہیں جانتا کہ کسی عالم نے سرزمین بابل میں نماز پڑھنے کو حرام کہا ہو اور بحالت صحت حدیث یہ ممانعت خاصکر حضرت علی کے لیے انکو اس مصیبت سے خوف دلانے کی غرض سے ہوگی جو مصیبت انکو کوفہ میں پہونچی جو سرزمین بابل سے ہے

(۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلٰى ظَهْرِ رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ كَانَ وَجْهُهٗ وَيُوْمِيْ بِرَاْسِهٖ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهٗ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ زَادَ فِيْ اُخْرٰى لِمُسْلِمٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلٰى ظَهْرِ الرَّاحِلَةِ وَيُوْتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْهَا الْمَكْتُوْبَةَ زَادَ اَبُوْ دَاؤدَ فِيْ اُخْرٰى كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَتَطَوَّعَ اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ بِنَاقَتِهٖ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ صَلّٰى حَيْثُ وَجْهُهٗ رِكَابُهٗ اَلتَّسْبِيْحُ هٰهُنَا صَلٰوةُ النَّافِلَةِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر بیٹھے ہوئے[1] نفل نماز پڑھتے تھے جدہر اسکا رخ ہوتا تھا اور آپ سر مبارک کے اشارے رکوع سجود کا اشارہ فرماتے تھے اور ابن عمر بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے اور مسلم کی ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز سواری پر بیٹھے ہوئے پڑھتے تھے جس طرف سواری کا رخ ہوتا اور وتر بھی اسپر پڑھتے تھے بجز اسکے کہ آپ فرض نماز سواری پر نہ پڑھتے تھے اور ابوداؤد کی ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں سواری پر نفل نماز پڑھنے کا ارادہ فرماتے تھے تو اپنی اونٹنی کا رخ قبلہ کی جانب[2] کر لیتے تھے پھر تکبیر تحریمہ کہتے تھے پھر آپ نماز پڑھا کرتے جس رخ وہ اونٹنی جاتی

---

[1] یعنے قبلہ کی پابندی نہ تھی جس طرف سواری چلتی تھی اسی جانب آپ نماز پڑھتے تھے [2] یعنے ابتدا نماز قبلہ کی جانب منہ کر کے کرتے تھے پھر قبلہ کا خیال نہ فرماتے تھے جدہر اونٹنی جاتی آپ نماز پڑھتے جاتے تھے

(۱۰) وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم جعلت لي الارض مسجدا وطهورا اينما ادرك رجل من امتي الصلوة صلى اخرجه النسائي ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے لیے سب زمین مسجد اور پاک کردی گئی ہے میری امت مین سے جس شخص کو جہان نماز کا وقت آجائے وہ وہین نماز پڑھ لے۔ نسائی اسکے راوی ہین

(۱۱) وعن ابراهيم بن يزيد التيمي قال كنت اقرأ على ابي القرآن في السدة فاذا قرأت السجدة سجد فقلت يا ابت اتسجد في الطريق فقال اني سمعت اباذر يقول سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اول مسجد وضع على الارض فقال المسجد الحرام فقلت ثم اي قال المسجد الاقصى قلت كم كان بينهما قال اربعون عاما ثم الارض لك مسجد فحيث ما ادركتك الصلوة فصل فان الفضل فيه اخرجه الشيخان والنسائي ترجمہ ابراہیم بن یزید تیمی سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مین (مقام) سدہ[1] مین اپنے والد کو قرآن پڑھکر سنایا کرتا تہا تو جب مین سجدہ کی کوئی آیت پڑہتا تو وہ سجدہ کرتے تہے تو مینے کہا کہ باوا جان آپ رستہ مین سجدہ کرتے ہین تو اُنہون نے فرمایا کہ مینے ابوذر سے سنا وہ کہتے تہے کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ سب سے پہلے زمین مین کونسی مسجد بنائی گئی ہے تو آپنے فرمایا کہ مسجد حرام (خانہ کعبہ) تو مینے عرض کیا کہ پہر کونسی (مسجد) تو آپنے فرمایا کہ مسجد اقصے (بیت المقدس) مینے عرض کیا کہ ان دونون کے درمیان مین کتنا فرق تہا آپنے فرمایا کہ چالیس[2] برسکا پہر تمام زمین تمہارے لیے مسجد ہے جہان کہین تمکو نماز کا وقت آجائے وہین نماز پڑہ لو کیونکہ فضیلت اسی مین ہے شیخان اور نسائی اسکے راوی ہین

(۱۲) وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلوا في بيوتكم من صلوتكم ولا تتخذوها قبورا اخرجه الخمسة ولمسلم عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قضى احدكم الصلوة في المسجد فليجعل لبيته نصيبا من صلوته فان الله جاعل في بيته من صلوته خيرا ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اپنی نماز کا کچہ حصہ اپنے گہرون مین پڑہنے کے لیے بہی رکہو اور گہرون کو قبرستان مت بناؤ۔ پانچون اسکے راوی ہین۔ اور مسلم کی ایک روایت مین جو جابر سے مروی ہے مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی شخص مسجد مین نماز پڑہے تو اپنی نماز کا کچہ حصہ اپنے گہر مین پڑہنے کے لیے بہی باقی رکہے اسلیے کہ خدا تعالی اسکی نماز کی وجہ سے اسکے گہر مین خیر و برکت دیگا

(۱۳) وعن معاذ بن جبل قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يستحب الصلوة في الحيطان يعني البساتين اخرجه الترمذي ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باغون مین نماز پڑہنے کو پسند فرماتے تہے۔ ترمذی اسکے راوی ہین

---

[1] سدہ وہ مقام ہے جو مسجد سے خارج ہو جہان بیٹہکر لوگ خرید و فروخت وغیرہ کرتے ہین ۱۲ [2] یعنے خانہ کعبہ بیت المقدس سے قبل چالیس سال تیار کیا گیا ہے ۱۲

خامسها ترك الكلام

پانچوین شرط نماز کی ترک کلام ہے یعنے نماز مین بات چیت نہ کرنی چاہیے

(۱) عن زید بن ارقم قال کنا نتکلم فی الصلوٰة یکلم الرجل منا صاحبه وهو علی جنبه حتی نزلت وقوموا لله قانتین فامرنا بالسکوت ونهینا عن الکلام اخرجه الخمسة ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ہم لوگ نماز مین بات چیت کیا کرتے تھے ہم مین سے ہر شخص اپنے پہلو والے سے بات چیت کرتا تھا یہانتک کہ یہ آیت نازل ہوئی وقوموا لله قانتین (خدا کے سامنے چپ چاپ کہڑے ہو) تو ہمکو چپ رہنے کا حکم دیا گیا اور بات چیت کرنے سے ہم لوگ روک دیے گئے پانچون اسکے راوی ہین

(۲) وعن ابن مسعود قال کنا نسلم علی النبی صلی الله علیه فی الصلوٰة فیرد علینا فلما رجعنا من عند النجاشی سلمنا علیه فلم یرد علینا فقلنا یا رسول الله کنا نسلم علیک فی الصلوٰة فیرد علینا فقال ان فی الصلوٰة شغلا اخرجه الخمسة الا الترمذی ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ہم رسول الله صلی الله علیه وسلم کو سلام کیا کرتے تھے اور آپ نماز مین ہوتے تھے تو آپ (نماز ہی مین) ہمارے سلام کا جواب دیتے تھے پہر جب ہم نجاشی کے پاس سے واپس آئے اور ہمنے آپ کو سلام کیا تو آپنے ہمارے سلام کا جواب نہ دیا تو ہمنے (بعد نماز کے) عرض کیا کہ یا رسول الله ہم آپکو سلام کیا کرتے تھے اور آپ نماز مین ہوتے تھے تو آپ ہمارے سلام کا جواب دیا کرتے تھے (اب آپنے جواب کیون نہین دیا) تو آپنے فرمایا کہ نماز مین ایک قسم کی مصروفیت (استغراقی کیفیت) ہوتی ہے [1] بجز ترمذی کے پانچون اسکے راوی ہین

(۳) وعن معاویة بن الحکم السلمی قال بینا انا اصلی مع رسول الله صلی الله علیه اذ عطس رجل من القوم فقلت یرحمک الله فرمانی القوم بابصارهم فقلت واثکل امیاه ما شانکم تنظرون الی فجعلوا یضربون بایدیهم علی افخاذهم یصمتوننی فلما قضی صلی الله علیه الصلوٰة بابی هو وامی ما رایت معلما قبله ولا بعده احسن تعلیما منه فوالله ما کهرنی ولا ضربنی ولا شتمنی ولکن قال ان هذه الصلوٰة لا یصلح فیها شیء من کلام الناس انما هی التسبیح والتکبیر وقراءة القرآن فقلت یا رسول الله انی حدیث عهد بجاهلیة وقد جاء الله بالاسلام وان منا رجالا یاتون الکهان قال فلا تاتهم قلت ومنا رجال یتطیرون قال ذلک شیء یجدونه فی صدورهم فلا یصدنهم قلت ومنا رجال یخطون قال کان نبی من الانبیاء یخط فمن وافق خطه فذاک قلت وانه کانت لی جاریة ترعی غنما قبل احد والجوانیة فاطلعت ذات یوم فاذا الذئب قد ذهب بشاة من غنمها وانا رجل من بنی آدم اسف کما یاسفون فصککتها صکة قال فعظم ذلک علی قلت افلا اعتقها قال ائتنی بها فاتیته بها فقال لها این الله قالت فی السماء قال من انا قالت انت رسول الله صلی الله علیه قال اعتقها فانها مؤمنة اخرجه مسلم وابو داود والنسائی الکهر الزبرة والنهر والتطیر التشائم بالشیء والخط هو الذی

---

[1] اور کلام کرنے سے وہ استغراق باقی نہین رہ سکتا اسلیے نماز مین کلام منسوخ ہو گیا ۱۲

يَفْعَلُهُ الْمُنَجِّمُ فِي الرَّمْلِ بِأَصَابِعِهِ وَيَحْكُمُ عَلَيْهِ وَيُخْرِجُ بِهِ الضَّمِيرَ وَالْأَسَفُ الْغَضَبُ وَالصَّكُّ الضَّرْبُ وَاللَّطْمُ **ترجمہ**

معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ایک دفعہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑہ رہا تہا کہ ناگاہ ہم مین سے ایک شخص چہینکا مینے یرحمک اللہ کہا توسب لوگ مجہے گہور گہور کر دیکہنے لگے مینے کہا ہائے میری ماں[ۤ] کا لڑکا مرتا تم لوگ کیون مجہ کو گہور رہے ہو توسب اپنے ہاتہون کو اپنی رانون پر مارنے لگے انکا مقصود اس سے میرا چپ کرنا تہا غرضکہ مین چپ ہوگیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ چکے تو قسم ہے میرے باپ کی مینے آپسے بڑہکر آپسے قبل اور آپکے بعد کوی عمدہ تعلیم دینے والا نہیں دیکہا جسکی تعلیم عمدہ ہو پس قسم ہے خدا کی کہ نہ آپنے مجہے جہڑکا نہ مارا اور نہ گالی دی لیکن اتنا فرمایا کہ نماز مین اہل دنیا کی بات چیت درست نہین ہے نماز تو تسبیح اور تکبیر اور قراءت قرآن کا نام ہے تو مینے عرض کیا کہ یارسول اللہ میری جاہلیت (کفر) کا زمانہ ابہی گزرا ہے اور خدانے اسلام نصیب کیا ہے اور ہم مین بعض اشخاص ایسے ہین جو کاہنون (نجومیون) کے پاس جاتے ہین (اور ان سے غیب کی باتین پوچہتے ہین) آپنے فرمایا کہ تم ان کے پاس مت جاؤ۔ مینے عرض کیا کہ ہم مین بعض اشخاص ایسے ہین جو بدشگونی کرتے ہین[ۤ] آپنے فرمایا کہ یہ انکے دلون کی ایک خیالی بات ہے پس خیالی بات انکو کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے سے نہ روکے مینے عرض کیا کہ ہم مین بعض اشخاص لکیرین کہینچتے ہین (رمل جانتے ہین) آپنے فرمایا کہ منجملہ انبیاکے کوئی نبی لکیر کہینچتے تہے پس جس شخص کی لکیر انکی لکیر کے موافق ہو[ۤ] پس وہ وہی ہے مینے عرض کیا کہ میری ایک لونڈی احد اور جوانیہ کی طرف بکریان چراتی تہی تو ایک دن مین وہان آنکلا تو دیکہا کہ بہیڑیا ایک بکری کو لے گیا ہے آخر مین انسان ہون مجہے بہی غصہ آتا ہے جسطرح اور انسانون کو غصہ آتا ہے تو مین نے اُسکو خوب تہپڑ مارے تو مجہ پر یہ بہت ہی گران گزرا مینے عرض کیا کہ کیا مین اُسکو آزاد نہ کردون آپنے فرمایا کہ تم اسکو میرے پاس لیکر آؤ تو مین اس کو آپ پاس لیکر آیا تو آپنے اس سے پوچہا کہ خدا کہان ہے اُس نے کہا کہ آسمان مین پہر آپنے پوچہا کہ مین کون ہون اسنے کہا کہ آپ خدا کے رسول ہین آپنے فرمایا کہ اسکو آزاد کردو اسلیے کہ یہ مسلمان ہے مسلم۔ ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہین

(۴) **وَعَنْ** أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يُصَلِّي فَسَمِعْنَاهُ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثُمَّ قَالَ أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ ثَلٰثًا وَبَسَطَ يَدَهُ كَأَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ قُلْنَا يَارَسُولَ اللّٰهِ سَمِعْنَاكَ تَقُولُ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُولُهُ قَبْلَ ذٰلِكَ وَرَأَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ قَالَ إِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ إِبْلِيسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِنْ نَارٍ لِيَجْعَلَهُ فِي وَجْهِي فَقُلْتُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ التَّامَّةِ فَلَمْ يَتَأَخَّرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَرَدْتُ أَنْ آخُذَهُ فَوَاللّٰهِ لَوْلَا دَعْوَةُ أَخِي سُلَيْمَانَ لَأَصْبَحَ مُوثَقًا يَلْعَبُ بِهِ وِلْدَانُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ أَرَادَ بِدَعْوَةِ سُلَيْمَانَ قَوْلَهُ رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي اَلْآيَة وَمِنْ جُمْلَةِ مُلْكِهِ تَسْخِيرُ الْجِنِّ لَهُ

---

[۱] یعنے ہائے میری ماں یہ کلمہ عرب لوگ تعجب کے وقت کہا کرتے ہین [۲] جیسے کسی کام کو جاتے وقت خالی گہڑا یا بلی سامنے آجاوے تو بدشگونی خیال کرتے ہین اور اسیطرح اور باتین عرب مین جانور اڑاتے تہے اور اس سے شگون لیتے تہے [۳] جو وہ نبی کیا کرتے تہے لیکن چونکہ وہ علم صحیح طریقہ سے ہمکو نہین پہونچا اسلیے ہم یقینا یہ نہین کہہ سکتے کہ موجودہ علم رمل وہی ہے جو ایک نبی کو تہا پس رمل کے ذریعہ سے جو باتین معلوم ہون وہ ہرگز یقینی نہین ہین"

وَانْقِيَادُهُمْ ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہنے کہڑے ہوئے تو ہم نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ مین تجہ سے خدا کی پناہ مانگتا ہون[۱] پہر آپ نے تین دفعہ یہ فرمایا کہ مین تجہ پر لعنت[۲] کرتا ہون جس طرح خدا نے تجہ پر لعنت کی۔ اور آپ نے اپنا ہاتہ بڑہایا گویا کہ آپ کوئی چیز لیتے ہین جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہمنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آج ہمنے آپ کو (نماز مین) ایسی باتین کرتے ہوئے سُنا جو اس سے قبل آپ کو ہمنے ایسی باتین کرتے نہین سُنا تہا اور ہمنے آپ کو دیکہا کہ آپنے ہاتہ بڑہایا آپنے فرمایا کہ خدا کا دشمن ابلیس آگ کی چنگاری لیکر آیا تہا تاکہ میرے چہرے پر ڈالدے تو مینے تین دفعہ اعوذ باللہ منک کہا پہر مینے تین دفعہ ألعنک بلعنۃ اللہ التامۃ کہا تو وہ تین دفعہ کہنے پر بہی پیچہے نہ ہٹا تو مینے اُسکو پکڑ لینا چاہا قسم خدا کی اگر میرے بہائی سلیمان کی دعا نہ ہوتی تو وہ صبح کو بندہا ہوتا اور مدینہ کے بچے اس سے کہیلتے مسلم نسائی اسکے راوی ہین سلیمان کی دعا سے انکا یہ قول مراد ہے رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي اے میرے پروردگار تو مجہ کو ایسا ملک دے جو میرے بعد کسیکو سزاوار نہ ہو) اور منجملہ انکے ملک کے یہ بہی تہا کہ جن انکے مسخر اور تابع تہے۔

سَادِسُهَا تَرْكُ الْاَفْعَالِ

چہٹی شرط نماز کی یہ ہے کہ جو افعال نماز کے منافی ہین ان کو ترک کرنا چاہیے۔

(۱) عَنْ مُعَيْقِيبٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَسْوِيَةِ التُّرَابِ حَيْثُ يَسْجُدُ الْمُصَلِّي وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ عَنْ مَسْحِ الْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ وَلَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَالْبُو... وَفِي رِوَايَةٍ لِلْأَرْبَعَةِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَمَسَّ الْحَصٰى فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ ترجمہ معیقیب سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس جگہ کی مٹی کے برابر کرنے کی نسبت دریافت کیا جہان نمازی سجدہ کرے گا اور ترمذی کی روایت مین ہے کہ نماز مین سنگریزہ کے برابر کرنے کی نسبت (آپ سے دریافت کیا گیا) تو آپنے فرمایا کہ اگر کرنا ہی ضرور ہے تو ایک دفعہ (برابر کرلو) اور چارون کی ایک روایت میں جو ابی ذر سے مروی ہے مذکور ہے کہ (آپنے فرمایا کہ) جب تم مین سے کوئی شخص نماز کے لیے کہڑا ہو تو اپنے سامنے سے کنکریان نہ ہٹائے اسلیے کہ رحمت الٰہی) انکے مقابل ہوتی ہے

(۲) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ أَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اللّٰهُ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ فِي صَلٰوتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَإِذَا الْتَفَتَ انْصَرَفَ عَنْهُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جب نماز مین ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ ہمیشہ اس کیطرف متوجہ رہتا ہے جب تک کہ وہ ادہر اودہر نہ دیکہے اور جب ادہر اودہر دیکہتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کی جانب سے منہ پہیر لیتا ہے[۳] ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین

(۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ اِخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ الْاِخْتِلَاسُ الْاَخْذُ بِسُرْعَةٍ ترجمہ

---

[۱] مین پناہ مانگتا ہون خدا کی تجہ سے [۲] مین تجہ پر خدا کی پوری لعنت کرتا ہون [۳] بار بار ایسا مت کرو ۱۲

عائشہؓ سے روایت ہے فرماتی ہین کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز مین ادہر اودہر دیکھنے سے متعلق دریافت کیا تو آپنے فرمایا کہ یہ اچک ہے جو شیطان بندے کی نماز مین سے اچک لیتا ہے شیخین اور نسائی اسکے راوی ہین

(۴) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ مَا بَالُ اَقْوَامٍ یَرْفَعُوْنَ اَبْصَارَھُمْ اِلَی السَّمَاءِ فِی الصَّلٰوۃِ فَاشْتَدَّ قَوْلُہٗ فِیْ ذٰلِکَ ثُمَّ قَالَ لَیَنْتَھِیَنَّ عَنْ ذٰلِکَ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُھُمْ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگون کو کیا ہو گیا جو نماز مین اپنی آنکھین آسمان کیطرف اٹہاتے ہین اور آپنے اس بارہ مین سختی سے فرمایا پہر آپنے فرمایا کہ لوگون کو اس حرکت سے باز آنا چاہیے ورنہ انکی آنکھین اچک لیجائینگی بخاری اور ابوداؤد نسائی اسکے راوی ہین

(۵) وَعَنْہُ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ یَا بُنَیَّ اِیَّاکَ وَالْاِلْتِفَاتَ فِی الصَّلٰوۃِ فَاِنَّہٗ ھَلَکَۃٌ فَاِنْ کَانَ لَابُدَّ فَفِی التَّطَوُّعِ لَا فِی الْفَرِیْضَۃِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہ سے ارشاد فرمایا کہ اے میرے چہوٹے بیٹے تم نماز مین ادہر اودہر دیکھنے سے بچتے رہو اسلیے کہ ہلاک اور برباد کرنیوالی حرکت ہے اگر تم کو ادہر اودہر دیکھنا ضروری ہو تو نفل نماز مین ایسا کیا کرو فرض نماز مین ایسا مت کیا کرو۔ ترمذی اسکے راوی ہین

(۶) وَعَنْ سَھْلِ بْنِ الْحَنْظَلِیَّۃِ قَالَ ثُوِّبَ بِالصُّبْحِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ یُصَلِّیْ وَھُوَ یَلْتَفِتُ اِلَی الشِّعْبِ کَانَ اَرْسَلَ فَارِسًا اِلَی الشِّعْبِ مِنَ اللَّیْلِ یَحْرُسُ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ سہل بن حنظلیہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ صبح کی نماز کی تکبیر ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہنے لگے اور آپ گہاٹی کیطرف دیکہتے جاتے تہے اور آپنے رات کو ایک سوار گہاٹی کیطرف حفاظت کی غرض سے بہیجا تہا۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین

(۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ یُصَلِّیْ فِیْ مَسْجِدِ قُبَاءَ فَجَاءَ الْاَنْصَارُ یُسَلِّمُوْنَ عَلَیْہِ وَھُوَ یُصَلِّیْ فَقُلْتُ لِبِلَالٍ کَیْفَ رَاَیْتَہٗ یَرُدُّ عَلَیْھِمْ حِیْنَ کَانُوْا یُسَلِّمُوْنَ عَلَیْہِ وَھُوَ یُصَلِّیْ قَالَ ھٰکَذَا وَبَسَطَ کَفَّہٗ وَجَعَلَ بَطْنَہٗ اَسْفَلَ وَظَھْرَہٗ اِلٰی فَوْقٍ اَخْرَجَہُ اَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا مین نماز پڑہنے کی غرض سے تشریف لے گئے تو انصار آکر آپ کو سلام کرنے لگے اور آپ نماز پڑہ رہے تہے تو مینے بلال سے پوچہا کہ تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس طرح انکا جواب دیتے ہوئے دیکہا جبکہ وہ آپ کو سلام کرتے تہے اور آپ نماز مین تہے انہونے کہا اس طرح اور انہونے اپنی ہتہیلی پہیلادی اور اس کے باطنی حصہ کو نیچے رکہا اور ظاہری حصہ کو اوپر کی جانب کہا اصحاب سنن اسکے راوی ہین

(۸) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اَلتَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَاءِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تسبیح مردون کے لیے ہے اور دستک عورتون کے لیے ہے۔ پانچون اسکے راوی ہین

لہ مترجم کہتا ہے کہ ابوداؤد مین بہی بعینہ یہی روایت موجود ہے لہ ادہر دشمن کے آنیکا اندیشہ تہا اسیوجہ آپ نماز مین ادہر دیکہتے تہے لہ یعنے نماز مین کوئی حادثہ پیش ہو تو مرد سبحان اللہ کہین اور عورتین دستک دین ۱۲

(۹) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ تَنَخَّعَ فَدَلَكَهَا بِنَعْلِهِ الْيُسْرٰى أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَعِنْدَ أَبِيْ دَاوُدَ فَبَزَقَ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى وَذٰلِكَ بِنَعْلِهِ وَلَهُ فِيْ أُخْرٰى عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ بَزَقَ فِيْ ثَوْبِهِ وَحَكَّ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ تَنَخَّعَ الْإِنْسَانُ إِذَا رَمٰى بِنُخَاعَتِهِ وَهِيَ النُّخَامَةُ الَّتِيْ تَخْرُجُ مِنْ أَصْلِ الْحَلْقِ **ترجمہ** عبد اللہ بن شخیر سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑہی تو مینے آپ کو دیکھا کہ آپنے تھوکا پہر آپنے اُسکو اپنے بائین جوتے سے ملدیا مسلم۔ ابو داؤد۔ نسائی اسکے راوی ہین۔ اور ابو داود کی ایک روایت مین ہے کہ آپنے اپنے بائین پاؤن کے نیچے تھوکا اور اپنے جوتے سے ملدیا۔ اور ابو داؤد ہی کی ایک روایت مین جو ابو نضرہ سے مروی ہو مذکور ہے کہ آپنے اپنے کپڑے مین تھوکا اور اس حصہ کو کپڑے کے دوسرے حصہ سے ملدیا تَنَخَّعَ الْإِنْسَانُ اسوقت کہا جاتا ہے جبکہ انسان نخاعہ پہینکے اور وہ نخامہ (بلغم) ہے جو حلق کی جڑ مین سے نکلتا ہے۔

(۱۰) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جِئْتُ يَوْمًا مِنْ خَارِجٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي الْبَيْتِ وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ وَاسْتَفْتَحْتُ فَتَقَدَّمَ وَفَتَحَ لِيْ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى إِلٰى مُصَلَّاهُ وَوَصَفَتْ أَنَّ الْبَابَ كَانَ فِي الْقِبْلَةِ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہو فرماتے ہین کہ مین ایکدن باہر سے آئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوٹھری مین نماز پڑہ رہے تھے اور دروازہ بند تہا تو مینے آپسے دروازہ کہلوایا تو آپنے آگے بڑہ کر میرے لیے دروازہ کھولدیا پہر پچھلے پاؤن آپ اپنی جای نماز پر واپس تشریف لے گئے اور حضرت عائشہؓ نے بیان فرمایا کہ دروازہ قبلہ کی جانب تہا۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہین

(۱۱) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُقْتُلُوا الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ نماز کی حالت مین سانپ اور بچھو کو مار ڈالو اصحاب سنن اسکے راوی ہین۔

(۱۲) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا يُقَالُ لَهُ أَفْلَحُ إِذَا سَجَدَ نَفَخَ فَقَالَ يَا أَفْلَحُ تَرِّبْ وَجْهَكَ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہو فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو دیکھا جسکا نام افلح تہا جب وہ سجدہ کرتا تو زمین کو پہونکتا تہا تو آپنے فرمایا کہ اے افلح تو اپنے چہرہ کو خاک آلودہ کر۔ ترمذی اسکے راوی ہین

(۱۳) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ وَأَنْ يُغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اَلسَّدْلُ الْمَنْهِيُّ عَنْهُ فِي الصَّلٰوةِ أَنْ يَلْتَحِفَ الرَّجُلُ بِثَوْبِهِ وَيُدْخِلَ يَدَيْهِ مِنْ دَاخِلِهِ فَيَرْكَعَ وَيَسْجُدَ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَكَانَتِ الْيَهُوْدُ تَفْعَلُهُ فَنَهٰى عَنْهُ وَقَوْلُهُ أَنْ يُغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ يَعْنِي التَّلَثُّمَ بِالْعِمَامَةِ عَلَى الْفَمِ وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَفْعَلُهُ فَنُهُوْا فَإِنْ تَثَاءَبَ الْمُصَلِّيْ فَلْيُغَطِّ فَاهُ فَقَدْ جَاءَ فِيْهِ حَدِيْثٌ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی حالت مین سدل کرنے سے منع فرمایا اور اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص نماز مین اپنا منہ

سلہ پہر آگے بڑہ کر دروازہ کھولدیا مین آپ و القبلہ ہی رہے ۵ یعنی اکو مارنے سے نماز نہین ٹوٹتی ۵ تاکہ چہرہ کو مٹی نہ لگے ۱۲

ڈھانپ لے۔ ابوداود۔ ترمذی اسکے راوی ہین نماز کی حالت مین جس سدل سے ممانعت کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ کوئی شخص ایک کپڑا اوڑھ لے اور اپنے دونو ہاتھ اسکے اندر رکھے اور اسی حالت سے رکوع اور سجدہ کرے اور یہود ایسا ہی کیا کرتے تھے لہذا مسلمانون کو اس ممانعت کردی گئی۔ اور نماز کے اندر منہ ڈھانپنے سے یہ مراد ہے کہ عمامہ سے منہ پر ڈھاٹا باندھ لے جیسا کہ عرب کیا کرتے تھے تو نماز مین ایسا کرنے سے انکو ممانعت کردی گئی اور اگر نمازی کو جماہی آئے تو اسکو تو ضرور منہ ڈھانپنا چاہیے کیونکہ اس کے متعلق حدیث وارد ہے

سابعها قبلة المصلی

ساتوین شرط نماز کی نمازی کا قبلہ ہے

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَاَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُوْتِرَ اَيْقَظَنِيْ فَاَوْتَرْتُ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَفِي اُخْرٰى لِلشَّيْخَيْنِ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ فَذَكَرُوا الْكَلْبَ وَالْحِمَارَ وَالْمَرْاَةَ فَقَالَتْ لَقَدْ شَبَّهْتُمُوْنَا بِالْحُمُرِ وَالْكِلَابِ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يُصَلِّيْ وَاَنَا عَلَى السَّرِيْرِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مُضْطَجِعَةً فَتَبْدُوْ لِيَ الْحَاجَةُ فَاَكْرَهُ اَنْ اَجْلِسَ فَاُوْذِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ وَفِي اُخْرٰى لِاَبِيْ دَاوٗدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جِئْتُ اَنَا وَغُلَامٌ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلٰى حِمَارٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يُصَلِّيْ فَنَزَلَ وَنَزَلْتُ وَتَرَكْنَا الْحِمَارَ اَمَامَ الصَّفِّ فَمَا بَالَاهُ وَجَاءَتْ جَارِيَتَانِ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَدَخَلَتَا بَيْنَ الصَّفِّ فَمَا بَالَا ذٰلِكَ وَفِي اُخْرٰى لَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمَا اِلٰى غَيْرِ السُّتْرَةِ فَاِنَّهُ يَقْطَعُ صَلٰوتَهُ الْحِمَارُ وَالْخِنْزِيْرُ وَالْيَهُوْدِيُّ وَالْمَجُوْسِيُّ وَالْمَرْاَةُ وَيُجْزِئُ عَنْهُ اِذَا مَرُّوْا بَيْنَ يَدَيْهِ عَلٰى قَذْفَةٍ بِحَجَرٍ وَفِي اُخْرٰى يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْحَائِضُ وَالْكَلْبُ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تہجد کی نماز پڑھا کرتے تھے اور مین آپکے اور قبلہ کے درمیان آڑی لیٹی رہتی تھی جیسا کہ جنازہ سامنے رکھا جاتا ہے پھر آپ جب وتر پڑھنا چاہتے تھے تو مجھے جگا دیتے تو مین وتر پڑھ لیتی بجز ترمذی کے چھیون اسکے راوی ہین اور شیخین کی ایک روایت مین ہے کہ حضرت عائشہ کے پاس ان چیزون کا تذکرہ ہوا جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو ذکر کیا گیا کہ کتے اور گدھے اور عورت کے سامنے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ تم لوگون نے تو ہمکو گدھے اور کتے کے مشابہ بنادیا قسم خدا کی مینے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا ہے اور مین تخت پر آپکے اور قبلہ کے درمیان لیٹی ہوئی تھی جب کسی حاجت کی وجہ سے مجھے اٹھنے کی ضرورت ہوتی تو مین اس بات کو ناپسند کرتی کہ مین آپکے سامنے بیٹھکر آپ کو تکلیف دون تو مین آہستہ آپکے پاون کیطرف سے کھسک جاتی تھی اور ابوداؤد کی ایک روایت مین جو ابن عباس سے مروی ہے مذکور ہے ابن عباس فرماتے ہین کہ مین اور عبد المطلب کی اولاد سے ایک لڑکا ایک گدھے پر سوار آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے تو وہ لڑکا اترا اور مین بھی اترا اور گدھے کو صف کے آگے چھوڑ دیا تو آپنے اسکی کچھ پروانہ کی اور عبد المطلب کی اولاد سے دو لڑکیان آئین اور وہ دونون صف کے اندر

ملہ یعنے جن کے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے ۔

چلی آئین تو آپنے اسکی بہی کچہ پروا نہ کی اور ابوداؤد کی ایک روایت مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین سی کوئی شخص بغیر سترہ کے نماز پڑہے تو اُس کی نماز گدہے اور سور اور یہودی اور پارسی اور عورت کے سامنے گزرنے سے ٹوٹ جاتی ہے اور اگر یہ چیزین پتہر کے مار کے فاصلہ سے سامنے سی گزرین تو نماز جائز ہوگی۔ اور ایک روایت مین ہی کہ حائضہ عورت اور کتے کے سامنے جانے سی نماز ٹوٹ جاتی ہے

(۲) وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ زَارَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي بَادِيَةٍ لَنَا وَلَنَا كُلَيْبَةٌ وَحِمَارَةٌ فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ الْعَصْرَ وَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمْ يُزْجَرَا وَلَمْ يُؤَخَّرَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** فضل بن عباس سی روایت ہی وہ فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری جنگل (کہیت) مین ہم سے ملنے تشریف لائے اور ہمارے پاس ایک چہوٹی کتیا اور ایک گدہی تہی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑہی اور وہ دونون آپکے سامنے تہی نہ انکو کسی نے ڈانٹا اور نہ انکو ہٹایا ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین

(۳) وَعَنْ كَثِيْرِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ عَنْ بَعْضِ اَهْلِهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يُصَلِّيْ مِمَّا يَلِيْ بَابَ بَنِيْ سَهْمٍ وَالنَّاسُ يَمُرُّوْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ سُتْرَةٌ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** کثیر بن کثیر بن ابووداعہ اپنے کسی عزیز قریب سے روایت کرتے ہین اور وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہین کہ انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا کہ آپ بنی سہم کے دروازہ کے پاس الکعبہ مین نماز پڑہ رہے تہے اور لوگ آپکے سامنے سی آتے جاتے تہے اور آپکے اور خانہ کعبہ کے درمیان مین کوئی سترہ نہ تہا۔ ابوداؤد۔ نسائی اس کے راوی ہین

(۴) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ وَادْرَءُوْا مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوُدَ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا يَحُوْلَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ اَحَدٌ فَلْيَفْعَلْ وَفِي الْاُخْرٰى لِلْبُخَارِيِّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى شَيْءٍ يَسْتُرُهٗ مِنَ النَّاسِ فَاَرَادَ اَحَدٌ اَنْ يَّجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ **ترجمہ** ابوسعید سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی چیز نماز کو نہین توڑتی اور حتے الامکان (اپنے سامنے سی گزرنے والے کو) روکو اسلیے کہ وہ شیطان ہی۔ بجز ترمذی کے چہئون اسکے راوی ہین اور ابوداؤد کی ایک روایت مین ہی کہ آپنے فرمایا کہ تم مین سی جس شخص کو اتنی قدرت ہو کہ وہ اپنے اور قبلہ کے درمیان کسی شخص کو نہ جانے دی تو اُسکو ایسا کرنا چاہیے (یعنے کسی کو اپنے سے جانے نہ دینا چاہیئے) اور بخاری کی ایک روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی شخص ایسی چیز کی آڑ مین نماز پڑہے جو اسکو لوگون سے چہپائے پہر کوئی شخص اسکے سامنے سی جانے کا ارادہ کرے تو اسکو روکنا چاہیے پہر اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑنا چاہیے اسلیے کہ وہ شیطان ہے

(۵) وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ اَرْسَلَهٗ اِلٰى اَبِيْ جُهَيْمٍ يَسْاَلُهٗ مَاذَا سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يَّقِفَ

۱؎ لڑنا چاہیے ۲؎ شیطان حرکت کرتا ہے برے کام سے باوجود ممانعت کے باز نہین آتا۔

اَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا اَدْرِيْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ سَنَةً اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ ترجمہ بسر ابن سعید سے روایت ہے کہ زید بن خالد نے انکو ابو جہیم کے پاس بھیجا تاکہ وہ ان سے یہ دریافت کرین کہ انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازی کے سامنے سے گزرنے والے شخص کے بارہ مین کیا سنا ہے تو انہون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والے شخص کو وہ عذاب معلوم ہو جو اسپر ہوگا تو چالیس تک کھڑا رہنا سامنے گزرنے سے اسکے لیے بہتر ہے ابو النضر کہتے ہین کہ نہ معلوم چالیس فرمایا چالیس مہینے یا چالیس برس چھیون اسکے راوی ہین

(۶) وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ نِمْرَانَ قَالَ رَاَيْتُ رَجُلًا بِتَبُوْكَ مُقْعَدًا فَذَكَرَ اَنَّهٗ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِمَارٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اقْطَعْ اَثَرَهٗ قَالَ فَمَا مَشَيْتُ عَلَيْهَا بَعْدُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَطَعَ صَلٰوتَنَا قَطَعَ اللّٰهُ اَثَرَهٗ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ یزید بن نمران سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مینے (مقام تبوک مین ایک لنجے شخص کو دیکھا (جب اسکی کیفیت پوچھی) تو اس شخص نے بیان کیا کہ وہ گدھے پر سوار ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرا اور آپ نماز پڑھ رہے تھے تو آپنے فرمایا کہ الٰہ اسکا پاؤن کاٹ دے پھر مین اسکے بعد سے پاؤن سے نہ چل سکا (لنجا ہوگیا) اور ایک روایت مین ہے کہ آپنے فرمایا کہ اس نے ہماری نماز قطع کردی ہے خدا اسکے پاؤن کو قطع کردے ابو داؤد اسکے راوی ہین

(۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَلُّوْا خَلْفَ النِّيَامِ وَلَا الْمُتَحَلِّقِيْنَ وَلَا الْمُتَحَدِّثِيْنَ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوئے ہوئے اور حلقہ باندھکر بیٹھے ہوئے اور بات چیت کرتے ہوئے اشخاص کے پیچھے نماز مت پڑھا کرو۔ ابو داؤد اسکے راوی ہین

(۸) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ شَيْئًا فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيَنْصِبْ عَصًا فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيَخْطُطْ خَطًّا ثُمَّ لَا يَضُرُّهٗ مَا مَرَّ اَمَامَهٗ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ قَالُوا الْخَطُّ بِالطُّوْلِ وَقَالُوْا بِالْعَرْضِ مِثْلَ الْهِلَالِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی شخص نماز پڑھنے لگے تو اپنے سامنے کوئی چیز آڑ کرلے اگر کچھ نہ ملے تو لکڑی کھڑی کرلے اگر وہ بھی نہ ملے تو لکیر کھینچ لے پھر جو چیز اسکے آگے سے گزرے گی اسکو نقصان نہین پہونچائیگی ابو داؤد اسکے راوی ہین اور کہتے ہین کہ بعض علما نے طولا خط کھینچنے کے لیے فرمایا ہے اور بعض نے عرضا ہلال کی طرح خط کھینچنے کو فرمایا ہے۔

(۹) وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِيْ مَا مَرَّ وَرَآءَ ذٰلِكَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی شخص اپنے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز رکھ لے تو پھر نماز

ف۱ بسر نے چالیس کے بعد کہا کیا چالیس روز یا چالیس مہینے یا چالیس سال کھڑے رہنا اسکے لیے سامنے جانے سے بہتر ہے انکے شاگرد بھی نسبت اپنی لاعلمی بیان کرتے ہین ف۲ ایسے اشخاص سے دور ہٹکر نماز پڑھا کرو تاکہ انکی بات چیت کی طرف تمہاری طبیعت متوجہ نہ ہوجاوے اور سویا ہوا شخص یہ معلوم کہ نیند مین کیا حرکت کرے جس سے نماز مین کوئی خلل آجائے ۱۲

پڑہا کرے اور جو چیز اس لکڑی کے ادہر سے گذرے اسکی کچہ پروا نہ کرے مسلم ابوداود ترمذی اسکے راوی ہین

(۱۰) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ اِذَا صَلَّی الرَّجُلُ وَلَیْسَ بَیْنَ یَدَیْهِ کَاٰخِرَةِ الرَّحْلِ قَطَعَ صَلٰوتَهُ الْکَلْبُ الْاَسْوَدُ وَالْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ قِیْلَ لِاَبِیْ ذَرٍّ مَا بَالُ الْاَسْوَدِ مِنَ الْاَحْمَرِ مِنَ الْاَبْیَضِ قَالَ یَا ابْنَ اَخِیْ سَاَلْتَنِیْ کَمَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ فَقَالَ الْکَلْبُ الْاَسْوَدُ شَیْطَانٌ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ **ترجمہ** ابوذر رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز پڑہے اور اسکے سامنے پالان کی پچہلی لکڑی کے برابر کوئی چیز نہ ہو تو اسکی نماز کالے کتے اور عورت اور گدہے کے سامنے گزرنے سے ٹوٹ جاتی ہے - ابوذر سے دریافت کیا گیا کہ بہ نسبت سرخ اور سفید کے سیاہ کتے کی کیا خصوصیت ہی تو انہون نے کہا کہ اے میرے بہتیجے تمنے مجہ سے اسی طرح پوچہا جس طرح مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہا تہا تو آپنے فرمایا کہ کالا کتا شیطان (شریر) ہوتا ہے - بجز بخاری کے پانچون اسکے راوی ہین

(۱۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ اِذَا خَرَجَ یَوْمَ الْعِیْدِ اَمَرَ بِالْحَرْبَةِ فَتُوْضَعُ بَیْنَ یَدَیْهِ فَیُصَلِّیْ اِلَیْهَا وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ وَکَانَ یَفْعَلُ ذٰلِکَ فِی السَّفَرِ فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الْاُمَرَاءُ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کے دن (نماز پڑہنے) باہر نکلتے تہے تو آپ برچہا گاڑنے کا حکم دیتے تہے اور حسب الحکم آپکے آپکے سامنے برچہا گاڑ دیا جاتا پہر آپ اسکے جانب نماز پڑہتے تہے اور لوگ آپکے پیچہے ہوتے اور آپ سفر میں ایسا کیا کرتے تہے اسی وجہ سے ابحکام (وقت) نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے - بجز ترمذی کے پانچون اسکے راوی ہین

(۱۲) وَعَنْهُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ یُعَرِّضُ رَاحِلَتَهُ فَیُصَلِّیْ اِلَیْهَا وَفِیْ رِوَایَةٍ اَنَّهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ سَلَّمَ صَلّٰی اِلٰی بَعِیْرِهٖ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا النَّسَائِیَّ وَلَمْ یَرْفَعْهُ مَالِکٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** ابن عمر ہی سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری کو سامنے کرکے اسکی طرف نماز پڑہتے تہے اور ایک روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اونٹ کی طرف نماز پڑہتے تہے - بجز نسائی کے چہیون اسکے راوی ہین لیکن مالک اور ابوداود نے اس کو مرفوع نہین بیان کیا ہے

(۱۳) وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ مَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ صَلّٰی اِلٰی عُوْدٍ وَلَا عَمُوْدٍ وَلَا شَجَرَةٍ اِلَّا جَعَلَهُ عَنْ جَانِبِهِ الْاَیْمَنِ اَوِ الْاَیْسَرِ وَلَا یَصْمُدُ لَهُ صَمْدًا اَلصَّمْدُ اَلْقَصْدُ لِلشَّیْءِ وَالتَّوَجُّهُ اِلَیْهِ **ترجمہ** مقداد بن اسود سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کبہی کسی لکڑی یا ستون یا درخت کی طرف نماز پڑہتے تہے تو اسکو اپنے داہنے یا بائین ابرو کی طرف کر لیتے تہے بالکل اسکے طرف متوجہ نہین ہوجاتے تہے

(۱۴) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی سُتْرَةٍ فَلْیَدْنُ مِنْهَا لَا یَقْطَعُ الشَّیْطَانُ عَلَیْهِ صَلٰوتَهُ اَخْرَجَهُمَا اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** سہل بن ابوحثمہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم

لہ برچہا ضرور اپنے ساتہ رکہتے ہین حالانکہ جہان عیدگاہ ہو وہان برچہا گاڑنے کی ضرورت نہین ہے اور آنحضرت صلعم نے سفر مین ایسا کیا تہا جہان عیدگاہ نہ تہی ۱۲

سے تاکہ آڑ ہوجائے اور سترہ کا کام دے سک یعنے اونٹ کو سترہ بنا لیتے تہے ۱۲

مین سے کوئی شخص کسی سترہ کی جانب نماز پڑہے تو اُسکو بالکل اس سترہ کے قریب ہوجانا چاہیے تاکہ شیطان اسکی نماز کو توڑ نہ ڈالے اندونو حدیث کے ابوداؤد راوی ہین۔

ثَامِنُهَا فِی اَحَادِیْثَ مُتَفَرِّقَةٍ

آٹھوین شرط نماز کی متفرق حدیثین مین

حَمْلُ الصَّغِیْرِ

نماز مین چھوٹے بچہ کو گود مین اٹھا لینا

(۱) عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ وَھُوَ حَامِلٌ اُمَامَةَ بِنْتَ زَیْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَھَا وَاِذَا قَامَ حَمَلَھَا اَخْرَجَہُ السِّتَّةُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ **ترجمہ** ابوقتادہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو نماز پڑہا رہے تہے اور آپ امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (یعنے اپنی نواسی) کو گود مین لیے ہوئے تہے جب آپ سجدہ مین جاتے تو اسکو گود سے اتار دیتے اور جب کہڑے ہوتے تو پہر گود مین اٹہا لیتے بجز ترمذی کے چہیون اسکے راوی ہین

مَنْ نَعَسَ فِی الصَّلٰوةِ

جو شخص نماز مین اونگہنے لگے (تو کیا کرے)

(۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُکُمْ وَھُوَ یُصَلِّیْ فَلْیَرْقُدْ حَتّٰی یَذْھَبَ عَنْہُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا صَلّٰی وَھُوَ نَاعِسٌ لَا یَدْرِیْ لَعَلَّہٗ یَذْھَبُ یَسْتَغْفِرُ فَیَسُبُّ نَفْسَہٗ اَخْرَجَہُ السِّتَّةُ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی شخص نماز مین اونگہنے لگے تو اسکو سو رہنا چاہیے یہانتک کہ اسکی نیند جاتی رہے اسلیے کہ جب تم مین سے کوئی شخص نماز پڑہتے وقت اونگہنے لگے تو اسکو خبر نہین ہوتی شاید وہ مغفرت مانگنے کا ارادہ کرے اور (بجای اسکے) اپنے تئین گالیان دینے لگے[1] چہیون اسکے راوی ہین

عَقْصُ الشَّعْرِ

بالون کا جوڑہ باندہنے کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ رَاٰی عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ الْحَارِثِ یُصَلِّیْ وَرَاْسُہٗ مَعْقُوْصٌ مِنْ وَّرَائِہٖ فَقَامَ فَجَعَلَ یَحُلُّہٗ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَا لَکَ وَلِرَاْسِیْ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا مَثَلُ ھٰذَا کَمَثَلِ الَّذِیْ یُصَلِّیْ وَھُوَ مَکْتُوْفٌ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اَلْعَقْصُ ضَفْرُ الشَّعْرِ وَشَدُّہٗ وَغَرْزُ طَرَفِہٖ فِیْ اَعْلَاہُ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ انہون نے عبداللہ بن حارث کو دیکھا کہ وہ نماز پڑہ رہے ہین اور انکے سر مین پیچھے جوڑہ بندہا ہوا ہے تو حضرت ابن عباس کہڑے ہوکر اسکو کہولنے لگے جب عبداللہ بن حارث نماز سے فارغ ہوئے تو ابن عباسؓ کے طرف متوجہ ہوکر کہنے لگے کہ آپنے سر کو کیون ہاتہ لگایا تو انہون نے کہا کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپنے فرمایا کہ جو شخص جوڑہ باندہکر نماز پڑہے اسکی مثال ایسی ہے کہ کوئی شخص ایسی حالت مین نماز پڑہے کہ اسکی مشکین بندہی ہون مسلم۔ ابوداؤد۔ نسائی اسکے راوی ہین۔ عقص مضبوطی کے ساتھ بالونکو [illegible]

(۲) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ اَنَّ اَبَا رَافِعٍ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَھُوَ یُصَلِّیْ وَقَدْ

---

[1] یعنے بوجہ غنودگی کے کسی شے کی ماہیت کو نہین سمجھ سکتا پس ممکن ہے کہ بجائے دعا کے بددعا کرنے لگے ۱۲

ثم لطرف رأسه في قفاه فحلها ابورافع فالتفت اليه مغضبا فقال له ابورافع اقبل على صلوتك ولا تغضب فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ذلك كفل الشيطان يعني مقعده اخرجه ابوداؤد والترمذي

ترجمہ ابو سعید مقبری سے روایت ہے کہ ابو رافع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولی (غلام آزاد شدہ) کا حسن بن علی کے پاس گذر ہوا اور وہ نماز پڑھ رہے تھے اور انہوں نے اپنے سر کے بالون کا جوڑا اپنی گردن پر باندھ لیا تھا تو ابو رافع نے اس جوڑہ کو کھول دیا تو حضرت حسن نے ان کی طرف غصہ سے دیکھا تو ابو رافع نے ان سے کہا کہ آپ اپنی نماز کی طرف متوجہ ہو جایے اور غصہ نہ کیجیے اسلیے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ یہ جوڑہ شیطان کی نشست گاہ ہے ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہین

مدافعة الاخبثين

پیشاب اور پاخانہ سے فارغ ہو کر نماز پڑھنی چاہیے

(۱) عن عبد الله بن محمد بن ابي بكر قال كنا عند عائشة فجي بطعامها فقام القاسم بن محمد يصلي فقالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا صلوة بحضرة طعام ولا لمن يدافعه الاخبثان اخرجه مسلم وابوداؤد واللفظ له الاخبثان البول والغائط ترجمہ عبد اللہ بن محمد بن ابو بکر سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ہم حضرت عائشہ کے پاس تھے اتنے مین انکا کھانا آیا تو قاسم بن محمد نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ جب کھانا سامنے آجائے اُس وقت نماز نہین پڑھنی چاہیے اور نہ اس وقت نماز پڑھنی چاہیے جب پاخانہ یا پیشاب کی ضرورت ہو مسلم و ابوداؤد اسکے راوی ہین اور یہ ابوداؤد کے الفاظ ہین۔

(۲) وعن عبد الله بن الارقم وكان يؤم قوما فاقيمت الصلوة فاخذ بيد رجل فقدمه وقال سمعت النبي صلى الله عليه يقول اذا اقيمت الصلوة ووجد احدكم الخلاء فليبدا به قبل صلوته اخرجه الاربعة وهذا اللفظ للترمذي ترجمہ عبد اللہ بن ارقم سے روایت ہے اور وہ ایک قوم کی امامت کرتے تھے اتنے مین نماز کی تکبیر ہوئی تو انہوں نے ایک شخص کا ہاتھ پکڑ کر انکو آگے بڑھا دیا اور کہنے لگے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ جب نماز کی تکبیر ہو اور تم مین سے کسی شخص کو پاخانہ جانے کی ضرورت ہو تو اسکو قبل از نماز پاخانہ سے فارغ ہو لینا چاہیے چاروں اسکے راوی ہین اور یہ ترمذی کے الفاظ ہین

فصل في السجدات

فصل سجدون کے بیان مین

سجود السهو

سجدہ سہو کا بیان

(۱) عن عبد الله بن مالك بن بحينة ان رسول الله صلى الله عليه قام من اثنتين من الظهر لم يجلس بينهما فلما قضى صلوته سجد سجدتين ثم سلم بعد ذلك اخرجه الستة واللفظ للشيخين ترجمہ عبد اللہ بن مالک بن بحینہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ظہر کی دو رکعت سو کھڑے ہو گئے اور بیچ مین بیٹھے نہین تو جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپنے دو سجدہ کیے پھر آپنے اسکے بعد سلام پھیرا چھیون اسکے راوی ہین اور یہ شیخین کے الفاظ ہین

(۲) وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ اذا کنت فی صلوۃ فشککت فی ثلث او اربع واکثر ظنک علی اربع تشہدت ثم سجدت سجدتین وانت جالس قبل ان تسلم ثم تشہدت ایضا ثم تسلم اخرجہ ابوداود وقال قد روی عنہ ولم یرفعوہ الی النبی صلی اللہ علیہ ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم نماز مین ہو اور تم کو اس بات کا شک ہو کہ کتنے تین رکعتین پڑھی ہین یا چار اور تمہارا غالب گمان چار رکعت پڑھنے پر ہو تو التحیات پڑھ کر بیٹھے ہوئے قبل سلام پھیرنے کے دو سجدہ کرو پھر مکرر التحیات پڑھو پھر سلام پھیرو۔ ابوداود اسکے راوی ہین۔ اور بیان کرتے ہین کہ اور طریق سے جو یہ حدیث ابن مسعودؓ سے روایت کی گئی ہے وہ مرفوع نہین ہے (بلکہ موقوف ہے)۔

(۳) وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ اذا شک احدکم فی صلوتہ فلم یدر کم صلی ثلثا او اربعا فلیطرح الشک ولیبن علی ما استیقن ثم یسجد سجدتین قبل ان یسلم فان کان صلی خمسا شفعن لہ صلوتہ وان کان صلی تماما لاربع کانتا ترغیما للشیطان اخرجہ الستۃ الا البخاری ترغیم الشیطان الصاق انفہ بالرغام وھو التراب ذکا ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین سے کسی کو اپنی نماز مین شک ہو اور اسکو یہ معلوم نہ ہو کہ کتنی رکعتین پڑھی ہین تین پڑھی ہین یا چار پڑھی ہین تو اسکو شک دفع کردینا چاہیے اور جتنی رکعت کا یقین ہو اس پر بنیاد قائم کرنی چاہیے پھر سلام پھیرنے سے قبل دو سجدہ کرلے تو اگر اس شخص نے پانچ رکعت نماز پڑھی ہے تو یہ (دو سجدے) اسکی نماز کو جفت (چھ رکعت) کردینگے اور اگر پوری چار پڑھی ہے تو یہ دونو سجدے شیطان کے ناک کو خاک آلود کردینگے بجز بخاری کے چھیون اسکے راوی ہین ترغیم الشیطان یعنے شیطان کی ناک خاک آلود ہو جائے گی یعنے وہ ذلیل ہوگا

(۴) وعن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہما قال قال النبی صلی اللہ علیہ اذا سہی احدکم فی صلوتہ فلم یدر واحدۃ صلی او اثنتین فلیبن علی واحدۃ فان لم یدر اثنتین صلی ام ثلثا فلیبن علی اثنتین فان لم یدر ثلثا صلی ام اربعا فلیبن علی ثلث ولیسجد سجدتین قبل ان یسلم اخرجہ الترمذی ترجمہ عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی شخص اپنی نماز مین بھول جائے اور اسکو معلوم نہ ہو کہ ایک رکعت پڑھی ہے یا دو رکعت تو اسکو ایک ہی رکعت ثابت قرار دینا چاہیے اور اگر معلوم نہ ہو دو رکعت پڑھی ہین یا تین رکعت تو اسکو دو رکعت ثابت قرار دینا چاہیے اور اگر اسکو معلوم نہ ہو کہ تین رکعت پڑھی ہین یا چار رکعت تو اسکو تین رکعت ثابت قرار دینا چاہیے اور سلام پھیرنے سے قبل دو سجدہ کرلے۔ ترمذی اسکے راوی ہین

(۵) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنِ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُوالْيَدَيْنِ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَصَدَقَ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَالُوْا نَعَمْ فَصَلّٰى اثْنَتَيْنِ اُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ صَلّٰى اِحْدٰى صَلٰوتَيِ الْعَشِيِّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاَكْثَرُ ظَنِّيْ اَنَّهَا الْعَصْرُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ اِلٰى خَشَبَةٍ فِيْ مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَيْهَا وَفِيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَاهُ اَنْ يُّكَلِّمَاهُ وَخَرَجَ سَرْعَانُ النَّاسِ وَرَجُلٌ يَّدْعُوْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ فَقَالَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرِ الصَّلٰوةُ فَقَالَ بَلٰى قَدْ نَسِيْتَ قَالَ صَدَقَ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ سَرْعَانُ النَّاسِ اَوَائِلُهُمْ وَمُتَقَدِّمُوْهُمْ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو ہی رکعت پڑھ کر پھر کر بیٹھ گئے تو ذوالیدین نے آپ سے عرض کیا کہ کیا نماز گھٹ گئی ہے یا آپ بھول گئے یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا کہ کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے تو اصحاب نے عرض کیا کہ جی ہاں تو آپ نے پچھلی دو رکعت نماز پڑھا لی پھر آپ نے سلام پھیرا پھر آپ نے اللہ اکبر کہا اور پھر دو سجدے کیے اپنے (معمولی) سجدے کے برابر یا اس سے کسی قدر طویل پھر آپ نے سجدہ سے سر اٹھایا چھیوں لکھے راوی ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو نمازوں میں سے جو دوپہر کے بعد پڑھی جاتی ہیں کوئی نماز دو ہی رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ محمد (راوی) کہتے ہیں کہ میرا گمان غالب ہے کہ وہ عصر کی نماز تھی پھر آپ اس لکڑی کے پاس کھڑے ہو گئے جو مسجد کے سامنے رکھی ہوئی تھی آپ نے اس لکڑی پر ہاتھ رکھا اور ان لوگوں میں حضرت ابوبکر اور عمر بھی تھے لیکن یہ دونوں آپ کی ہیبت کی وجہ سے (اس بارہ میں) آپ سے کچھ عرض نہ کر سکے اور لوگ جھپٹ کر (مسجد کے اندر سے) یہ کہتے ہوئے نکلے کہ نماز گھٹ گئی اور (وہاں) ایک شخص تھے جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالیدین کہکر پکارتے تھے انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا نماز گھٹ گئی یا آپ بھول گئے تو آپ نے فرمایا کہ نہ میں بھولا ہوں نہ نماز کم ہوگئی ہے تو انہوں نے کہا کہ جی ہاں آپ بھول گئے ہیں آپ نے فرمایا کہ کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے اصحاب نے عرض کیا کہ جی ہاں سچ کہتا ہے تو آپ کھڑے ہو گئے اور (باقی) دو رکعت نماز آپ نے پڑھا دی پھر آپ نے سلام پھیرا پھر اللہ اکبر کہا پھر سجدہ کیا اور سجدوں کی طرح یا اس سے کسیقدر طویل پھر آپ نے سجدہ سے سر اٹھایا اور اللہ اکبر کہا ۔

(۶) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَادَ اَوْ نَقَصَ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا فَثَنٰى رِجْلَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّهٗ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ اَنْبَاْتُكُمْ بِهٖ وَلٰكِنِّيْ بَشَرٌ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ وَاِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ وَلْيَبْنِ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ

سلہ ذوالیدین کے معنے دو ہاتھوں والا ہے لیکے ہاتھ چونکہ کسیقدر لمبے تھے اسوجہ سے آپ نے انکا لقب ذوالیدین رکھدیا ۱۲

ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہائی تو آپنے زیادتی کی یا کمی کی تو عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ کیا نماز کے بارہ مین کوئی نیا حکم آیا ہے آپنے فرمایا وہ کیا اصحابنے عرض کیا کہ آپنے ایسی ایسی نماز پڑہی تو آپنے اپنے دونون پاؤن جہکائے اور قبلہ کی جانب متوجہ ہوکر دو سجدہ کیے پہر سلام پہیرا اس کے بعد آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور آپنے فرمایا کہ اگر نماز کے بابمین کوئی نیا حکم ہوتا تو وہ مین تمکو تبلا دیتا لیکن مین بہی انسان ہون جسطرح اور انسان بہول جاتے ہین مین بہی بہول جاتا ہون تو جب مین بہول جایا کرون تو مجہے یاد دلا دیا کرو اور جب تم مین سے کسی کو اپنی نماز مین شک ہو تو اُسکو سوچ سمجہ کر صحیح بات معلوم کرنی چاہیے اور اسی پر بنیاد قائم کرنی چاہیے پہر دو سجدے کرلے۔ پانچون اسکے راوی ہین

(۷) وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ إِذَا قَامَ الْإِمَامُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَذَكَرَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوِيَ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ وَإِنِ اسْتَوَى قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام (تیسرے) رکعت پڑہنے کہڑا ہونے لگے (اور التحیات بہول جائے) تو اگر سیدہا کہڑے ہونے سے قبل اسکو یاد آجاوے تو اُسکو بیٹہہ جانا چاہیے اور اگر سیدہا کہڑا ہو جائے تو نہ بیٹہے لیکن دو سجدہ سہو کرلینا چاہیے۔ ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہین

(۸) وَعَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ إِنِّي لَأَنْسَى أَوْ أُنَسَّى لِأَسُنَّ ترجمہ مالک سے روایت ہو کہ انکو یہ حدیث پہونچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین بہولتا ہون یا مین بہلا دیا جاتا ہون تاکہ راہ سنت کے لیے سنت اور طریقہ مقرر کرون ؏ ۔

سُجُودُ التِّلَاوَةِ

تلاوت قرآن کے سجدون کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ يَقْرَأُ السُّورَةَ الَّتِي فِيهَا السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا مَكَانًا لِمَوْضِعِ جَبْهَتِهِ فِي غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَوةِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَأَبُو دَاوُدَ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے وقت کے سوا ایسی سورہ پڑہتے تہے جس مین سجدہ کی آیت ہوتی تہی تو آپ سجدہ کرتے تہے اور ہم لوگ بہی سجدہ کرتے تہے یہانتک کہ ہم مین سے بعض اشخاص کو پیشانی رکہنے کو جگہ نہین ملتی تہی شیخین اور ابوداؤد اسکے راوی ہین

(۲) وَعَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ حَضَرَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَرَأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ سُورَةَ النَّحْلِ حَتَّى إِذَا جَاءَ السَّجْدَةَ فَنَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الْقَابِلَةُ قَرَأَ بِهَا حَتَّى إِذَا جَاءَ السَّجْدَةَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا نُؤْمَرُ بِالسُّجُودِ فَمَنْ سَجَدَ فَقَدْ أَصَابَ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَسْجُدْ عُمَرُ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمَالِكٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَفْرِضْ عَلَيْنَا السُّجُودَ إِلَّا أَنْ نَشَاءَ ترجمہ ربیعہ بن عبداللہ سے روایت ہو کہ وہ

؎ التحیات پڑہنی چاہیے ؏ اگر آپ کو سہو نہ ہوتا تو سہو کے مسائل کیونکر معلوم ہوتے اور جب مسائل سہو معلوم نہ ہوتے تو سہو کے وقت آیندہ بہت کو کس قدر دشواری اور مشکل کا سامنا ہوتا پس اس سہو مین بہی حکمت ہے۔

حضرت عمر بن خطاب کے خدمت مین حاضر ہوئی تو انہون نے جمعہ کے روز منبر پر سورہ نحل پڑہی یہانتک کہ جب سجدہ کی آیت آئی تو منبر سے نیچے اتر کر سجدہ کیا اور لوگون نے بہی سجدہ کیا حتے کہ جب دوسرا جمعہ آیا تو انہون نے وہی سورہ پڑہی تا آنکہ جب سجدہ کی آیت آئی تو انہون نے فرمایا کہ اے لوگو بیشک ہمکو سجدہ کرنے کا حکم ہوا ہے پس جس شخص نے سجدہ کیا اس نے اچہا کیا اور جس شخص نے سجدہ نہین کیا اسپر کچہ گناہ نہین اور حضرت عمر نے سجدہ نہ کیا بخاری اور مالک اسکو راوی ہین۔ اور بخاری کی ایک روایت مین ہو کہ خدا نے ہمپر سجدے (تلاوت) فرض نہین کیے مگر یہ کہ ہم خود چاہین[۱]

(۳) وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ اذا قرء ابن ادم السجدۃ فسجد اعتزل الشیطان یبکی یقول یا ویلتے امر ابن ادم بالسجود فسجد فلہ الجنۃ وامرت بالسجود فابیت فلی النار اخرجہ مسلم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب انسان سجدہ کی آیت پڑہ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان ایک طرف ہٹ کر روتا ہے کہتا ہے کہ ہای افسوس انسان کو سجدہ کرنیکا حکم ہوا تو اُس نے سجدہ کیا تو اس کے لیے جنت ہو اور مجھے سجدہ کرنے کا حکم ہوا تو مینے انکار کیا تو میرے لیے دوزخ ہے مسلم اسکے راوی ہین

(۴) وعن ابی تمیمۃ الہجیمی قال کنت اقص بعد صلوۃ الصبح فاسجد فیہا فنہانی ابن عمر رضی اللہ عنہما وقال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ ومع ابی بکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم فلم یسجدوا حتے تطلع الشمس اخرجہ ابوداود ترجمہ ابو تمیمہ ہجیمی سے روایت ہو کہتے ہین کہ مین صبح کی نماز کے بعد وعظ کہا کرتا تہا اور اس مین سجدہ (تلاوت) کرتا تہا تو مجہے ابن عمر نے منع فرمایا اور فرمایا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان کے پیچہے نماز پڑہی ہے تو یہ حضرات سجدہ نہین کرتے تہے تا آنکہ آفتاب طلوع نہ ہوجائے۔ ابوداود اسکے راوی ہین۔

تفصیل سجود القرآن

قرآن کے سجدون کی تفصیل

(۱) عن عمرو بن العاص قال اقرانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ خمس عشرۃ سجدۃ فی القرآن منہا ثلث فی المفصل وفی سورۃ الحج سجدتان اخرجہ ابوداود ترجمہ عمرو بن العاص سے روایت ہو کہتے ہین کہ مجہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن مین پندرہ سجدے پڑہ کر بتلائے منجملہ اُسکے تین مفصل مین ہین[۲] اور سورہ حج مین دو سجدے ہین ابوداود اسکے راوی ہین۔

(۲) وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال لیست ص من عزائم السجود وقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسجد فیہا ویقول سجدہا داود علیہ السلام توبۃ ونسجدہا شکرا اخرجہ الخمسۃ الا مسلما ترجمہ ابن عباس سے روایت ہو وہ کہتے ہین کہ سورہ ص کا سجدہ ضروری سجدون مین نہین ہے اور مینے دیکہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس (سورہ ص) مین سجدہ کرتے تہے اور آپ فرماتے تہے کہ داود نے یہ سجدہ توبہ کے لیے کیا تہا اور ہم یہ سجدہ شکر کے لیے

[۱] تو سجدہ کرین یہ قول حضرت عمر کا ہے ۱۲ [۲] سورہ نجم سورہ انشقت سورہ اقرار ۱۲

کرتے ہین بجز مسلم کے پانچون اسکے راوی ہین

(۳) وعن ابن مسعود قال قرء رسول الله صلى الله عليه والنجم فسجد فيها وسجد من كان معه غير ان شيخا من قريش اخذ كفا من تراب فرفعه الى جبهته وقال يكفيني هذا قال ابن مسعود فلقد رأيته بعد قتل كافرا وهو امية بن خلف اخرجه الخمسة الا الترمذي وهذا اللفظ البخاري ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ والنجم پڑہی تو آپنے اس مین سجدہ کیا اور جتنے اشخاص آپکے ساتھ تھے سبنے سجدہ کیا بجز ایک بڈہے قریشی کے کہ اُسنے ایک مٹھی مٹی کو اٹھا کر اپنی پیشانی سے لگا دیا اور کہنے لگا کہ مجھے یہی کافی ہے ابن مسعود کہتے ہین کہ مینے اس کے بعد اس شخص کو دیکھا کہ وہ کفر کی حالت مین قتل کیا گیا اور وہ امیہ بن خلف تہا۔ بجز ترمذی کے پانچون اسکے راوی ہین۔ اور یہ بخاری کے الفاظ ہین

(۴) وعن زيد بن ثابت قال قرأت على رسول الله صلى الله عليه والنجم فلم يسجد فيها اخرجه الخمسة ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہو کہتے ہین کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سورہ والنجم پڑہ کر سنائی تو آپنے اس مین سجدہ نہین کیا۔ پانچون اس کے راوی ہین

(۵) وعن ابي سلمة عن ابي هريرة انه قرء سورة اذا السماء انشقت فسجد بها فقلت يا ابا هريرة الم اراك تسجد قال لو لم ار النبي صلى الله عليه يسجد لم اسجد اخرجها الستة الا الترمذي ترجمہ ابو سلمہ ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہین کہ انہون نے سورہ اذا السماء انشقت پڑہی تو اس مین سجدہ کیا تو مینے کہا کہ اے ابو ہریرہ کیا مین آپ کو سجدہ کرتے نہین دیکھا ہے تو انہون نے فرمایا کہ اگر مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے نہ دیکھتا تو مین بہی سجدہ نہ کرتا بجز ترمذی کے چہون اسکے راوی ہین

(۶) وعنه قال سجدنا مع النبي صلى الله عليه في اذا السماء انشقت واقرأ باسم ربك الذي خلق اخرجه الخمسة الا البخاري ترجمہ ابو سلمہ سے روایت ہو کہتے ہین کہ ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (سورہ) اذا السماء انشقت اور (سورہ) اقرء باسم ربک الذی خلق مین سجدہ کیا بجز بخاری کے پانچون اسکے راوی ہین

(۷) وعن ابن عباس رضي الله عنهما قال لم يسجد النبي صلى الله عليه في شيء من المفصل منذ تحول الى المدينة اخرجه ابو داود ترجمہ ابن عباس سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مفصل مین سجدہ نہین کیا جب سے آپ مدینہ تشریف لائے۔ ابو داؤد اسکے راوی ہین

(۸) وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه يقول في سجود القرآن بالليل سجد وجهي للذي خلقه وصوره وشق سمعه وبصره بحوله وقوته اخرجه اصحاب السنن زاد في رواية الترمذي عن ابن عباس فقال جاء رجل فقال يا رسول الله رأيتني الليلة وانا نائم كاني اصلي خلف شجرة فسجدت فسجدت الشجرة لسجودي فسمعتها تقول اللهم اكتب لي بها اجرا وحط عني بها وزرا واجعلها لي عندك ذخرا وتقبلها

مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ سَجْدَةً فَقَالَ فِيْهَا مِثْلَ مَا أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو قرآن کے سجدے مین یہ فرماتے تہے سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ[1] اصحاب سنن اسکے راوی ہین اور ترمذی کی روایت مین جو ابن عباس سے مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ ایک شخص نے آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ مینے رات کو خواب دیکہا کہ مین ایک درخت کے پیچہے نماز پڑہ رہا ہون تو مینے سجدہ کیا تو اس درخت نے بہی میرے ساتہ ہی سجدہ کیا تو مینے سنا کہ وہ درخت یہ دعا پڑہ رہا ہے اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا أَجْرًا وَحُطَّ بِهَا عَنِّيْ وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ[2] ابن عباس کہتے ہین کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کی آیت پڑہتے ہوئے سنا تو آپنے اس مین وہی دعا پڑہی جیسا کہ اس شخص نے اس درخت کی دعا آپسے بیان کی تہی

سُجُوْدُ الشُّكْرِ

شکر کے سجدے کا بیان

(۱) **عَنْ** أَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَهٗ أَمْرٌ يُسَرُّ بِهٖ أَوْ بُشِّرَ بِهٖ خَرَّ سَاجِدًا شَاكِرًا لِلّٰهِ تَعَالٰى أَخْرَجَهٗ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابو بکرہ سے روایت ہے کہتے ہین کہ جب آپکو کوئی خوشی کی بات پہونچتی یا آپ کو کوئی خوشخبری دی جاتی تو آپ خدا کا شکر کرنے کے لیے سجدہ مین گر پڑتے۔ ابوداؤد۔ ترمذی اسکے راوی ہین

(۲) **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ نُرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ فَلَمَّا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ رَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا اللهَ وَخَرَّ سَاجِدًا ثُمَّ مَكَثَ طَوِيْلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ إِنِّيْ سَأَلْتُ رَبِّيْ وَشَفَعْتُ لِأُمَّتِيْ فَأَعْطَانِيْ ثُلُثَ أُمَّتِيْ فَخَرَرْتُ لِرَبِّيْ سَاجِدًا شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِيْ فَسَأَلْتُ رَبِّيْ لِأُمَّتِيْ فَأَعْطَانِيْ ثُلُثَ أُمَّتِيْ فَخَرَرْتُ لِرَبِّيْ سَاجِدًا شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِيْ فَسَأَلْتُ رَبِّيْ لِأُمَّتِيْ فَأَعْطَانِي الثُّلُثَ الْآخَرَ فَخَرَرْتُ لِرَبِّيْ سَاجِدًا شُكْرًا أَخْرَجَهٗ أَبُوْ دَاوُدَ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ مکہ سے نکلے مدینہ جانیکا ہمارا ارادہ تہا تو ہم نے تہوڑی مسافت طے کی تہی کہ آپنے اپنے دونون ہاتہ اٹہائے اور خدا سے دعا کی اور آپ سجدہ مین گر پڑے پہر آپ دیر تک (سجدہ ہی مین) ٹہیرے رہے پہر آپ کہڑے ہوے اور تہوڑی دیر تک اپنے دونو ہاتہ اٹہائے پہر آپ سجدہ مین گر پڑے ایسا ہی تین بار آپنے کیا پہر آپنے فرمایا کہ مینے اپنے پروردگار سے دعا مانگی اور اپنی امت کی شفاعت چاہی تو خدا نے میری ایک ثلث امت مجہے دیدی تو مینے اپنے پروردگار کا سجدہ شکر ادا کیا پہر مینے (سجدہ سے) اپنا سر اٹہایا اور اپنی امت کے لیے دعا مانگی تو خدا نے ایک ثلث میری امت مجہے دیدی تو مین نے اپنے پروردگار کا سجدہ شکر ادا کیا پہر مینے (سجدہ سے) سر اٹہایا اور اپنی امت کے لیے دعا مانگی تو خدا نے بقیہ ایک ثلث میری

---

[1] ترجمہ میرے منہ نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اپنی قدرت اور قوت سے اسکو پیدا کیا اور صورت بنائی اور کان اور آنکہ دیے [2] ترجمہ اے اللہ میرے لیے اس سجدہ کا ثواب لکہ اور اسکی وجہ سے میرے گناہ معاف کردے اور میرے لیے اپنے پاس اس سجدہ کو ذخیرہ بنا دے اور تو میرے سجدہ کو قبول فرما جس طرح تونے اپنے بندہ داؤد کے سجدہ کو قبول فرمایا ۱۲

است مجھے دیدی تو مینے اپنے پروردگار کا سجدہ شکر بجالایا۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین

اَلْبَابُ السَّادِسُ فِیْ صَلٰوۃِ الْجَمَاعَۃِ وَفِیْہِ خَمْسَۃُ فُصُوْلٍ

چھٹا باب

جماعت کی نماز کے بیان مین جس مین پانچ فصلین ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ فَضْلِھَا

پہلی فصل

جماعت کی فضیلت کے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ فِیْ جَمَاعَۃٍ تُضَعَّفُ عَلٰی صَلٰوتِہٖ فِیْ بَیْتِہٖ وَسُوْقِہٖ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ ضِعْفًا وَذٰلِکَ اَنَّہٗ اِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الْمَسْجِدِ لَا یُخْرِجُہٗ اِلَّا الصَّلٰوۃُ لَمْ یَخْطُ خَطْوَۃً اِلَّا رُفِعَتْ لَہٗ بِھَا دَرَجَۃٌ وَّحُطَّتْ عَنْہُ خَطِیْئَۃٌ فَاِذَا صَلّٰی لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِکَۃُ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ تُصَلِّیْ عَلَیْہِ مَادَامَ فِیْ مُصَلَّاہُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ وَلَا یَزَالُ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوۃٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلٰوۃَ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اِلَّا النَّسَائِیَّ وَھٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ وَفِیْ اُخْرٰی لِلشَّیْخَیْنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوۃِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً اَلْفَذُّ اَلْفَرْدُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص کی نماز جماعت کے ساتھ اسکے گھر اور بازار مین نماز پڑہنے سے پچیس ۲۵ گنی بڑہائی جاتی ہے اور یہ اس وجہ سے کہ جب وہ شخص وضو کرتا ہے تو اچھی طرح وضو کرتا ہے پہر مسجد کی طرف جاتا ہے اور نماز ہی اسکے باہر نکلنے کا باعث ہوتی ہے تو جو قدم وہ اٹھاتا ہے اسکی وجہ سے اسکا درجہ بلند ہوتا ہے اور اسکے گناہ معاف ہوتے ہین پہر جب وہ نماز پڑہتا ہے تو ہمیشہ فرشتے اسپر رحمت بھیجتے ہین جب تک وہ اپنی جائے نماز پر رہتا ہے (فرشتے کہتے ہین) یا اللہ اسپر رحمت بھیج یا اللہ اسپر رحم کر اور تم مین ہر شخص اسوقت تک نماز ہی مین رہتا ہے جب تک وہ نماز کا انتظار کرتا رہے بجز نسائی کے چہیون اسکے راوی ہین اور یہ بخاری کے الفاظ ہین اور شیخین کی ایک روایت مین جو ابن عمر سے مروی ہے یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت کی نماز تنہا نماز پڑہنے سے ستائیس درجہ افضل ہے

(۲) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْظَمُ النَّاسِ اَجْرًا فِی الصَّلٰوۃِ اَبْعَدُھُمْ فَاَبْعَدُھُمْ مَمْشًی وَّالَّذِیْ یَنْتَظِرُ الصَّلٰوۃَ حَتّٰی یُصَلِّیَھَا مَعَ الْاِمَامِ اَعْظَمُ اَجْرًا مِّنَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ ثُمَّ یَنَامُ اَخْرَجَہٗ رَزِیْنٌ قُلْتُ وَھُوَ فِیْ صَحِیْحِ الْبُخَارِیِّ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ **ترجمہ** ابوموسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگون میں

پڑہکر نماز کا ثواب پانیوالا وہ شخص ہے جو دور سے چلکر آئے پہر وہ شخص جو اس سے بہی زیادہ دور سے چلکر آئے[1] اور جو شخص نماز کا انتظار کرتا ہے تاکہ امام کے ساتہ نماز پڑہے تو اسکا ثواب بہ نسبت اس شخص کے بہت ہی زیادہ بڑہا ہوا ہے او جو نماز پڑہ کر سوجاتا ہے زرین اسکے راوی ہین مین کہتا ہون کہ یہ روایت[2] صحیح بخاری مین موجود ہے واللہ اعلم

(۳) وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ یَقُوْلُ مَنْ صَلَّی الْعِشَاءَ فِیْ جَمَاعَۃٍ فَکَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّیْلِ وَمَنْ صَلَّی الصُّبْحَ فِیْ جَمَاعَۃٍ فَکَاَنَّمَا صَلَّی اللَّیْلَ کُلَّہٗ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَمَالِکٌ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ حضرت عثمان سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ آپ فرماتے تہے کہ جس شخص نے عشا کی نماز جماعت کے ساتہ پڑہی تو گویا کہ وہ شخص آدہی رات تک نماز پڑہتا رہا اور جس شخص نے صبح کی نماز جماعت سے پڑہی تو گویا کہ وہ شخص رات بہر نماز پڑہتا رہا مسلم۔ مالک۔ ابوداؤد۔ ترمذی اسکے راوی ہین

(۴) وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ کَانَ رَجُلٌ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا اَبْعَدَ مِنْہُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَکَانَ لَا تُخْطِئُہٗ صَلٰوۃٌ فَقِیْلَ لَہٗ لَوِ اشْتَرَیْتَ حِمَارًا تَرْکَبُہٗ فِی الظَّلْمَاءِ اَوْ فِی الرَّمْضَاءِ فَقَالَ مَا یَسُرُّنِیْ اَنَّ مَنْزِلِیْ اِلٰی جَنْبِ الْمَسْجِدِ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ یُکْتَبَ لِیْ مَمْشَایَ اِلَی الْمَسْجِدِ وَرُجُوْعِیْ اِلٰی اَہْلِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ قَدْ جَمَعَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَکَ ذٰلِکَ کُلَّہٗ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤدَ ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ایک شخص تہا مین نہین جانتا کہ اس سے زیادہ مسجد سے دور کسی اور کا مکان ہوگا اور کبہی کوئی نماز اسکی نہین جاتی تہی[3] تو اس شخص سے کہا گیا کہ کاش تم ایک گدہا خرید لو اور اندہیری رات اور سخت دہوپ مین اس پر سوار ہوکر نماز کے لیے آیا کرو تو اس شخص نے کہا کہ مجہے اسکی خوشی نہین ہے کہ میرا گہر مسجد کے پہلو مین ہو مین چاہتا ہون کہ مسجد مین میرا چلکر آنا اور پہر گہر کو واپس جانا یہ سب قدم میرے لکہے جاوین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالی نے تمہارے واسطے یہ سب جمع[4] کر رکہا ہے مسلم ابوداؤد اس کے راوی ہین

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ وُجُوْبِہَا وَالْمُحَافَظَۃِ عَلَیْہَا

دوسری فصل

جماعت کے واجب ہونے اور اسکی نگہداشت کے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ رَجُلٌ اَعْمٰی فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّہٗ لَیْسَ لِیْ قَائِدٌ یَقُوْدُنِیْ اِلَی الْمَسْجِدِ وَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اَنْ یُرَخِّصَ لَہٗ فَرَخَّصَ لَہٗ فَلَمَّا وَلّٰی دَعَاہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ فَقَالَ لَہٗ ہَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَجِبْ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ایک نابینا شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ میرے پاس کوئی ایسا شخص نہین ہے جو مسجد تک

[1] یعنی مسجد گہر سے دور ہوپس جتنی دور ہوگی اتنا ہی زیادہ ثواب ہوگا ۱۲ [2] قول مؤلف ہے [3] یعنے باوجود مکان کے دور رہنے کے ہر نماز مین حاضر رہتا تہا ۱۲ [4] یعنے ہر قدم کا ثواب لکہا گیا

سہارا ہاتھ پکڑکر مجھے لیجائے اور اسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی درخواست کی کہ آپ انکو گھر مین نماز پڑہنے کی اجازت مرحمت فرمائین تو آپ نے انکو اجازت دی پہر جب وہ شخص واپس چلے تو آپنے انکو بلوایا اور ان سے پوچھا کہ کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو اونہون نے عرض کیا کہ جی ہان (سنتا ہون) تو آپنے فرمایا کہ پہر قبول کرو مسلم نسائی اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنِ اتِّبَاعِهِ عُذْرٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ صَلَّاهَا قِيْلَ وَمَا الْعُذْرُ قَالَ خَوْفٌ اَوْ مَرَضٌ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص موذن کی آواز سنے اور اسکی اتباع (یعنے مسجد مین آنیکے لیے) سے اسکو کوئی عذر مانع نہو تو اُس کی وہ نماز قبول نہوگی جو اُسنے (گھر مین) پڑہی ہے عرض کیا گیا کہ عذر سے کیا مراد ہے آپنے فرمایا کہ کچھ خوف ہو یا کوئی مرض ہو۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَثْقَلُ صَلٰوةٍ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ صَلٰوةُ الْعِشَاءِ وَصَلٰوةُ الْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا وَلَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامَ ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اَنْطَلِقَ مَعِيْ بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمٌ مِنْ حَطَبٍ اِلٰى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اَلْحَبْوُ الْمَشْيُ عَلَى الْاَيْدِيْ وَالرُّكَبِ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو نمازین منافقون پر بہت بہاری ہین عشا کی نماز اور صبح کی نماز اور اگر ان دونو نمازون کا ثواب انکو معلوم ہوتا تو وہ گھٹنے کے بل بہی چلکر آتے اور مینے ارادہ کیا کہ نماز کے تکبیر کہنے کا حکم دون پہر کسی شخص کو حکم دون کہ وہ لوگون کو نماز پڑہائے اور مین چند اشخاص کو ساتہ لیکر جنکے ساتہ لکڑی کے گٹھے ہون ان لوگون کی طرف جاؤن جو نماز کے لیے نہین آئے ہین اور انکے سمیت انکے گہر جلادون۔ چہئون اسکے راوی ہین

(۴) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلٰوةِ اِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهٗ اَوْ مَرِيْضٌ اِنْ كَانَ الْمَرِيْضُ لَيَمْشِيْ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يَاْتِيَ الْمَسْجِدَ لِلصَّلٰوةِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدٰى وَاِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى الصَّلٰوةُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُؤَذَّنُ فِيْهِ زَادَ اَبُوْدَاوٗدَ وَمَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَلَهٗ مَسْجِدٌ فِيْ بَيْتِهٖ وَلَوْ صَلَّيْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ وَتَرَكْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَكَفَرْتُمْ ترجمہ ابن مسعودؓ سے روایت ہی وہ کہتے ہین کہ ہمارا خیال ہے کہ نماز جماعت مین وہی شخص حاضر نہین ہوتا تہا جس کا نفاق ظاہر ہوتا تہا یا بیمار (بلکہ بیمار بہی دو شخص کے کاندہے پر ہاتہ رکہکر چلتا تہا اور مسجد مین نماز کے لیے آتا تہا مسلم۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ (ابن مسعود فرماتے ہین کہ) ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کے طریقے سکھلائے اور منجملہ طریقہ ہدایت کے ایک بات یہ بہی ہے کہ نماز ایسی مسجد مین پڑہنی چاہیے جہان اذان ہوتی ہو۔ اور ابوداؤد نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ تم مین ہر شخص کے گہر مین مسجد ہی اور

ؔ ۱ یعنی موذن جو نماز کیلیے بلاتا ہی اسکو قبول کرو اور مسجد مین آیا کرو ؔ ۲ موذن کی اتباع یہ ہی کہ جب وہ نماز کے لیے بلاوے تو حضور جانا چاہیے ہان اگر کوئی عذر مانع ہو تو مجبوری ہے ؔ ۳ یعنے انکی ادای ان پر بہت دشوار ہوتی ہے ؔ ۴ یعنے اگر چلنے کی طاقت نہوتی تو گھٹنے کے بل چلکر آتے اور ان دونو نمازون مین حضور یہ ترکیب بہت ۱۲

اگر اپنے گھرون مین نماز پڑھوگے اور اپنی مسجدون کو چھوڑ دوگے تو گویا کہ تم اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دوگے اور اگر تم اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دوگے تو تم کافر ہو جاؤگے۔

(۵) وعن ابن عباس سئل عن رجل يصوم النهار ويقوم الليل ولا يشهد الجماعة ولا الجمعة فقال هذا من اهل النار اخرجه الترمذي ترجمہ ابن عباس سے روایت ہو کہ اون سے ایسے شخص کی بابت دریافت کیا گیا جو دن بھر روزہ رکھتا ہے اور رات بھر نماز پڑھتا ہے لیکن نماز جماعت اور جمعہ مین شریک نہین ہوتا تو انہون نے فرمایا کہ ایسا شخص دوزخی ہے۔ ترمذی اسکے راوی ہین

(۶) وعن ام الدرداء قالت دخل علي ابو الدرداء وهو مغضب فقلت ما اغضبك فقال والله ما اعرف من امر محمد صلى الله عليه وسلم شيئا الا انهم يصلون جميعا اخرجه البخاري ترجمہ ام الدرداء روایت کرتی ہین کہ ابو الدرداء میرے پاس غصہ کی حالت مین آئے تو مینے ان سے پوچھا کہ آپ کیون غصہ مین ہین تو انہون نے کہا کہ قسم خدا کی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے کام سے مین بجز اسکے کچھ نہین جانتا تھا کہ لوگ اکٹھے (جماعت سے) نماز پڑھتے تھے (تو اب لوگ اسکو بھی ترک کرتے ہین) بخاری اسکے راوی ہین۔

الفصل الثالث في تركها للعذر

تیسری فصل

عذر کی وجہ سے ترک جماعت کے بیان مین

(۱) عن عتبان بن مالك قال قلت يا رسول الله ان السيول تحول بيني وبين مسجد قومي فاحب ان تاتيني فتصلي في مكان من بيتي اتخذه مسجدا فقال صلى الله عليه وسلم سنفعل فلما اتاه فقال اين تريد فاشار الى ناحية من البيت فقام صلى الله عليه وسلم فصففنا خلفه فصلى بنا ركعتين اخرجه الثلثة والنسائي ترجمہ عتبان بن مالک سے روایت ہو کہتے ہین کہ مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ نالے کی طغیانی میرے اور میری قوم کی مسجد کے مابین حائل ہو جاتی ہے[1] مین چاہتا ہون کہ آپ میرے گھر تشریف لاکر میرے مکان مین کسی جگہہ نماز پڑھ دین تاکہ مین اسی مکان کو مسجد بنالون[2] تو آپنے فرمایا کہ اچھا عنقریب ایسا ہی کرینگے پھر جب آپ عتبان کے ہان تشریف لائے تو آپنے ان سے پوچھا کہ تم کہان چاہتے ہو کہ مین وہان نماز پڑھون تو انہونے گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کیا تو آپ نماز پڑھنے کھڑے ہوگئے اور ہم بھی آپکے پیچھے صف بستہ کھڑے ہوگئے تو آپنے دو رکعت نماز ہمکو پڑھائی تینوں اور نسائی اسکے راوی ہین

(۲) وعن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يامر المؤذن في الليلة الباردة او ذات المطر في السفر ان يقول الا صلوا في رحالكم اخرجه الستة الا الترمذي ترجمہ ابن عمر سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر مین اندھیری

[1] تو مین مسجد مین جاکر نماز نہین پڑھ سکتا ۱۲ [2] اور بارش وغیرہ کے زمانہ مین وہان نماز پڑھا کرون ۱۲ اعء ان کے شوہر

یا بارش والی رات کو موذن کو حکم دیتے تھے کہ وہ یہ کہدے اَلَا صَلُّوا فِی رِحَالِکُمْ ہشیار تم لوگ اپنی فرودگاہ ہی میں نماز پڑہو بجز ترمذی کے چھیئوں اس کے راوی ہیں

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِیْ صِفَۃِ الْاِمَامِ

چوتھی فصل

امام کی کیفیت کے بیان میں

(۱) عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَأُھُمْ بِکِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَاِنْ کَانُوْا فِی الْقِرَاءَۃِ سَوَاءً فَاَعْلَمُھُمْ بِالسُّنَّۃِ فَاِنْ کَانُوْا فِی السُّنَّۃِ سَوَاءً فَاَقْدَمُھُمْ ھِجْرَۃً فَاِنْ کَانُوْا فِی الْھِجْرَۃِ سَوَاءً فَاَقْدَمُھُمْ سِنًّا وَلَا یَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِیْ سُلْطَانِہٖ وَلَا یَجْلِسْ عَلٰی تَکْرِمَتِہٖ اِلَّا بِاِذْنِہٖ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ اَلتَّکْرِمَۃُ مَوْضِعُ جُلُوْسِ الرَّجُلِ الْخَاصِّ مِنْ فِرَاشٍ اَوْ سَرِیْرٍ ترجمہ ابو مسعود بدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جو سب سے بہتر قرآن شریف پڑہتا ہو اور اگر قرأت قرآن میں سب برابر ہوں تو جو شخص ان سب سے بڑھ کر سنت (حدیث نبوی) جانتا ہو وہ امامت کرے اور اگر علم سنت (احادیث) میں سب برابر ہوں تو جس شخص نے سب سے پہلے ہجرت کی ہو وہ امامت کرے اور اگر ہجرت میں سب برابر ہوں تو جسکی عمر سب سے زیادہ ہو وہ امامت کرے اور کوئی شخص کسی کی حکومت کی جگہہ میں جاکر امامت نہ کرے اور نہ اس کے صدر جانشین (مسند) پر بیٹھے بغیر اسکی اجازت[له] کے بجز بخاری کے پانچوں اسکے راوی ہیں اَلتَّکْرِمَۃُ کسی شخص کے خاص بیٹھنے کی جگہہ فرش ہو یا تخت

(۲) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اِذَا کَانُوْا ثَلَاثَۃً فَلْیَؤُمَّھُمْ اَحَدُھُمْ وَاَحَقُّھُمْ بِالْاِمَامَۃِ اَقْرَأُھُمْ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تین شخص ہوں تو ان میں ایک شخص امامت کرے اور امامت کا مستحق وہ شخص ہے جو ان سب میں بہتر قرآن پڑہتا ہو مسلم نسائی اسکے راوی ہیں

(۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ لِیُؤَذِّنْ لَکُمْ خِیَارُکُمْ وَلْیَؤُمَّکُمْ اَقْرَأُکُمْ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سب میں جو اچھا آدمی ہو وہ اذان کہے اور امامت وہ شخص کرے جو تم سب میں بہتر قرآن پڑہتا ہو۔ ابو داود اسکے راوی ہیں

(۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَۃَ قَالَ اَمَمْتُ قَوْمِیْ وَاَنَا ابْنُ سِتٍّ اَوْ سَبْعِ سِنِیْنَ وَکُنْتُ اَکْثَرَھُمْ قُرْاٰنًا اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ عمرو بن سلمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی قوم کی امامت کی حالانکہ میری عمر چھ یا سات برس کی تہی اور ان سب لوگوں سے میں قرآن زیادہ پڑہا ہوا تہا[عه] بخاری۔ ابو داود۔ نسائی اسکے راوی ہیں

(۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُھَاجِرُوْنَ فَنَزَلُوْا مَوْضِعًا بِقُبَاءٍ قَبْلَ مَقْدَمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ

[له] اجازت کر مبدو نوجائز میں [عه] اسیکا ترجمہ صدر جانشین اور مسند کیا گیا ہے [عه] اسی وجہ سے باوجود کم سنی کے یہ امامت کرتے تھے

علیہ کان یؤمّھم سالم مولی ابی حذیفۃ وکان اکثرھم قرآناً اخرجہ البخاری وابوداؤد **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے قبل جب مہاجرین (مدینہ میں) آئے تو وہ قبا میں کسی مقام پر اترے تو انکی امامت سالم کیا کرتے تھے جو ابوحذیفہ کے مولی تھے اور سب سے زیادہ قرآن پڑھے ہوئے تھے بخاری اور ابوداؤد اسکے راوی ہیں

(۶) **وعن** عائشۃ انھا کان یؤمھا عبدھا ذکوان من المصحف اخرجہ البخاری فی ترجمۃ باب **ترجمہ** عائشہؓ سے روایت ہے کہ انکے غلام مسمی ذکوان قرآن دیکھکر[۵] انکی امامت کرتے تھے بخاری نے ترجمہ باب میں اسکو روایت کیا ہے۔

(۷) **وعن** انس قال استخلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ ابن ام مکتوم یؤم الناس وھو اعمی اخرجہ ابوداود **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم کو خلیفہ کیا وہ لوگوں کی امامت کرتے تھے حالانکہ وہ نابینا تھے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۸) **وعن** جابر ان معاذاً کان یصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشاء الآخرۃ ثم یرجع الی قومہ فیصلی بھم تلک الصلوۃ اخرجہ الخمسۃ الا الترمذی **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہ معاذ رضی اللہ عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشا کی نماز پڑھکر اپنی قوم کے پاس آکر انکو وہی عشا کی نماز پڑھاتے تھے بجز نسائی کے پانچوں اسکے راوی ہیں

(۹) **وعن** ابن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ ثلثۃ لا یقبل اللہ صلوتھم من تقدم قوماً وھم لہ کارھون ورجل اتی الصلوۃ دباراً والدبار ان یاتیھا بعد ان تفوتہ ومن اعتبد محررۃ ای استرقہ بعد ان حررہ اخرجہ ابوداود اعتبد محررۃ ای استرقہ بعد ان حررہ ای اعتقہ **ترجمہ** ابن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جنکی نماز خدا تعالی قبول نہیں فرماتا (ایک تو) ایسا امام جس کی امامت سے لوگ ناراض ہوں (دوسرے) وہ شخص جو نماز کا وقت گزر جانیکے بعد نماز کے لیے آئے (تیسرے) وہ شخص جو اپنے غلام کو آزاد کرنے کے بعد پھر اسکو غلام بنائے ابوداؤد اسکے راوی ہیں

(۱۰) **وعن** ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ ثلثۃ لا تجاوز صلوتھم آذانھم العبد الآبق حتی یرجع وامرأۃ باتت وزوجھا علیھا ساخط وامام قوم وھم لہ کارھون اخرجہ الترمذی **ترجمہ** ابوامامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین اشخاص ہیں جنکے کانوں سے انکی نماز آگے نہیں بڑھتی (ایک) بھاگے ہوئے غلام کی جبتک (مالک کے پاس) واپس آجائے اور (دوسرے) ایسی عورت کی جسنے ایسی حالت میں رات بسر کی ہو کہ اسکا شوہر اس سے رنجیدہ ہو اور (تیسرے) ایسے امام کی جس سے مقتدی ناراض ہوں۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۱۱) **وعن** جابر قال کان معاذ بن جبل یصلی مع النبی صلی اللہ علیہ ثم یاتی فیؤم قومہ فصلی لیلۃ مع النبی صلی اللہ علیہ العشاء ثم اتی قومہ فامھم فافتتح بسورۃ البقرۃ فانحرف رجل فسلم ثم صلی وحدہ وانصرف فقالوا

---

۵ یعنی قرآن دیکھکر سورہ پڑھتے تھے انکو قرآن زبانی یاد نہ ہوگا

لَهُ أَنَافَقْتَ يَافُلَانُ قَالَ لَا وَاللّٰهِ وَلَآتِيَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأُخْبِرَنَّهُ فَأَتَاهُ فَقَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا أَصْحَابُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ وَإِنَّ مُعَاذًا صَلَّى مَعَكَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَانَا فَاسْتَفْتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مُعَاذٍ فَقَالَ أَفَتَّانٌ أَنْتَ يَا مُعَاذُ اِقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ النَّاضِحُ الْبَعِيرُ الَّذِي يُسْتَقٰى عَلَيْهِ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہتے ہیں کہ معاذ بن جبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور پھر واپس آکر اپنی قوم کی امامت کرتے تھے تو ایک شب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشا کی نماز پڑھی پھر اپنی قوم کے پاس آئے اور انکی امامت کی تو انہوں نے سورہ بقرہ شروع کی تو ایک شخص سلام پھیر کر جماعت سے الگ ہوگیا پھر اپنی نماز پڑھ لی اور چلا گیا تو لوگوں نے اس سے کہا کہ اے فلان شخص تو منافق ہوگیا[له] تو اس نے کہا کہ نہیں قسم خدا کی اور میں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر آپ سے یہ قصہ بیان کرونگا غرضکہ وہ شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ ہم لوگ اونٹوں پر پانی بھرنے والے ہیں دن بھر پانی بھرا کرتے ہیں اور معاذ آپ کے ساتھ عشا کی نماز پڑھکر ہمارے پاس آئے تو انہوں نے سورہ بقرہ شروع کردی تو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم معاذ کی جانب متوجہ ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ کیا تم فتنہ انگیز ہو[ته] اے معاذ تم وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا اور وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى اور سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى پڑھا کرو بجز ترمذی کے پانچوں اسکے راوی ہیں

۱۲ **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْمَرِيضَ وَذَا الْحَاجَةِ وَإِذَا صَلّٰى لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو اسکو ہلکی نماز پڑھانی چاہیے اسلیے کہ ان میں ضعیف اور ناتوان اور بیمار اور کام والے سب شریک ہیں اور جب اکیلا نماز پڑھے تو جتنی لمبی چاہے پڑھے چھیوں اسکے راوی ہیں

۱۳ **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَدْخُلُ فِي الصَّلٰوةِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُطِيلَهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي لِمَا أَعْلَمُ مِنْ وَجْدِ أُمِّهِ مِنْ بُكَائِهِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا أَبَا دَاوُدَ الْوَجْدُ الْحُزْنُ **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نماز شروع کرتا ہوں اور میرا ارادہ ہوتا ہے کہ اسکو طویل کروں اتنے میں بچہ کے رونے کی آواز سن لیتا ہوں تو میں اپنی نماز میں تخفیف کردیتا ہوں اسلیے کہ مجھ کو وہ صدمہ معلوم ہے جو بچہ کی ماں کو اسکے رونے سے ہوگا بجز ابوداؤد کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

۱۴ **وَعَنِ** ابْنِ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى مِنَ الظُّهْرِ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ وَقْعَ قَدَمٍ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَلَهُ فِي أُخْرٰى عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ كَانَ تُقَامُ الصَّلٰوةُ فِي الْمَسْجِدِ إِذَا رَآهُمْ قَلِيلًا جَلَسَ وَإِذَا رَآهُمْ جَمَاعَةً صَلّٰى **ترجمہ** ابن ابی اوفی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی رکعت میں اتنی دیر تک

[له] اسلیے کہ مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہوگیا [ته] یعنی اگر اسیطرح بڑی بڑی سورہ پڑھا کروگے تو لوگ بتدریج تم سے متنفر ہوجائینگے اور دین میں فساد برپا ہوگا ۱۲

کھڑے ہوتے تھے تو آپ کسی رانیمائے شخص کے قدم کی آواز نہ سنتے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔ اور ابوداؤد ہی کی ایک روایت میں جو سالم ابوالنضر سے مروی ہے مذکور ہے کہ جس وقت مسجد میں نماز کی تکبیر ہوتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے کہ لوگ کم ہیں تو آپ بیٹھ جاتے اور جب آپ دیکھتے کہ لوگ پوری جماعت کے آگئے ہیں تو آپ نماز شروع کردیتے

(۱۵) **وعن** المغیرۃ بن شعبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی الامام فی موضعہ الذی صلی فیہ المکتوبۃ حتی یتحول اخرجہ ابوداود ولہ فی اخری عن ابی ہریرۃ ایعجز احدکم ان یتقدم او یتاخر عن یمینہ او عن شمالہ **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس جگہ امام فرض نماز پڑھا ہے اس مقام پر نفل نماز نہ پڑھے تاآنکہ اس جگہ سے ہٹ نہ جائے۔ ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔ اور ابوداؤد ہی کی ایک روایت میں جو ابوہریرہ سے مروی ہے مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی شخص آگے بڑھ جانے یا پیچھے ہٹ جانے یا داہنی یا بائیں جانب ہٹ جانے سے عاجز ہے (نفل نماز پڑھنے کی غرض سے)

(۱۶) **وعن** ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم یمکث فی مکانہ یسیرا فنری واللہ اعلم ان مکثہ لکی تنصرف النساء قبل ان یدرکہن الرجال۔ اخرجہ البخاری وابوداود والنسائی **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تھے تو تھوڑی دیر اسی جگہ ٹھیرے رہتے تھے تو ہمارا خیال ہے واللہ اعلم بالصواب کہ آپکا مقصود اس سے یہ تھا کہ عورتیں مردوں سے قبل چلی جائیں بخاری ابوداؤد نسائی اسکے راوی ہیں

(۱۷) **وعن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث لا یحل لاحد ان یفعلہن لا یؤم الرجل قوما فیخص نفسہ بالدعاء دونہم فان فعل فقد خانہم ولا ینظر فی قعر بیت قبل ان یستاذن فان فعل فقد خانہم ولا یصلی وہو حقن حتی یتخفف اخرجہ ابوداود والترمذی الحقن الحاقن وھو الذی یدافع بولہ **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین کام کسی کو کرنا جائز نہیں ہے (ایک یہ کہ) ایسا شخص جو لوگوں کی امامت کرے تو خاص کر اپنے ہی واسطے مقتدیوں کو چھوڑ کر دعا مانگے پس اگر کسی امام نے ایسا کیا تو گویا مقتدیوں کی اُس نے خیانت کی (دوسرے) کسی کے گھر کے اندر اجازت مانگنے سے قبل جھانکنا پس اگر کسی شخص نے ایسا کیا تو گویا اُس نے صاحب خانہ کی خیانت کی (تیسرے) ایسے حالت میں کسی شخص کا نماز پڑھنا جبکہ اُسکو پاخانہ پیشاب کی ضرورت ہو تا آنکہ حاجت سے فارغ نہ ہو جائے۔ ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہیں

الفصل الخامس فی احکام المأموم وترتیب الصفوف وشرائط الاقتداء وآداب المأموم

پانچویں فصل

مقتدی کے احکام اور صفوں کی ترتیب اور اقتدا کرنے کے شرائط اور مقتدی کے آداب کے بیان میں

لہ نماز میں شریک ہونیوالے اشخاص سب آجاتے کوئی باقی نہ رہتا ۱۲ ۔ ۲ یعنے جہاں فرض نماز پڑھی ہے اس مقام سے ہٹ کر نفل پڑھنے چاہیے ۱۲

(١) عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْبَدْرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْسَحُ مَنَاکِبَنَا فِی الصَّلٰوۃِ یَقُوْلُ اسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُکُمْ لِیَلِیَنِیْ مِنْکُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّہٰی ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَہُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَہُمْ قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ فَاَنْتُمُ الْیَوْمَ اَشَدُّ اخْتِلَافًا اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابو مسعود بدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین ہمارے مونڈہون پر ہاتھ پہیرتے تہے اور فرماتے تہے برابر کھڑے ہو آگے پیچھے مت کھڑے ہو تو تمہارے دلون مین پہوٹ پڑ جاوے مجھسے قریب وہ لوگ کھڑے ہون جو بہت ہی سمجھدار اور عقلمند ہون[١] پہر وہ لوگ کھڑے ہون جو انکے قریب قریب ہین ابو مسعود فرماتے ہین کہ تم لوگون مین بہت ہی پہوٹ پڑ گئی ہے[٢] مسلم۔ ابوداؤد ونسائی اسکے راوی ہین۔

(٢) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِیَلِیَنِیْ مِنْکُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّہٰی ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَہُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَہُمْ وَاِیَّاکُمْ وَہَیْشَاتِ الْاَسْوَاقِ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلنُّہٰی اَلْعُقُوْلُ وَالْاَلْبَابُ وَہَیْشَاتُ الْاَسْوَاقِ الْاِخْتِلَاطُ وَکَثْرَۃُ اللَّغَطِ ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھسے قریب تر وہ لوگ کھڑے ہون جو زیادہ سمجھدار اور عقلمند ہین پہر وہ لوگ جو انکے قریب قریب ہین۔ اور تم لوگ بازاری جھگڑے بکھیڑون سے احتراز کرو مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی اس کے راوی ہین۔

(٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ عَنْ یَسَارِہٖ فَاَخَذَ بِذُؤَابَتِیْ فَجَعَلَنِیْ عَنْ یَمِیْنِہٖ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑہی تو مین آپ کی بائین جانب کھڑا ہوا تو آپنے میری چوٹی پکڑکر اپنے داہنے جانب کرلیا چہیون اسکے راوی ہین

(٤) وَعَنْ عَلْقَمَۃَ وَالْاَسْوَدِ اَنَّہُمَا قَالَا اسْتَاْذَنَّا عَلَی ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَاَذِنَ لَنَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ ثُمَّ قَالَ ہٰکَذَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَلَ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ علقمہ اور اسود سے روایت ہے کہتے ہین کہ ہم دونون ابن مسعود کے پاس گئے اور ان سے اندر آنیکی اجازت مانگی انہون نے اجازت دی پہر ابن مسعود کھڑے ہوے اور انہون نے ہم دونون کے بیچ مین[٣] نماز پڑہی پہر فرمایا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے مسلم ابوداؤد ونسائی اسکے راوی ہین

(٥) وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُہَا وَشَرُّہَا اٰخِرُہَا وَخَیْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ اٰخِرُہَا وَشَرُّہَا اَوَّلُہَا اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردون کی صفون مین سب سے بہتر پہلی صف[٤] ہے اور سب سے بری اخیر صف[٥] ہے اور عورتون کی صفون مین سب سے بہتر اخیر صف[٦] ہے اور سب سے بری پہلی صف[٧] ہے بجز بخاری کے پانچون اسکے راوی ہین

(٦) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَکُمْ اَوْ لَیُخَالِفَنَّ اللّٰہُ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ

---

[١] عقل اور سمجھ مین [٢] اسلیے کہ صف بندی کا بالکل خیال ہی نہین رکھتے [٣] یعنے علقمہ اور اسود کے بیچ مین نماز پڑہی ایک کو داہنی جانب اور دوسرے کو بائین جانب کھڑا کیا اور خود دونون کے بیچ مین کھڑے ہوے [٤] اسلیے کہ عورتون سے بعد ہوتا ہے [٥] اسلیے کہ عورتون سے قرب ہوتی ہے [٦] اسلیے کہ مردون سے بعد ہوتا ہے [٧] اسلیے کہ مردون سے قرب ہوتا ہے

أَوْقَالَ وُجُوْهِكُمْ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صفون کو برابر کرو نہین تو خدا تعالی تمہارے دلون مین اختلاف (پھوٹ)[۱] ڈال دیگا یا آپ نے فرمایا کہ خدا تعالی تمہارے چہرون مین[۲] اختلاف پیدا کر دیگا پانچون اسکے راوی ہین

(۷) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ ترجمہ انس سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صفون کو برابر کرو اسلیے کہ صف کا برابر کرنا بھی منجملہ تکمیل نماز کے ایک کام ہے[۳] بجز ترمذی کے پانچون اسکے راوی ہین

(۸) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِيْمُوا الصُّفُوْفَ وَحَاذُوْا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِيْنُوْا بِأَيْدِيْ إِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتِ الشَّيْطَانِ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَهُ قَطَعَهُ اللّٰهُ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوٗدَ بِطُوْلِهِ وَالنَّسَائِيُّ مِنْ قَوْلِهِ وَصَلَ إِلٰى آخِرِهِ فُرُجَاتُ الشَّيْطَانِ هِيَ الْخَلَلُ الَّتِيْ تَكُوْنُ بَيْنَ الْمُصَلِّيْنَ فِي الصُّفُوْفِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صفون کو سیدھی کرو اور مونڈھون کو برابر رکھو اور خالی جگھون کو بند کرو اور اپنے بھائیون کے ہاتھون مین نرم ہوجاؤ[۴] اور شیطان کے واسطے صفون کے بیچ مین جگہہ چھوڑو اور جو شخص صف کو ملا دیگا خدا تعالی بھی اسکو (اپنی رحمت سے) ملا دیگا اور جو شخص صف کو قطع کرے گا خدا تعالی بھی اسکو اپنی رحمت سے قطع کر دے گا۔ ابوداؤد نے پوری حدیث روایت کیا ہے اور نسائی نے بعض حصہ روایت کیا ہے۔ فرجات الشیطان سے وہ خالی جگہ مراد ہے جو نمازیون کی صفون کے بیچ مین ہوتی ہے۔

(۹) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَارُكُمْ أَلْيَنُكُمْ مَنَاكِبَ فِي الصَّلٰوةِ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین بہتر لوگ وہ ہین جو نماز مین[۵] مونڈھون کو نرم رکھتے ہین ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۱۰) وَعَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ رَأٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّيْ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ فَأَمَرَهُ بِإِعَادَةِ الصَّلٰوةِ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ وابصہ بن معبد سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھ رہا ہے تو آپ نے اسکو نماز کے لوٹانیکا حکم دیا۔ ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہین

(۱۱) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَصْحَابِهِ تَأَخُّرًا فَقَالَ تَقَدَّمُوْا فَأْتَمُّوْا بِيْ وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُوْنَ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ آگے بڑھو اور میری پیروی کرو اور تمہارے پیچھے والے تمہاری پیروی کرین اور ایک قوم پیچھے ہٹتی رہے گی حتے کہ خدا تعالی اسکو (اپنی رحمت سے) پیچھے[۶] کر دیگا۔

(۱۲) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَ

---

[۱] ایسا ہی ہوا آجکل مطلقًا لوگون نے صف کا برابر کرنا چھوڑ دیا جسکا آخری نتیجہ یہ ہوا کہ بھائی بھائی اور باپ بیٹے مین بھی اتفاق باقی نہ رہا [۲] یعنے تمہاری صورتین مسخ کر دیگا [۳] یعنے صف کا برابر کرنا کوئی زائد اور فضول کام نہین ہو بلکہ تکمیل نماز کے لیے ایک ضروری فعل ہے [۴] یعنے اگر کوئی شخص تمکو آگے پیچھے ہٹاوے تو ہٹ جاؤ سختی نہ کرو [۵] جس طرف کوئی ہٹاوے ہٹ جاتے ہین اسکو تکلیف نہین دیتے [۶] یعنے اول صف مین شریک ہونے مین انہون نے تاخیر کی ۱۲

السَّلَامُ عِنْدَ رَبِّهِمْ تَعَالَى قُلْنَا وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلٰئِكَةُ قَالَ يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْمُقَدَّمَةَ وَيَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ أَخْرَجَهُمَا مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ التَّرَاصُّ الْاِجْتِمَاعُ وَالْاِنْتِظَامُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ أَيْ مُتَّصِلٌ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اس طرح صف بستہ کیوں نہیں کھڑے ہوتے جس طرح فرشتے اپنے پروردگار کے نزدیک صف بستہ کھڑے ہوتے ہیں تو ہم نے عرض کیا کہ فرشتے کیونکر صف بستہ کھڑے ہوتے ہیں آپنے فرمایا کہ پہلی اول صف پوری کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے[۱] خوب ملکر کھڑے ہوتے ہیں اندونوں حدیث کا مسلم ابوداؤد نسائی راوی ہیں التراص سے یہ مطلب کہ کھڑے ہونا خدا تعالی فرماتا ہے کَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ (گویا کہ وہ مضبوط عمارت ہیں یعنے ایک دوسرے سے خوب ملی ہوئی ہیں[۲]

(۱۳) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ لَكَانَتْ قُرْعَةً أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمکو معلوم ہوتا جو اول صف میں فضیلت اور ثواب ہے تو تم اس میں شرکت کے لیے قرعہ ڈالتے[۳] مسلم اسکے راوی ہیں۔

(۱۴) **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام اس غرض سے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اسکی پیروی کی جائے تو جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللہم ربنا لک الحمد کہو اور جب کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب وہ بیٹھکر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھکر نماز پڑھو۔ بجز ترمذی کے پانچوں اسکے راوی ہیں

(۱۵) **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ رُكُوْعٍ أَوْ سُجُوْدٍ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ أَوْ صُوْرَتَهُ صُوْرَةَ حِمَارٍ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم میں سے وہ شخص جو امام سے پہلے رکوع یا سجدہ سے اپنا سر اٹھاتا ہے اس سے نہیں ڈرتا کہ خدا تعالی اسکے سر کو گدہے کا سر کردے یا اسکی صورت کو گدہے[۴] کی صورت کی سی کردے پانچوں اسکے راوی ہیں

(۱۶) **وَعَنْهُ** قَالَ الَّذِيْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَخْفِضُهُ قَبْلَ الْإِمَامِ إِنَّمَا نَاصِيَتُهُ بِيَدِ شَيْطَانٍ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ جو شخص امام سے پہلے اپنا سر اٹھاتا ہے یا جھکاتا ہے اسکی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے۔ مالک اس کے راوی ہیں

(۱۷) **وَعَنِ** الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ **ترجمہ** براء سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ

[۱] یہ دوسری گیسری [۲] جس طرح عمارت میں ایک اینٹ دوسری اینٹ سے ملی ہوئی رہتی ہے [۳] یہ قرعہ میں جسکا نام نکلتا وہی شریک ہوتا [۴] یعنے مسخ کردے

علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو جب آپ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہم مین سے کوئی شخص اپنی پیٹھ نہین جھکاتا تھا یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پیشانی مبارک زمین پر رکھدیتے تھے۔ پانچون اسکے راوی ہین

(١٨) **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک رکعۃ من الصلوۃ مع الامام فقد ادرک الصلوۃ کلھا اخرجہ الثلثۃ وابوداود ولفظ مالک من ادرک الرکعۃ فقد ادرک السجدۃ ومن فاتتہ قراءۃ ام القران فقد فاتہ خیر کثیر[١] ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو امام کے ساتھ ایک رکعت نماز مل گئی اسکو ساری نماز ملگئی۔ تینون اور ابوداود اسکے راوی ہین۔ اور مالک کے الفاظ یہ ہین کہ جس شخص کو رکوع مل گیا اسکو سجدہ بھی مل گیا اور جس شخص سے سورہ فاتحہ کی قراءت فوت ہوگئی اس سے بہت نیکی فوت ہوگئی

(١٩) **وعن** علی ومعاذ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی احدکم والامام علی حال فلیصنع کما یصنع الامام اخرجہ الترمذی[٢] ترجمہ علی اور معاذ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی شخص نماز کے لیے آئے اور امام کسی حالت مین ہو تو اسکو وہی کرنا چاہیے جیسا کہ امام کر رہا ہو۔ ترمذی اسکے راوی ہین

(٢٠) **وعن** ھمام بن الحارث ان حذیفۃ ام الناس بالمدائن علی دکان فاخذ ابومسعود بقمیصہ فجبذہ فلما فرغ من صلوتہ قال الم تعلم انھم کانوا ینھون عن ذلک قال بلی ذکرت حین جبذتنی اخرجہ ابوداود ترجمہ ہمام بن حارث سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ حذیفہ نے مدائن مین ایک دکان پر لوگون کی امامت کی تو ابومسعود نے انکا کرتہ پکڑ کر انکو کھینچا پھر جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو ابومسعود نے کہا کہ کیا تمکو معلوم نہین ہے کہ لوگون کو اس سے ممانعت کی جاتی تھی حذیفہ نے کہا کہ جس وقت آپ نے مجھ کو کھینچا اس وقت مجھ کو یاد آیا ابوداود اسکے راوی ہین

(٢١) **وعن** ابی حازم بن دینار ان نفرا جاؤا الی سھل بن سعد یتمارون فی المنبر من ای عود ھو فقال اما واللہ انی لاعرف من ای عود ھو ومن عملہ وای یوم جلس علیہ ارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی امراۃ من الانصار ان مری غلامک النجار یعمل لی اعوادا اکلم الناس علیھا فعمل ھذہ الثلث الدرجات ثم امر بھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان توضع ھذا الموضع فھی من طرفاء الغابۃ فقام علیہ صلی اللہ علیہ وسلم فکبر وکبر الناس وراءہ وھو علی المنبر ثم رکع فنزل القھقری حتی سجد فی اصل المنبر ثم عاد حتی فرغ من صلوتہ ثم اقبل علی الناس فقال انما صنعت ھذا لتاتموا بی ولتعلموا صلوتی اخرجہ الخمسۃ الا الترمذی[٣] ترجمہ ابوحازم بن دینار سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ چند اشخاص سہل بن سعد کے پاس آئے جو منبر (نبوی) کے باب مین جھگڑ رہے تھے کہ وہ کس لکڑی کا تھا تو سہل نے کہا کہ قسم خدا کی مجھے معلوم ہے جس لکڑی کا وہ تھا اور جس نے اسکو بنایا اور جس دن آپ اسپر بیٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی انصاری عورت کو کہلا بھیجا کہ تو اپنے لڑکے کو جو بڑھئی ہے حکمدے کہ وہ میرے لیے چند لکڑیان بنا دے جس پر بیٹھکر مین لوگون سے گفتگو کرون

---

[١] یعنے پوری جماعت کی نماز کا بہت ثواب مل گیا ١٢ [٢] یعنے امام رکوع مین ہو تو یہ بھی رکوع کرے امام سجدہ مین ہو تو یہ بھی سجدہ کرے علی ہذا اور افعال ١٢ [٣] یہ تینون باتین مجھے معلوم ہین ١٢

تو اس لڑکے نے تین سیڑہیون کا منبر بنا دیا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ وہ اس مقام پر رکہدیا جاوے اور وہ اسیڑہین یعنی منبر غابہ کی لکڑی کا ہے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسپر کہڑے ہوئے اور آپنے اللہ اکبر کہا لوگون نے بہی آپکے پیچہے اللہ اکبر کہا اور آپ منبر پر ہی تہے پہر آپ پچہلے پاؤن منبر سے نیچے اترے یہانتک کہ منبر کی جڑ مین آپنے سجدہ کیا پہر آپ (منبر پر) لوٹ گئے[1] یہانتک کہ آپ نماز سے فارغ ہوئے پہر آپنے لوگون کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ مین نے یہ اس غرض سے کیا تاکہ تم میری پیروی کرو اور میری نماز سیکہو بجز ترمذی کے پانچون اسکے راوی ہین

(۲۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فِي حُجْرَتِهٖ وَجِدَارُ الْحُجْرَةِ قَصِيْرٌ فَرَأَى النَّاسُ شَخْصَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَامَ أُنَاسٌ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوتِهٖ فَأَصْبَحُوْا فَتَحَدَّثُوْا فَقَامَ الثَّانِيَةَ وَقَامُوْا فَصَنَعُوْا ذٰلِكَ ثَلٰثًا فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ جَلَسَ فَلَمْ يَخْرُجْ فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرُوْا لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنِّي خَشِيْتُ أَنْ تُكْتَبَ عَلَيْكُمْ صَلٰوةُ اللَّيْلِ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اپنے حجرہ مین نماز پڑہا کرتے تہے اور حجرہ کی دیوار چہوٹی تہی تو لوگون نے آپکے جسم مبارک کو دیکہہ لیا تو چند اشخاص آپکے ساتہ نماز پڑہنے کہڑے ہوگئے پہر جب صبح ہوئی تو لوگون سے انہون نے بیان کیا پہر آپ دوسرے دن نماز کے لیے کہڑے ہوئے تو اور لوگ بہی آپکے ساتہ نماز پڑہنے کہڑے ہوئے غرضکہ تین راتتک لوگون نے ایسا ہی کیا پہر اسکے بعد (چوتہی شب کو) آپ (اندر ہی) بیٹہے رہے اور برآمد نہین ہوئے[2] جب صبح ہوئی تو لوگون نے آپسے تذکرہ کیا تو آپنے فرمایا کہ مین ڈر گیا کہ رات کی نماز تہجد تمپر فرض نہ ہوجاوے بخاری اور ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۲۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ إِذَا سَمِعْتُمُ الْإِقَامَةَ فَامْشُوْا إِلَى الصَّلٰوةِ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ لَا تُسْرِعُوْا فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوْا أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم تکبیر سنو تو نماز کے لیے نہایت اطمینان اور تسکین سے چلکر آؤ دوڑکر مت آؤ پہر جتنی نماز ملجاوے اسکو پڑہ لو اور جس قدر فوت ہوجاوے اسکو پورا کرلو۔ چہیون اسکے راوی ہین

(۲۴) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لِلنِّسَاءِ مَنْ كَانَتْ مِنْكُنَّ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا تَرْفَعْ رَأْسَهَا حَتّٰى تَرْفَعَ الرِّجَالُ رُؤُوْسَهُمْ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَّرَيْنَ عَوْرَاتِ الرِّجَالِ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ ترجمہ اسماء بنت ابوبکر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتون سے ارشاد فرمایا کہ تم مین سے جو عورت خدا اور قیامت کے دن کے ساتہ ایمان رکہتی ہو[3] وہ اپنا سر رکوع اور سجود مین اسوقت تک نہ اٹہاوے جبتک مرد سر نہ اٹہالین اس غرض سے کہ عورتون کی نظر مردون کی شرمگاہون پر نہ پڑے[4] ۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین

(۲۵) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يَقْرَأُ فِي بَعْضِ الصَّلَوَاتِ الَّتِي يُجْهَرُ فِيْهَا الْتَبَسَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ هَلْ تَقْرَؤُوْنَ إِذَا جَهَرْتُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ إِنَّا لَنَفْعَلُ ذٰلِكَ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا أَنَا أَقُوْلُ

---

[1] یعنے سجدہ کے بعد پہر آپ منبر پر چڑہ گئے غرضکہ سجدہ کے لیے منبر سے اترتے پہر منبر پر چڑہ جاتے تہے ایسے ہی کرتے رہے تا آنکہ آپ نماز سے فارغ ہوئے [2] کہ شاید آپ کیون برآمد نہین ہوئے [3] جو مسلمان ہو [4] اسلیے کہ عرب کا لباس پہلے ناتمام بند تہا جس مین رکوع مین کم اور سجدہ مین بہت زیادہ اندیشہ ستر دیکہنے کا ہے ۱۲

مَالِیْ اُنَازِعُ الْقُرْاٰنَ فَلَا تَقْرَءُوْا بِشَیْءٍ اِذَا جَهَرْتُ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ایسی نماز میں جس میں قرآن باواز بلند پڑھا جاتا ہے قرآن پڑھ رہے تھے تو قراءت آپ پر ملتبس اور مشتبہ ہوگئی تو جب آپ فارغ ہوئے تو دریافت فرمایا کہ کیا تم لوگ بھی قرآن پڑھتے ہو جب میں بلند آواز سے قرآن پڑھتا ہوں بعض لوگوں نے عرض کیا کہ بیشک ہم ایسا کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ایسا مت کیا کرو میں بھی کہتا تھا کہ مجھے کیا ہو گیا کہ کوئی قرآن مجھ سے چھینے جاتا ہے تو جب میں بلند آواز سے پڑھوں تو تم لوگ بجز سورہ فاتحہ کے اور کچھ مت پڑھا کرو اصحاب سنن اسکے راوی ہیں

(۲۶) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ الظُّهْرَ فَجَعَلَ رَجُلٌ یَقْرَأُ خَلْفَهٗ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اَیُّكُمُ الْقَارِئُ قَالَ الرَّجُلُ اَنَا قَالَ قَدْ ظَنَنْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِیْهَا اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی تو ایک شخص آپ کے پیچھے (سورہ) سبح اسم ربک الاعلی پڑھنے لگا تو جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کس نے قرآن پڑھا تو اس شخص نے عرض کیا کہ میں نے آپ نے فرمایا کہ میں نے خیال کیا کہ کوئی تم میں سے قرآن مجھ سے چھینے لیتا ہے مسلم ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہیں

(۲۷) وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ یَزِیْدَ الْمَالِكِیِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ یَقْرَأُ فِی الصَّلٰوةِ فَتَرَكَ شَیْئًا لَمْ یَقْرَأْهُ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَرَكْتَ اٰیَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَهَلَّا ذَكَّرْتَنِیْهَا زَادَ فِیْ رِوَایَةٍ كُنْتُ اُرٰی اَنَّهَا نُسِخَتْ ترجمہ مسور بن یزید مالکی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں قرآن پڑھ رہے تھے تو آپ نے کچھ چھوڑ دیا اور اسکو نہیں پڑھا تو ایک شخص نے (بعد نماز کے) آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے فلاں فلاں آیت چھوڑ دی آپ نے فرمایا کہ تم نے مجھ کو کیوں یاد نہ دلائی۔ ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ (اس شخص نے کہا کہ) میں خیال کرتا تھا کہ شاید وہ آیت منسوخ ہوگئی ہو

(۲۸) وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُفْتَحُ عَلَی الْاِمَامِ فِی الصَّلٰوةِ اَخْرَجَهُمَا اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام کو نماز میں مت بتاؤ۔ ان دونوں حدیث کے ابوداؤد راوی ہیں

(۲۹) وَعَنْ بُسْرِ بْنِ مِحْجَنٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ كَانَ فِیْ مَجْلِسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ فَاُذِّنَ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ فَصَلّٰی وَرَجَعَ وَمِحْجَنٌ فِیْ مَجْلِسِهٖ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّیَ مَعَ النَّاسِ اَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ قَالَ بَلٰی وَلٰكِنِّیْ قَدْ صَلَّیْتُ مَعَ اَهْلِیْ فَقَالَ لَهٗ اِذَا جِئْتَ اِلَی الْمَسْجِدِ وَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّیْتَ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ بسر بن محجن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے تو نماز کی اذان ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی اور واپس آئے اور محجن اسی جگہ بیٹھے ہی رہے تو آپ نے فرمایا کہ تم نے کیوں لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی کیا تم مسلمان نہیں ہو انہوں نے کہا کہ ہاں میں مسلمان ہوں لیکن میں اپنے گھر میں نماز پڑھ چکا تھا تو آپ نے ان سے فرمایا کہ جب تم مسجد میں آؤ اور نماز کی تکبیر ہو تو لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک ہو جاؤ اگرچہ تم نماز پڑھ چکے ہو۔ مالک و نسائی ۱۲

[۱] جب ہی آپ نہیں پڑھتے ۱۲ [۲] محجن ۱۲

کے راوی ہین۔

(۳۰) وَعَنِ ابنِ عُمَرَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّی اُصَلِّی فِی بَیْتِی ثُمَّ اُدْرِكُ الصَّلٰوةَ مَعَ الْاِمَامِ اَفَاُصَلِّی مَعَهٗ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ فَاَیَّتَهُمَا اَجْعَلُ صَلٰوتِی فَقَالَ وَذٰلِكَ اِلَیْكَ اِنَّمَا ذٰلِكَ اِلَی اللّٰهِ یَجْعَلُ اَیَّتَهُمَا شَاءَ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ کسی شخص نے ان سے یہ دریافت کیا کہ مین اپنے گھر مین نماز پڑھ لیتا ہون پھر امام کے ساتھ مجھے وہی نماز ملتی ہے تو کیا مین امام کے ساتھ وہی نماز پھر پڑھ لون انہون نے کہا کہ ہان پڑھ لو اس شخص نے کہا کہ پھر ان دونون مین سے کس کو اپنی فرض نماز قرار دون اور کس کو نفل، تو ابن عمر نے فرمایا کہ کیا یہ قرار دینا تمہاری طرف ہے یہ تو خدا کی طرف ہے ان دونون مین سے جسکو چاہے فرض قرار دے اور جسکو چاہے نفل، مالک اسکے راوی ہین

(۳۱) وَعَنْ سُلَیْمَانَ مَوْلٰی مَیْمُوْنَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ لَا تُصَلُّوْا صَلٰوةً فِی یَوْمٍ مَرَّتَیْنِ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک نماز کو دن مین دو دفعہ مت پڑھا کرو۔ ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہین۔

(۳۲) وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ یَقُوْلُ مَنْ صَلَّی الْمَغْرِبَ وَالصُّبْحَ ثُمَّ اَدْرَكَهُمَا مَعَ الْاِمَامِ فَلَا یُعِدْ لَهُمَا اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر فرماتے تھے کہ جو شخص مغرب اور صبح کی نماز پڑھ چکے پھر دونون نمازین امام کے ساتھ اسکو ملین تو مکرر یہ دونون نمازین نہ پڑھے۔ مالک اسکے راوی ہین

(۳۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز کی تکبیر ہوجاے تو بجز فرض نماز کے اور کوئی نماز نہین ہے بجز بخاری کے پانچون اسکے راوی ہین

(۳۴) وَعَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا جَاءَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّی النَّاسُ بَدَءَ بِالْمَكْتُوْبَةِ وَلَمْ یُصَلِّ قَبْلَهَا شَیْئًا اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ ترجمہ ربیعہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ابن عمر جب مسجد مین آتے تھے تو لوگ نماز پڑھ چکتے تو فرض نماز پڑھنی شروع کرتے تھے اور اسکے قبل کچھ نہین پڑھتے تھے۔ مالک اسکے راوی ہین

(۳۵) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ اِذَا قَضَی الْاِمَامُ الصَّلٰوةَ وَتَشَهَّدَ فَاَحْدَثَ قَبْلَ اَنْ یَتَكَلَّمَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُهٗ وَصَلٰوةُ مَنْ خَلْفَهٗ مِمَّنْ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤدَ ترجمہ ابن عمر ابن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام نماز پوری کرچکے اور (اخیر) التحیات کے لیے بیٹھے پھر وہ بات کرنے سے قبل بے وضو ہوجاے تو اسکی نماز پوری ہوگئی اور مقتدیون کی نماز بھی پوری ہوچکی جو اپنی نماز کو پوری کرچکے ہین۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

[۱] یعنی جب ایک دفعہ ایک نماز جماعت کے ساتھ پڑھ چکو تو پھر اسی نماز کو مکرر جماعت سے پڑھو [۲] فرض نماز پڑھنی چاہیے سنت وغیرہ نہین پڑھنا چاہیے [۳] جو ابھی نہین مین شروع سے شریک ہین

(۳۶) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ یُصَلُّوْنَ لَکُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَکُمْ وَاِنْ اَخْطَؤُا فَلَکُمْ وَعَلَیْہِمْ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (امام) تم کو نماز پڑھاتے ہیں تو اگر انہوں نے پورے طور پر نماز پڑھی تو تمہارے اور انکے لیے مفید ہے اور اگر انہوں نے خطا اور غلطی کی تو تمہارے لیے مفید ہے اور انکے لیے مضر ہے ۔ بخاری اس کے راوی ہیں ۔

اَلْبَابُ السَّابِعُ فِیْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ وَفِیْہِ خَمْسَةُ فُصُوْلٍ

ساتواں باب

نماز جمعہ کے بیان میں جس میں پانچ فصلیں ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ فَضْلِہَا وَوُجُوْبِہَا وَاَحْکَامِہَا

پہلی فصل

جمعہ کی فضیلت اور اسکے واجب ہونے اور اسکے احکام کے بیان میں

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ اِلَی الْجُمُعَةِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الثَّانِیَةِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ کَبْشًا وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ بَیْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلٰٓئِکَةُ یَسْتَمِعُوْنَ الذِّکْرَ اَخْرَجَہُ السِّتَّةُ وَفِیْ رِوَایَةٍ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْجُمُعَةِ کَانَ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلٰٓئِکَةٌ یَکْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ فَاِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَجَآؤُا یَسْتَمِعُوْنَ الذِّکْرَ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن جنابت کا غسل[1] کرے پھر اول وقت نماز جمعہ کے لیے مسجد میں چلا جائے تو گویا اُس نے ایک اونٹ کی قربانی[2] کی اور جو شخص دوسری ساعت میں جائے تو گویا اُس نے ایک گائے کی قربانی کی اور جو شخص تیسری گھڑی میں جائے تو گویا اُس نے ایک دنبہ کی قربانی کی اور جو شخص چوتھی ساعت میں جائے تو گویا اُس نے ایک مرغی کی قربانی کی اور جو شخص پانچویں ساعت میں جائے تو گویا اُس نے ایک انڈے کی قربانی کی پھر جب امام نکل آیا اور خطبہ پڑھنے لگا تو فرشتے مسجد میں آکر خطبہ سننے لگتے ہیں ۔ چھوں اسکے راوی ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ جب جمعہ کا دن آتا ہے تو مسجد کے ہر ایک دروازہ پر فرشتے[3] متعین رہتے ہیں جو پہلے آنے والے کو پہلے لکھتے ہیں پھر اسکے بعد کے آنیوالے اسکے بعد لکھتے ہیں پھر جب امام خطبہ پڑھنے کے لیے بیٹھ گیا تو فرشتے اپنی کتابیں (رجسٹر) لپیٹ دیتے ہیں اور خطبہ سننے چلے جاتے ہیں ۔

---

[1] یعنے اپنی بی بی سے جماع کر کے غسل کرے [2] یہ سب قربانیوں سے بمقدار ثواب مراد ہے [3] یعنے وہ فرشتے جو مسجد کے دروازہ پر حاضری لکھتے تھے اب مسجد میں آگئے اسوقت جو شخص آئیگا اسکی حاضری اول میں لکھی جائیگی صرف نماز کا ثواب ملیگا ۔ [4] کہ بعد جو شخص آیا اسکی حاضری نہیں لکھی جاتی ۔

(٢) **وعن** اوس بن اوس الثقفي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من غسل واغتسل وبكر وابتكر ومشى ولم يركب ودنى من الامام ولم يلغ واستمع كان له بكل خطوة اجر عمل سنة صيامها وقيامها اخرجه اصحاب السنن وقال ابو داود سئل مكحول عن غسل واغتسل فقال غسل راسه وجسده وكذلك قال سعيد بن عبد العزيز قوله غسل اى جامع امرأته فاحوجها الى الغسل وذلك يكون اغض لطرفه اذا خرج الى الجمعة واغتسل هو بعد الجماع وقيل غسل اسبغ الوضوء واكمله ثم اغتسل بعده للجمعة وبكر اى اتى الصلوة في اول وقتها وابتكر ادرك اول الخطبة **ترجمہ** اوس بن اوس ثقفی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن خود نہاؤ اور اپنی بی بی کو نہلائے اور سویرے نماز کے لیے چلا جاے اور خطبہ کا اول وقت پائے اور پیدل چلے سوار نہ ہو اور امام کے قریب ہو جاؤ اور چپ رہے کوئی لغویت نہ کرے اور خطبہ سنتا رہے تو اسکو ہر ایک قدم پر[1] سال بھر کی ایسی عبادت کا ثواب ملیگا کہ اس نے سال بھر دن بھر روزہ رکھے ہوں اور رات بھر نماز پڑھی ہو۔ اصحاب سنن اس کے راوی ہیں۔ ابو داؤد کہتے ہیں کہ مکحول سے غسل و اغتسل (نہلائی اور نہائی) سے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ اپنا سر اور جسم دھوئی اور ایسا ہی سعید بن عبد العزیز نے بھی بیان کیا ہے غسل (نہلائے) یعنے اپنی بی بی سے جماع کرے تاکہ اسکو غسل کی ضرورت ہو جائے اور یہ اسکی آنکھ کی حفاظت[2] کے لیے بہت مناسب ہوگا جب وہ جمعہ کی نماز کے لیے جائیگا اور اغتسل یعنے جماع کے بعد وہ خود نہائے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ غسل سے یہ مراد ہے کہ پوری طور پر کامل وضو کرے پھر اسکے بعد نماز جمعہ کے لیے غسل کرے اور بکر یعنے اول وقت نماز کے لیے چلا جائے اور ابتکر یعنے خطبہ کا اول وقت پائے۔

(٣) **وعن** ابن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يحضر الجمعة ثلثة نفر فرجل حضرها يلغو فذلك حظه منها ورجل حضرها يدعو فهو رجل دعا الله ان شاء اعطاه وان شاء منعه ورجل حضرها بانصات وسكوت ولم يتخط رقبة مسلم ولم يؤذ احدا فهي كفارة له الى الجمعة التي تليها وزيادة ثلثة ايام وذلك ان الله تعالى يقول من جاء بالحسنة فله عشر امثالها **ترجمہ** ابن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ میں تین قسم کے لوگ آتے ہیں ایک تو وہ شخص جو وہاں آکر بیہودہ بک بک کرتا ہے ایسے شخص کا تو جمعہ میں یہی حصہ ہے[3] (دوسرا) وہ شخص جو محض دعا کے لیے آتا ہے تو یہ ایسا شخص ہے جس نے خدا سے دعا کی[4] اب خدا چاہے اسکی دعا قبول کرے چاہے قبول نہ کری (خدا کو اختیار ہے) تیسرا وہ شخص جو جمعہ میں آکر نہایت خاموش اور چپ رہتا ہے اور کسی مسلمان کی گردن نہیں پھاندتا اور کسیکو ایذا اور تکلیف نہیں دیتا پس ایسا جمعہ ایسے شخص کے آیندہ جمعہ بلکہ تین[5] روز اور زیادہ تک کے گناہوں[6] کے لیے کفارہ ہے اور یہ اس وجہ سے کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ من جاء بالحسنة فله عشر امثالها (یعنے جو شخص ایک نیکی کرے اسکو دس گونہ ثواب ملتا ہے)

---

[1] پس اگر گھر سے مسجد تک مثلا سو قدم ہوں تو سو برس کی ایسی عبادت کا اسکو ثواب ملیگا کہ اس نے سو برس تک دن بھر روزہ رکھا اور رات بھر نماز پڑھی ہو ۱۲
[2] کسی عورت پر نظر بد نہ پڑیگی [3] کہ بک بک کیا کرے اسکو کچھ ثواب نہیں [4] اسلیے کہ جمعہ کی ایک ساعت میں دعا مقبول ہوتی ہے اس شخص کا اصل مقصود دعا ہوتا ہے ضمنا نماز میں بھی شریک رہتا ہے [5] یعنے دس روز آیندہ کے اسکے گناہ معاف ہو جائیں گے [6] پس اس شخص نے ایک روز نیکی کی لہذا اسکے دس روز کے گناہ معاف ہو گئے

(۴) وَعَنْ عَلِيٍّ رض اَنَّهُ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي الْكُوفَةِ يَخْطُبُ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ غَدَتِ الشَّيَاطِيْنُ بِرَايَاتِهَا اِلَى الْاَسْوَاقِ فَيَرْمُوْنَ النَّاسَ بِالتَّرَابِيْثِ اَوْ قَالَ بِالرَّبَائِثِ وَيُثَبِّطُوْنَهُمْ عَنِ الْجُمُعَةِ وَتَغْدُوْ الْمَلَائِكَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَيَجْلِسُوْنَ عَلَى اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُوْنَ الرَّجُلَ مِنْ سَاعَةٍ وَالرَّجُلَ مِنْ سَاعَتَيْنِ حَتّٰى يَخْرُجَ الْاِمَامُ فَاِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ مَجْلِسًا يَسْتَمْكِنُ فِيْهِ مِنَ الْاِسْتِمَاعِ وَالنَّظَرِ فَاَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهٗ كِفْلَانِ مِنَ الْاَجْرِ فَاِنْ نَأٰى حَيْثُ لَا يَسْمَعُ فَاَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهٗ كِفْلٌ مِنَ الْاَجْرِ فَاِنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَسْتَمْكِنُ فِيْهِ مِنَ الْاِسْتِمَاعِ وَالنَّظَرِ فَلَغَا وَلَمْ يُنْصِتْ كَانَ عَلَيْهِ كِفْلَانِ مِنْ وِزْرٍ فَاِنْ جَلَسَ مَجْلِسًا لَا يَسْتَمْكِنُ فِيْهِ مِنَ الْاِسْتِمَاعِ وَالنَّظَرِ يُنْصِتُ كَانَ عَلَيْهِ كِفْلٌ مِنْ وِزْرٍ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا وَمَنْ لَغَا فَلَا جُمُعَةَ لَهٗ ثُمَّ قَالَ فِيْ اٰخِرِهٖ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ اَخْرَجَهُمَا اَبُوْدَاوُدَ اَلتَّرَابِيْثُ اَوِ الرَّبَائِثُ جَمْعُ رَبِيْثَةٍ وَهِيَ مَا يَحْبِسُ الْاِنْسَانَ عَنْ مُهَامِّهٖ وَيَشْغَلُهٗ عَنْهَا وَيُثَبِّطُهٗ قَالَ الْخَطَّابِيُّ وَالتَّرَابِيْثُ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَقَوْلُهٗ يَرْمُوْنَ اِنَّمَا هُوَ فَيُرَبِّثُوْنَ النَّاسَ كَذَا رُوِيَ لَنَا فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَالْكِفْلُ النَّصِيْبُ وَقِيْلَ الضِّعْفُ وَالْوِزْرُ الْاِثْمُ الْمُثْقِلُ لِلظَّهْرِ **ترجمہ** علیؓ سے روایت ہے اور وہ کوفہ مین منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے انہوں نے فرمایا کہ جب جمعہ کا دن آتا ہے تو صبح ہی شیطان اپنے جھنڈے لیکر بازارون مین چلے جاتے ہین اور لوگون کو کامون مین پھنسا دیتے ہین اور انکو جمعہ مین آنے سے روکتے ہین اور فرشتے صبح ہی سے مسجد کے دروازون پر بیٹھ جاتے ہین اور آنیوالے کو لکھنا شروع کر دیتے ہین کہ فلان شخص پہلی ساعت مین آیا اور فلان شخص دوسری ساعت مین آیا یہانتک کہ امام خطبہ پڑھنے کے لیے برآمد ہوا پہر جو شخص ایسی جگہہ بیٹھا جہان سے خطبہ اچھی طرح سن سکتا ہے اور امام کو دیکھہ سکتا ہی پہر وہ چپکا بیٹھا رہا اور کوئی لغویت نہین کی تو ایسی شخص کو ثواب کے دو حصہ ملین گے اور جو شخص دور بیٹھا جہان سے خطبہ نہین سن سکتا پہر وہ چپکے بیٹھا رہا اور کوئی لغویت نہین کی تو ایسے شخص کو ثواب کا ایک حصہ ملیگا اور جو شخص ایسی جگہہ بیٹھا جہان سے خطبہ اچھی طرح سن سکتا ہے اور امام کو دیکھہ سکتا ہی پہر اس نے لغویت کی اور چپکے نہ بیٹھا تو ایسے شخص پر گناہ کے دو حصہ لادی جاوینگے اور جو شخص ایسی جگہہ بیٹھا جہان سے خطبہ نہین سن سکتا اور نہ امام کو دیکھہ سکتا ہے اور چپکے نہ بیٹھا تو ایسے شخص پر گناہ کا ایک حصہ لادا جائیگا اور جو شخص اپنے پاس والے سے یہ کہے کہ چپ ہو تو اس نے لغویت کی اور جس نے لغویت کی اسکو جمعہ کا کچھ بھی ثواب نہین ملتا پہر اخیر مین حضرت علیؓ نے فرمایا کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی فرماتے ہوے سنا ہے ان دونون حدیث کے ابوداؤد راوی ہین اَلتَّرَابِيْث یا رَبَائِث - رَبِيْثَة کی جمع ہے اور ربیثہ کے یہ معنی ہین جو انسان کو اسکے کامون سے روک دے اور دوسرے کامون مین مشغول کر دے - خطابی کا قول ہے کہ ترابیث کچھ نہین ہے یرمون دراصل فَيُرَبِّثُوْنَ ہے جیسا کہ اس حدیث کے سوا ہمکو روایت پہونچی ہے - اَلْكِفْل کے معنے حصے کے ہین اور بعض کہتے ہین دو چند اَلْوِزْر بھاری گناہ پیٹھہ پر

(۵) وَعَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِيْ جَمَاعَةٍ اِلَّا عَلٰى اَرْبَعَةٍ عَبْدٍ مَمْلُوْكٍ اَوِ امْرَاَةٍ اَوْ صَبِيٍّ اَوْ مَرِيْضٍ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ طَارِقٌ قَدْ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُعَدُّ مِنَ الصَّحَابَةِ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ شَيْئًا **ترجمہ** طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز جمعہ حق ہے ہر مسلمان پر جماعت سے

ہے بجز چار اشخاص کے کہ اُن پر فرض نہین ایک تو غلام پر جو کسیکا مملوک ہو اور دوسرے عورت پر تیسرے بچے پر چوتھے بیمار پر۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین اور کہتے ہین کہ طارق نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور وہ آپکے اصحاب مین شمار کیے جاتے ہین لیکن انہون نے آپ سے کچھ نہین سُنا[لہ]

(٦) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ أَخْرَجَهُ أَبُودَاوُدَ ترجمہ ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ اس شخص پر واجب ہے جو اذان سُنے[ته]۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(٧) وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ رَوَاحُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَعَلَى مَنْ رَاحَ إِلَى الْجُمُعَةِ الْغُسْلُ أَخْرَجَهُ أَبُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ حفصہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بالغ مرد پر نماز جمعہ واجب ہے اور جو شخص نماز جمعہ کے لیے جائے اس پر غسل واجب ہے۔ ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہین

(٨) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ عَلَى كُلِّ مَنْ آوَاهُ اللَّيْلُ إِلَى أَهْلِهِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ ہر ایسے شخص پر واجب ہے جو رات کو اپنے گھر پہونچ جائے[سه]۔ ترمذی اسکے راوی ہین اور اسکو ضعیف[عه] قرار دیا ہے

(٩) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْجُمُعَةِ أَوْ غَيْرِهَا فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُهُ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو نماز جمعہ یا کسی اور نماز کی ایک رکعت ملجائے تو اُسکی نماز پوری ہوگئی۔

(١٠) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ أَخْرَجَهُمَا النَّسَائِيُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو نماز جمعہ کی ایک رکعت ملجائے تو اسکو پوری نماز ملگئی ان دونون حدیث کے نسائی راوی ہین۔

(١١) وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ قُبَاءَ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ أَنْ نَشْهَدَ الْجُمُعَةَ مِنْ قُبَاءَ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ قبا کے رہنے والے ایک شخص اپنے والد سے روایت کرتے ہین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم دیا کہ ہم قبا سے جمعہ کی نماز کے لیے آیا کرین۔ ترمذی اسکے راوی ہین

(١٢) وَعَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مَنْ تَرَكَ ثَلٰثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى قَلْبِهِ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ ابوالجعد ضمری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تین جمعہ سستی سے

لہ بلاد ابط ۱۲ ته شہر سے اتنی دور رہتا ہو کہ اسکو اذان کی آواز نا سکے سه یعنے شہر سے اسکا مکان اتنا دور ہو کہ شہر مین نماز جمعہ پڑھکر رات کو اپنے گھر پہونچ جائے تو ایسے شخص پر جمعہ واجب ہے ۱۲ عه یعنے اس حدیث کے اسناد مین ضعف ہے صحیح نہین ۱۲

بغیر عذر کی ترک کردی تو خدا تعالی اسکے دل پر مہر کر دیتا ہے اصحاب سنن اسکے راوی ہین

(۱۳) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِيْنَارٍ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِنِصْفِ دِيْنَارٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کی نماز بغیر کسی عذر کے ترک کردی تو اسکو ایک دینار خیرات کرنی چاہیئے اگر ایک دینار نہ مل سکے تو نصف دینار خیرات کرنی چاہیے

(۱۴) وَعَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ وَاسْمُهُ عُمَيْرُ بْنُ عَامِرٍ الْهُذَلِيُّ اَنَّهُ شَهِدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَدْ اَصَابَهُمْ مَطَرٌ لَمْ يَبُلَّ اَسْفَلَ نِعَالِهِمْ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يُصَلُّوْا فِيْ رِحَالِهِمْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابو الملیح اپنے والد سے روایت کرتے ہین جنکا نام عمیر بن عامر ہذلی تھا کہ وہ (صلح) حدیبیہ مین جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اس دن اتنی بارش ہوئی کہ لوگون کے جوتے کے تلے بھی نہین بھیگے تو آپ نے (براہ شفقت و ترحم) سب لوگون کو یہ حکم دیا کہ سب لوگ اپنی اپنی فرودگاہ ہی مین نماز پڑہ لین ۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِي الْوَقْتِ وَالنِّدَآءِ

دوسری فصل

نماز جمعہ کے وقت اور اذان کے بیان مین

(۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَمِيْلُ الشَّمْسُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِيْ اُخْرٰى لِلْبُخَارِيِّ كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلٰوةِ وَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ يَعْنِي الْجُمُعَةَ ترجمہ انس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز اُس وقت پڑہتے تھے جب آفتاب[۱] ڈہل جاتا تھا بخاری۔ ابوداؤد ترمذی اس کے راوی ہین اور بخاری کی ایک روایت مین ہی کہ سخت سردی کے زمانہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سویرے نماز پڑہ لیتے تھے اور سخت گرمی کے زمانہ مین تاخیر فرماتے تھے یعنے نماز جمعہ مین

(۲) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ تَكُوْنُ الْقَائِلَةُ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ وَفِيْ اُخْرٰى مَا كُنَّا نَقِيْلُ وَلَا نَتَغَدّٰى اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَفِيْ اُخْرٰى لِلْخَمْسَةِ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ ثُمَّ نَنْصَرِفُ مِنَ الْجُمُعَةِ وَلَيْسَ لِلْحِيْطَانِ ظِلٌّ نَسْتَظِلُّ بِهٖ ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہی وہ کہتے ہین کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی .. نماز پڑہتے تھے پھر اسکے بعد قیلولہ[۲] ہوتا تھا بجز نسائی کے پانچون اسکے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین ہی کہ ہم لوگ جمعہ کی نماز کے بعد ہی قیلولہ کرتے تھے اور صبح کا کھانا بھی کھاتے تھے اور بجز ترمذی کے پانچون کی ایک روایت مین جو سلمہ بن اکوع سے مروی ہو مذکور ہے کہ پھر ہم لوگ نماز جمعہ پڑہ کر واپس ہوتے تھے کہ دیواروں کا سایہ نہ ہوتا تھا جس کے سایہ مین[۳] ہم چلتے

[۱] یعنے آفتاب ڈہلتے ہی پڑہ لیتے تھے [۲] قیلولہ دوپہر کیوقت تہوڑی دیر سونیکو کہتے ہین [۳] یعنے دیوار پر سے نیچے سایہ نہ اترتا تھا غرضکہ آفتاب ڈہلتے ہی نماز پڑہ لیتے تھے

(٣) وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ النِّدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوَّلُهٗ اِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ فَثَبَتَ الْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا مُسْلِمًا ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہے کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رض اور عمر رض کے زمانہ مین جمعہ کے دن پہلی اذان اسوقت ہوتی تھی جب امام خطبہ پڑھنے کے لیے منبر پر بیٹھتا تھا اور دوسری اذان تکبیر) پھر جب حضرت عثمان (کی خلافت) کا زمانہ آیا اور لوگون کی کثرت ہوئی تو انہون نے تیسری اذان بڑھا دی اور یہ (تیسری اذان پہلے پہل بمقام) زوراء کہی گئی پھر یہی حکم جاری اور قائم رہا[1] بجز مسلم کے پانچون اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِي الْخُطْبَةِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا

تیسری فصل

خطبہ اور اسکے متعلق امور کے بیان مین

(١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ كَانَ يَجْلِسُ اِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰى يَفْرُغَ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ ثُمَّ يَجْلِسُ فَلَا يَتَكَلَّمُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَهٰذَا لَفْظُ اَبِيْ دَاوٗدَ وَلِلنَّسَائِيِّ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ الْخُطْبَتَيْنِ قَائِمًا وَكَانَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِجُلُوْسٍ وَلِمُسْلِمٍ وَالنَّسَائِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ اُنْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الْخَبِيْثِ يَخْطُبُ قَاعِدًا وَاللّٰهُ تَعَالٰى يَقُوْلُ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبہ پڑھتے تھے جب آپ منبر پر چڑھتے تھے تو اسوقت تک بیٹھے رہتے تھے جبتک کہ موذن اذان سے فارغ ہو اسکے بعد آپ کھڑے ہو جاتے تھے پھر خطبہ پڑھتے تھے پھر بیٹھتے تھے اور کچھ بات چیت نہین کرتے تھے پھر کھڑے ہوکر خطبہ پڑھتے تھے پانچون اسکے راوی ہین اور یہ ابوداود کے الفاظ ہین اور نسائی کی روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوکر دو خطبہ پڑھتے تھے اور دونون خطبون کے بیچ مین بیٹھکر دونون کو علیحدہ کر دیتے تھے ۔۔۔ مسلم اور نسائی کی ایک روایت مین جو کعب بن عجرہ سے مروی ہے مذکور ہے کہ کعب بن عجرہ مسجد مین آئے اور عبدالرحمن بن ام الحکم بیٹھے بیٹھے خطبہ پڑھ رہا تھا تو اونہون نے کہا کہ اس خبیث کو دیکھو کہ بیٹھے بیٹھے خطبہ پڑھ رہا ہے حالانکہ خدا تعالی فرماتا ہے وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا (جب لوگ کوئی تجارت یا کھیل دیکھتے ہین تو ہمین ڈور کر چلے جاتے ہین اور تمکو کھڑا[2] چھوڑ جاتے ہین)

(٢) وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُؤَيْبَةَ اَنَّهٗ رَاٰى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعًا يَدَيْهِ فَقَالَ قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ الْقَصِيْرَتَيْنِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ يَزِيْدُ عَلٰى اَنْ يَقُوْلَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ

[1] جو اب سب سے پہلے کہی جاتی ہے[1] اور اب تک قائم ہے اور انشاء اللہ قیامت تک قائم رہیگا ۱۲ [2] اس سے صاف طور پر ظاہر ہے کہ خطبہ کھڑے ہوکر پڑھنا چاہیے ۱۲

اخرجہ الخمسۃ الا البخاری ترجمہ عمارہ بن رویبہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بشر بن مروان کو دیکھا کہ دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے منبر پر خطبہ پڑھ رہا ہے تو انہوں نے کہا کہ خدا تیرے ان دونوں کوتاہ ہاتھوں کو خراب و بدنما کردے میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ اپنے ہاتھ سے اس سے زیادہ اشارہ نہیں فرماتے تھے اور عمارہ نے اپنے کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرکے بتلایا بجز بخاری کے پانچوں اسکے راوی ہیں

(۳) وعن جابر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ اذا خطب احمرت عیناہ وعلا صوتہ واشتد غضبہ حتی کانہ منذر جیش یقول صبحکم ومساکم ویقول بعثت انا والساعۃ کھاتین ویقرن بین اصبعیہ السبابۃ والوسطی ویقول اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ وشر الامور محدثاتھا وکل بدعۃ ضلالۃ ثم یقول انا اولی بکل مومن من نفسہ فمن ترک مالا فلاھلہ ومن ترک دینا او ضیاعا فالی وعلی اخرجہ مسلم والنسائی ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑھتے تھے تو آپ کی دونوں آنکھیں سرخ ہوجاتی تھیں اور آپ کی آواز بلند ہوجاتی تھی اور آپ کا غصہ بڑھ جاتا تھا گویا کہ آپ لشکر سے ڈرانیوالے تھے جو صبح و شام کو آیا ہوا اور فرماتے تھے کہ میں اور قیامت اس طرح بھیجا گیا ہوں اور آپ کلمہ کی اور بیچ کی انگلیوں کو ملا دیتے تھے اور آپ فرماتے تھے اما بعد سب سے اچھی بات خدا کی کتاب ہے اور سب سے اچھا طریق محمد کا طریق ہے اور سب سے بری بات وہ نئی بات ہے جو دین میں نکالی جاوے اور ہر ایک بدعت گمراہی ہے پھر آپ نے فرمایا کہ میں ہر ایک مسلمان کا اسکی جان سے بڑھ کر دوست ہوں پس جو شخص مال چھوڑ کر مر جاوے وہ اسکے وارثوں کا ہے اور جو شخص قرضہ یا بال بچے چھوڑ کر مر جاوے تو اسکی ادائی اور پرورش میرے ذمہ ہے مسلم نسائی اس کے راوی ہیں۔

(۳) وعن ابن مسعود قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ اذا تشھد قال الحمد للہ نستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ واشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ ارسلہ بالحق بشیرا ونذیرا بین یدی الساعۃ من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصھما فانہ لا یضر الا نفسہ ولا یضر اللہ شیئا اخرجہ ابو داود وزاد فی روایۃ اذا تشھد یوم الجمعۃ وساق الحدیث ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑھتے تھے تو یہ کہتے تھے الحمد للہ نستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ واشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ ارسلہ بالحق بشیرا ونذیرا بین یدی الساعۃ من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصھما فانہ لا یضر الا نفسہ ولا یضر اللہ شیئا سب تعریف خدا ہی کے لیے ہے ہم اسی سے مدد مانگتے ہیں اسی سے مغفرت چاہتے ہیں ہم اپنے نفس کی برائیوں سے پناہ مانگتے ہیں جسکو خدا ہدایت کرے اسکو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جس کو خدا گمراہ کرے اسکی کوئی ہدایت نہیں کرسکتا میں گواہی دیتا ہوں کہ بجز خدا کے کوئی برحق معبود نہیں ہے اور محمد اس کے بندہ اور رسول ہیں

لے یعنے آپ صرف کلمہ کی انگلی سے بوقت تشہد یا مخاطبت اشارہ فرماتے تھے اس طرح دونوں ہاتھوں سے اشارہ نہیں کرتے تھے ۱۲

جنکو خدا نے سچا پیغمبر بنا کر قیامت سے پہلے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بھیجا ہے جس شخص نے اللہ اور رسول کی اطاعت کی اُس نے سیدہی راہ پائی اور جسنے ان دونون کی نافرمانی کی تو وہ اپنا ہی نقصان کریگا خدا کو کچھ نقصان نہین پہنچا سکیگا، ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ جب آپ جمعہ کے دن خطبہ پڑہتے تھے اور وہی حدیث بیان کی جو ابھی گزری۔

(۴) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَصْدًا وَّخُطْبَتُهٗ قَصْدًا اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ اَلْقَصْدُ اَلْعَدْلُ وَالسَّوَاءُ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز اوسط[1] درجہ کی تھی اور آپکا خطبہ بھی اوسط[2] درجہ کا تھا۔ بجز بخاری کے پانچوں اسکے راوی ہین

(۵) وَعَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ خَطَبَنَا عَمَّارٌ فَاَوْجَزَ وَاَبْلَغَ فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا يَا اَبَا الْيَقْظَانِ لَقَدْ اَبْلَغْتَ وَاَوْجَزْتَ فَلَوْ كُنْتَ تَنَفَّسْتَ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يَقُوْلُ اِنَّ طُوْلَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهٖ مَئِنَّةٌ مِّنْ فِقْهِهٖ فَاَقْصِرُوا الْخُطْبَةَ وَاَطِيْلُوا الصَّلٰوةَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَّاَبُوْدَاوٗدَ تَنَفَّسَ الرَّجُلُ فِيْ قَوْلِهٖ اَيْ اَطَالَ مَئِنَّةً بِفَتْحِ الْمِيْمِ وَكَسْرِ الْيَاءِ مَهْمُوْزَةً وَّنُوْنٍ مُّشَدَّدَةٍ اَيْ عَلَامَةٌ مِّنْ فِقْهِ الرَّجُلِ ترجمہ ابو وائل سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ عمار نے خطبہ پڑہا تو اونہون نے بہت ہی مختصر اور بلیغ خطبہ پڑہا جب وہ منبر سے اترے تو ہم نے ان سے کہا کہ ای ابو الیقظان آپنے بہت ہی بلیغ اور مختصر خطبہ پڑہا کاش کہ آپ خطبہ لمبا کرتے تو عمار نے کہا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ آپ فرماتے تھے کہ کسی شخص کا طویل نماز پڑہنا اور مختصر خطبہ پڑہنا اسکے دین مین سمجھدار ہونے کی علامت ہی پس تم لوگ خطبہ مختصر پڑہا کرو اور نماز طویل پڑہا کرو مسلم۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيْهَا تَشَهُّدٌ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِي اُخْرٰى لِاَبِيْ دَاوٗدَ كُلُّ كَلَامٍ لَا يُبْدَاُ فِيْهِ بِحَمْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَهُوَ اَجْذَمُ وَمَعْنَى اَجْذَمُ اَيْ مَقْطُوْعٌ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس خطبہ مین تشہد[3] نہ ہو وہ کٹے ہوئے ہاتھ کیطرح ہے۔ ابوداؤد۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور ابوداؤد کی ایک روایت مین ہے کہ جو کلام الحمد للہ سے نہ شروع کیا جائے تو کٹے ہوئے (ہاتھ کی طرح) ہے۔

(۷) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اُحْضُرُوا الذِّكْرَ وَادْنُوْا مِنَ الْاِمَامِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ يَتَبَاعَدُ حَتّٰى يُؤَخَّرَ فِي الْجَنَّةِ وَاِنْ دَخَلَهَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خطبہ مین حاضر ہو اور امام سے قریب ہو اسلیے کہ انسان ہمیشہ دور رہتے رہتے جنت مین داخل ہونے مین بھی تاخیر کریگا اگرچہ جنت مین داخل تو ہو جائیگا ابوداؤد اسکے راوی ہین

[1] نہ بہت طویل نہ بہت مختصر [2] نہ بہت طویل نہ بہت مختصر ۱۲ [3] اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ ۷

(۸) وَعَنْ اَبِیْ رِفَاعَةَ الْعَدَوِیِّ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَھُوَ یَخْطُبُ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ رَجُلٌ غَرِیْبٌ یَسْاَلُ عَنْ دِیْنِہٖ لَایَدْرِیْ مَادِیْنُہٗ فَاَقْبَلَ عَلَیَّ وَتَرَکَ خُطْبَتَہٗ حَتّٰی انْتَھٰی اِلَیَّ فَاُتِیَ بِکُرْسِیٍّ مِنْ خَشَبٍ قَوَائِمُہٗ حَدِیْدٌ فَقَعَدَ عَلَیْہِ وَجَعَلَ یُعَلِّمُنِیْ مِمَّا عَلَّمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ اَتٰی لِخُطْبَتِہٖ فَاَتَمَّ اٰخِرَھَا اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ

ترجمہ ابورفاعہ عدوی سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور آپ خطبہ پڑہ رہے تہے تومین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مسافر شخص ہے اپنے دین کے متعلق دریافت کرنے کی غرض سے آیا ہے وہ نہین جانتا کہ اسکا کیا دین ہے توآپ میری جانب متوجہ ہوگئے اور آپنے خطبہ چہوڑدیا یہانتک کہ آپ میرے پاس پہونچ گئے تو ایک لکڑی کی کرسی لائی گئی جسکے پایہ لوہے کے تہے آپ اسپر بیٹہہ گئے اور مجہ سے بات چیت کرنے لگے جو خدا نے آپکو تعلیم دی تہی پہر آپ خطبہ پڑہنے واپس آئے اور باقی خطبہ کو پورا کیا۔ مسلم۔ نسائی۔ اسکے راوی ہین

(۹) وَعَنْ عُثْمَانَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِہٖ اِسْمَعُوْا وَانْصِتُوْا فَاِنَّ لِلْمُنْصِتِ الَّذِیْ لَایَسْمَعُ مِنَ الْحَظِّ مِثْلَ مَالِلْمُنْصِتِ السَّامِعِ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ ترجمہ عثمان سے روایت ہے کہ وہ اپنے خطبہ مین یہ کہا کرتے تہے کہ سنو اور چپ چاپ رہو اسلیے کہ ایسے چپ چاپ بیٹہے رہنے والے کو جو خطبہ نہین سن سکتا اوتنا ہی ثواب کا حصہ ہے جتنا ایسے چپ چاپ بیٹہے رہنے والے کے لیے ہے جو خطبہ سنتا ہے۔ مالک اسکے راوی ہین۔

(۱۰) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِکَ .. یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ اَنْصِتْ فَقَدْ لَغَوْتَ اَخْرَجَہُ السِّتَّةُ ترجمہ ابوداؤد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم جمعہ کے دن ایسے موقعہ پر کہ امام خطبہ پڑہ رہا ہو اپنے کسی ہمراہی سے یہ کہو کہ چپ ہو تو تمنے لغویات[1] کی چہیون اسکے راوی ہین

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِی الْقِرَاءَةِ فِی الصَّلٰوةِ وَالْخُطْبَةِ

چوتہی فصل

نماز (جمعہ) اور خطبہ مین قرآن پڑہنے کے بیان مین

(۱) عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَا ھُرَیْرَةَ عَلَی الْمَدِیْنَةِ فَصَلّٰی اَبُوْھُرَیْرَةَ الْجُمُعَةَ وَقَرَأَ بَعْدَ الْحَمْدِ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ فِی الْاُوْلٰی وَاِذَا جَآءَکَ الْمُنٰفِقُوْنَ فِی الثَّانِیَةِ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ یَقْرَأُ بِھِمَا اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ عبید اللہ بن ابورافع سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مروان نے ابوہریرہ کو مدینہ پر خلیفہ مقرر کیا تو ابوہریرہؓ نے جمعہ کی نماز پڑہائی تو انہون نے الحمد کے بعد پہلی رکعت مین سورہ جمعہ پڑہی اور دوسری رکعت مین سورہ اِذَا جَآءَکَ الْمُنٰفِقُوْنَ پڑہی اور کہا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دونون سورتین پڑہتے ہوئے

[1] اور جس نے لغویت اور بیہودگی کی اسکو جمعہ کا ثواب کچہ بہی نہین ملیگا جیساکہ مذکور ہو چکا ہے ۱۲

سُنا ہے مسلم. ابوداؤد. ترمذی اسکے راوی ہین

(۲) **وَعَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز مین سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھا کرتے تھے ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین۔

(۳) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الٓمٓ تَنْزِيلُ فِي الْأُولَى وَفِي الثَّانِيَةِ هَلْ أَتَى وَفِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقُونَ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا الْبُخَارِيَّ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن صبح کی نماز مین پہلی رکعت مین سورہ الم تنزیل السجدہ اور دوسری رکعت مین سورہ ہل اتی علی الانسان پڑھا کرتے تھے اور جمعہ کی نماز مین سورہ جمعہ اور سورہ منافقون پڑھا کرتے تھے بجز بخاری کے پانچوں اسکے راوی ہین

(۴) **وَعَنْ** أُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ مَا أَخَذْتُ قٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ إِلَّا مِنْ لِسَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَقْرَأُ بِهَا عَلَى الْمِنْبَرِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان سے روایت ہے وہ فرماتی ہین کہ مینے سورہ ق والقرآن المجید کو صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے جمعہ کے دن سنکر یاد کیا ہے[۱] اسلیے کہ آپ ہر جمعہ کو منبر پر پڑھتے تھے مسلم. ابوداؤد. نسائی اسکے راوی ہین

(۵) **وَعَنْ** يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ **ترجمہ** یعلی بن امیہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ منبر پر ونادوا یا مالک[۲] پڑھ رہے تھے بجز نسائی کے پانچوں اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِي آدَابِ الدُّخُولِ فِي الْجَامِعِ وَالْجُلُوسِ فِيهِ

پانچوین فصل

جمعہ مسجد مین جانے اور اس مین بیٹھنے کے آداب کے بیان مین

(۱) **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يُصَلِّيَ أَحَدُكُمْ بِظَهْرِ الْحَرَّةِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَقْعُدَ حَتَّى إِذَا قَامَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَلِلتِّرْمِذِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ مَرْفُوعًا مَنْ تَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتُّخِذَ جِسْرًا إِلَى جَهَنَّمَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی شخص گرم پتھریلی زمین پر نماز پڑھے تو یہ اسکے لیے بہ نسبت اسکے بہتر ہے کہ وہ اپنے گھر مین بیٹھا رہے یہانتک کہ جب امام جمعہ کے دن خطبہ پڑھنے کے لیے کھڑا ہو اسوقت لوگون کے گردنین اپنے پاؤن سے پھاندتے تڑپتے ہوئے نماز کے لیے آئے۔ مالک اسکے راوی ہین اور ترمذی

---

[۱] یعنے آپ سے سنتے سنتے مجھے یہ سورہ یاد ہوگئی [۲] قرآن کی آیت ہے مطلب یہ ہے کہ آپ خطبہ مین کچھ قرآن ضرور پڑھتے تھے

کی روایت مین جو معاذ بن انس سے مرفوعاً مروی ہی مذکور ہے کہ آپنے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن لوگون کی گردنین پہاندیگا وہ دوزخ کا پل بنایا جائیگا لوگ اس پر سے دوزخ سے عبور کرینگے

(۲) **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ لَا یُقِیْمَنَّ اَحَدُکُمْ اَخَاهُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ یُخَالِفُ اِلٰی مَقْعَدِهٖ فَیَقْعُدَ فِیْهِ وَلٰکِنْ یَقُوْلُ اَفْسِحُوْا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنے بہائی مسلمان کو جمعہ کے دن (اسکی جگہہ سے) نہ اٹھاوے اس غرض سے کہ پہر یہ شخص اسکی نشستگاہ مین جاوے اور وہان بیٹہ جاوے لیکن جب جگہہ تنگ ہو تو یہ کہدے کہ جگہہ کشادہ کرو مسلم اسکے راوی ہین

(۳) **وَعَنْ** نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ اَنْ یُقِیْمَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهٖ وَیَجْلِسُ فِیْهِ قِیْلَ لِنَافِعٍ فِی الْجُمُعَةِ قَالَ فِی الْجُمُعَةِ وَغَیْرِهَا۔ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ ترجمہ نافع سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مینے ابن عمر سے سنا کہ وہ کہتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص کسی کو اسکی نشستگاہ سے اٹہا کر اسکی جگہہ خود بیٹہ جاوے نافع سے دریافت کیا گیا کہ یہ ممانعت خاص جمعہ مین ہے اونہون نے کہا کہ جمعہ اور غیر جمعہ (سب مجلس) مین ہے شیخان اسکے راوی ہین۔

(۴) **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَنِ الْحَبْوَةِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ معاذ بن انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن ایسے موقعہ پر کہ امام خطبہ پڑہ رہا ہو احتبا[1] سے منع فرمایا ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہین

(۵) **وَعَنْ** شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ مُعَاوِیَةَ بَیْتَ الْمُقَدَّسِ فَجَمَّعَ بِنَا فَنَظَرْتُ فَاِذَا جُلُّ مَنْ فِی الْمَسْجِدِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَهُمْ مُحْتَبُوْنَ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ شداد بن اوس سے روایت ہے کہتے ہین کہ مین معاویہ کے ساتہہ بیت المقدس گیا تو وہان انہون نے ہمکو جمعہ کی نماز پڑہائی تو مینے دیکہا کہ مسجد مین جتنے اشخاص ہین ان مین اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہین اور وہ بہیئت احتباء بیٹہے ہوی ہین اور امام خطبہ پڑہ رہا ہے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین

(۶) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَنِ التَّحَلُّقِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ اَخْرَجَهُ رَزِیْنٌ ترجمہ عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن نماز جمعہ سے قبل حلقہ باندہکر بیٹہنے سے منع فرمایا رزین اسکے راوی ہین[2]

---

[1] احتبا یہ ہے کہ اوکڑو بیٹہکر سرین کو زمین سے لگادے اور دونو زانو کہڑے کرکے ہاتہہ سے حلقہ کرکے بیٹہ جاوے یا کسی کپڑے سے پیٹہہ اور دونو زانو کو پیٹ کی طرف کرکے باندہ لے جیسا کہ اہل عرب کی اکثر نشست یہی ایسی نشست مین ایک قسم کا تکیہ ہوتا ہے جس سے انسان کو آرام ملتا ہے اور نیند آنے لگتی ہے اسوجہ سے خطبہ کے سننے کو تعبیر ایسی نشست سے آپنے منع فرمایا ورنہ اور حال اوقات مین جائز بلکہ سنت ہے [2] مترجم کہتا ہے کہ انہین الفاظ اور اسی روایت سے ابوداؤد نے بہی اس حدیث کو روایت کیا ہے ہان اتنا البتہ فرق ہے کہ انہون نے اور دو تین باتین اس سے زاید بیان کی ہین۔ کما لا یخفے علی ناظریہ

(۷) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا اسْتَوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ اجْلِسُوْا فَسَمِعَ ذٰلِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَهُوَ بِبَابِ الْمَسْجِدِ فَجَلَسَ فَرَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ تَعَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ جابر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز منبر پر اچھی طرح بیٹھ گئے اور آپ نے لوگوں سے ارشاد فرمایا کہ تم سب بیٹھ جاؤ تو ابن مسعود نے آپکا یہ ارشاد سن لیا اور وہ مسجد کے دروازہ میں تھے تو وہیں بیٹھ گئے تو آپ نے فرمایا کہ اے عبداللہ بن مسعود یہاں آؤ۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۸) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن (خطبہ کے وقت) اونگھنے لگے تو اسکو اپنی وہ نشستگاہ بدل دینی چاہیے اور دوسری جگہ جا کر بیٹھ جانا چاہیے۔ ترمذی اسکے راوی ہیں اور اسکو صحیح تسلیم کرتے ہیں۔

(۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِعَتْ بَعْدَ جُمُعَةٍ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فِيْ مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجُوَاثٰى مِنَ الْبَحْرَيْنِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بعد اس جمعہ کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں قائم کیا گیا پہلا جمعہ عبدالقیس کی مسجد میں قائم کیا گیا جو (مقام) جواثی میں واقع ہے جو بحرین کے علاقہ میں سے (ایک مقام) ہے۔ بخاری ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

اَلْبَابُ الثَّامِنُ فِيْ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ وَفِيْهِ ثَلٰثَةُ فُصُوْلٍ

آٹھواں باب

مسافر کی نماز کے بیان میں جسمیں تین فصلیں ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِي الْقَصْرِ

پہلی فصل

قصر کے بیان میں ہے

(۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّيْنَا الظُّهْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَخَرَجَ يُرِيْدُ مَكَّةَ فَصَلّٰى بِذِي الْحُلَيْفَةِ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ ترجمہ انس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی چار رکعت نماز پڑھی اور آپ مکہ جانے کا ارادہ سے نکلے تو آپنے ذی الحلیفہ میں عصر کی دو رکعت نماز پڑھی۔ پانچوں اسکے راوی ہیں

ملہ کیونکہ اس حرکت سے اسکی غنودگی دور ہو جاوے ۵ مترجم کہتا ہے کہ مولف نے صرف ترمذی کی روایت بیان کی ہے حالانکہ ابوداؤد بھی اسکے راوی ہیں

(۲) وَعَنْهُ وَقَدْ سُئِلَ عَنْ قَصْرِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذَا خَرَجَ مَسِيْرَةَ ثَلٰثَةِ اَمْيَالٍ اَوْ ثَلٰثَةِ فَرَاسِخَ شَكَّ شُعْبَةُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ انس سے روایت ہو کہ ان سے قصر سے متعلق دریافت کیا گیا تو انہون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تین میل یا تین فرسخ مسافت طے کرتے تھے تب دو رکعت پڑھتے تھے شعبہ (راوی) کو شک ہی مسلم ابوداؤد اسکے راوی ہین

(۳) وَعَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ فِيْ مِثْلِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالطَّائِفِ وَفِيْ مِثْلِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَعُسْفَانَ وَفِيْ مِثْلِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَجُدَّةَ قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ اَرْبَعَةُ بُرُدٍ اَلْبُرُدُ جَمْعُ بَرِيْدٍ وَالْبَرِيْدُ اِثْنَا عَشَرَ مِيْلًا وَقِيْلَ سِتَّةُ اَمْيَالٍ ترجمہ مالک سے روایت ہو کہ انکو یہ حدیث پہونچی کہ حضرت ابن عباس اتنی مسافت مین نماز مین قصر کرتے تھے جتنی مسافت کہ مکہ اور طائف کے مابین ہے اور اتنی مسافت مین جتنی مسافت مکہ اور عسفان کے درمیان ہے اور اتنی مسافت مین جتنی مسافت کہ مکہ اور جدہ کے مابین ہے۔ مالک کہتے ہین کہ انکے مابین چار برید کی مسافت ہو اور ایک برید (۱۲) میل کا ہوتا ہے اور بعض کہتے ہین کہ چھ میل کا ہوتا ہے

(۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ لَا يَخَافُ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہو وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے مکہ تشریف لیچلے اور آپ کو بجز پروردگار عالم کے اور کسی کا کچھ خوف نہ تہا تو آپ نے دو دو رکعت نماز پڑہی ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہین اور ترمذی نے اسکو صحیح تسلیم کیا ہے

(۵) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ قِيْلَ لَهُ اَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا قَالَ اَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا۔ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ ترجمہ انس سے روایت ہو وہ کہتے ہین کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے مکہ چلے تو آپ دو دو رکعت نماز پڑھتے تھے تا آنکہ ہم مدینہ واپس آئے انس سے دریافت کیا گیا کہ کچھ روز مکہ مین ٹھیرے تھے انہون نے کہا کہ ہم دس روز مکہ مین ٹھیرے تھے۔ پانچون اسکے راوی ہین

(۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ تِسْعَ عَشَرَةَ يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ وَكُنَّا اِذَا سَافَرْنَا فَاَقَمْنَا تِسْعَ عَشَرَةَ قَصَرْنَا وَاِنْ زِدْنَا اَتْمَمْنَا اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا مُسْلِمًا وَفِيْ اُخْرٰى لِاَبِيْ دَاوٗدَ سَبْعَ عَشَرَةَ وَفِي اُخْرٰى لِلنَّسَائِيِّ اَقَامَ بِمَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ خَمْسَ عَشَرَةَ يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہو وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ مین) انیس روز ٹھیرے آپ نماز مین قصر کرتے تھے اور ہم لوگ جب سفر کرتے تھے اور انیس روز ٹھیرتے تھے تو قصر کرتے تھے اور جب اس سے زیادہ روز ٹھیرتے تھے تو پوری نماز پڑھتے تھے۔ بجز مسلم کے پانچون اسکے راوی ہین اور ابوداؤد کی ایک روایت مین سترہ روز ہے اور

۱ ککب قصر کرنا چاہیے ۱۲ ۲ یعنے شعبہ سے تین میل یا تین فرسخ باہر ہو جاتے تھے تب قصر کرتے تھے نہ یہ کہ جب تین میل یا تین فرسخ کا سفر کرتے تھے اسوقت قصر کرتے تھے فرسخ تین میل کا ہوتا ہے ۳ رستہ امن تہا کسی دشمن کا خوف نہ تہا پھر بھی آپ نے قصر کیا ۱۲ ۴ یعنے آپ نے سترہ روز قیام فرمایا ۱۲

نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے مکہ میں جس سال مکہ فتح ہوا پندرہ روز قیام فرمایا آپ نماز میں قصر کرتے تھے

(۷) **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ شَهِدْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَاَقَامَ بِمَكَّةَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً لَا يُصَلِّي اِلَّا رَكْعَتَيْنِ وَيَقُولُ يَا اَهْلَ الْبَلَدِ صَلُّوا اَرْبَعًا فَاِنَّا سَفْرٌ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ السَّفْرُ الْقَوْمُ الْمُسَافِرُوْنَ ترجمہ عمران ابن حصین سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جس سال مکہ فتح ہوا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ میں حاضر ہوا تو آپ نے مکہ میں اٹھارہ رات قیام فرمایا اور آپ دو دو رکعت ہی نماز پڑھتے تھے اور آپ شہر (مکہ) والوں سے فرماتے تھے کہ تم لوگ پوری چار رکعت پڑھا کرو اس لیے کہ ہم لوگ تو مسافر ہیں۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۸) **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَبُوْكَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا يَقْصِرُ الصَّلٰوةَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ ترجمہ جابر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مقام) تبوک میں بیس روز تک ٹھیرے رہے آپ نماز میں قصر فرماتے تھے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۹) **وَعَنْ** حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ اَكْثَرُ مَا كُنَّا قَطُّ وَاٰمَنُهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ ترجمہ حارثہ بن وہب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو منا میں دو ہی رکعت نماز پڑھائی حالانکہ اس موقعہ پر ہماری کثیر جماعت تھی اور لوگ بہت ہی مطمئن اور مامون تھے کہ کبھی اتنی کثیر جماعت اور اتنا اطمینان اور امن تھا[1] پانچوں اسکے راوی ہیں

(۱۰) **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَاَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَهُ وَعُمَرُ بَعْدَ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُثْمَانُ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ ثُمَّ اِنَّ عُثْمَانَ صَلّٰى بَعْدُ اَرْبَعًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا صَلّٰى مَعَ الْاِمَامِ صَلّٰى اَرْبَعًا وَاِذَا صَلّٰى وَحْدَهُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منی میں دو رکعت نماز پڑھائی اور آپ کے بعد ابوبکر نے (دو ہی رکعت پڑھائی) اور ابوبکر کے بعد عمر نے (دو رکعت پڑھائی) اور عثمان نے بھی اپنی ابتدائی خلافت میں (دو ہی رکعت پڑھائی) پھر عثمان نے اسکے بعد چار رکعت پڑھائی تو ابن عمر جب امام کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو چار رکعت پڑھتے تھے اور جب تنہا نماز پڑھتے تھے تو دو ہی رکعت پڑھتے۔ شیخین اور نسائی اس کے راوی ہیں۔

(۱۱) **وَعَنْ** عُثْمَانَ اَنَّهُ لَمَّا اتَّخَذَ الْاَمْوَالَ بِالطَّائِفِ وَاَرَادَ اَنْ يُقِيْمَ بِهَا صَلّٰى بِمِنًى اَرْبَعًا ثُمَّ اَخَذَ بِهِ الْاَئِمَّةُ بَعْدُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّمَا صَلّٰى اَرْبَعًا لِاَجْلِ الْاَعْرَابِ لِاَنَّهُمْ كَثُرُوْا عَامَئِذٍ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ اَرْبَعًا لِيُعَلِّمَهُمْ اَنَّ الصَّلٰوةَ اَرْبَعٌ وَفِيْ اُخْرٰى اَنَّهُ اَجْمَعَ عَلَى الْاِقَامَةِ بَعْدَ الْحَجِّ وَلَهُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ صَلّٰى اَرْبَعًا فَقِيْلَ لَهُ عِبْتَ عَلٰى عُثْمَانَ ثُمَّ صَلَّيْتَ اَرْبَعًا فَقَالَ الْخِلَافُ شَرٌّ الْاِجْمَاعُ الْعَزْمُ وَالنِّيَّةُ عَلَى الشَّيْءِ ترجمہ عثمان سے روایت ہے

---

[1] یعنی باوجود امن و اطمینان کے دو ہی رکعت نماز پڑھی۔

کہ جب انہوں نے مقام طائف میں مال لے لیا اور وہیں قیام کا ارادہ کیا تو انہوں نے منے میں چار رکعت نماز پڑھائی پھر انکے بعد اماموں نے یہی طریقہ[1] اختیار کیا۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عثمان نے اسوجہ سے چار رکعت نماز پڑھائی کہ اس سال دیہاتی لوگ بکثرت آئے تھے تو انہوں نے لوگوں کو چار رکعت نماز پڑھائی تاکہ ان کو سکھلائیں کہ دراصل نماز چار رکعت ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عثمانؓ نے حج کے بعد اقامت کی نیت کر لی تھی (اسوجہ سے چار رکعت پڑھائی) اور ابو داؤد ہی کی ایک روایت میں جو ابن مسعودؓ سے مروی ہے مذکور ہے کہ ابن مسعود نے چار رکعت نماز پڑھی تو ان سے دریافت کیا گیا کہ آپنے تو عثمان پر (چار رکعت پڑھنے کی وجہ سے) اعتراض اور طعن کیا تھا پھر آپ ہی نے اب چار رکعت پڑھی تو انہوں نے کہا کہ اختلاف ایک شر اور فساد ہے الاجماع کسی شے پر نیت اور قصد کرنا۔

(۱۲) وَعَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ صَلّٰى بِالنَّاسِ بِمَكَّةَ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا اَهْلَ مَكَّةَ اَتِمُّوا صَلٰوتَكُمْ فَاِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى ترجمہ عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے مکہ میں لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا ای مکہ والو تم اپنی نماز پوری (چار رکعت) پڑھ لو اسلیے کہ ہم تو مسافر قوم ہیں (اور تم مقیم ہو) مالک اسکے راوی ہیں

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ

دوسری فصل

دو نمازوں کے جمع کرنیکے بیان میں

(۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَنْزِلُ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَاِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّاهَا ثُمَّ ارْتَحَلَ وَفِيْ رِوَايَةٍ كَانَ اِذَا عَجِلَ عَلَيْهِ السَّيْرُ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ اِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ وَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ ترجمہ انسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آفتاب ڈھلنے سے قبل کوچ فرماتے تھے تو آپ ظہر کی نماز میں عصر کے وقت تک تاخیر فرماتے تھے پھر آپ اترکر دونوں نمازیں اکٹھی پڑھ لیتے تھے اور اگر آپکے کوچ سے قبل آفتاب ڈھلجاتا تو آپ ظہر کی نماز پڑھکر کوچ فرماتے تھے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جب آپکو کوچ میں جلدی ہوتی تو آپ ظہر کی نماز میں عصر کے وقت تک تاخیر فرماتے تھے پھر دونوں نمازیں اکٹھی پڑھ لیتے تھے اور مغرب کی نماز میں تاخیر فرماتے تھے تاآنکہ مغرب اور عشا ملاکر پڑھتے تھے بجز ترمذی کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلٰوتَيِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ اِذَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ سَيْرٍ وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ

[1] چار رکعت پڑھانے لگے

صلی اللہ علیہ وسلم جب بر سر سفر ہوتے تھے تو ظہر اور عصر دونوں نمازیں ملا کر پڑھتے تھے اور مغرب اور عشا اکٹھی پڑھتے تھے۔ شیخین اسکے راوی ہیں۔

(٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيعًا كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِإِقَامَةٍ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا إِثْرَ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مقام) مزدلفہ میں مغرب اور عشا کی نماز اکٹھی پڑھی ایک ہی اقامت سے اور آپنے ان دونوں کے مابین کوئی نفل نہ پڑھی اور نہ ان دونوں میں سے کسی ایک کے بعد کوئی نفل پڑھی (صرف فرض ہی نماز پڑھی) چھیوں اسکے راوی ہیں۔

(٤) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلٰوةً لِغَيْرِ مِيقَاتِهَا إِلَّا صَلٰوتَيْنِ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيقَاتِهَا أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ ترجمہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کوئی نماز بیوقت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر دو نمازیں (ایک تو) آپنے مزدلفہ میں مغرب اور عشا کی نماز ملا کر پڑھی اور (دوسری) اُسکی صبح کو صبح کی نماز (معمولی) وقت سے قبل پڑھی بجز ترمذی کے پانچوں اسکے راوی ہیں

(٥) وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ بِعَرَفَةَ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ جعفر بن محمد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ میں ایک اذان اور دو اقامت (تکبیر) سے ظہر اور عصر کی نماز اکٹھی پڑھی اور ان دونوں نمازوں کے مابین کوئی اور نفل نماز نہیں پڑھی اور آپنے مزدلفہ میں ایک اذان اور دو تکبیر سے مغرب اور عشا کی نماز ملا کر پڑھی اور ان دونوں کے درمیان کوئی نفل نماز نہیں پڑھی۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں

(٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ صَلٰوتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَقَدْ أَتَى بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْكَبَائِرِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهُ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص دو نمازوں کو بغیر عذر کے ملا کر اکٹھی پڑھے تو وہ شخص کبیرہ گناہوں کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر پہونچ گیا ترمذی اسکے راوی ہیں اور اُسکو ضعیف قرار دیا ہے۔

(٧) وَعَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ سَبْعًا وَثَمَانِيًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ قَالَ أَيُّوبُ لَعَلَّهُ فِي لَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ قَالَ عَسٰى أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ لِلشَّيْخَيْنِ قِيلَ لِلرَّاوِي عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَظُنُّهُ أَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ قَالَ وَأَنَا أَظُنُّ ذٰلِكَ وَفِي أُخْرَى لِمُسْلِمٍ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ وَقَالَ مَالِكٌ أَرَى ذٰلِكَ فِي الْمَطَرِ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں سات رکعت (ایک وقت) اور آٹھ رکعت (ایک وقت) پڑھی ظہر اور عصر اکٹھی پڑھی (یہ آٹھ رکعت ایک وقت ہوئی) اور مغرب اور عشا اکٹھی پڑھی (یہ سات رکعت ایک وقت ہوئی) ابو ایوب نے کہا کہ شاید یہ بارش کی شب ہوگی جابر نے کہا کہ ہو سکتا ہے کہ ایسا ہی ہو چھیوں اسکے راوی ہیں شیخین کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اس راوی سے جو

ملہ یعنے منزل میں اترے ہوئے نہ ہوتے ملہ بہت سویرے اندھیرے میں پڑھی ملہ یعنے گناہ کبیرہ کے قریب پہونچ گیا ملہ کہ بارش کے دن تھا

ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہین دریافت کیا گیا کہ مین خیال کرتا ہون کہ آپنے ظہر مین تاخیر فرمائی اور عصر مین جلدی کی اور مغرب مین تاخیر فرمائی اور عشا مین جلدی کی (اور اس طرح دو نمازین ملاکر پڑہین) انہون نے کہا کہ مین بہی یہی خیال کرتا ہون۔ اور مسلم کی ایک روایت مین ہے کہ آپنے ظہر اور عصر کی نماز اور مغرب اور عشا کی نماز اکٹہی ملاکر بغیر کسی خوف اور سفر کے پڑہی۔ مالک کہتے ہین کہ مین خیال کرتا ہون کہ ایسا بارش مین ہوا ہوگا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِيْ صَلٰوةِ النَّوَافِلِ فِي السَّفَرِ

تیسری فصل

سفر مین نفل وغیرہ پڑہنے کے بیان مین

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَحِبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ فَلَمْ اَرَهُ يُسَبِّحُ فِي السَّفَرِ وَقَالَ اللهُ تَعَالٰى لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا لَاَتْمَمْتُ صَلٰوتِيْ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (سفر مین) رہا ہون تو مینے آپکو سفر مین نفل پڑہتے ہوئے نہین دیکہا اور خدا تعالی فرماتا ہے کہ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال کی پیروی اچہی ہے) ابن عمر کہتے ہین کہ اگر مین نفل پڑہنے والا ہوتا تو مین اپنی (فرض) نماز کو پوری (چار رکعت) پڑہتا چہیون اسکے راوی ہین

(۲) وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ صَحِبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا فَمَا رَاَيْتُهُ تَرَكَ رَكْعَتَيْنِ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ براءؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مین اٹہارہ سفر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ رہا ہون تو مینے آپکو نہین دیکہا کہ آپنے ظہر سے قبل جب آفتاب ڈہلجاتا دو رکعت نماز کبہی ترک کی ہو۔ ابوداؤد۔ ترمذی اسکے راوی ہین

(۳) وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرٰى وَلَدَهُ عُبَيْدَ اللهِ يَتَنَفَّلُ فِي السَّفَرِ فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ نافع سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ابن عمر اپنے بیٹے عبداللہ کو سفر مین نفل پڑہتے ہوئے دیکہتے تہے اور انپر انکار نہین کرتے تہے (یعنے ان پر اعتراض نہین کرتے تہے) مالک اس کے راوی ہین

(۴) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اعْتَمَرْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى اِذَا قَدِمْتُ مَكَّةَ قُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَصَرْتُ وَاَتْمَمْتُ وَاَفْطَرْتُ وَصُمْتُ قَالَ اَحْسَنْتِ يَا عَائِشَةُ وَمَا عَابَ عَلَيَّ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہین کہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ مدینہ سے عمرہ کرنے کے ارادہ سے (مکہ) چلی یہانتک کہ جب مین مکہ پہونچ گئی تو مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان مینے نماز مین قصر بہی کیا اور پوری بہی پڑہی اور افطار بہی کیا اور روزے بہی رکہے آپنے فرمایا اے عائشہ تمنے اچہا کیا اور آپ نے مجہ پر کوئی اعتراض نہین فرمایا۔ نسائی اسکے راوی ہین

ف یعنے سفر مین سوائے فرض نمازون کے آپ سنت وغیرہ کچہ نہین پڑہتے تہے نفل ہون سنت بہی خیر کیا ہے ف دو رکعت کیون پڑہتا اسلیے کہ فرض کی تکمیل بنسبت نوافل کے زیادہ اولی اور بہتر ہے ف یعنے بعد زوال قبل ظہر آپ ہمیشہ دو رکعت نماز پڑہتے تہے ۱۲

باب فی صلوٰة الخوف

باب

خوف کی نماز کے بیان مین

(۱) **عن** سہل بن ابی حثمة قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم باصحابہ فی الخوف فصفہم خلفہ صفین فصلی بالذین یلونہ رکعة ثم قام فلم یزل قائما حتی صلی الذین خلفہ رکعة ثم تقدموا وتاخر الذین کانوا قدامہم فصلی بہم رکعة ثم قعد حتی صلی الذین تخلفوا رکعة ثم سلم اخرجہ الستة وفی اخری لمالک صلوٰة الخوف ان یقوم الامام ومعہ طائفة من اصحابہ وطائفة مواجھة العدو فیرکع الامام رکعة ویسجد بالذین معہ ثم یقوم فاذا استوی قائما ثبت واتموا لانفسہم الرکعة الباقیة ثم یسلمون وینصرفون والامام قائم فیکونون وجاہ العدو ثم یصلی الآخرون الذین لم یصلوا فیکبرون وراء الامام فیرکع بہم ویسجد ثم یسلم فیقومون فیرکعون لانفسہم الرکعة الباقیة ثم یسلمون ترجمہ سہل بن ابو حثمہ سے روایت ہو وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دشمن سے) خوف کی وقت مین اپنے صحابہ کو اس طرح نماز پڑہائی اور آپنے اپنے پیچھے صحابہ کی دو صفین کردین پہر آپنے اپنے قریب کی صف والون کو ایک رکعت نماز پڑہائی پہر آپ کہڑے ہوگئے اور آپ کہڑے رہے یہانتک کہ آپکے پیچھے والون[1] نے (اپنی بقیہ) ایک رکعت نماز پڑہ لی پہر پچہلی صف والی آگے بڑہ گئے اور اگلی صف والی پیچھے ہٹ گئی پہر آپنے اس صف والون کو بہی ایک رکعت پڑہائی پہر آپ بیٹہ گئے یہانتک کہ آپکے پیچھے والون نے (اپنی بقیہ) ایک رکعت پڑہ لی پہر آپنے سلام پہیرا[2] چہیون اسکے راوی ہین۔ اور مالک کی ایک روایت مین خوف کی نماز اس طرح کو ہے کہ امام (نماز پڑہانے) کہڑا ہو اور اسکے ہمراہیون کا ایک گروہ اس کے ساتہ (نماز مین شریک) ہو اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلہ مین ہو پہر امام اپنے ساتہ والون کے ساتہ ایک رکعت نماز پڑہے اور انہین کے ساتہ سجدہ کرے پہر امام کہڑا ہو جائے پہر جب امام سیدہا کہڑا ہو جائے تو کہڑا ہی رہے اور اسکے ساتہ والی اپنی بقیہ ایک رکعت پوری کر لین پہر سلام پہیر دین اور نماز سے فارغ ہو جائین اور امام اس وقت تک) کہڑا ہی رہے پہر یہ گروہ دشمن کے مقابل ہو جائین اور جن لوگون نے نماز نہین پڑہی ہے وہ انکی جگہ آجائین اور امام کے پیچھے اللہ اکبر کہین (اور نماز مین شریک ہو جائین) پہر امام انکے ساتہ ایک رکعت پڑہے اور انہین کے ساتہ سجدہ کرے پہر امام (بعد تشہد کے) سلام پہیرے اور یہ گروہ اٹہکر اپنی بقیہ ایک رکعت پڑہ لین پہر سلام پہیر دین۔

(۲) **وعن** جابر قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذات الرقاع فاذا اتینا علی شجرة ظلیلة ترکناھا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاء رجل من المشرکین وسیف النبی صلی اللہ علیہ وسلم معلق بالشجرة فاخترطہ فقال تخافنی فقال لا قال فمن یمنعک منی قال اللہ فتھددہ اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم واقیمت الصلوٰة فصلی بالطائفة رکعتین ثم تاخروا

---

[1] جو کہ ساتہ آپنے ایک رکعت نماز پڑہی تہی [2] اس صورت مین سلام مین سب شریک رہے۔

وَصَلّٰی بِالطَّائِفَةِ الْاُخْرٰی رَكْعَتَيْنِ فَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ اِخْتَرَطَ السَّيْفَ اِذَا اسْتَلَّهُ مِنْ غِمْدِهٖ ترجمہ جابر سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ہم جنگ ذات الرقاع مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو جب ایک سایہ دار درخت پر ہمارا گذر ہوا تو ہمنے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چھوڑ دیا[1] اتنے مین ایک مشرک آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار درخت سے لٹکی تھی تو جھٹ اس نے تلوار میان سے باہر کر لی اور (آپ سے مخاطب ہو کر) کہنے لگا کہ کیون تم مجھ سے ڈرتے ہو آپنے فرمایا کہ نہین اُس نے کہا کہ پھر کون شخص تم کو مجھ سے بچا سکتا ہے آپنے فرمایا کہ خدا (بچا سکتا ہے) پھر آپکے اصحاب نے اس کو دھمکایا اور نماز کی تکبیر ہوی پھر آپنے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی پھر وہ لوگ پیچھے چلے گئے اور آپنے دوسرے گروہ کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز چار رکعت ہوئی اور لوگون کی دو دو رکعت ہوی شیخین اور نسائی اس کے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ اَبِيْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِعُسْفَانَ وَعَلَى الْمُشْرِكِيْنَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَصَلَّيْنَا الظُّهْرَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لَقَدْ اَصَبْنَا غَفْلَةً لَوْ كُنَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ وَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْقَصْرِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ قَامَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَالْمُشْرِكُوْنَ اَمَامَهُ فَصَفَّ خَلْفَهُ صَفٌّ وَصَفَّ بَعْدَ ذٰلِكَ الصَّفِّ صَفٌّ اٰخَرُ فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَرَكَعُوْا جَمِيْعًا وَسَجَدَ وَسَجَدَ مَعَهُ الصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ ثُمَّ قَامَ الْاٰخَرُوْنَ يَحْرُسُوْنَهُمْ فَلَمَّا صَلّٰى هٰؤُلَاءِ السَّجْدَتَيْنِ وَقَامُوْا سَجَدَ الْاٰخَرُوْنَ الَّذِيْنَ كَانُوْا خَلْفَهُمْ ثُمَّ تَاَخَّرَ الصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ اِلٰى مَقَامِ الْاٰخَرِيْنَ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْاٰخَرُ اِلٰى مَقَامِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعُوْا جَمِيْعًا ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ مَعَهُ الصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ ثُمَّ قَامَ الْاٰخَرُوْنَ يَحْرُسُوْنَهُمْ فَلَمَّا جَلَسَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ سَجَدَ الْاٰخَرُوْنَ ثُمَّ جَلَسُوْا جَمِيْعًا فَسَلَّمَ بِهِمْ جَمِيْعًا اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابو عیاش زرقی سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مقام) عسفان مین تھے اور مشرکین کے سردار اس وقت خالد بن ولید تھے تو ہمنے ظہر کی نماز پڑھی تو مشرکون نے کہا کہ ہم سے چوک ہو گئی کاش ہم اُنپر حملہ کرتے اور وہ نماز مین ہوتے (تو بہتر ہوتا) تو قصر کی آیت ظہر اور عصر کے مابین نازل ہوئی پھر جب عصر کا وقت آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ کی جانب متوجہ ہو کر کھڑے ہوے اور مشرکین آپکے سامنے تھے تو آپنے اپنے پیچھے ایک صف کھڑی کی اور اس صف کے پیچھے ایک اور دوسری صف کھڑی کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا اور آپکے ساتھ سبنے رکوع کیا[2] اور آپنے سجدہ کیا اور آپکے قریب کے صف والون نے آپکے ساتھ سجدہ کیا اور دوسرے (پچھلی) صف والے لوگ کھڑے ہو کر اُنکی حفاظت اور نگہبانی کرنے لگے پھر جب پہلی صف والون نے دو سجدے پورے کیے اور کھڑے ہو گئے تو پھر ان لوگون نے سجدے کیے جو اُنکے پیچھے تھے[3] پھر آپکے قریب والی صف دوسری صف والون کے جگہہ پیچھے ہٹ گئی اور پچھلی صف پہلی صف کے جگہ آگے بڑھ گئی پھر آپنے رکوع کیا اور آپکے ساتھ سبنے رکوع کیا پھر آپنے سجدہ کیا اور آپکے ساتھ آپکے قریب کی صف والون نے سجدہ کیا اور

---

[1] تاکہ آپ اسکے سایہ مین آرام لین ۱۲ [2] یعنی دونو صف والون نے رکوع کیا ۱۲ [3] یعنے پچھلی صف والون نے دو سجدہ کر لیے اس حالت مین کہ اول صف کے لوگ دوسری رکعت میں کھڑے ہو گئے

دوسری (پچھلی) صف والی کھڑی ہوئی انکی حفاظت کرتے رہے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے قریب کی صف والی بیٹھ گئی تو پچھلی صف والوں نے سجدے کیے اور پھر سب کے سب بیٹھ گئے پھر آپنے سب کے ساتھ اکٹھا سلام پھیرا۔ ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہین

(۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ صَلٰوةَ الْخَوْفِ بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَّاحِدَةً وَّالطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوْا وَقَامُوْا فِيْ مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ مُقْبِلِيْنَ عَلَى الْعَدُوِّ وَجَاءَ أُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَضٰى هٰؤُلَاءِ رَكْعَةً وَهٰؤُلَاءِ رَكْعَةً أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز منجملہ دو گروہ کے ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائی اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابل رہا پھر یہ لوگ (ایک رکعت پڑھ کر) چلے گئے اور دشمن کے مقابل اپنے ہمراہیون کے جگہہ کھڑے ہوگئے اور وہ لوگ (انکی جگہہ) آگئے پھر آپنے انکے ساتھ ایک رکعت نماز پڑہی اور آپنے سلام پھیر دیا پھر ہر ایک گروہ نے اپنی ایک ایک رکعت نماز ادا کرلی چھیون اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ بَيْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لِهٰؤُلَاءِ صَلٰوةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ آبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ وَهِيَ الْعَصْرُ فَاجْمِعُوْا أَمْرَكُمْ فَمِيْلُوْا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَّاحِدَةً وَّإِنَّ جِبْرَائِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ أَصْحَابَهُ شَطْرَيْنِ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ وَتَقُوْمُ طَائِفَةٌ أُخْرٰى وَرَاءَهُمْ وَلْيَأْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ فَتَكُوْنُ لَهُمْ رَكْعَةٌ وَّلِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ رَكْعَتَانِ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ وَاللَّفْظُ لِغَيْرِ التِّرْمِذِيِّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضجنان[1] اور عسفان[2] کے مابین فروکش ہوے تو مشرکون نے کہا کہ ان لوگون کی (یعنی مسلمانون کی) ایک ایسی نماز ہے جو انکو اپنے مان باپون سے زیادہ محبوب اور پیاری ہے اور وہ عصر کی نماز ہے تو تم لوگ مع سازو سامان جنگ کے تیار رہو اور (عصر کی نماز پڑہتے وقت) یکبارگی انپر حملہ کرو۔ اور لوٹ پڑو اور (ادہر) جبریلؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور آپ کو یہ حکم دیا کہ آپ اپنے اصحاب کے دو حصے کردیجیے اور ایک گروہ کو ایک رکعت نماز پڑہائی اور دوسرا گروہ انکے پیچھے اپنے بچاؤ کے سامان اور ہتھیار[3] لیے ہوئے کھڑا رہے (پھر یہ گروہ ایک رکعت آپکے ساتھ پڑھکر انکی جگہ چلے جائین اور وہ لوگ آپکے پیچھے آجائین) تو ان لوگون کی (آپکے ساتھ) ایک ایک رکعت ہوگی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز دو رکعت ہوگی۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہین۔ اور بجز ترمذی کے لبقیہ کے یہ الفاظ ہین

(۶) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ نَحْوَ خَالِدِ بْنِ سُفْيَانَ الْهُذَلِيِّ أَنْ أَقْتُلَهُ كَانَ نَحْوَ عُرَنَةَ وَعَرَفَاتٍ فَرَأَيْتُهُ وَحَضَرَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَقُلْتُ إِنِّيْ لَأَخَافُ أَنْ يَكُوْنَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ مَا يُؤَخِّرُ الصَّلٰوةَ فَانْطَلَقْتُ نَحْوَهُ أَمْشِيْ وَأَنَا أُصَلِّيْ أُوْمِيْ إِيْمَاءً فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنْهُ قَالَ مَنْ أَنْتَ قُلْتُ رَجُلٌ مِّنَ الْعَرَبِ بَلَغَنِيْ أَنَّكَ تَجْمَعُ لِهٰذَا الرَّجُلِ فَجِئْتُكَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنِّيْ لَفِيْ ذٰلِكَ فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً حَتّٰى إِذَا أَمْكَنَنِيْ عَلَوْتُهُ بِالسَّيْفِ حَتّٰى بَرَدَ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوٗدَ

[1] نام مقام۔ [2] نام مقام [3] سپر وغیرہ

عبداللہ بن انیس سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے خالد بن سفیان ہذلی کیطرف بھیجا تاکہ مین اسکو قتل کر ڈالون اور وہ عرنہ اور عرفات کی طرف رہتا تھا تو مین نے اسکو دیکھہ لیا اور عصر کی نماز کا وقت بھی آگیا تو مینے (اپنے دل مین) کہا کہ مجھے خوف ہے کہ اگر مین نماز پڑھنے لگون تو میرے اور اسکے درمیان زیادہ فاصلہ ہو جائے (اور وہ نظرون سے غائب ہو جائے) یا یہ کہ مجھے خوف ہے کہ میرے اور اُسکے درمیان کوئی ایسا واقعہ پیش آئے جسکی وجہ سے نماز مین تاخیر ہو جائے) غرضکہ مین اسکی طرف چلا مین چلتا تھا اور نماز پڑہتا جاتا تھا اور (رکوع سجود کے لیے) اشارہ کرتا تھا جب مین اسکے قریب پہونچا تو اُس نے پوچھا کہ تم کون ہو مینے کہا کہ مین ایک عربی شخص ہون مجھے یہ خبر پہونچی ہے کہ تم اس شخص (یعنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے لڑنے) کے لیے لشکر جمع کر رہے ہو تو مین اسی بارہ مین تمہارے پاس آیا ہون تو اس نے کہا کہ مین اسی فکر مین ہون تو مین تھوڑی دیر تک اسکے ساتھ چلتا رہا حتے کہ جب مین نے اچھی طرح قابو پایا تو مین نے تلوار اسکے اوپر رکھدی یہانتک کہ وہ ٹھنڈا ہوگیا (مر گیا) ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

اَلْقِسْمُ الثَّانِیْ مِنْ کِتَابِ الصَّلٰوةِ مِنَ النَّوَافِلِ وَفِیْهِ بَابَانِ

کتاب الصلوة کی دوسری قسم

نفل نمازون کے بیان مین ہے جس مین دو باب ہین

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِی النَّوَافِلِ الْمُقْتَرِنَةِ بِالْاَوْقَاتِ وَفِیْهِ سِتَّةُ فُصُوْلٍ

پہلا باب

(ان نوافل (سنتون) کے بیان مین جو اوقات سے متعلق اور متصل ہین جسمین چھہ فصلین ہین)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ رَوَاتِبِ الْفَرَائِضِ الْخَمْسِ وَالْجُمُعَةِ

پہلی فصل

ان سنتون کے بیان مین جو پانچ وقت کی فرض اور جمعہ کی نمازون سے متعلق اور متصل ہین

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَهَا وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فَاَمَّا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ فَفِیْ بَیْتِهٖ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے وہ

ل؎ انہون نے اس وجہ سے ایسا جواب دیا جسکا مفہوم بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخالف ہین تاکہ وہ بھڑک نہ جاسکے اور یہ اچھی طرح اسکی قتل پر قادر ہو جائین اس جواب پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی عمدہ جواب نہین ہو سکتا تھا در اصل یہ جواب بہت صحیح تھا اور ایسا لاجواب جواب تھا کہ جس سے جبٹ ملزم سے بغاوت کے الزام کا اقبال کرا دیا اور ملزم کو سزایاب کرا دیا۔

کہتے ہین کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ دو رکعت ظہر کے قبل پڑہی اور اور دو رکعت ظہر کے بعد پڑہی اور دو رکعت جمعہ کے بعد پڑہی اور دو رکعت مغرب کے بعد پڑہی اور دو رکعت عشا کے بعد پڑہی لیکن مغرب اور عشا کی (دو دو رکعتین مینے آپکے ساتھہ) آپکے گھر مین پڑہی چھیون اسکے راوی ہین

(٢) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ثَابَرَ عَلٰی ثِنْتَیْ عَشْرَةَ رَکْعَةً مِنَ السُّنَّةِ بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَهَا وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اَلْمُثَابَرَةُ اَلْمُوَاظَبَةُ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بارہ رکعت سنت (رات دن مین ہمیشہ پڑہا کرے گا تو خدا تعالیٰ اسکے واسطے جنت مین گھر بنائیگا چار رکعت قبل ظہر اور دو رکعت بعد ظہر اور دو رکعت بعد مغرب اور دو رکعت بعد عشا اور دو رکعت قبل فجر[1] ترمذی۔ نسائی۔ اسکے راوی ہین

(٣) وَعَنْهَا قَالَتْ صَلٰوتَانِ لَمْ یَتْرُکْهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سِرًّا وَلَا عَلَانِیَةً فِیْ سَفَرٍ وَلَا حَضَرٍ رَکْعَتَانِ قَبْلَ الصُّبْحِ وَرَکْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ ترجمہ عائشہ ہی سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نمازین کبھی نہین چھوڑین نہ پوشیدہ نہ ظاہر نہ سفر مین نہ حضر مین[2] (ایک تو) دو رکعت قبل نماز صبح کے اور (دوسرے) دو رکعت بعد عصر کے بجز ترمذی کے پانچون اسکے راوی ہین۔

(٤) وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ اَثَرِ کُلِّ صَلٰوةٍ مَکْتُوْبَةٍ رَکْعَتَیْنِ اِلَّا الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ علی سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بجز صبح اور عصر کی نماز کے باقی ہر ایک فرض نماز کے بعد دو رکعت (سنت) پڑہتے تھے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(٥) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی شَیْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ تَعَاهُدًا مِنْهُ عَلٰی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِاَبِیْ دَاوٗدَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَا تَدَعُوْهُمَا وَلَوْ طَرَدَتْکُمُ الْخَیْلُ وَفِیْ اُخْرٰی لِلنَّسَائِیِّ رَکْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا جَمِیْعًا ترجمہ عائشہ سے روایت ہے وہ فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی دو رکعت (سنت) سے بڑہکر کسی اور سنت کا اتنا خیال اور التزام نہین فرماتے تھے۔ پانچون اسکے راوی ہین اور ابوداؤد کی ایک روایت مین جو ابوہریرہؓ سے مروی ہے مذکور ہے کہ آپنے فرمایا کہ صبح کی دو رکعت (سنت) مت چھوڑو اگرچہ تمکو گھوڑے روند ڈالین۔ اور نسائی کی ایک روایت مین ہے کہ فجر کی دو رکعت (سنت) تمامی دنیا سے بہتر ہے۔

(٦) وَعَنْهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ بَیْنَ النِّدَاءِ وَالْاِقَامَةِ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ وَفِیْ اُخْرٰی کَانَ یُخَفِّفُهُمَا حَتّٰی اَقُوْلَ هَلْ قَرَاَ فِیْهِمَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَفِیْ اُخْرٰی لِلنَّسَائِیِّ کَانَ اِذَا سَکَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْاَذَانِ الْاَوَّلِ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ قَامَ فَرَکَعَ رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ بَعْدَ اَنْ یَسْتَبِیْنَ

---

[1] یہ جملہ بارہ رکعت ہوئی [2] کبھی کہین ترک نہین فرماتے تھے بلکہ ہمیشہ پڑہتے تھے ۱۲

الفجر ثم يضطجع على شقه الايمن ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کی اذان اور اقامت کے مابین دو رکعت ہلکی نماز پڑھتے تھے۔ بخاری ترمذی کے چھیوں سکے راوی ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ دو رکعت سنت فجر اس قدر خفیف پڑھتے تھے کہ میں کہتی تھی کہ آپ نے ان دونوں رکعتوں میں سورہ فاتحہ بھی پڑھی کہ نہیں۔ اور نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ جب صبح کی اذان اول کہکر موذن خاموش ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر نماز صبح سے قبل صبح کے نمودار ہونے کے بعد دو رکعت (سنت) بہت ہی ہلکی پڑھتے تھے پھر آپ داہنے کروٹ لیٹ جاتے تھے۔

(۷) **وعن** ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم كثيرا ما يقرأ في ركعتي الفجر في الاولى منهما قولوا امنا بالله وما انزل الينا الاية وفي الثانية بالتي في ال عمران قل يا اهل الكتاب تعالوا الى كلمة سواء بيننا وبينكم الاية اخرجه مسلم وابو داود والنسائي **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر صبح کی دو رکعت (سنت) میں سے پہلی رکعت میں قولوا امنا بالله وما انزل الينا آخر آیت تک پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں وہ آیت پڑھتے جو سورہ آل عمران میں ہے قل يا اهل الكتاب تعالوا الى كلمة سواء بيننا وبينكم آخر آیت تک۔ مسلم۔ ابو داود۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۸) **وعن** ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم كثيرا ما يقرأ في ركعتي الفجر في الاولى منهما قولوا امنا بالله وما انزل الينا الاية ربنا امنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاكتبنا مع الشاهدين اخرجه ابو داود **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اکثر صبح کی دو رکعت (سنت) میں سے پہلی رکعت میں قولوا امنا بالله وما انزل الينا آخر آیت تک پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں یہ آیت پڑھتے تھے ربنا امنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاكتبنا مع الشهدين ابو داود اسکے راوی ہیں۔

(۹) **وعنه** ان رسول الله صلى الله عليه قرأ في ركعتي الفجر قل يا ايها الكفرون وقل هو الله احد اخرجه مسلم وابو داود والنسائي وللترمذي عن ابن مسعود قال رمقت رسول الله صلى الله عليه شهرا وكان يقرأ في الركعتين قبل الفجر قل يا ايها الكافرون وقل هو الله احد وللنسائي رمقت رسول الله صلى الله عليه عشرين مرة يقرأ في الركعتين بعد المغرب في الركعتين قبل الفجر قل يا ايها الكفرون وقل هو الله احد **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی دو رکعت (سنت) میں (سے پہلی رکعت میں) قل يا ايها الكفرون اور (دوسری رکعت میں) قل هو الله احد پڑھا۔ مسلم۔ ابو داود۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔ اور ترمذی کی روایت میں جو ابن مسعود سے مروی ہے مذکور ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مہینہ بھر دیکھتا رہا آپ صبح کی نماز سے قبل دو رکعت (سنت) میں سے پہلی رکعت میں قل يا ايها الكفرون اور (دوسری رکعت میں) قل هو الله احد پڑھتے تھے۔ اور نسائی کی روایت میں ہے کہ میں نے بیس دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مغرب کے بعد دو رکعت (سنت) میں اور فجر سے قبل دو رکعت (سنت) میں (سے پہلی رکعت میں) قل يا ايها الكفرون اور (دوسری رکعت میں) قل هو الله احد پڑھتے تھے۔

(۱۰) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَاِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِيْ وَاِلَّا اضْطَجَعَ حَتّٰى يُؤَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ۔ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی دو رکعت سنت پڑہ لیتے تو اگر میں جاگتی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے ورنہ لیٹ جاتے تا آنکہ نماز کی اذان تکبیر ہوتی بجز نسائی کے پانچوں اسکے راوی ہیں

(۱۱) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص قبل نماز صبح کے دو رکعت سنت پڑہ چکے تو اسکو داہنے کروٹ لیٹ جانا چاہیے۔ ابوداود و ترمذی اسکے راوی ہیں

(۱۲) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ جَدِّهٖ قَيْسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الصُّبْحَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَوَجَدَنِيْ اُصَلِّيْ فَقَالَ مَهْلًا يَا قَيْسُ اَصَلٰوتَانِ مَعًا فَقُلْتُ اِنِّيْ لَمْ اَكُنْ رَكَعْتُ رَكْعَتَيِ الصُّبْحِ قَالَ فَلَا اِذًا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ محمد بن ابراہیم اپنے دادا قیس سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے اور نماز کی تکبیر ہوئی تو میں نے آپ کے ساتھ صبح کی نماز پڑہی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز پڑہ کر) واپس ہوئے تو مجھے نماز پڑہتے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ ای قیس ٹھیر جاؤ کیا دو نمازیں اکٹھی پڑہتے ہو تو میں نے عرض کیا کہ (یا رسول اللہ) میں نے صبح کی دو رکعت سنت نہیں پڑہی تہی وہی پڑہ رہا ہوں، تو آپ نے فرمایا کہ پھر کوئی مضائقہ نہیں۔ ابوداود و ترمذی اسکے راوی ہیں

(۱۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ رَجُلًا وَقَدْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ قَالَ لَهُ الصُّبْحَ اَرْبَعًا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ عبداللہ بن مالک بن بحینہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو دو رکعت نماز پڑہتے ہوئے دیکھا حالانکہ تکبیر ہو چکی تہی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم صبح کی چار رکعت پڑہتے ہو شیخین اور نسائی اسکے راوی ہیں

(۱۴) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِيْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا فُلَانُ بِاَيِّ الصَّلٰوتَيْنِ اعْتَدَدْتَ بِصَلٰوتِكَ وَحْدَكَ اَمْ بِصَلٰوتِكَ مَعَنَا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ عبداللہ بن سرجس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں تہے تو اس نے مسجد کے ایک گوشہ میں دو رکعت نماز پڑہی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جماعت میں شریک ہو گیا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا اے فلان شخص تم نے ان دونوں نمازوں میں سے فرض کس کو شمار کیا آیا اس نماز کو جو تم نے اکیلے پڑہی یا اس نماز کو جو تم نے ہمارے ساتھ پڑہی۔ مسلم ابوداود و نسائی اسکے راوی ہیں

لہ یعنے جب تکبیر ہو جاوے تو نفل سنت کچھ نہ پڑہنا چاہیے ٭ گویا کہ آپ نے فرض کے وقت سنت پڑہنے کو اس طریقہ سے منع فرمایا

(۱۵) وعن أبي سلمة قال سمع قوم الإقامة فقاموا يصلون فخرج عليهم النبي صلى الله عليه وسلم فقال أصلاتان معا أصلاتان معا وذلك في صلاة الصبح. أخرجه مالك. ترجمہ ابو سلمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ایک قوم نے تکبیر سنی پھر سنت پڑھنے کھڑے ہو گئے اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس تشریف لے آئے تو آپ نے فرمایا کہ کیا دو نمازین اکٹھی پڑھتے ہو کیا دو نمازین اکٹھی پڑھتے ہو، اور یہ صبح کی نماز کا واقعہ ہے۔ مالک اسکے راوی مین

(۱۶) وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يصل ركعتي الفجر فليصلهما بعد ما تطلع الشمس. أخرجه الترمذي. ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے صبح کی دو رکعت سنت نہ پڑھی ہوں وہ طلوع آفتاب کے بعد دو رکعت پڑھ لیوے۔ ترمذی اسکے راوی ہین

(۱۷) وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما أنه فاتته ركعتا الفجر فقضاهما بعد أن طلعت الشمس. أخرجه مالك بلاغا. ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ انکی صبح کی دو رکعت سنت قضا ہو گئی تھی تو انہوں نے آفتاب نکلنے کے بعد دو رکعت پڑھ لی۔ مالک اسکے راوی مین۔

راتبة الظهر
ظہر کی سنتون کا بیان

(۱) عن علي قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي قبل الظهر أربعا وبعدها ركعتين. أخرجه الترمذي وله في أخرى عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا لم يصل أربعا قبل الظهر صلاها بعدها. ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل ظہر چار رکعت اور بعد ظہر دو رکعت پڑھتے تھے ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور ترمذی کی ایک روایت مین جو حضرت عائشہ سے مروی ہے مذکور ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے قبل چار رکعت نہین پڑھتے تھے تو ظہر کے بعد اسکو پڑھ لیتے تھے۔

(۲) وعن أم حبيبة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى قبل الظهر أربعا وبعدها أربعا حرمه الله تعالى على النار. أخرجه أصحاب السنن وفي رواية من حافظ على أربع قبل الظهر وأربع بعدها حرمه الله تعالى على النار. ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ظہر کے قبل چار رکعت سنت اور ظہر کے بعد چار رکعت سنت پڑھا کرے تو خدا تعالی اسکو دوزخ پر حرام کردیگا۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین ہے کہ (آپ نے فرمایا کہ) جو شخص ظہر کے قبل چار رکعت اور ظہر کے بعد چار رکعت سنت کی حفاظت اور نگہداشت کرے گا تو خدا تعالی اسکو دوزخ پر حرام کردیگا۔

(۳) وعن أبي أيوب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أربع قبل الظهر ليس فيهن تسليم تفتح لهن أبواب السماء. أخرجه أبو داود. ترجمہ ابو ایوب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظہر کے قبل چار رکعت سنت جنکر

---

[1] اس مین بھی آپ نے فرض کے وقت سنت پڑھنے سے منع فرمایا [2] یعنے ایسا شخص کبھی دوزخ مین نہین جائیگا [3] یعنے ہمیشہ بالالتزام پڑھا کرے گا۔

بیچ سلام نہین ہے انکے واسطے آسمان کے دروازے کہولے جاتے ہین۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین

(۴) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يُصَلِّي اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ اَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَيَقُوْلُ اِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَاُحِبُّ اَنْ يَّصْعَدَ لِيْ فِيْهَا عَمَلٌ صَالِحٌ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ عبد اللہ ابن سائب سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب ڈہلنے کے بعد ظہر کے قبل چار رکعت سنت پڑہتے تہے اور آپ فرماتے تہے کہ یہ ایسی ساعت ہے کہ اسوقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہین اور مین چاہتا ہون کہ میرے نیک عمل اوپر جائین۔ ترمذی اسکے راوی ہین

(۵) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ وَبَعْدَ الزَّوَالِ تُحْسَبُ بِمِثْلِهِنَّ فِي السَّحَرِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ اللّٰهَ تَعَالٰى تِلْكَ السَّاعَةَ ثُمَّ قَرَءَ يَتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دَاخِرُوْنَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ التَّفَيُّؤُ التَّحَوُّلُ مِنْ جَهَةٍ اِلٰى اُخْرٰى ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار رکعت ظہر کے قبل آفتاب ڈہلنے کے بعد نماز سحر (یعنے تہجد یا صبح کی چار رکعت) کے برابر ہے اور کوئی شے ایسی نہین جو اسوقت خدا کی تسبیح نہ کرتی ہو پہر آپنے یہ آیت پڑہی یَتَفَیَّؤُا ظِلٰلُهٗ آخر آیت تک یعنے اُسکا سایہ داہنے بائین پہر جاتا ہے درحالیکہ وہ خدا کا سجدہ کرتے ہین حالانکہ وہ ذلیل وخوار ہین۔ ترمذی اسکے راوی ہین

وَرَاتِبَةُ الْعَصْرِ

عصر کی سنتون کا بیان

(۱) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ علی سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے قبل دو رکعت (سنت) پڑہتے تہے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین

(۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَاً صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالی اس شخص پر رحم کرے جو شخص عصر کے قبل چار رکعت (سنت) پڑہے۔ ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہین

(۳) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ علی سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے قبل چار رکعت پڑہتے اور انکے بیچ مین سلام سے فرق کردیتے تہے اور یہ سلام آپ مقرب فرشتون اور مسلمانون اور مومنون مین سے جو انکے تابع ہین انپر بہیجتے تہے۔ ترمذی اسکے راوی ہین

(۴) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يَاْتِيْنِيْ فِيْ يَوْمٍ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلَّا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَا تَرَكَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِيْ قَطُّ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے وہ فرماتی

ف یعنے پوری چار رکعت کے بعد سلام کہے ف ثواب اور فضیلت مین ف یعنے دو دو رکعت پڑہتے تہے

ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری باری کے روز جب عصر کے بعد تشریف لاتے تھے تو دو رکعت نماز ضرور پڑھتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس عصر کے بعد دو رکعت نماز کبھی ترک نہین فرمائی بجز ترمذی کے پانچون اسکو راوی ہین

(۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ لِأَنَّهُ اشْتَغَلَ بِقِسْمَةِ مَالٍ أَتَاهُ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ لَهُمَا أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعت نماز اس وجہ سے پڑہی کہ آپ پاس کچھ مال آگیا تھا جسکی تقسیم مین آپ مصروف ہوگئے اور آپ کو فرصت نہ ملی اور ظہر کے بعد کی دو رکعت آپ نہ پڑہ سکے تو آپنے وہ دونون رکعت عصر کے بعد پڑہ لی اور پھر دوبارہ آپنے ایسا نہین کیا۔ ترمذی اسکے راوی ہین

(۶) وَعَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ كَانَ عُمَرُ يَضْرِبُ الْأَيْدِيَ عَلَى صَلٰوةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكُنَّا نُصَلِّي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَكَانَ يَرَانَا نُصَلِّيهِمَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ مختار بن فلفل سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مین نے حضرت انسؓ سے عصر کے بعد نفل پڑہنے کے بارہ مین دریافت کیا تو انہون نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ عصر کے بعد نماز پڑہنے والے کے ہاتھ پر مارتے تھے[ا] اور ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ مین غروب آفتاب کے بعد نماز مغرب کے قبل دو رکعت پڑہا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو یہ دو رکعت پڑہتے ہوئے دیکھتے تھے تو نہ ہمکو اسکے پڑہنے کا حکم دیتے تھے اور نہ اسکے پڑہنے سے ہمکو منع فرماتے تھے مسلم اسکے راوی ہین

رَاتِبَةُ الْمَغْرِب
مغرب کی سنتون کا بیان

(۱) عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ قَامَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يَبْتَدِرُونَ السَّوَارِيَ حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَهُمْ كَذٰلِكَ يُصَلُّونَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ مُسْلِمٌ حَتّٰى إِنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَحْسَبُ أَنَّ الصَّلٰوةَ قَدْ صُلِّيَتْ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُصَلِّيهِمَا ترجمہ انسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ جب موذن نماز مغرب کی اذان دیتا تھا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے صحابہ کے بہت لوگ اوٹھ کھڑے ہوتے تھے اور جھپٹ کر ستونون کی آڑ مین آجاتے تھے یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوتے اور وہ لوگ وہین رہتے اور قبل مغرب کے دو رکعت نماز پڑہتے تھے شیخین اور نسائی اسکے راوی ہین۔ اور مسلم نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ لوگ اس کثرت سے یہ دو رکعت پڑہتے تھے کہ اگر کوئی مسافر شخص مسجد مین آتا تو وہ یہ خیال کرتا کہ فرض (نماز ہوچکی (اور لوگ مغرب کے بعد کی دو رکعت سنت پڑہ رہے ہین)

(۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ لِمَنْ شَاءَ خَشْيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ بِهٰذَا اللَّفْظِ وَفِي أُخْرَى لِلشَّيْخَيْنِ قَالَ

[ا] یعنے منع کرتے تھے۔

صَلُّوا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً **ترجمہ** عبداللہ بن مغفل مزنی نے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز مغرب کے قبل دو رکعت پڑھا کرو پھر آپ نے فرمایا کہ نماز مغرب کے قبل دو رکعت پڑھا کرو جس کا جی چاہے اس خوف سے کہ لوگ اسکو سنت قرار دین۔ ابوداؤد نے انہین الفاظ سے روایت کی ہے اور شیخین کی ایک روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز مغرب کے قبل دو رکعت پڑھا کرو پھر آپ نے فرمایا جس کا جی چاہے اس خیال سے کہ لوگ اس کو کہین سنت نہ قرار دیدین

(۳) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہتے ہین کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپکے گھر مین مغرب کے بعد دو رکعت (سنت) پڑھی ترمذی اسکے راوی ہین اور اسکو صحیح تسلیم کیا ہے۔

(۴) **وَعَنْ** كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ بَنِي عَبْدِ الْاَشْهَلِ الْمَغْرِبَ فَلَمَّا قَضَوْا صَلٰوتَهُمْ رَاٰهُمْ يُسَبِّحُوْنَ بَعْدَهَا فَقَالَ هٰذِهٖ صَلٰوةُ الْبُيُوْتِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ وَعِنْدَهٗ عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فِي الْبُيُوْتِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** کعب بن عجرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد الاشہل کے مسجد مین مغرب کی نماز پڑھائی تو جب لوگ نماز پڑھ چکے تو آپنے دیکھا کہ لوگ مغرب کے بعد نفل (سنت) پڑھ رہے ہین تو آپنے فرمایا کہ یہ تو گھرون مین پڑھنے کی نماز ہے (گھر مین پڑھنی چاہیے) ابوداؤد ونسائی اسکے راوی ہین۔ اور نسائی کے الفاظ یہ ہین کہ آپ نے فرمایا کہ تم لوگون کو لازم ہے کہ یہ نماز گھر مین پڑھا کرو۔

(۵) **وَعَنْ** مَكْحُوْلٍ يَبْلُغُ بِهٖ مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ قَبْلَ اَنْ يَتَكَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَفِي رِوَايَةٍ اَرْبَعًا رُفِعَتْ صَلٰوتُهٗ فِي عِلِّيِّيْنَ **ترجمہ** مکحول نے پہنچاتے ہوئے روایت کی ہے کہ جو شخص مغرب کے بعد بات چیت کرنے سے قبل دو رکعت پڑھے اور ایک روایت مین ہے کہ چار رکعت پڑھے تو اسکی نماز علیین مین اٹھائی جاتی ہے

(۶) **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ نَحْوَهٗ وَزَادَ فَكَانَ يَقُوْلُ عَجِّلُوا الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَاِنَّهُمَا تُرْفَعَانِ مَعَ الْمَكْتُوْبَةِ اَخْرَجَهُمَا رَزِيْنٌ **ترجمہ** حذیفہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے اتنا زیادہ ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ مغرب کے بعد دو رکعت جلد پڑھ لو اسلیے کہ یہ دو رکعت فرض کے ساتھ اوپر اٹھائی جاتی ہے۔ ان دونو حدیث کو رزین راوی ہین

رَاتِبَةُ الْعِشَاءِ
عشا کی سنتون کا بیان

(۱) **عَنْ** شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا صَلَّى الْعِشَاءَ قَطُّ فَدَخَلَ عَلَيَّ اِلَّا صَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ اَوْ سِتَّ رَكَعَاتٍ وَلَقَدْ مُطِرْنَا مَرَّةً مِّنَ اللَّيْلِ فَطَرَحْنَا لَهٗ نِطْعًا فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى ثَقْبٍ فِيْهِ يَنْبَعُ مِنْهُ الْمَاءُ وَمَا رَاَيْتُهٗ مُتَّقِيًا الْاَرْضَ بِشَيْءٍ مِّنْ ثِيَابِهٖ قَطُّ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ **ترجمہ** شریح بن ہانی سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مینے حضرت عائشہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو انہون نے فرمایا کہ کبھی ایسا اتفاق نہین ہوا کہ آپ عشا کی نماز پڑھ کر میرے

پاس تشریف لائے ہوں اور آپنے چار رکعت یا چھہ رکعت نماز نہ پڑہی ہو۔ ایک دفعہ رات کو پانی برسا تو ہمنے آپکے واسطے چمڑا بچھا دیا تو گویا کہ میں اسکے سوراخ کو دیکھہ رہی ہوں جس میں سے پانی اوبل ہاتہا اور میں نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ اپنے کپڑے کے کسی حصہ کو زمین اسکے گرد وغیرہ سے بچاتے ہوں۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں

رَاتِبَةُ الْجُمُعَةِ

جمعہ کی سنتوں کا بیان

(۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ صَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَفِي رِوَايَةٍ قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ ترجمہ جابر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص (مسجد میں) آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جمعہ کا خطبہ پڑہ رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ کیا تم نے نماز پڑہی اونہوں نے کہا کہ جی نہیں۔ آپنے فرمایا کہ دو رکعت نماز پڑہ لو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپنے فرمایا کہ) اوٹھو اور دو رکعت نماز پڑہ لو۔ پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا وَفِي رِوَايَةٍ فَإِنْ عَجِلَ بِكَ شَيْءٌ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ وَرَكْعَتَيْنِ إِذَا رَجَعْتَ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جمعہ کی نماز پڑہ لو تو اسکے بعد چار رکعت نماز پڑہ لو اور ایک روایت میں ہے کہ اگر کسی وجہ سے تمکو (واپسی) کی جلدی ہو تو دو رکعت مسجد میں پڑہ لو اور دو رکعت گھر میں واپس آکر پڑہ لو مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ اسکے راوی ہیں

(۳) وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي مَقَامِهِ فَدَفَعَهُ وَقَالَ أَتُصَلِّي الْجُمُعَةَ أَرْبَعًا وَكَانَ يُصَلِّي يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَيَقُولُ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَاللَّفْظُ لِأَبِي دَاوُدَ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر نے کسی شخص کو دیکھا کہ وہ جمعہ کے دن (نماز جمعہ کے بعد) اپنے اسی مقام میں جہاں اس نے فرض نماز پڑہی تھی) دو رکعت (سنت) پڑہ رہا ہے تو انہوں نے اس شخص کو دھکیل دیا اور فرمایا کہ کیا تم جمعہ کی نماز چار رکعت پڑہتے ہو اور ابن عمر جمعہ کے دن (بعد نماز جمعہ) اپنے گھر میں دو رکعت پڑہتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے پانچوں اسکے راوی ہیں اور یہ ابوداؤد کے الفاظ ہیں

(۴) وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ بِمَكَّةَ تَقَدَّمَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُصَلِّي أَرْبَعًا فَإِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ صَلَّى الْجُمُعَةَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ فِي الْمَسْجِدِ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ يَفْعَلُهُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ عطاء سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ابن عمر جب مکہ میں نماز جمعہ پڑہتے تھے تو (بعد نماز جمعہ اپنی جگہہ سے جہاں فرض پڑہے تھے) آگے بڑہ جاتے اور دو رکعت نماز پڑہتے تھے پھر اس جگہہ سے بھی اور آگے بڑہ جاتے تھے اور چار رکعت نماز پڑہتے تھے اور جب مدینہ میں ہوتے تو نماز جمعہ پڑہکر اپنے گھر واپس آتے تھے اور دو رکعت گھر میں پڑہتے تھے

لے یعنے آپ جب کبھی عشا پڑہکر تشریف لاتے تھے تو ضرور چار رکعت یا چھہ رکعت پڑہتے تھے ۱۲ سے سنت یا تحیۃ المسجد

مسجد مین رسنت) نہین ٹرپتے تھے تو اس بارہ مین ان سے دریافت کیا گیا تو انہون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویسا ہی کیا کرتے تھے۔ ابو داؤد ترمذی اسکے راوی ہین

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ صَلٰوۃِ الْوِتْرِ

دوسری فصل

نماز وتر کے بیان مین

(۱) عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ یُوْتِرْ فَلَیْسَ مِنَّا قَالَھَا ثَلٰثًا اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاؤدَ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وتر حق (لازم) ہے پس جو شخص وتر نہ پڑھے وہ ہم مین سے نہین ہے۔ یہ آپنے تین بار فرمایا۔ ابو داؤد اسکے راوی ہین

(۲) وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ اَلْوِتْرُ لَیْسَ بِحَتْمٍ کَصَلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ وَلٰکِنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی وِتْرٌ یُحِبُّ الْوِتْرَ فَاَوْتِرُوْا یَا اَھْلَ الْقُرْاٰنِ اَخْرَجَہُ اَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ علی سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ وتر فرض نماز کیطرح ضروری اور حتمی نہین ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالی وتر (طاق) ہے وتر کو عزیز رکھتا ہے تو اے قرآن (پر ایمان لانے) والو وتر پڑھا کرو اصحاب سنن اسکے راوی ہین

(۳) وَعَنِ ابْنِ مُحَیْرِیْزٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ کِنَانَۃَ یُدْعَی الْمُخْدَجِیُّ سَمِعَ رَجُلًا بِالشَّامِ یُکْنٰی اَبَا مُحَمَّدٍ یَقُوْلُ الْوِتْرُ وَاجِبٌ قَالَ الْکِنَانِیُّ فَسَاَلْتُ عُبَادَۃَ بْنَ الصَّامِتِ فَقَالَ کَذَبَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ یَقُوْلُ خَمْسُ صَلَوَاتٍ کَتَبَھُنَّ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی الْعِبَادِ فَمَنْ جَاءَ بِھِنَّ وَلَمْ یُضَیِّعْ مِنْھُنَّ شَیْئًا اِسْتِخْفَافًا بِحَقِّھِنَّ کَانَ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ عَھْدٌ اَنْ یُّدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ وَمَنْ لَّمْ یَاْتِ بِھِنَّ فَلَیْسَ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ عَھْدٌ اِنْ شَاءَ عَذَّبَہٗ وَاِنْ شَاءَ اَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ اَخْرَجَہُ الْاَرْبَعَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ۔ اَبُوْ مُحَمَّدٍ ھٰذَا مِنَ الْاَنْصَارِ لَہٗ صُحْبَۃٌ وَقَوْلُ عُبَادَۃَ فِیْہِ کَذَبَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَیْ اَخْطَأَ وَلَا یَجُوْزُ اَنْ یَّکْذِبَ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْاَخْبَارِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ ترجمہ ابن محیریز سے روایت ہے کہ (قبیلہ) بنی کنانہ کے ایک شخص نے جسکو مخدجی کہتے تھے شام مین ایک شخص سے جسکی کنیت ابو محمد تھی یہ سنا کہ وتر واجب (فرض) ہے کنانی کا بیان ہے کہ مینے عبادہ بن صامت سے دریافت کیا تو انہون نے کہا کہ ابو محمد نے غلط بیان کیا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ پانچ نمازین ہین جو خدا نے اپنے بندونپر فرض کی ہین پس جو شخص انکو ادا کریگا اور انکو حقیر سمجھکر ضائع اور ناغہ نہین کریگا تو اسکے لیے خدا کے نزدیک یہ عہد اور پیمان ہے کہ خدا تعالی ضرور اسکو جنت مین داخل فرمائیگا اور جو شخص انکو نہ ادا کریگا تو اس کے لیے خدا کی نزدیک کوئی عہد و پیمان نہین ہے اگر خدا چاہے اسکو عذاب دیوے اور اگر چاہے اسکو جنت مین داخل فرمائے بجز ترمذی

ملہ یعنے ہمارے تابعدارون سے نہین ہے ۱۲

کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔ یہ ابو محمد انصاری شخص ہیں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور عبادہ کا انکے بارہ میں یہ فرمانا
کہ کَذِبَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ یعنے ابو محمد نے جھوٹ بیان کیا اسکا مطلب یہ ہے کہ ابو محمد نے غلطی اور خطا کی اور یہ جائز نہیں ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی حدیث کے روایت کرنے میں جھوٹ بیان کریں۔

(۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا اَخْرَجَهُ
الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَلِمَالِكٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اِجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا ترجمہ ابن عمر سے روایت ہو کہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی رات کی نمازمین آخری نماز وترکو قرار دو۔ بجز ترمذی کے پانچوں اسکے راوی ہین۔ اور مالک رح کی
روایت مین جو ابن مسعودؓ سے مروی ہو مذکور ہے کہ آپنے فرمایا تم رات کو اپنی آخری نماز وترکو قرار دو

(۵) وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِخَمْسٍ
فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِثَلٰثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ وَهٰذَا لَفْظُهٗ
وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابو ایوب سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وتر ہر یک مسلمان پر حق (لازم) ہے جس کا جی یہ
چاہے کہ وہ وتر کی پانچ رکعت پڑہے تو وہ پانچ ہی رکعت وتر پڑہے اور جو شخص تین رکعت وتر پڑہنا چاہے وہ تین رکعت پڑہے
اور جو شخص ایک رکعت وتر پڑہنی چاہے وہ ایک ہی رکعت پڑہے۔ ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہین۔ اور یہ ابوداؤد کے الفاظ ہین

(۶) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلٰثَ عَشْرَةَ فَلَمَّا كَبِرَ وَضَعُفَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ
اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ فَقَالَ وَقَالَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ مَعْنٰى مَا رُوِيَ اَنَّهٗ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلٰثَ
عَشْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مَعَ الْوِتْرِ فَنُسِبَتْ صَلٰوةُ اللَّيْلِ اِلَى الْوِتْرِ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہو
وہ فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعت وتر پڑہتے تہے پہر جب آپ بوڑہے اور ضعیف ہوگئے تب آپ سات رکعت
وتر پڑہنے لگے۔ ترمذی و نسائی اسکے راوی ہین۔ اور ترمذی نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ اسحاق بن ابراہیم نے کہا کہ یہ جو
روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعت وتر پڑہتے تہے اسکا مطلب ہے کہ آپ رات کو تہجد کی نماز و تر سمیت تیرہ رکعت
پڑہتے تہے تو رات کی نماز (تہجد) وتر کی جانب منسوب کردی گئی۔

(۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا اَبَا دَاؤدَ
وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَنْصَرِفَ فَارْكَعْ رَكْعَةً تُوْتِرُ لَكَ مَا
قَدْ صَلَّيْتَ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وتر آخر شب مین ایک رکعت ہو بجز ابوداؤد
کے چہیوں اسکے راوی ہین۔ اور یہ مسلم کے الفاظ ہین۔ اور بخاری کی ایک روایت مین ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ رات کی نماز (تہجد) دو دو رکعت ہو پہر جب تم نماز ختم کرنا چاہو تو ایک رکعت پڑہ لو یہ ایک رکعت تمہاری پڑہی ہوئی نماز کو

سلہ پس اسمین آپنے صرف پانچ نمازین فرض بیان فرمائین اگر وتر فرض ہوتا تو آپ ضرور بیان فرماتے ۵ یعنے وتر سب کے آخیر مین پڑہا کرو۱۲

وتر (طاق) کر دیگی ۔

(۸) وعن عبد العزيز بن جريج قال سألنا عائشة بأي شيء كان يوتر رسول الله صلى الله عليه قالت كان يقرأ في الأولى بسبح اسم ربك الأعلى وفي الثانية بقل يا أيها الكافرون وفي الثالثة بقل هو الله أحد والمعوذتين أخرجه أصحاب السنن ترجمہ عبد العزیز بن جریج سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ہمنے حضرت عائشہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر مین کیا پڑھتے تھے تو انہون نے فرمایا کہ پہلی رکعت مین سبح اسم ربک الاعلی اور دوسری رکعت مین قل یا ایہا الکافرون اور تیسری رکعت مین قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے تھے اصحاب سنن اسکے راوی ہین ۔

(۹) وعن خارجة بن حذافة قال قال رسول الله صلى الله عليه إن الله أمدكم بصلوة هي خير لكم من حمر النعم وهي الوتر فجعلها الله لكم فيما بين العشاء الآخرة إلى طلوع الفجر أخرجه أبو داود والترمذي حمر النعم خيار الإبل وأغلاها قيمة ترجمہ خارجہ بن حذافہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالی نے تمہاری مدد فرمائی ہے ایک ایسی نماز سے جو تمہارے لیے سرخ اونٹون سے بہتر ہے جو وتر کی نماز ہے تو خدا تعالی نے اسکو تمہارے واسطے مقرر کیا ہے عشا کے بعد سے لیکر صبح صادق کے نمودار ہونے تک ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین ۔ سرخ اونٹ عرب مین عمدہ اور بیش بہا خیال کیے جاتے ہین

(۱۰) وعن عائشة قالت من كل الليل قد أوتر رسول الله صلى الله عليه من أول الليل وأوسطه وآخره وانتهى وتره إلى السحر أخرجه الخمسة ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ انہون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے ہر حصہ مین وتر پڑھی ہے رات کے پہلے حصہ مین آپنے وتر پڑھی ہے اور رات کے درمیانی حصہ مین بھی آپنے وتر پڑھی ہے اور رات کے آخری حصہ مین بھی آپنے وتر پڑھی ہے یہانتک کہ آپ کا وتر صبح تک پہونچ گیا ہے پانچون اسکے راوی ہین

(۱۱) وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه من خاف أن لا يقوم من آخر الليل فليوتر أوله ثم ليرقد ومن طمع أن يقوم آخر الليل فإن صلوة آخر الليل مشهودة محضورة وذلك أفضل أخرجه مسلم والترمذي ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخصکو یہ خوف ہو کہ وہ رات کے آخری حصہ مین نہ اٹھہ سکیگا تو اُس کو رات کے پہلے ہی حصہ مین وتر پڑھ لینا چاہیے پھر سو جانا چاہیے اور جس شخص کو یہ امید ہو کہ وہ رات کے آخری حصہ مین اٹھیگا تو اخیر حصہ شب کی نماز ایسی ہے کہ اس مین فرشتے حاضر ہوتے ہین اور یہ بڑی فضیلت والی نماز ہے مسلم ترمذی اسکے راوی ہین

(۱۲) وعن أبي قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه لأبي بكر متى توتر فقال من أول الليل وقال لعمر متى توتر فقال آخر الليل فقال لأبي بكر أخذ هذا بالحذر وأخذ هذا يعني عمر بالقوة أخرجه مالك وأبو داود ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر سے دریافت فرمایا کہ تم کس وقت وتر پڑھتے ہو تو انہون نے عرض کیا کہ رات کے پہلے حصہ مین (پڑھتا ہون) اور آپنے عمر سے دریافت فرمایا کہ تم کس وقت وتر پڑھتے ہو تو انہون نے عرض کیا رات کے اخیر حصہ مین

سلہ یہ وتر کا وقت ہے ۱۲ سلہ یعنے صبح ہونے کے تھوڑی ہی دیر قبل آپنے وتر پڑھی ہے ۱۲ سلہ عشا کے بعد ۱۲

اٹرپہتا ہون، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کی نسبت ارشاد فرمایا کہ انہون نے تو احتیاطاً سہل فعل اختیار کیا ہے اور عمر کی نسبت آپنے یہ ارشاد فرمایا کہ انہون نے تو مشکل اور قوت کا کام اختیار کیا ہے مالک۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین

(۱۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى اَخْرَجَهٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات اور دن کی (نفل) نماز دو دو رکعت ہے اصحاب سنن اس کے راوی ہین۔

(۱۴) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهٖ اَوْ نَسِيَهٗ فَلْيُصَلِّ اِذَا ذَكَرَ اَوْ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص وتر پڑھنے سے پہلے سو جاوے یا وتر پڑھنا بھول جاوے تو جب اسکو یاد آجاوے یا نیند سے بیدار ہو اسوقت وتر پڑھ لے۔ ابوداؤد۔ ترمذی اس کے راوی ہین

(۱۵) وَعَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ هَلْ يُنْقَضُ الْوِتْرُ قَالَ اِذَا اَوْتَرْتَ مِنْ اَوَّلِهٖ فَلَا تُوْتِرْ مِنْ اٰخِرِهٖ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَزَادَ رَزِيْنٌ رح قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لَا وِتْرَانِ فِيْ لَيْلَةٍ ترجمہ ابو جمرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مینے عائذ بن عمرو سے دریافت کیا جو صحاب شجرہ سے تھے کہ کیا وتر دوبارہ پڑھنے چاہیے تو انہون نے کہا کہ جب تم اول شب مین وتر پڑھ چکے ہو تو آخر شب مین وتر مت پڑھو۔ بخاری اسکے راوی ہین۔ اور رزین نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک رات مین دو وتر نہین ہے۔

(۱۶) وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِمَكَّةَ وَالسَّمَاءُ مُغَيِّمَةٌ فَخَشِيَ الصُّبْحَ فَاَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ انْكَشَفَ الْغَيْمُ فَرَاٰى اَنَّ عَلَيْهِ لَيْلًا فَشَفَعَ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا خَشِيَ الصُّبْحَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہتے ہین کہ مین مکہ مین حضرت ابن عمر کے ساتھ تھا اور آسمان پر ابر گہرا ہوا تھا تو انکو خوف ہوا کہ کہین صبح نہ ہو جاوے تو انہون نے وتر کی ایک رکعت پڑھ لی اسکے بعد صاف ہو گیا تو انہون نے دیکھا کہ ابھی رات باقی ہے تو انہون نے ایک رکعت اور پڑھکر اسکو ایک دوگانہ کر دیا پھر دو دو رکعت نماز پڑھنے لگے پھر جب صبح ہو جانیکا خوف ہوا تو ایک رکعت وتر پڑھ لی۔ مالک اسکے راوی ہین

(۱۷) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لَا يُسَلِّمُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی دو رکعتون مین سلام[1] نہین پھیرتے تھے۔ نسائی اسکے راوی ہین

(۱۸) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يُسَلِّمُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْوِتْرِ حَتّٰى يَاْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِهٖ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمَالِكٌ وَلَهٗ فِيْ اُخْرٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ وِتْرُ النَّهَارِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی دو رکعتون مین سلام پھیرتے تھے اور اپنے کسی ضرورت کیلیے ارشاد فرماتے تھے۔ بخاری اور مالک اسکے راوی ہین۔ اور مالک کی ایک روایت مین مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مغرب کی نماز دن کی وتر ہے

---

[1] تیسری رکعت مین سلام پھیرتے تھے۔

(۱۹) وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ وِتْرِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ اَخْرَجَہٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ علیؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وتر مین یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ اصحاب سنن اسکے راوی ہین

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِیْ صَلٰوۃِ اللَّیْلِ

تیسری فصل

رات کی نماز یعنے تہجد کے بیان مین

(۱) عَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِقِیَامِ اللَّیْلِ فَاِنَّہٗ دَاْبُ الصَّالِحِیْنَ قَبْلَکُمْ وَقُرْبَۃٌ اِلٰی رَبِّکُمْ وَمَنْھَاۃٌ عَنِ الْاٰثَامِ وَتَکْفِیْرٌ لِّلسَّیِّئَاتِ وَمَطْرَدَۃٌ لِّلدَّآءِ عَنِ الْجَسَدِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ بلال سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پر شب بیداری لازم ہے اسلیے کہ تم سے قبل جو نیک لوگ تھے انکا یہ طریقہ ہے اور تمہارے پروردگار کی قربت کا باعث ہے اور گناہون سے روکنے والی ہے اور گناہون کا کفارہ ہے اور جسم سے بیماری کو دفع اور دور کرنیوالی ہے. ترمذی اسکے راوی ہین

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ بِعَشْرِ اٰیَاتٍ لَّمْ یُکْتَبْ مِنَ الْغَافِلِیْنَ وَمَنْ قَامَ بِمِائَۃِ اٰیَۃٍ کُتِبَ مِنَ الْقَانِتِیْنَ وَمَنْ قَامَ بِاَلْفِ اٰیَۃٍ کُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِیْنَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَلَہٗ فِیْ اُخْرٰی عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حُبْشِیٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقِیَامِ ترجمہ ابن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دس آیتین (تہجد کی نماز مین) کھڑے ہوکر پڑہے گا وہ غفلت کرنے والون مین نہین لکھا جائیگا اور جو شخص سو آیت (تہجد) مین کھڑے ہوکر پڑہے گا وہ فرمانبردار اور اطاعت گزارون مین لکھا جائیگا اور جو شخص ہزار آیتین (تہجد) مین کھڑے ہوکر پڑہے گا وہ بہت زیادہ ثواب جمع کرنے والون مین لکھا جائیگا. ابوداؤد اس کے راوی ہین. اور ابوداؤد ہی کی ایک روایت مین جو عبداللہ بن حبشی سے مروی ہے مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کونسا کام افضل اور بہتر ہے آپنے فرمایا کہ نماز مین دیر تک قیام کرنا

(۳) وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ اَوْ دَعَا اُسْتُجِیْبَ لَہٗ فَاِنْ تَوَضَّاَ وَصَلّٰی قُبِلَتْ صَلٰوتُہٗ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ تَعَارَّ اسْتَیْقَظَ ترجمہ عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رات کو بیدار ہوکر یہ دعا پڑہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

پہر دعا مانگے ای اللہ مجھے بخشدی یا کوئی اور دعا کرے تو اسکی دعا قبول ہوگی پہر اگر وضو کرکے نماز پڑہے تو اسکی نماز مقبول ہوگی شیخین اسکو راوی ہین

(۴) وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ قَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا أَبَا دَاوُدَ ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہو وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز شب یعنی تہجد مین) اتنی دیر کھڑے ہوئے کہ آپکے دونو پاؤن سوج گئے تو آپ سے عرض کیا گیا کہ آپکے تو اگلے پچھلے گناہ معاف کردیے گیے ہین (پہر اتنی مشقت کی کیا ضرورت ہی) آپنے فرمایا کہ کیا مین[ف] خدا کا شکرگزار بندہ نہ ہون۔ بجز ابوداؤد کے پانچون اسکے راوی ہین

(۵) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لَا يَدَعُ قِيَامَ اللَّيْلِ وَكَانَ إِذَا مَرِضَ أَوْ كَسِلَ صَلَّى قَاعِدًا۔ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ عائشہ سے روایت ہو وہ فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز (تہجد) ترک نہین فرماتے تھے اور جب کبھی آپ بیمار ہوجاتے یا تھک جاتے تو بیٹھکر پڑہتے تھے۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَإِنْ أَبَى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالی رحم کرے اس شخص پر جو رات کو نماز کے لیے اٹہے اور نماز پڑہے اور اپنی بی بی کو بہی اٹہائے اور اگر وہ اٹہنے سے انکار کرے تو اسکے منہ پر پانی کے چہینٹے مارے اور خدا تعالی رحم کرے اس عورت پر جو رات کو اٹہکر نماز پڑہے اور اپنے شوہر کو بہی اٹہائے اور اگر وہ اٹہنے سے انکار کرے تو اسکے چہرہ پر پانی کے چہینٹے دے۔ ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین

(۷) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ عَلَى كُلِّ عُقْدَةٍ مَكَانَهَا عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقَدُهُ كُلُّهَا فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ قَافِيَةُ الرَّأْسِ مُؤَخَّرُهُ وَمِنْهُ قَافِيَةُ الشِّعْرِ وَقِيلَ وَسَطُهُ وَالْمُرَادُ جَمِيعُ الرَّأْسِ كَنَّى بِبَعْضِهِ عَنْ كُلِّهِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی شخص سوجاتا ہے تو شیطان اسکے سر پر تین گرہ لگا دیتا ہے ہر ایک گرہ پر یہ پہونک دیتا ہے کہ اپنی جگہ پڑے رہو ابہی رات بہت ہی پہر اسکو سلادیتا ہے پہر اگر وہ اٹہہ گیا اور خدا کو یاد کیا تو ایک گرہ کہل گئی پہر اگر وضو کیا تو دوسری گرہ کہل گئی پہر اگر نماز پڑہی تو سب گرہین کہل گئین پہر وہ صبح کو خوش مزاج بشاش اٹہتا ہے ورنہ نہایت بدمزاج سست اٹہتا ہے۔ بجز ترمذی کے چہیون اسکے راوی ہین قَافِيَةُ الرَّأْسِ سے سر کا آخری حصہ مراد ہی اور اسی پر شعر کا قافیہ مبنی ہے اور بیان ہو اسکا

[ف] یعنے مجھے تو اسوجہ سے کہ خدانے میرے سب گناہ بخش دیے زیادہ تر شکرگزار ہونا چاہیے ۱۲

ہے تو بعض حصے کل کیجانب اشارہ کیا ہے

(۸) **وَعَن** ابنِ مَسعُودٍ قَالَ ذُکِرَ رَجُلٌ عِندَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ فَقِیلَ مَا زَالَ نَائِمًا حَتّٰی اَصبَحَ مَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ ذٰلِکَ رَجُلٌ بَالَ الشَّیطَانُ فِی اُذُنِہٖ اَخرَجَہُ الشَّیخَانِ وَالنَّسَائِیُّ **ترجمہ** ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ایک شخص کا تذکرہ کیا گیا اور کہا گیا کہ وہ شخص سوتا رہا یہانتک کہ صبح ہوگئی اور نماز کے لیے نہ اٹھا تو آپنے فرمایا کہ یہ ایسا شخص ہے جسکے کان میں شیطان نے پیشاب کردیا شیخین اور نسائی اسکے راوی ہیں

(۹) **وَعَن** عَائِشَۃَ قَالَت قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ مَا مِنِ امرِئٍ تَکُونُ لَہٗ صَلٰوۃٌ بِلَیلٍ فَغَلَبَہٗ عَلَیہَا نَومٌ اِلَّا کُتِبَ لَہٗ اَجرُ صَلٰوتِہٖ وَکَانَ نَومُہٗ عَلَیہِ صَدَقَۃً اَخرَجَہُ الاَربَعَۃُ اِلَّا التِّرمِذِیَّ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص (ہمیشہ) رات کو تہجد کی نماز پڑھا کرتا ہو پھر ایک شب اُس پر نیند غالب آجائے (اور اٹھہ نہ سکے) تو خدا تعالی اُسکو نماز کا ثواب عطا فرمائیگا اور اسکی نیند اُس پر صدقہ ہوگی۔ بجز ترمذی کے چاروں اسکے راوی ہیں۔ ۱

(۱۰) **وَعَنہَا** قَالَت اِن کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ لَیُوقِظُہُ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنَ اللَّیلِ فَمَا یَجِیئُ السَّحَرُ حَتّٰی یَفرُغَ مِن حِزبِہٖ اَخرَجَہُ اَبُودَاؤدَ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب خدا تعالی رات کو جگا دیتا تھا تو آپ صبح ہونے سے قبل ہی اپنے وظیفے سے فارغ ہوجاتے تھے ابوداؤد اسکے راوی ہیں

(۱۱) **وَعَن** مَسرُوقٍ قَالَ سَأَلتُ عَائِشَۃَ اَیُّ العَمَلِ کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ قَالَتِ الدَّائِمُ قُلتُ وَاَیَّ حِینٍ کَانَ یَقُومُ مِنَ اللَّیلِ قَالَت کَانَ یَقُومُ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ تَعنِی الدِّیکَ اَخرَجَہُ الخَمسَۃُ اِلَّا التِّرمِذِیَّ **ترجمہ** مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مینے حضرت عائشہ صدیقہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسا کام زیادہ پسند تھا تو اونہوں نے فرمایا کہ جو کام ہمیشہ کیا جائے مینے کہا کہ آپ رات کو کس وقت اٹھا کرتے تھے انہوں نے فرمایا کہ جب آپ مرغ کی بانگ کی آواز سنتے تھے اسوقت (نماز کے لیے) کھڑے ہوتے تھے۔ بجز ترمذی کے پانچوں اسکے راوی ہیں

(۱۲) **وَعَن** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہَا قَالَت کَانَت صَلٰوۃُ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ مِنَ اللَّیلِ عَشرَ رَکَعَاتٍ وَیُوتِرُ بِسَجدَۃٍ وَیَرکَعُ رَکعَتَیِ الفَجرِ فَتِلکَ ثَلٰثَ عَشرَۃَ رَکعَۃً اَخرَجَہُ السِّتَّۃُ وَھٰذَا لَفظُ مُسلِمٍ وَاَبِی دَاؤدَ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رات کو تہجد کی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (نماز) دس رکعت تھی اور ایک رکعت وتر پڑھتے تھے اور دو رکعت صبح کی (سنت) پڑھتے تھے تو یہ سب تیرہ رکعتیں ہوئیں۔ چھیوں اسکے راوی ہیں اور یہ مسلم اور ابوداؤد کے الفاظ ہیں ۲

(۱۳) **وَعَن** اَبِی ھُرَیرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ اِذَا قَامَ اَحَدُکُم مِنَ اللَّیلِ فَلیَفتَتِح صَلٰوتَہٗ بِرَکعَتَینِ خَفِیفَتَینِ اَخرَجَہُ مُسلِمٌ وَاَبُودَاؤدَ وَزَادَ ثُمَّ لِیُطَوِّل بَعدُ مَا شَاءَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص تم میں سے رات کو (تہجد کی نماز) پڑھنے کے لیے کھڑا ہو تو اسکو پہلے ہلکی دو رکعت سے اپنی نماز شروع کرنی چاہیے مسلم۔ ابوداؤد اسکے راوی

لہ خدا تعالی نیند کو معاف فرمادیگا ۱۲

ہین اور ابوداؤد نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ بہر اسکے بعد ضحٰی لینی جاہیے پڑہے۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِیْ صَلٰوۃِ الضُّحٰی

چوتھی فصل

نماز چاشت کے بیان مین

(۱) عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ سُبْحَۃَ الضُّحٰی قَطُّ وَاِنِّیْ لَاُسَبِّحُھَا اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیْ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے وہ فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی چاشت کی نماز نہین پڑہی اور مین پڑھا کرتی ہون بجز ترمذی کے چھیون اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ مَا حَدَّثَنَا اَحَدٌ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ یُصَلِّی الضُّحٰی غَیْرُ اُمِّ ھَانِیٍٔ فَاِنَّھَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بَیْتِیْ یَوْمَ الْفَتْحِ فَاغْتَسَلَ وَصَلّٰی ثَمَانِیَ رَکَعَاتٍ فَلَمْ اَرَ صَلٰوۃً قَطُّ اَخَفَّ مِنْھَا غَیْرَ اَنَّہٗ یُتِمُّ الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ۔ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ ترجمہ عبدالرحمن بن ابی لیلے سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مجھ سے بجز ام ہانی کے کسی اور شخص نے نہین بیان کیا جسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت کی نماز پڑہتے ہوئے دیکھا ہو البتہ ام ہانی نے یہ بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گہر میرے پاس تشریف لائے تو آپنے غسل کیا اور آٹھ رکعت نماز (چاشت) پڑہی تو مینے کبھی اس سے زیادہ [1] ہلکی نماز نہین دیکھی بجز اسکے کہ آپ رکوع اور سجدہ پورا کرتے تھے۔ چھیون اسکے راوی ہین

(۳) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِصِیَامِ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ مِنْ کُلِّ شَھْرٍ وَرَکْعَتَیِ الضُّحٰی وَاَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَرْقُدَ۔ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ میرے دوست [2] یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین چیزون کی وصیت کی (ایک تو) ہر مہینہ مین تین دن روزہ رکہنے کی (دوسرے) دو رکعت نماز چاشت کی اور (تیسری) اسکی کہ سونے سے قبل وتر پڑہ لیا کرون۔ پانچون اسکے راوی ہین

(۴) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ یُصْبِحُ عَلٰی کُلِّ سُلَامٰی مِنْ اَحَدِکُمْ صَدَقَۃٌ فَکُلُّ تَسْبِیْحَۃٍ صَدَقَۃٌ وَکُلُّ تَحْمِیْدَۃٍ صَدَقَۃٌ وَکُلُّ تَھْلِیْلَۃٍ صَدَقَۃٌ وَکُلُّ تَکْبِیْرَۃٍ صَدَقَۃٌ وَاَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ صَدَقَۃٌ وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَۃٌ وَیُجْزِئُ مِنْ ذٰلِکَ رَکْعَتَانِ یَرْکَعُھُمَا الْعَبْدُ مِنَ الضُّحٰی۔ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤدَ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب صبح ہوتی ہے تو تم مین سے ہر شخص کے ہر جوڑ اور بند پر صدقہ واجب [3] ہوتا ہے پھر ہر ایک تسبیح (یعنے سبحان اللہ کہنا) صدقہ ہے اور ہر ایک تحمید (الحمد للہ کہنا) صدقہ ہے اور ہر ایک تہلیل (لا الہ الا اللہ کہنا) صدقہ ہے اور ہر ایک تکبیر (اللہ اکبر کہنا) صدقہ ہے اور اچھے کام کے کرنے کا حکم دینا صدقہ ہے اور بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے اور ان سب سے دو رکعتین کافی ہین جنکو بندہ

[1] یعنے آپ بہت جلد جلد پڑہ رہے تھے [2] یعنے رکوع و سجدہ مین کوئی تخفیف نہین کرتے تھے البتہ قرارت مین تخفیف فرماتے تھے [3] یعنے شکر واجب ہوجاتا ہے

چاشت کے وقت پڑھ لینا ہے مسلم ابوداؤد اسکے راوی ہین

(۵) وَعَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْاِنْسَانِ ثَلٰثُمِائَۃٍ وَّسِتُّوْنَ مَفْصِلًا فَعَلَیْہِ اَنْ یَّتَصَدَّقَ عَنْ کُلِّ مَفْصِلٍ مِّنْہُ بِصَدَقَۃٍ قَالُوْا مَنْ یُّطِیْقُ ذٰلِکَ قَالَ النُّخَاعَۃُ فِی الْمَسْجِدِ یَدْفِنُھَا وَالشَّیْءُ یُنَحِّیْہِ عَنِ الطَّرِیْقِ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَرَکْعَتَانِ تَرْکَعُھُمَا مِنَ الضُّحٰی ترجمہ بریدہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان مین تین سو ساٹھ جوڑ و بند ہین پس انسان پر ہر ایک جوڑ کی طرف سے خیرات کرنا واجب ہے اصحاب نے عرض کیا کہ اتنی طاقت کس کو ہے کہ ہر ایک بند کی طرف سے خیرات کر سکے) تو آپ نے فرمایا کہ تھوک جو مسجد مین ہو اسکو دفن کر دینا اور کسی موذی شے کا رستہ سے ہٹا دینا (یہ سب خیرات ہے) اور جسکو اسکا موقعہ پیش نہ آئے تو اُس کے بسلہ چاشت کی دو رکعت نماز (سب بند کی طرف سے خیرات ہے) ابوداؤد اسکے راوی ہین

(۶) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ وَّاَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ابْنَ اٰدَمَ ارْکَعْ لِیْ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ اَوَّلَ النَّھَارِ اَکْفِکَ اٰخِرَہٗ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوذر اور ابوالدرداء سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالی فرماتا ہےسلہ کہ اے انسان کو میرے واسطے دن کے شروع حصہ مین چار رکعت پڑھا کرین دن کے آخری حصہ تک تیرے واسطے کافی ہونگا (یعنے تیری حاجت براری کرون گا) ترمذیسلہ اسکے راوی ہین

(۷) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَافَظَ عَلٰی شُفْعَۃِ الضُّحٰی غُفِرَتْ لَہٗ ذُنُوْبُہٗ وَاِنْ کَانَ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چاشت کی دو رکعت نماز کی حفاظت سلہ اور نگہداشت کریگا تو اسکے گناہ بخشدیے جاینگے اگرچہ کف دریا کے برابر ہون۔ ترمذی اسکے راوی ہین

(۸) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّی الضُّحٰی ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً بَنَی اللّٰہُ لَہٗ قَصْرًا فِی الْجَنَّۃِ مِنْ ذَھَبٍ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ انس سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چاشت کی بارہ رکعتسلہ نماز پڑھے گا خدا تعالی اُس کے واسطے جنت مین سونے کا محل تیار فرمائیگا۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۹) وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الضُّحٰی اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ وَّیَزِیْدُ مَا شَاءَ اللّٰہُ ترجمہ عائشہ سے روایت ہو فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی چار رکعت نماز پڑھتے تھے اور چار رکعت سے زیادہ بھی پڑھتے تھے جتنا کہ خدا تعالی چاہتا۔

(۱۰) وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الْاَوَّابِیْنَ حِیْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ مِنَ الضُّحٰی اَخْرَجَہُمَا مُسْلِمٌ ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی طرف رجوع ہونیوالون کی نماز کا وقت ہے جبکہ اونٹ کے بچے کے زمین کے گرم ہونے کی وجہ سے پاؤن جلنے لگین۔ ان دونو حدیث کے مسلم راوی ہین

سلہ مطلب یہ ہو کہ چاشت کی دو رکعت پڑھ لینے سے ہر جوڑ و بند کا صدقہ ادا ہو جاتا ہے سلہ حدیث قدسی ہے سلہ ابوداؤد مین بروایت نعیم بن ہمار یہ حدیث قدسی موجود ہے۔ سلہ ہمیشہ پڑھا کرے گا۔ سلہ یعنے بکثرت ہون۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِیْ قِیَامِ رَمَضَانَ

پانچوین فصل

رمضان کی نماز کے بیان مین

صَلٰوةُ التَّرَاوِیْح

نماز تراویح کا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ یُرَغِّبُهُمْ فِیْ قِیَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّاْمُرَهُمْ بِعَزِیْمَةٍ فَیَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَالْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِكَ خِلَافَةَ اَبِیْ بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ وَفِیْ رِوَایَةٍ مَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَاَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ الْمَرْفُوْعَ مِنْهُ فِیْ قِیَامِ رَمَضَانَ وَقِیَامِ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو رمضان مین نماز تراویح پڑہنے کی ترغیب دیتے تہے بغیر اسکے کہ آپ انکو تاکید اور وجوب کے طور پر حکم دین تو آپ فرماتے تہے کہ جو شخص ماہ رمضان مین رتقائی ایمان وحصول ثواب کے غرض سے نماز پڑہے تو اسکے اگلے گناہ بخش دیے جائینگے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا اور یہی طریقہ جاری رہا پہر حضرت ابوبکر رض کی خلافت مین اور حضرت عمر کے شروع خلافت کے زمانہ تک یہی طریقہ جاری رہا اور ایک روایت مین ہے کہ جو شخص شب قدر مین ایمان اور حصول ثواب کی غرض سے نماز پڑہے تو اسکے اگلے گناہ بخش دیے جائینگے۔ چہیون اسکے راوی ہین۔ اور بخاری نے ابوہریرہ سے رمضان اور شبقدر مین قیام اور نماز پڑہنے کے بارہ مین مرفوعا روایت کیا ہے۔

(۲) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ یَجْتَهِدُ فِیْ رَمَضَانَ مَا لَا یَجْتَهِدُ فِیْ غَیْرِهٖ وَفِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ اَشَدُّ وَكَانَ یُحْیِیْ لَیْلَهٗ وَیُوْقِظُ اَهْلَهٗ وَیَشُدُّ مِئْزَرَهٗ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ شَدُّ الْمِئْزَرِ كِنَایَةٌ عَنِ اجْتِنَابِ النِّسَاءِ وَعَنِ الْجِدِّ وَالْاِجْتِهَادِ فِی الْعَمَلِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ وہ فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان مین (عبادت مین) اتنی کوشش اور محنت کرتے تہے کہ کسی اور مہینے مین ایسی کوشش نہین کرتے تہے اور اخیر کے دس روز مین تو سب سے زیادہ کوشش کرتے تہے اور آپ رات بہر جاگتے تہے اور اپنے گہر والون کو جگا دیتے تہے اور تہ بند مضبوط باندہ لیتے تہے۔ پانچون اسکے راوی ہین تہ بند مضبوط باندہنا اشارہ ہے اس جانب کہ آپ عورتون سے پرہیز کرتے تہے اور عبادت مین کوشش اور محنت فرماتے تہے۔

(۳) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ یَقُوْمُ فِیْ رَمَضَانَ فَجِئْتُ فَقُمْتُ اِلٰی جَنْبِهٖ فَجَاءَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَامَ

اَيْضًا حَتّٰى كُنَّا رَهْطًا فَلَمَّا اَحَسَّ اَنَّا خَلْفَهٗ جَعَلَ يَتَجَوَّزُ فِي الصَّلٰوةِ ثُمَّ دَخَلَ رَحْلَهٗ فَصَلّٰى صَلٰوةً لَا يُصَلِّيْهَا عِنْدَنَا فَقُلْتُ لَهٗ حِيْنَ اَصْبَحْتُ اَفَطِنْتَ لَنَا اللَّيْلَةَ قَالَ نَعَمْ ذٰلِكَ الَّذِيْ حَمَلَنِيْ عَلٰى مَا صَنَعْتُ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ اَلتَّجَوُّزُ اَلْاِسْرَاعُ فِي الْعَمَلِ وَتَخْفِيْفُهٗ ترجمہ انس سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان مین نماز پڑہا کرتے تہے تو (ایک رات کو) مین آکر آپکے پہلو سے کہڑا ہوگیا پہر ایک دوسرا شخص آیا اور وہ بہی (آپکے ساتہ) کہڑا ہوگیا یہانتک کہ ہماری ایک جماعت ہوگئی تو جب آپکو محسوس اور معلوم ہوا کہ مین آپکے پیچہے ہون تو آپ نماز مین جلدی کرنے لگے پہر (جلدی سے نماز پڑہ کر) آپ اندر تشریف لے گئے پہر آپنے (وہان) ایسی نماز پڑہی جیسی نماز ہمارے سامنے نہین پڑہی تہی جب صبح ہوی تو مین نے آپسے عرض کیا کہ کیا رات کو آپ ہمکو پہچان گئے (کہ ہم پیچہے کہڑے ہین) آپنے فرمایا کہ ہان یہی تو میرے اس فعل کا باعث ہوا جو مین نے کیا (یعنے جلدی نماز پڑہکر سیدہے اندر چلا گیا) مسلم اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى بِصَلٰوتِهٖ نَاسٌ كَثِيْرٌ ثُمَّ صَلّٰى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرُوْا ثُمَّ اجْتَمَعُوْا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَاَيْتُ صَنِيْعَكُمْ فَلَمْ يَمْنَعْنِيْ مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَيْكُمْ اِلَّا اَنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک شب) مسجد مین نماز (تراویح) پڑہی تو آپکے ساتہ چند اشخاص نے نماز پڑہی پہر دوسری شب کو آپنے نماز پڑہی تو لوگ بکثرت آپکے ساتہ شریک ہوگئے پہر تیسری شب کو تو لوگ بہت ہی کثرت کے ساتہ جمع ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برآمد نہین ہوے جب صبح ہوی تو آپنے فرمایا کہ مین نے تمہاری حالت اور حرکت دیکہی (کہ تم سب جمع ہو) لیکن میرے نکلنے مین بجز اسکے کوئی اور سبب مانع نہ ہوا کہ مین ڈر گیا کہ کہین تمپر (نماز تراویح) فرض نہ ہوجائے (اور پہر نہ ادا کرسکو) اور یہ رمضان کا واقعہ ہے بجز ترمذی کے چہیون اسکے راوی ہین

(۵) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ فِيْ رَمَضَانَ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا هٰؤُلَاءِ قِيْلَ اُنَاسٌ لَيْسَ مَعَهُمْ قُرْاٰنٌ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يُصَلِّيْ بِهِمْ فَقَالَ اَصَابُوْا وَنِعْمَ مَا صَنَعُوْا اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤُدَ وَقَالَ هٰذَا الْحَدِيْثُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک شب) رمضان مین لوگون کے پاس برآمد ہوئے دیکہا تو لوگ مسجد کے ایک گوشہ مین نماز پڑہ رہے تہے تو آپنے دریافت فرمایا کہ یہ کون لوگ ہین عرض کیا گیا کہ یہ وہ لوگ ہین جنکو قرآن یاد نہین ہے اور ابی بن کعب انکو نماز پڑہا رہے ہین تو آپنے فرمایا کہ بہت ٹہیک کیا اور بہت ہی اچہا کیا۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ اور کہتے ہین کہ یہ حدیث قوی نہین ہے (ضعیف ہے)

(۶) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ مِّنَ الشَّهْرِ فَقَامَ حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ وَقَامَ فِي الْخَامِسَةِ حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْنَا لَهٗ لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هٰذِهٖ

لہ جب سمجہے کہ اگر شریک ہوگئے تو لہ جلدی جلدی پڑہنے لگے تہ یعنے لمبی نماز پڑہی اور ہمارے سامنے ہلکی پڑہی تہی۔

فقال اِنّه من قام مع الامام حتّی ینصرف کُتب لهٗ قیام لیلةٍ ثمّ لم یقم بنا حتّٰی بقی ثلثٌ من الشّهر فصلّٰی بنا فی الثّالثة ودعا اهله ونسآءه وقام بنا حتّٰی خشینا ان یفوتنا الفلاح قیل وما الفلاح قال السّحور اخرجه اصحاب السّنن وصحّحه التّرمذیّ السّحور بفتح السّین ما یتسحّر به وبالضّمّ الفعل نفسه ترجمہ ابوذر سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے روزہ رکھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو نماز (تراویح) نہین پڑہائی یہانتک کہ مہینے مین سات راتین باقی رہ گئین تو آپنے (تیئسوین شب کو ثلث رات تک ہمکو نماز (تراویح) پڑہائی پہر جب چہہ راتین باقی رہین تو (چوبیسوین شب کو) آپنے ہمکو نماز نہین پڑہائی پہر جب پانچ راتین باقی رہ گئین تو (پچیسوین شب کو) آپنے ہمکو آدہی رات تک نماز (تراویح) پڑہائی تو ہمنے آپسے عرض کیا کہ کاش آپ بقیہ (نصف) شب آپ ہمکو نفل نماز پڑہاتے رہین (تو بہتر ہوگا) تو آپنے فرمایا کہ جو شخص امام کے ساتھ نماز پڑہے تا آنکہ امام نماز سے فارغ ہوجائے تو اسکو پوری رات بہر نماز پڑہنے کا ثواب لکہا جاتا ہے پہر آپنے ہمکو نماز نہ پڑہائی یہانتک کے مہینہ مین تین ہی راتین رہ گئین تو آپنے ستائیسوین شب کو ہمکو نماز پڑہائی اور آپنے اپنے اہل وعیال اور بی بیون کو بلایا اور آپ ہمکو نماز پڑہاتے رہے یہانتک کہ ہمکو خوف ہوا کہ کہین فلاح کا وقت نہ جاتا رہے[1] پوچھا گیا کہ فلاح کیا چیز ہے انہون نے کہا کہ سحر کا کہانا اصحاب سنن اسکے راوی ہین۔ اور ترمذی نے اس حدیث کو صحیح تسلیم کیا ہے۔ سحور بفتح سین وہ چیز جو سحر کو کہاتے ہین اور بضم سین خود سحر (صبح) ہونا ہے

(۷) وعن عبد اللّٰه بن ابی بکرٍ قال سمعت ابیّ یقول کنّا ننصرف فی رمضان من القیام فنستعجل الخدم بالطّعام مخافة فوت السّحور اخرجه مالكٌ ترجمہ عبد اللہ بن ابی بکر سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مینے ابی سے سنا کہ فرماتے تہے کہ ہم لوگ رمضان مین نماز سے فارغ ہوتے تہے تو ہم خادمون کو جلدی کہانا لانیکے لیے کہتے تہے اس خوف سے کہ کہین سحر کے کہانے کا وقت نہ جاتا رہے۔ مالک اسکے راوی ہین۔

الفصل السّادس فی صلوة العیدین

چہٹی فصل

عیدین (عید الفطر وعید الضحی) کی نماز کے بیان مین

(۱) عن ابن عبّاسٍ قال خرج رسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه یوم عیدٍ فصلّی رکعتین لم یصلّ قبلهما ولا بعدهما اخرجه الخمسة ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن نکلے تو آپنے دو رکعت نماز پڑہی نہ اس کے قبل نماز پڑہی نہ اسکے بعد نماز پڑہی۔ پانچون اسکے راوی ہین۔

(۲) وعن عائشة قالت کان رسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه یکبّر فی الفطر والاضحٰی فی الاولٰی سبع تکبیراتٍ وفی الثّانیة خمس تکبیراتٍ سوٰی تکبیرتی الرّکوع اخرجه ابو داؤد ترجمہ عائشہ سے روایت ہے فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر

[1] اس شب آپنے رات بہر نماز پڑہائی تہی کہ لوگون کو خیال ہوا کہ کہین سحر کا وقت نہ جاتا رہے۔

اور عید الضحی کی نماز مین علاوہ رکوع کے دو تکبیر کے پہلی رکعت مین سات تکبیر کہتے تھے اور دوسری رکعت مین پانچ تکبیر کہتے تھے۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يُكَبِّرُ فِي الْعِيْدَيْنِ فِي الْاُوْلٰى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الثَّانِيَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ کثیر بن عبد اللہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونون عید کی نماز مین پہلی رکعت مین قرارت سے پہلے سات دفعہ تکبیر کہتے تھے اور دوسری رکعت مین قرارت سے پہلے پانچ بار تکبیر کہتے تھے۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ کئی بار دونون عید کی نماز بغیر اذان اور اقامت کے پڑہی مسلم۔ ابوداود۔ ترمذی اسکے راوی ہین

(۵) وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَادَاؤُدَ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر دونون عید کی نماز خطبہ سے قبل پڑہا کرتے تھے بجز ابوداؤد کے پانچون اسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِلَا اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ ثُمَّ قَامَ مُتَوَكِّئًا عَلٰى بِلَالٍ فَاَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَحَثَّ عَلٰى طَاعَتِهٖ وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَّرَهُمْ ثُمَّ اَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَقَالَ تَصَدَّقْنَ فَاِنَّ اَكْثَرَكُنَّ حَطَبُ جَهَنَّمَ فَقَامَتِ امْرَاَةٌ مِنْ سِطَةِ النِّسَاءِ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ فَقَالَتْ لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِاَنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ الشَّكَاةَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ فَجَعَلْنَ يَتَصَدَّقْنَ مِنْ حُلِيِّهِنَّ يُلْقِيْنَ فِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ سِطَةُ النِّسَاءِ اَوْسَاطُهُنَّ حَسَبًا وَنَسَبًا وَالسَّفْعَةُ سَوَادٌ فِي اللَّوْنِ وَالشَّكَاةُ بِفَتْحِ الشِّيْنِ الشَّكْوٰى وَالْعَشِيْرُ الزَّوْجُ ترجمہ جابر سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مین عید کی نماز کے لیے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حاضر ہوا تو آپ خطبہ سے قبل بلا اذان اور اقامت کے نماز شروع کی پہر آپ بلال پر تکیہ لگا کر کہڑے ہوئے پہر آپنے لوگون کو خدا سے ڈرنے کا حکم دیا اور اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کی رغبت دلائی اور وعظ و نصیحت فرمائی اور انکو موت یاد دلائی اسکے بعد آپ عورتون کے پاس تشریف لائے اور انکو بہی وعظ و نصیحت فرمائی اور انکو آخرت اور موت یاد دلائی اور آپنے فرمایا کہ تم عورتین خیرات کرو اسلیے کہ تم مین سے اکثر عورتین دوزخ کی ایندہن ہین تو ان مین سے ایک اوسط درجہ کی حسب نسب کالی گالون والی عورت کہڑی ہوکر عرض کرنے لگی کہ یا رسول اللہ یہ کیون آپ نے فرمایا کہ اسلیے کہ تم عورتین شکایت بکثرت کیا کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو تو عورتین اپنے زیورون مین سے خیرات کرنے لگین اور بلال کے کپڑے مین ڈالنے لگین بجز ترمذی کے پانچون اسکے راوی ہین سِطَةُ النِّسَاءِ وہ عورت جو حسب مین اوسط ہو کی ہو السفعۃ سیاہ رنگ الشکاۃ بفتح شین شکایت العشیر شوہر

سطہ اکثر عورتین ایندہن ہین کہ جاوین گی

(۷) وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَأَلَ عُمَرُ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ يَقْرَأُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ قَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِيْهِمَا بِقٓافْ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ۔ ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے ابو واقد لیثی سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عید الضحے اور عید الفطر کی نمازمین کونسی سورہ پڑہتے تہے اونہون نے کہا کہ آپ دونون عید کی نمازمین سورہ ق والقرآن المجید اور سورہ اقتربت الساعۃ وانشق القمر پڑہتے تہے۔ بجز بخاری کے چہیون اسکے راوی ہین

(۸) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ وَّاحِدٍ فَقَرَأَ بِهِمَا اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ۔ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دونو عید اور جمعہ کی نمازمین (سورہ) سبح اسم ربک الاعلی اور (سورہ) ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑہتے تہے اور جب کبہی جمعہ اور عید ایک ہی دن اکٹہے ہوجاتے تو آپ دونو نمازون مین یہی دونو سورہ پڑہتے تہے بجز بخاری کے چہیون اسکے راوی ہین

اِجْتِمَاعُ الْعِيْدِ وَالْجُمُعَةِ

عید اور جمعہ کا ایک ہی دن جمع ہونا

(۱) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَمَعَ فِي يَوْمِكُمْ هٰذَا عِيْدَانِ فَمَنْ شَاءَ اَجْزَاَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ وَاِنَّا مُجَمِّعُوْنَ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوُدَ۔ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج کے دن دو عیدین جمع ہوگئی ہین پس جو شخص چاہے اسکے لیے (عید کی نماز) نماز جمعہ (کی طرف) سے[1] کافی ہے۔ اور ہم تو جمعہ کی نماز پڑہین گے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین

(۲) وَعَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّهُ شَهِدَ الْعِيْدَ مَعَ عُمَرَ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ عَنْ صِيَامِ هٰذَيْنِ الْعِيْدَيْنِ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيَوْمٌ تَاْكُلُوْنَ فِيْهِ مِنْ نُسُكِكُمْ قَالَ اَبُوْ عُبَيْدٍ وَشَهِدْتُهُ مَعَ عُثْمَانَ فَصَلَّى قَبْلَ اَنْ يَّخْطُبَ وَكَانَ ذٰلِكَ يَوْمَ جُمُعَةٍ فَقَالَ لِاَهْلِ الْعَوَالِيْ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْتَظِرَ الْجُمُعَةَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّرْجِعَ اِلٰى اَهْلِهِ فَقَدْ اَذِنَّا لَهٗ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ۔ ترجمہ ابو عبید سعید بن عبید سے روایت ہے کہ وہ حضرت عمر کے ساتہ عید کی نمازمین حاضر ہوئے تو حضرت عمرؓ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑہی پہر لوگون کو خطبہ پڑہ کر سنایا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمکو ان دونون عید کے دن روزہ رکہنے سے منع فرمایا ہے ان دونو مین سے ایک تو تمہارے روزہ سے افطار کرنے کا دن ہے اور دوسرا وہ دن ہے جس دن تم اپنی قربانیون کا گوشت کہاتے ہو۔ ابو عبید کہتے ہین کہ مین حضرت عثمان کے ساتہ بہی عید کی نمازمین حاضر ہوا تو انہون نے خطبہ سے قبل نماز پڑہائی اور وہ جمعہ کا دن تہا تو انہون نے (مدینہ کے) اطراف کے رہنے والون سے فرمایا

[1] یعنے جمعہ کی نماز کی ضرورت نہین ۱۲

کہ جو شخص نمازِ جمعہ کی انتظار کو پسند کرتا ہے وہ منتظر رہے اور جو شخص اپنے گھر واپس جانے کو پسند کرتا ہے تو ہم اسکو (واپسی کی) اجازت دیتے ہیں شیخین اسکے راوی ہیں

(۳) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا ابْنُ الزُّبَیْرِ یَوْمَ عِیْدٍ فِیْ یَوْمِ جُمُعَةٍ اَوَّلَ النَّهَارِ ثُمَّ رُحْنَا اِلَی الْجُمُعَةِ فَلَمْ یَخْرُجْ اِلَیْنَا فَصَلَّیْنَا وُحْدَانًا وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالطَّائِفِ فَلَمَّا قَدِمَ ذَكَرْنَا لَهٗ فَقَالَ اَصَابَ السُّنَّةَ وَفِیْ رِوَایَةٍ اِجْتَمَعَ یَوْمُ الْجُمُعَةِ وَیَوْمُ الْفِطْرِ عَلٰی عَهْدِ ابْنِ الزُّبَیْرِ فَقَالَ عِیْدَانِ اجْتَمَعَا فِیْ یَوْمٍ وَّاحِدٍ فَجَمَعَهُمَا جَمِیْعًا فَصَلَّاهُمَا رَكْعَتَیْنِ بُكْرَةً لَمْ یَزِدْ عَلَیْهِمَا حَتّٰی صَلَّی الْعَصْرَ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ عطا ابن ابو رباح سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم کو ابن زبیر نے جمعہ کے دن عید کی نماز سویرے پڑھائی[1] پھر ہم جمعہ کی نماز کے لیے گئے تو ابن زبیر ہمارے پاس برآمد نہ ہوئے اور ہمنے اکیلے نماز پڑھ لی۔ اور ابن عباس (اس زمانہ میں) طائف میں تھے جب وہ (واپس) آئے تو ہمنے ان سے اسکا تذکرہ کیا[2] تو انہوں نے کہا کہ انہوں[3] نے سنت (نبوی) کے موافق کیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ابن زبیر کے زمانہ (خلافت) میں جمعہ اور عید الفطر ایک ہی دن جمع ہوئے تو انہوں نے فرمایا کہ دو عیدیں ایک ہی دن جمع ہو گئے ہیں پھر انہوں نے دونوں کو ملا کر صبح کے وقت دو رکعت نماز پڑھ لی اور دو رکعت سے زیادہ نہیں پڑھی[4] یہانتک کہ عصر کی نماز پڑھی۔ ابوداؤد۔ نسائی اسکے راوی ہیں

(۴) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَغْدُوْ اِلَی الصَّلٰوةِ یَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰی یَاْكُلَ تَمَرَاتٍ وَّیَاْكُلُهُنَّ وِتْرًا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کی نماز کے لیے اسوقت تک تشریف نہیں لیجاتے تھے جب تک آپ چند کھجوریں نہ کھا لیتے اور آپ طاق کھجوریں[5] کھاتے تھے۔ بخاری۔ اور ترمذی اسکے راوی ہیں

(۵) وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تَخْرُجَ اِلَی الْعِیْدِ مَاشِیًا وَّاَنْ تَاْكُلَ شَیْئًا قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ علی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ یہ سنت ہے کہ عید کی نماز کے لیے پیدل جاؤ اور جانے سے پہلے کچھ کھا لو ترمذی اسکے راوی ہیں

(۶) وَعَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰی یَطْعَمَ وَلَا یَطْعَمُ یَوْمَ الْاَضْحٰی حَتّٰی یُصَلِّیَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن اسوقت تک نماز کے لیے تشریف نہیں لے جاتے تھے جب تک کھانا لیتے اور عید الضحی کے دن آپ نہیں کھاتے تھے تاآنکہ نماز سے[6] فارغ ہو جاتے۔ ترمذی اسکے راوی ہیں

(۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْخُذُ یَوْمَ الْعِیْدِ فِیْ طَرِیْقٍ ثُمَّ یَرْجِعُ فِیْ طَرِیْقٍ اٰخَرَ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن (نماز کے لیے) ایک راستہ سے تشریف لے جاتے تھے اور دوسرے راستہ سے واپس آتے تھے ابوداؤد اس کے راوی ہیں

(۸) وَعَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ قَالَتْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُخْرِجَ فِی الْعِیْدِ الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ وَالْحُیَّضَ

---

[1] یعنے زمانہ خلافت میں [2] کہ ابن زبیر نے جمعہ کے روز صرف عید کی نماز پڑھائی اور جمعہ کی نماز نہیں پڑھائی [3] یعنے ابن زبیر نے [4] یعنے جمعہ اور عید دونوں نمازوں کو ملا کر صبح کو پڑھ لیا پھر اسکے بعد کوئی اور نماز نہیں پڑھی یہانتک کہ عصر کی نماز پڑھی [5] یعنے تین کھاتے یا پانچ یا سات [6] پھر نماز کے بعد کھاتے تھے

فَاَمَّا الْحُيَّضُ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَدُعَاءَهُمْ وَيَعْتَزِلْنَ مُصَلَّاهُمْ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہو فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم دیا کہ عید کی نماز کے لیے جوان کنواری اور پردہ نشین اور حیض والی عورتین جائین لیکن حیض والی عورتین مسلمانون کی جماعت اور دعامین شریک رہین اور انکے مصلی یعنے جای نماز سے علیحدہ اور یکطرف رہین۔ پانچون اسکو راوی ہین

(۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ الْعَنَزَةَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْاَضْحٰى يَرْكُزُهَا فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ اَلْعَنَزَةُ شِبْهُ الْعُكَّازَةِ وَهِيَ مِثْلُ نِصْفِ الرُّمْحِ وَاَكْثَرُ قَلِيْلًا وَلَهَا سِنَانٌ كَسِنَانِ الرُّمْحِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الضحی کے دن ایک برچھی نکالتے تب اوسکو گاڑ دیتے پہر اسکی طرف نماز پڑھتے تھے۔ نسائی اسکے راوی ہین اَلْعَنَزَةُ برچھی دار لکڑی کی طرح ہوتا ہے جو نصف برچھی بلکہ اس سے کچھ زیادہ ہوتا ہے اور برچھی کی طرح اسکے بہی دانت ہوتا ہے

(۱۰) وَعَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ اَنَّ عَلِيًّا اِسْتَخْلَفَ اَبَا مَسْعُوْدٍ عَلَى النَّاسِ فَخَرَجَ يَوْمَ عِيْدٍ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ لَيْسَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يُصَلّٰى قَبْلَ الْاِمَامِ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ ثعلبہ بن زہدم سے روایت ہو کہ حضرت علی نے ابومسعود کو لوگون پر خلیفہ مقرر کیا تو وہ عید کے دن نماز کے لیے گئے تو فرمایا اے لوگون امام سے پہلے نماز پڑھنا سنت نہین ہے۔ نسائی اسکے راوی ہین

اَلْبَابُ الثَّانِيْ فِي النَّوَافِلِ الْمَقْرُوْنَةِ بِالْاَسْبَابِ وَفِيْهِ اَرْبَعَةُ فُصُوْلٍ

دوسرا باب

ان نفل نمازون کے بیان مین جو اسباب سے مقرون اور متصل ہین جس مین چار فصلین ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِي الْكُسُوْفِ

پہلی فصل

گہن کی نماز کے بیان مین

(۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ وَهِيَ دُوْنَ قِرَاءَتِهِ الْاُوْلٰى ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ رُكُوْعِهِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَكْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ

[1] یعنے برچھی کو سترہ بنا لیتے تھے اب جہان کہین عیدگاہ کی دیوار سامنے موجود ہو وہان سترہ کی ضرورت نہین ہے میدان مین البتہ ضرور ہے [2] یعنے عید کے دن نفل غیرہ بجز نماز عید کے نہین پڑہنا چاہیے [3] یعنے جب کوئی سبب ظاہر ہو تو یہ نماز پڑہی جاتی ہے "

اللهِ تَعَالٰى يُرِيْهِمَا عِبَادَهٗ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین سورج گہن ہوا تو آپ کھڑے ہوے اور لوگون کو نماز پڑہائی اور آپنے بڑی لمبی قراءت پڑہی پہر آپنے رکوع کیا اور بڑا لمبا رکوع کیا پہر آپنے رکوع سے سر اٹہایا پہر آپنے بڑی لمبی قراءت پڑہی لیکن یہ قراءت بہ نسبت پہلی قراءت کے کم تہی پہر آپنے رکوع کیا اور بڑا لمبا رکوع کیا لیکن یہ رکوع بہ نسبت پہلے رکوع کے کم تہا پہر آپنے رکوع سے سر اٹہایا پہر آپنے دو سجدے کیے پہر آپ کھڑے ہوئے تو دوسری رکعت مین بہی آپنے ایسا ہی کیا (جس طرح پہلی رکعت مین کیا تہا) اسکے بعد آپنے سلام پہیرا اور آفتاب صاف ہو چکا تہا پہر آپنے کھڑے ہو کر لوگون کو خطبہ پڑہ کر سنایا اور آپنے فرمایا کہ سورج اور چاند گہن کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے نہین ہوتا لیکن یہ دونون خدا کی نشانیون مین سے دو نشانیان ہین جنکو خدا تعالی اپنے بندون کو بتلاتا ہے پس جب تم ایسا دیکہو تو نماز کیطرف جہپٹو اور دوڑو چہیون اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِىْ فِى الْاِسْتِسْقَاءِ

دوسری فصل

نماز استسقاء کے بیان مین

(۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ فَبَيْنَا النَّبِىُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَامَ اَعْرَابِىٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ هَلَكَ الْمَالُ وَضَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرٰى فِى السَّمَاءِ قَزَعَةً فَوَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ مَا وَضَعَهُمَا حَتّٰى ثَارَ السَّحَابُ اَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ مِنْ عَلَى الْمِنْبَرِ حَتّٰى رَاَيْتُ السَّحَابَ يَتَحَادَرُ عَنْ لِحْيَتِهٖ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ وَالَّذِىْ يَلِيْهِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى فَقَامَ ذٰلِكَ الْاَعْرَابِىُّ اَوْ غَيْرُهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيْرُ بِيَدِهٖ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ اِلَّا انْفَرَجَتْ وَفِىْ رِوَايَةٍ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَانْقَلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِىْ فِى الشَّمْسِ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا التِّرْمِذِىَّ اَلْقَزَعَةُ بِالتَّحْرِيْكِ قِطْعَةٌ مِنَ الْغَيْمِ وَالْجَمْعُ قَزَعٌ ترجمہ انس سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ لوگ خشک سالی مین مبتلا ہوئے تو ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑہ رہے تہے کہ ایک دیہاتی شخص نے کہڑے ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ مال برباد ہو گئے اور بال بچے ضائع ہو گئے تو آپ ہماری واسطے دعا کیجیے تو آپنے دونو ہاتہ (دعا کے لیے) اٹہائے اور آسمان مین ہم ابر کا کوئی ٹکڑا بہی نہین دیکہتے تہے تو قسم ہے اس ذات کی جسکے اختیار مین میری جان ہے کہ ہنوز آپنے دونون ہاتہ نہین رکہے تہے کہ ابر پہاڑ کی طرح (آسمان مین) پہیل گیا پہر ہنوز آپ منبر پر سے نہین اترے تہے کہ مینے دیکہا کہ ابر سے آپکی داڑہی مبارک پر بوندین پڑ رہی ہین غرضکہ اس دن تمام روز پانی برستا رہا اور دوسرے روز بہی پانی برستا رہا اور تیسرے روز بہی پانی برستا رہا حتے کہ دوسرے جمعہ تک

پانی برستا ہی رہا پہر دوسری جمعہ کو وہی دیہاتی شخص یا کوئی اور شخص کہڑا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مکانات گر گئے اور مال ڈوب گئے تو آپ ہمارے لیے دعا کیجیے تو آپنے دونون ہاتہہ (دعا کے لیے) اٹہائے اور کہنے لگے یا اللہ ہمارے اطراف مین برسا اور ہم پر مت برسا پس آپ اپنے دست مبارک سے ابر کی جس جانب اشارہ فرماتے تہے ابر اس جانب سے ہٹ جاتا اور ایک روایت مین ہے کہ آپنے دعا کی کہ یا اللہ ہمارے اطراف مین برسا اور ہم پر مت برسا یا اللہ ٹیلون اور بلندیون اور نالون اور درخت کے اگنے کی جگہون پر برسا راوی کا بیان ہے کہ ابر بالکل صاف ہوگیا اور ہم دہوپ مین واپس چلے بجز ترمذی کے چہیون اسکے راوی ہین

(۲) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ شَكَى إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قُحُوطُ الْمَطَرِ فَأَمَرَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ لَهُ فِي الْمُصَلَّى وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَخْرُجُونَ فِيهِ قَالَتْ فَخَرَجَ حِينَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالَى ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ وَاسْتِيخَارَ الْمَطَرِ عَنْ إِبَّانِ زَمَانِهِ عَنْكُمْ وَقَدْ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ تَعَالَى أَنْ تَدْعُوهُ وَوَعَدَكُمْ أَنْ يَسْتَجِيبَ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حِينٍ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى بَدَا بَيَاضُ إِبْطَيْهِ ثُمَّ حَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَأَنْشَأَ اللّٰهُ تَعَالَى سَحَابًا فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ بِإِذْنِ اللّٰهِ تَعَالَى فَلَمْ يَأْتِ مَسْجِدَهُ حَتّٰى سَالَتِ السُّيُولُ فَلَمَّا رَأَى سُرْعَتَهُمْ إِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنِّي عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے فرماتی ہین کہ لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے امساک باران کی شکایت کی تو آپنے حکم دیا اور آپکے حکم کے موجب مصلی (عیدگاہ) مین منبر رکہا گیا اور آپنے ایک دن مقرر فرمادیا تاکہ اس دن سب لوگ وہان حاضر ہون حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دن جب آفتاب کا کنارہ نکلنا شروع ہوا اسوقت نکلے اور آپ آکر منبر پر بیٹہہ گئے اور آپنے تکبیر کہی اور خدا کی حمد و ثنا کی پہر آپنے فرمایا کہ تم لوگون نے اپنے ملک مین خشک سالی کی بابت شکایت کی اور اپنے وقت مقررہ سے بارش کی تاخیر کرنے کی بابت شکایت کی حالانکہ خدا نے تم کو دعا کرنے کا حکم دیا ہے اور خدا نے تمہاری دعا کے قبول کرنیکا تم سے وعدہ فرمایا ہے پہر آپنے یہ دعا کی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حِينٍ (سب تعریف خدا ہی کے لیے ہے جو تمام جہان کا پالنے والا ہے جو نہایت مہربان نہایت رحم والا ہے جو قیامت کے دن کا مالک ہے۔ بجز خدا کے کوئی معبود نہین ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے یا اللہ تو ہی معبود ہے بجز تیرے کوئی معبود سچا نہین ہے تو بے نیاز بے پرواہ ہے اور ہم نیازمند اور محتاج ہین ہم پر پانی اتار اور جس قدر پانی تو برسائے اسکو ہماری قوت اور توانائی کا سبب کردے اور ایک عرصہ دراز تک ہمکو اس سے مستفید فرما) پہر آپنے دونون ہاتہہ اٹہائے یہانتک کہ آپ کی دونون بغلون کی سفیدی نمایان ہونے لگی پہر آپنے لوگون کی طرف اپنی پیٹہہ پہیر دی اور چادر مبارک کو الٹ دیا اور آپنے دونون ہاتہہ اٹہائے ہی ہوئے تہے پہر آپ لوگون کیطرف متوجہ ہوئے اور منبر سے اترکر آپ نے دو رکعت نماز پڑہائی پہر خدا تعالی

نے ابر کو پیدا کر دیا جو گرجنے لگا اور بجلی چمکنے لگی پھر خدا تعالیٰ کے حکم سے پانی برسا پھر آپ مسجد تک نہین تشریف لائے تھے کہ نالے بہنے لگے پھر جب
آپنے دیکھا کہ لوگ جھپٹ کر پانی سے بچنے کی غرض سے گھرون مین گھس رہے ہین تو آپ ہنس پڑے حتے کہ آپکی کچلیان نمایان ہوگئین پھر
آپنے فرمایا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور مین خدا کا بندہ اور اسکا رسول ہون۔ ابو داؤد اسکے راوی ہین

(۲) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اَصَابَنَا مَطَرٌ وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَحَسَرَ ثَوْبَهٗ حَتّٰى اَصَابَهٗ مِنَ الْمَطَرِ فَقُلْنَا لِمَ صَنَعْتَ
هٰذَا قَالَ اِنَّهٗ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِرَبِّهٖ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ہمپر پانی برسنے لگا اور
ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپنے اپنے کپڑے کھول دیے حتی کہ پانی آپ کے جسم مبارک پر پہونچ گیا تو ہم نے عرض کیا کہ یا رسول
اللہ آپنے ایسا کیون کیا آپنے فرمایا کہ یہ اپنے پروردگار کے پاس سے تازہ وارد ہوا ہے ابو داؤد اسکے راوی ہین

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِيْ صَلٰوةِ الْجَنَازَةِ

تیسری فصل

نماز جنازہ کے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَلَهٗ قِيْرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَهَا
حَتّٰى تُدْفَنَ فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ وَالْقِيْرَاطُ مِثْلُ اُحُدٍ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جنازہ کے ساتھ نماز جنازہ پڑھنے تک رہے اسکو ایک قیراط کے برابر ثواب ملیگا اور جو شخص جنازہ
کے ساتھ دفن ہونے تک رہے اسکو دو قیراط کی برابر ثواب ملیگا اور ایک قیراط احد کے برابر ہے۔ پانچون اسکے راوی ہین۔ اور یہ بخاری کے
الفاظ ہین۔

(۲) وَعَنْهُ قَالَ نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَخَرَجَ بِهِمْ اِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّهُمْ وَكَبَّرَ
عَلَيْهِ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَفِيْ اُخْرٰى لِلشَّيْخَيْنِ وَالنَّسَائِيِّ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا
اللّٰهَ لِاَخِيْكُمْ وَلَمْ يَزِدْ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس دن نجاشی کا انتقال ہوا اسی دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
انکی موت کی خبر دی اور آپ اصحاب کو ساتھ لیکر مصلے (عیدگاہ) پر تشریف لے گئے اور انکو صف بستہ کھڑا کیا (اور نماز جنازہ پڑھائی)
اور انپر چار تکبیرین کہین چھیون اسکے راوی ہین۔ اور شیخین اور نسائی کی ایک روایت مین ہے کہ جس دن نجاشی کا انتقال ہوا اسی
دن آپنے اصحاب کو انکی موت کی خبر دی اور فرمایا کہ اپنے بھائی (نجاشی) کے لیے خدا سے مغفرت کی دعا کرو اور اس سے زیادہ کچھ
نہین کیا۔

لہ یہ ہنسی آپ کی غالباً اس وجہ سے ہوگی کہ ابھی تو پانی پانی کر رہے تھے اور ابھی پانی سے بھاگنے لگے ۲ہ اس سے برکت حاصل کرنی چاہیے ۳ہ ابو داؤد کی
روایت غالباً سہو کتابت سے لکھی گئی ہے ورنہ دراصل اس حدیث کو ابھی مسلم مین حاکما لایخفی ۱۲ مترجم ۴ہ نام بہاڑ ۱۲ ۵ہ شاہ حبشہ ۱۲

(۳) وعن عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ قال کان زید بن ارقم یکبّر علی جنائزنا اربعاً وانہ کبّر علی جنازۃ خمساً فسألناہ فقال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکبّرھا اخرجہ الخمسۃ الا البخاری ترجمہ عبد الرحمن بن ابو لیلی سے روایت ہو وہ کہتے ہین کہ زید بن ارقم ہمارے جنازے کی نمازون مین چار تکبیر کہتے تھے اور انہون نے ایک جنازہ پر پانچ تکبیرین کہین تو ہم نے انسے دریافت کیا تو انہون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانچ تکبیر بھی کہتے تہے بجز بخاری کے پانچون اسکے راوی ہین

(۴) وعن حمید بن عبد الرحمٰن قال صلی انس بن مالک وکبّر ثلثاً وسہی فسلّم فقیل لہ فاستقبل القبلۃ وکبّر الرابعۃ ثم سلّم اخرجہ البخاری فی ترجمۃ ترجمہ حمید بن عبد الرحمن سے روایت ہو کہ انس بن مالک نے نماز جنازہ پڑہائی اور تین تکبیرین کہین لو بھول گئے اور سلام پہیر دیا تو اون سے اس بارہ مین کہا گیا تو وہ قبلہ کی جانب متوجہ ہوگئے اور چوتھی تکبیر بھی کہی پہر سلام پہیرا بخاری نے ترجمہ باب مین اسکو روایت کیا ہے۔

(۵) وعن ابن عباس انہ صلی علی جنازۃ فقرء بفاتحۃ الکتاب فقیل لہ فی ذلک فقال انہ من السنۃ اخرجہ الخمسۃ الا مسلماً وھذا لفظ ابی داؤد ترجمہ ابن عباس سے روایت ہو کہ انہون نے جنازہ کی نماز پڑہائی اور سورہ الحمد پڑہی تو انکو اس بارہ مین کہا گیا تو انہون نے فرمایا کہ یہ سنت ہو بجز مسلم کے پانچون اسکے راوی ہین اور یہ ابو داؤد کے الفاظ مین

(۶) وعن نافع ان ابن عمر کان لا یقرأ فی الصلوٰۃ علی الجنازۃ اخرجہ مالک ترجمہ نافع سے روایت ہو کہ ابن عمر نماز جنازہ مین قرآن نہین پڑہتے تہے۔ مالک اسکے راوی ہین

(۷) وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ اذا صلیتم علی المیت فاخلصوا لہ الدعاء اخرجہ ابوداؤد ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میت پر نماز پڑہو تو نہایت ہی خلوص کے ساتھ اسکے لیے دعا کرو۔ ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

(۸) وعنہ وسئل کیف تصلی علی الجنازۃ فقال اتبعھا من بیت اھلھا فاذا وضعت کبّرت وحمدت اللہ تعالیٰ وصلیت علی نبیہ صلی اللہ علیہ ثم اقول اللھم عبدک وابن عبدک وابن امتک کان یشھد ان لا الہ الا انت وان محمداً عبدک ورسولک وانت اعلم بہ اللھم ان کان محسناً فزد فی احسانہ وان کان مسیئاً فتجاوز عن سیئاتہ اللھم لا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ اخرجہ مالک ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ ان سے دریافت کیا گیا کہ آپ نماز جنازہ کس طرح پڑہتے ہین تو انہون نے کہا کہ مین مردہ کے گہر سے اسکے جنازہ کے ساتھ رہتا ہون پہر جب جنازہ زمین پر رکہا جاتا ہے تو مین اللہ اکبر کہتا ہون اور خدا تعالی کی حمد کرتا ہون اور اسکے پیغمبر پر درود بہیجتا ہون پہر یہ دعا کرتا ہون اللھم عبدک وابن عبدک وابن امتک کان یشھد ان لا الہ الا انت وان محمداً عبدک ورسولک وانت اعلم بہ اللھم ان کان

لـہ کہ آج خلاف معمول پانچ تکبیر آپنے کیون کہی، سـہ کہ آپنے تین ہی تکبیرین کہین، سـہ کہ آپنے سورہ فاتحہ کیون پڑہی، سـہ یعنے بے غرض بے ریا سچے دل سے اسکے لیے دعا کرو اسلیے کہ مردہ زندہ کی دعا کا محتاج ہے ۱۱

محسنا فزد فی احسانه وان کان مسیئا فتجاوز عن سیئاته اللهم لا تحرمنا اجره ولا تفتنا بعده (اے اللہ تیرا بندہ اور تیرے
بندی کا بیٹا اور تیری لونڈی کا بیٹا ہے یہ اس مضمون کی شہادت دیتا تھا کہ بجز تیرے کوئی معبود نہیں ہے اور محمد تیرے بندہ اور رسول ہیں
اور تو اسکے حال سے زیادہ عالم اور دانا ہے اے اللہ اگر یہ نیکوکار رہتا تو اسکی نیکی کو اور بڑھا دے۔ اور اگر بدکار رہتا تو اسکی برائیوں سے
درگزر فرما۔ اے اللہ تو اسکے ثواب سے ہمکو محروم نہ فرما اور اسکے بعد ہمکو مفتون اور پریشان مت کر) مالک اسکے راوی ہیں

(۹) وعن عوف بن مالک قال صلی النبی صلی الله علیه وسلم علی جنازة فحفظت من دعائه اللهم اغفر له وارحمه
وعافه واعف عنه واکرم نزله ووسع مدخله واغسله بالماء والثلج والبرد ونقه من الخطایا کما ینقی الثوب الابیض
من الدنس وابدله دارا خیرا من داره واهلا خیرا من اهله وزوجا خیرا من زوجه وادخله الجنة واعذه من
عذاب القبر ومن عذاب النار قال عوف حتی تمنیت ان اکون انا ذلک المیت اخرجه مسلم واللفظ له والترمذی
والنسائی ترجمہ عوف بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ کی نماز پڑھائی تو میں نے آپکی دعا سے یہ الفاظ یاد کرلیے
اللهم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه واکرم نزله ووسع مدخله واغسله بالماء والثلج والبرد ونقه من الخطایا
کما ینقی الثوب الابیض من الدنس وابدله دارا خیرا من داره واهلا خیرا من اهله وزوجا خیرا من زوجه و
ادخله الجنة واعذه من عذاب القبر ومن عذاب النار (اے اللہ اسکو بخشدے اور اس پر رحم کر اور اسکو عافیت رکھ اور
(اس کے گناہ) معاف کردے اور اسکی مہمانی اچھی کر اور اسکی قبر کو کشادہ کردے اور پانی اور برف اور اولے سے (اسکے گناہ کو) دھو ڈال
اور اسکو گناہوں سے ایسا پاک صاف کردے جس طرح سفید کپڑا میل سے پاک صاف ہوجاتا ہے اور اسکے گھر کے بدلہ میں اسکو اس کے
گھر سے اچھا گھر مرحمت فرما اور اسکے لوگوں سے اچھے لوگ اور اسکی بی بی سے اچھی بی بی عنایت فرما اور اسکو جنت میں داخل فرما
اور اسکو قبر اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ) عوف کہتے ہیں کہ حتے کہ میں نے یہ آرزو کی کہ کاش یہ مردہ میں ہوتا[1]۔ مسلم۔ ترمذی۔ نسائی
اسکے راوی ہیں اور یہ مسلم کے الفاظ ہیں

(۱۰) وعن الحسن انه قال یقرأ علی الطفل فاتحة الکتاب ویقول اللهم اجعله لنا سلفا وفرطا وذخرا واجرا اخرجه
البخاری فی ترجمة ترجمہ حسن سے روایت ہے کہ وہ لڑکے کی نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھتے تھے اور یہ دعا پڑھتے تھے (اے اللہ
تو اسکو ہمارا پیش رو اور پیش خیمہ اور ذخیرہ اور ثواب کردے) بخاری نے ترجمہ باب میں اسکو روایت کیا ہے

(۱۱) وعن عطاء قال صلی النبی صلی الله علیه علی ابنه ابراهیم وهو ابن سبعین لیلة اخرجه ابو داود ترجمہ عطا
سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فرزند ابراہیم کی نماز (جنازہ) پڑھی حالانکہ وہ ستر روز کے تھے۔ ابوداؤد
اسکے راوی ہیں۔

(۱۲) وعن جابر قال قال النبی صلی الله علیه الطفل لا یصلی علیه ولا یرث ولا یورث حتی یستهل اخرجه الترمذی

---

[1] اور آپ کی دعا کی بدولت میرا بیڑا پار ہوجاتا۔

ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لڑکے کی نماز جنازہ نہ پڑھی جاے اور نہ لڑکا کسیکا وارث ہوتا ہے اور نہ اسکا کوئی وارث ہوتا ہے جب تک کہ وہ پیدا ہونیوقت روی چلاے نہیں ۔ ترمذی اسکے راوی ہین

(۱۳) وَعَنْ عائشة قالت مات ابراهيم بن النبي صلى الله عليه وسلم وهو ابن ثمانية عشر شهرا فلم يصل عليه اخرجه ابوداود ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ابراہیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند کا انتقال ہوا اور انکی عمر اٹھارہ مہینے کی تھی تو آپنے انکے جنازہ کی نماز نہین پڑھی ابوداود اسکے راوی ہین

(۱۴) وَعَنْ نافع ابي غالب قال صلى انس على جنازة رجل فقام عند راسه فكبر اربع تكبيرات وصلى على امرأة فقام عند عجيزتها وكبر اربعا فقيل له اهكذا كان رسول الله صلى الله عليه يصنع قال نعم اخرجه ابوداود والترمذي ترجمہ نافع ابو غالب سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ حضرت انس نے ایک مرد کے جنازہ کی نماز پڑھائی اور اسکے سر کے مقابل کھڑے ہوے اور چار تکبیرین کہین اور ایک عورت کے جنازہ کی نماز پڑھائی تو اسکے سرین (کونے) کے مقابل کھڑے ہوے اور چار تکبیرین کہین تو ان سے دریافت کیا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے اونہون نے کہا کہ ہان (ایسا ہی کیا کرتے تھے) ابوداود ترمذی اسکے راوی ہین

(۱۵) وَعَنْ عثمان وابي هريرة وابن عمر رضي الله عنهم انهم كانوا يصلون على جنائز الرجال والنساء فيجعلون الرجال مما يلي الامام والنساء مما يلي القبلة. اخرجه مالك ترجمہ عثمان اور ابوہریرہ اور ابن عمر سے روایت ہے کہ یہ سب لوگ (جب) مردون اور عورتون کے جنازہ کی نماز اکٹھی پڑھتے تھے تو مردون کو امام کے متصل رکھتے تھے اور عورتون کو قبلہ کے متصل رکھتے تھے ۔ مالک اسکو راوی ہین ۔

(۱۶) وَعَنْ محمد بن ابي حرملة ان زينب بنت ابي سلمة توفيت وطارق امير المدينة فاتي بجنازتها بعد الصبح فوضعت بالبقيع وكان طارق يغلس بالصبح فقال ابن عمر لاهلها اما ان تصلوا على جنازتكم الان واما ان تتركوها حتى ترتفع الشمس اخرجه مالك ترجمہ محمد بن ابی حرملہ سے روایت ہے کہ زینب بنت ابو سلمہ کا انتقال ہوا اور طارق اسوقت مدینہ کے امیر (حاکم) تھے تو (نماز) صبح کے بعد ان کا جنازہ لاکر بقیع[۵] مین رکھا گیا اور طارق صبح کی نماز بہت سویرے اندھیرے مین پڑھتے تھے اور ابن عمر نے مردے کے لوگون سے کہا کہ یا تو اپنے جنازہ کی نماز تم اسی وقت پڑھ لو یا آفتاب کے بلند ہونے تک رہنے دو ۔ مالک اسکو راوی ہین

(۱۷) وَعَنْ نافع قال كان ابن عمر يصلي على الجنازة بعد الصبح وبعد العصر اذا صليتا لوقتهما اخرجه مالك وللبخاري في ترجمة باب بغير اسناد كان ابن عمر لا يصلي الا طاهرا ولا يصلي عند طلوع الشمس ولا غروبها ويرفع يديه ترجمہ نافع سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ابن عمر (نماز) صبح اور عصر کے بعد جنازہ کی نماز پڑھتے تھے جبکہ یہ دونون نمازین

---

۵ قبرستان مدینہ ۱۲

اپنے پورے وقت پر پڑہی جائیں مالک اسکے راوی ہین اور بخاری نے ترجمہ باب مین بغیر اسناد کے بیان کیا ہے کہ ابن عمر نماز (جنازہ) بغیر طہارت کے نہین پڑہتے تہے اور نہ نماز جنازہ طلوع آفتاب کے وقت پڑہتے تہے نہ غروب آفتاب کے وقت اور (تکبیر کے وقت) دونوں ہاتہ اوٹہاتے تہے۔

(١٨) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا لَمَّا مَاتَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَتِ ادْخُلُوا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتّٰى أُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَأُنْكِرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ مَا أَسْرَعَ مَا نَسِيَ النَّاسُ وَاللهِ لَقَدْ صَلّٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَلَى ابْنَيْ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَأَخِيهِ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ إِلَّا الْبُخَارِيَّ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ جب سعد بن ابو وقاص کا انتقال ہوا تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ انکا جنازہ مسجد مین لاؤ تاکہ مین بہی انکے جنازہ کی نماز پڑہ سکون تو لوگون نے حضرت عائشہ کے اس قول کو نا پسند[١] کیا تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ کیا جلد بہول گئے قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیضا کے دونون بیٹے سہیل اور انکے بہائی کے جنازہ کی نماز مسجد مین پڑہی۔ بجز بخاری کے چہیون اسکے راوی ہین

(١٩) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صُلِّيَ عَلٰى عُمَرَ فِي الْمَسْجِدِ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ حضرت عمر کے جنازہ کی نماز مسجد مین پڑہی گئی۔ مالک اسکے راوی ہین

(٢٠) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ مَنْ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا شَيْءَ لَهُ وَفِي نُسْخَةٍ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جنازہ کی نماز مسجد مین پڑہے اسکے لیے کچہ (ثواب) نہین ہے اور ایک نسخہ مین ہے کہ اسپر کچہ (گناہ) نہین ہے۔ ابو داؤد اسکے راوی ہین

(٢١) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَفَقَدَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ فَسَأَلَ عَنْهَا فَقَالُوا مَاتَتْ فَقَالَ أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي فَكَأَنَّهُمْ صَغَّرُوا أَمْرَهَا فَقَالَ دُلُّونِي عَلٰى قَبْرِهَا فَدَلُّوهُ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْقُبُورَ مَمْلُوَّةٌ ظُلْمَةً عَلٰى أَهْلِهَا وَإِنَّ اللهَ تَعَالٰى يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلٰوتِي عَلَيْهِمْ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَأَبُو دَاوُدَ إِلَى الْإِعْلَامِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک کالی عورت مسجد کی خدمت[٢] کیا کرتی تہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو نہ پایا تو آپنے اسکی کیفیت دریافت فرمائی تو لوگون نے عرض کیا کہ وہ مرگئی تو آپنے فرمایا کہ تم لوگون نے مجہے کیون اطلاع نہین دی گویا کہ لوگون نے اسکی موت کو حقیر سمجہا (اور آپکو اطلاع نہ دی) تو آپنے فرمایا کہ مجہے اسکی قبر بتلاؤ لوگون نے اسکی قبر آپ کو بتلائی تو آپنے اسکی قبر پر نماز (جنازہ) پڑہی پہر آپنے فرمایا کہ یہہ قبرین قبر والون پر اندہیرے سے بہری ہوئی ہین اور خدا تعالی انپر میرے نماز پڑہنے (کی وجہ) سے انکے لیے قبرون کو منور اور روشن کر دیتا ہے شیخین اور ابو داؤد اسکے راوی ہین اور یہ مسلم کے الفاظ ہین

(٢٢) وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ صَلّٰى عَلٰى قَبْرٍ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ

---

[١] کہ نماز جنازہ مسجد مین کیونکر ہوسکتی ہے ۔ [٢] جہاڑو وغیرہ دیتی تہی

صلے اللہ علیہ وسلم نے قبر پر نماز جنازہ پڑہی مسلم اسکے راوی ہین

(۲۳) وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ غَائِبٌ فَلَمَّا قَدِمَ صَلَّى عَلَيْهَا وَقَدْ مَضَى لِذٰلِكَ شَهْرًا۔ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن مسیب سے روایت ہو کہ ام سعد کا انتقال ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود نہ تہے رکہین تشریف لیگئے تہی پہر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپنے ان رکی قبر) پر نماز جنازہ پڑہی اور انکو مرکر ایک مہینہ گزر چکا تہا ترمذی اسکے راوی ہین

(۲۴) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ صَلَّى عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِينَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ أَخْرَجَهُ أَبُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجنگ) احد کے شہیدون پر آٹہ برس کے بعد نماز پڑہی جیسے کہ آپ زندون اور مردون[۵۱] سے رخصت ہوتے تہے۔ ابوداود نسائی اسکے راوی ہین

(۲۵) وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ قَالَ تُوُفِّيَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِنَ الْحَبَشِ فَهَلُمُّوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ قَالَ فَصَفَفْنَا عَلَيْهِ فَكُنْتُ فِي صَفِّ الثَّانِي أَوْ فِي الثَّالِثِ فَصَلَّى عَلَيْهِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ جابر سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج ایک نیک بخت حبشی شخص کا انتقال ہو گیا ہے تو تم لوگ آؤ اور اُسپر نماز پڑہو راوی کا بیان ہے پہر ہم لوگ صف لبتہ کہڑے ہوئے تو مین دوسری یا تیسری صف مین تہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسپر نماز (جنازہ) پڑہائی شیخین اور نسائی اسکے راوی ہین

(۲۶) وَعَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ لَمْ يُصَلِّ عَلَى مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ وَلَمْ يَنْهَ عَنِ الصَّلٰوةِ عَلَيْهِ أَخْرَجَهُ أَبُودَاوُدَ ترجمہ ابو برزہ اسلمی سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز بن[۵۲] مالک کے جنازہ کی نماز نہین پڑہی اور نہ دوسرون کو انکے جنازہ کی نماز پڑہنے سے منع فرمایا۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین

(۲۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ قَضَاءً فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى عَلَيْهِ وَإِلَّا قَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ كَانَ يُصَلِّي وَلَا يَسْأَلُ وَكَانَ يَقُولُ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ كَلًّا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا أَبَادَاوُدَ الْكَلُّ الثِّقْلُ وَالدَّيْنُ وَالضَّيَاعُ بِفَتْحِ الضَّادِ الْعِيَالُ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ جب کسی قرضدار شخص کا جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آتا تہا تو آپ دریافت فرماتے تہے کہ کیا اس شخص نے اتنا مال چہوڑا ہے جو اس کے قرض کے ادا کے لیے کافی ہو تو اگر یہ بیان کیا جاتا کہ اس نے اتنا مال چہوڑا ہے جو اسکے قرض کے ادا کے لیے کافی ہے تو آپ اسکے جنازہ کی نماز پڑہتے تہے ورنہ آپ یہ فرمادیتے کہ تم لوگ نماز پڑہ لو (مین نہین پڑہتا) پہر جب خدا تعالی نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فتوحات نصیب کیے (اور ممالک فتح ہوے اور اسلام کا افلاس جاتا رہا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک جنازہ کی نماز پڑہاتے تہے اور (قرض کی نسبت) کچہ دریافت نہین فرماتے تہے اور آپ فرماتے تہے کہ مین مسلمانون کا انکی جانون سے زیادہ دوست اور مہربان ہون پس جو شخص اور بال بچے چہوڑکر مرجاے اسکی ادائی اور پرورش میری ذمہ ہے اور جو شخص مال چہوڑکر مرجاے وہ اس کے وارثون کا ہے

---

[۵۱] اسی سال آپکا انتقال ہوا ۱۲ [۵۲] یہ وہ شخص ہین جو زنا کے ارتکاب مین سنگسار کیے گئے تہے ۱۲

بجز ابوداؤد کے پانچوں اسکے راوی ہین

(۲۸) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِرَجُلٍ قَتَلَ نَفْسَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک ایسے شخص کا جنازہ آیا جس نے خودکشی کی تھی تو آپ نے اسکے جنازہ کی نماز نہین پڑہی مسلم۔ ترمذی۔ نسائی اسکے راوی ہین

(۲۹) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّي عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهُ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس مردہ پر مسلمانون کا ایک گروہ نماز پڑہے جنکی تعداد سو تک پہونچتی ہو اور وہ سب کے سب اسکے لیے شفاعت کرین (مغفرت کی دعا کرین) تو ضرور اسکے بارہ مین انکی شفاعت قبول ہوگی (یعنے اسکی مغفرت ہوجائیگی) مسلم۔ ترمذی۔ نسائی اسکے راوی ہین

(۳۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهِ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ مینے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ جو مسلمان شخص مرجائے اور اسکے جنازہ کی نماز ایسے چالیس شخص پڑہین جو خدا کے ساتہ کسی کو شریک کرتے ہون (یعنے پورے مسلمان ہون) تو خدا تعالی اسکے حق مین ضرور انکی شفاعت کو قبول فرماتا ہے مسلم۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین

(۳۱) وَعَنْ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوْفٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا اَوْجَبَ فَكَانَ مَالِكٌ اِذَا اسْتَقَلَّ اَهْلَ الْجَنَازَةِ جَزَّاَهُمْ ثَلٰثَةَ صُفُوْفٍ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ مالک بن ہبیرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مرجائے اور اسکے جنازہ کی نماز مسلمانون کی تین صفین پڑہین تو ضرور اسکے لیے (جنت) واجب اور ضروری ہوجائیگی۔ تو مالک (راوی) جب اہل جنازہ کو کم سمجہتے تہے تو انکو اسی حدیث کے موجب تین صفون پر تقسیم کردیتے تہے۔ ابوداؤد۔ ترمذی اسکے راوی ہین

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِيْ صَلَوَاتٍ مُتَفَرِّقَةٍ

چوتہی فصل

متفرق نمازون کے بیان مین

تَحِيَّةُ الْمَسْجِدِ
نماز تحیۃ المسجد کا بیان

(۱) عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَجْلِسَ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ ترجمہ ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ تم مین سے جو شخص مسجد مین آئے اُسکو دو رکعت نماز بیٹھنے سے قبل پڑھ لینی چاہیے جیسون اسکے راوی ہین

(۲) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ **ترجمہ** کعب بن مالک سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تھے تو پہلے مسجد مین تشریف لاتے تھے اور دو رکعت نماز پڑھتے تھے پھر لوگون سے ملنے کے لیے بیٹھتے تھے ابوداؤد اسکے راوی ہین

صلوٰۃ الاستخارہ

نماز استخارہ کا بیان

(۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ قَالَ وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا مُسْلِمًا **ترجمہ** جابر سے روایت ہو وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو تمامی امور مین استخارہ سکھلاتے تھے جس طرح کہ آپ ہمکو قرآن کی سورہ سکھلاتے تھے اور آپ فرماتے تھے کہ جب تم مین سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو اسکو دو رکعت نماز بجز فرض کے پڑھنی چاہیے پھر یہ دعا کرنی چاہیے اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ (ای اللہ مین تجھ سے تیرے علم کی برکت سے خیر اور بھلائی مانگتا ہون اور تیری قدرت کی برکت سے تجھ سے قدرت طلب کرتا ہون اور مانگتا ہون مین تیرے بڑے فضل سے اسلیے کہ تو قدرت والا ہے اور مین قدرت نہین رکھتا اور تو جانتا ہے اور مین نہین جانتا اور تو غیب کی باتون کا جاننے والا ہے ای اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام[1] میرے لیے میرے دین اور دنیا اور انجام کار مین مفید اور بہتر ہے یا آپنے فرمایا کہ اس کام کا نتیجہ فی الحال یا بالآخر میرے لیے مفید اور بہتر ہے تو تو اس کام پر مجھ کو قدرت عطا فرما اور میرے لیے اسکام کو آسان کر دے پھر میرے لیے اس مین تو برکت عطا فرما۔ ای اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے میرے دین اور دنیا اور انجام کار مین مضر اور برا ہے یا آپنے فرمایا کہ اس کام کا نتیجہ فی الحال یا بالآخر میرے لیے مضر اور نقصان رسان ہو تو تو اسکام کو مجھ سے دور کر دے اور مجھ کو اسکام سے دور کر دے اور مجھے بھلائی پر قدرت دے جہان کہین ہو پھر اس سے تو مجھ کو خوش

---

[1] اسی موقعہ پر کام کا نام لینا چاہیے جیسا کہ آخر حدیث مین مذکور ہے

وخرم کردی، اور آپنے فرمایا کہ اپنی حاجت اور کام کا نام لیوے بجز مسلم کے پانچون اسکے راوی ہین

صلوۃ الحاجۃ

نماز حاجت کا بیان

(۱) عن عبد اللہ بن ابی اوفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت لہ الی اللہ حاجۃ او الی احد من بنی ادم فلیتوضأ ولیحسن الوضوء ثم لیصل رکعتین ثم لیثن علی اللہ تعالی ولیصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لیقل لا الہ الا اللہ الحکیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العلمین اسألک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والعصمۃ من کل ذنب والغنیمۃ من کل بر والسلامۃ من کل اثم لا تدع لی ذنبا الا غفرتہ ولا ہما الا فرجتہ ولا حاجۃ ہی لک رضی الا قضیتہا یا ارحم الراحمین اخرجہ الترمذی عزائم المغفرۃ الاسباب التی تلزم للعبد الغفران وتحققہ

ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو خدا سے کوئی حاجت ہو یا کسی انسان سے کوئی ضرورت ہو تو اسکو وضو کرنا چاہیے اور اچھی طرح وضو کرنا چاہیے پھر دو رکعت نماز پڑھنی چاہیے پھر خدا کی حمد وثنا کرنی چاہیے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا چاہیے پھر یہ دعا کرنی چاہیے لا الہ الا اللہ الحکیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العلمین اسألک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والعصمۃ من کل ذنب والغنیمۃ من کل بر والسلامۃ من کل اثم لا تدع لی ذنبا الا غفرتہ ولا ہما الا فرجتہ ولا حاجۃ ہی لک رضی الا قضیتہا یا ارحم الراحمین بجز خدا کے کوئی معبود نہیں ہے جو حکمت والا بخشش والا ہے پاک ہے اللہ پروردگار ہے بڑے عرش والا سب تعریف خدا ہی کے لیے ہے جو تمام جہان کا پروردگار ہے مین تجھ سے تیری رحمت کے اسباب مانگتا ہون اور ایسے اسباب مانگتا ہون جنکی وجہ سے تیری مغفرت لازمی اور ضروری ہوجاے اور مین تجھ سے ہر گناہ سے حفاظت کا طالب ہون اور ہر نیکی کی لوٹ کا طالب ہون اور ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہون اور میرے لیے کوئی ایسا گناہ باقی نہ چھوڑ جسکو تو بخش نہ دے اور کوئی ایسی فکر باقی نہ چھوڑ جسکو تو کھول نہ دے (دور نہ کردے) اور کوئی ایسی حاجت باقی نہ چھوڑ جس مین تیری رضامندی ہو جسکو تو پوری نہ کردے ای سب رحم کرنیوالون سے بڑے رحم کرنیوالے، ترمذی اسکے راوی ہین

صلوۃ التسبیح

نماز تسبیح کا بیان

(۱) عن ابن عباس وابی رافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال للعباس بن عبد المطلب یا عباس یا عماہ الا اعطیک الا امنحک الا احبوک الا افعل بک عشر خصال اذا انت فعلت ذلک غفر اللہ لک ذنبک اولہ واخرہ قدیمہ وحدیثہ خطأہ وعمدہ صغیرہ وکبیرہ سرہ وعلانیتہ عشر خصال ان تصلی اربع رکعات تقرأ فی کل رکعۃ فاتحۃ الکتاب وسورۃ فاذا فرغت من القراءۃ قلت سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر خمس عشرۃ مرۃ ثم ترکع فتقولہا وانت راکع عشرا ثم ترفع راسک من الرکوع فتقولہا عشرا ثم تہوی ساجدا فتقولہا وانت ساجد عشرا ثم ترفع راسک من السجود فتقولہا عشرا ثم تسجد فتقولہا عشرا ثم ترفع راسک فتقولہا عشرا فذلک خمس وسبعون

لہ یعنے ہر نیکی کی لوٹ مجکو ملجاے ۔ سہ یعنے میرے سب گناہ بخشدے ۔ سہ یعنے سب فکرین دور کردے ۔ سہ یعنی سب حاجت جس مین تیری رضامندی ہو پوری کردے

فِي كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهُمَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ وَإِلَّا فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمُرِكَ مَرَّةً أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي رَافِعٍ الْحِبَاءُ الْعَطِيَّةُ ترجمہ ابن عباس اور ابو رافع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس بن عبد المطلب سے کہا کہ اے عباس اے میرے چچا کیا نہ عطا کروں میں تمکو کیا نہ نفع پہونچاؤں میں تمکو کیا نہ دوں میں تم کو کیا نہ سکھاؤں میں تمکو دس خصلت یعنی ایسی چیز جس سے دس قسم کے گناہ معاف ہوجائیں جب تم ولیا کرو تو خدا تعالی تمہارے اگلے پچھلے اور پرانے نئے اور بھولے چوکے اور جانے بوجھے چھوٹے بڑے چھپے ظاہر گناہ معاف فرما دیگا یہ دس خصلت یعنی دس قسم کے گناہ ہوے وہ یہ ہے کہ تم چار رکعت نماز پڑھو اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور کوی سورہ پڑھو جب قراءت سے فارغ ہو چکو تو پندرہ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ کہو پھر رکوع کرو اور رکوع میں دس بار وہی کلمات کہو پھر رکوع سے سر اٹھاؤ اور دس بار وہی کلمات کہو پھر سجدہ کرو اور سجدہ میں دس بار وہی کہو پھر سجدہ سے سر اٹھاؤ اور دس بار وہی کہو پھر سجدہ کرو اور دس بار وہی کہو پھر سجدہ سے سر اٹھاؤ اور وہی کلمات دس بار کہو تو یہ سب ہر ایک رکعت میں پچہتر بار ہوا اسی طرح چاروں رکعت میں کرو اگر تم سے ہو سکے روزانہ ایک دفعہ یہ نماز پڑھا کرو ورنہ ہر جمعہ میں ایک دفعہ پڑھا کرو اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو ہر مہینے میں ایک دفعہ پڑھا کرو اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر سال میں ایک دفعہ پڑھا کرو اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک دفعہ پڑھ لو۔ ابو داؤد نے ابن عباسؓ سے اور ترمذی نے ابو رافع سے یہ حدیث کو روایت کیا ہے۔

أَحَادِيْثُ تَتَضَمَّنُ مَعَانِيَ تَتَعَلَّقُ بِالصَّلٰوةِ

ایسی متفرق احادیث کا بیان جن کے مضامین نماز سے متعلق ہیں

(۱) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّهُ قَالَ لَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِّنْ صَلٰوتِهِ يَرٰى أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِيْنِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيْرًا يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ ترجمہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ تم میں سے کوی شخص اپنی نماز میں سے شیطان کو کچھ حصہ نہ دے کوی شخص یہ خیال کرے کہ نماز کے بعد اسکو داہنی ہی طرف پھرنا اسپر واجب ہے میں تو اکثر دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بائیں طرف بھی پھرتے تھے بجز ترمذی کے پانچوں اسکے راوی ہیں

(۲) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَيُصَلِّيْ حَافِيًا وَمُنْتَعِلًا وَيَنْصَرِفُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی) کھڑے ہو کر (کبھی) بیٹھکر پانی پیتے تھے اور (کبھی) ننگے پاؤں اور (کبھی) جوتے پہنکر نماز پڑھتے تھے اور نماز کے بعد کبھی

ملہ بیٹھکر جلسہ استراحت میں بعد اٹھکر کھڑے ہوکر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرو جیسا کہ اول رکعت میں بتلایا گیا ہے ملہ جملہ تین سو بار ہوتے ملہ ایسا خیال کرنا گویا کہ شیطان کو اپنی نماز میں سے حصہ دینا ہے

دائین جانب اور کبھی بائین جانب پہرتے تھے نسائی اسکے راوی ہین

(۳) **وعن** ابن عباس ان رفع الصوت بالذکر حین ینصرف الناس من المکتوبۃ کان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ اخرجہ الخمسۃ الا الترمذی ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہین کہ بلند آواز سے ذکر کرنا جبکہ لوگ فرض نماز سے فارغ ہوجاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین تھا بجز ترمذی کے پانچون اسکے راوی ہین

(۴) **وعن** ابی رمثۃ قال ادرک رجل مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم التکبیرۃ الاولی فلما سلم النبی صلی اللہ علیہ وسلم قام رجل الذی ادرک معہ التکبیرۃ الاولی من الصلوۃ لیشفع فوثب عمر فاخذ بمنکبیہ فھزہ ثم قال اجلس انہ لم یھلک اھل الکتاب الا انہ لم یکن لھم فصل بین صلوتھم فرفع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بصرہ وقال اصاب اللہ بک یا ابن الخطاب اخرجہ ابوداود ترجمہ ابورمثہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ایک شخص تکبیر اولی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز مین شریک ہوا پہر جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام پہیرا تو وہ شخص جو آپکے ساتھ تکبیر اولی سے نماز مین شریک ہوا تھا کھڑا ہوگیا تاکہ دوگانہ پڑہے تو حضرت عمر جھپٹ کر اٹھے اور اس کا مونڈھا پکڑ کر ہلایا پہر کہا کہ بیٹھ جاؤ اہل کتاب (یہود و نصاری) اسی وجہ سے ہلاک اور برباد ہوگئے کہ انکی نمازون کے مابین کچھ فصل نہ تھا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر اٹھا کر ادہر دیکھا اور فرمایا اے عمر ابن خطاب خدا نے تمکو ٹھیک بات کی توفیق دی۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین

(۵) **وعن** ابی الشعثاء قال کنا قعودا فی المسجد مع ابی ھریرۃ فاذن المؤذن فقام رجل یمشی فاتبعہ ابوھریرۃ بصرہ حتی خرج من المسجد فقال اما ھذا فقد عصی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم اخرجہ الخمسۃ الا البخاری ترجمہ ابوالشعثاء سے روایت ہے کہتے ہین کہ ہم مسجد مین ابوہریرہؓ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تہے اتنے مین موذن نے اذان کہی تو ایک شخص کھڑا ہوکر چلا تو ابوہریرہ اسکو گھورتے رہے یہانتک کہ وہ مسجد سے باہر چلا گیا تو ابوہریرہؓ نے کہا اس شخص نے تو ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ بجز بخاری کے پانچون اسکے راوی ہین

(۶) **وعن** سماک بن حرب قال قلت لجابر بن سمرۃ اکنت تجالس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم کثیرا کان لا یقوم من مصلاہ الذی یصلی فیہ الصبح حتی تطلع الشمس وکانوا یتحدثون فی امر الجاھلیۃ فیضحکون ویتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرجہ الخمسۃ الا البخاری ترجمہ سماک بن حرب سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مین نے جابر بن سمرہ سے پوچھا کہ کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا کرتے تہے اونہون نے کہا کہ ہان بہت دفعہ آپ کی عادت تھی کہ آپ صبح کی نماز کے بعد اپنے نماز کی جگہ پر آفتاب کے نکلنے تک بیٹھے رہتے تہے لوگ جاہلیت (کفر) کے زمانہ کی باتون کا تذکرہ کرکے ہنسا کرتے تہے اور آپ بھی مسکراتے تہے۔ بجز بخاری کے پانچون اسکے راوی ہین

(۷) **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغلبنکم الاعراب علی اسم صلوتکم الا انھا العشاء وھم یعتمون

لہ یعنی فرض نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین باآواز بلند اللہ اکبر کہتے تہے ۃ یعنی ایک نماز کو دوسری نماز کے ساتھ ختم کرکے نہ جدا نہین پڑہتے پہر ۃ اذان کے بعد

بِحِلَابِ الْاِبِلِ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرب کے دیہاتی تمہاری نماز کے نام مین کہین تم پر غالب[1] نہ ہوجائین آگاہ رہو کہ نام اس نماز کا عشا[2] ہے اور دیہاتی لوگ اونٹنی کے دودہ دوہنے مین اندہیرا کردیتے ہین اس لیے اسکو عتمہ کہتے ہین مسلم۔ ابوداؤد۔ نسائی اسکے راوی ہین

(۸) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَغْلِبَنَّکُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰی اسْمِ صَلٰوتِکُمُ الْمَغْرِبِ قَالَ وَتَقُوْلُ الْاَعْرَابُ ھِیَ الْعِشَاءُ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرب کے دیہاتی لوگ تمہاری نماز مغرب کے نام مین تم پر غالب نہ ہوجائین۔ راوی کا بیان ہے کہ دیہاتی لوگ مغرب کو عشا[3] کہتے ہین۔ بخاری اسکے راوی ہین

(۹) وَعَنْ اَبِیْ بَرْزَۃَ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکْرَہُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِیْثَ بَعْدَھَا اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا النَّسَائِیَّ ترجمہ ابوبرزہ اسلمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز سے قبل سونیکو اور بعد نماز عشا بات چیت کرنے کو ناپسند فرماتے تہے۔ بجز نسائی کے پانچون اسکے راوی ہین

(۱۰) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْمُرُ مَعَ اَبِیْ بَکْرٍ فِی الْاَمْرِ مِنْ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَنَا مَعَھُمَا اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر کے ساتہ مسلمانون کے بعض امور مین رات کو گفتگو فرماتے تہے اور مین بہی ان دونون کے ساتہ رہتا تہا۔ ترمذی اسکے راوی ہین

(۱۱) وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ خُزَاعَۃَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لَیْتَنِیْ صَلَّیْتُ فَاسْتَرَحْتُ فَکَاَنَّھُمْ عَابُوْا ذَالِکَ عَلَیْہِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ یَا بِلَالُ وَاَرِحْنَا بِھَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَعَلِّیْ اُصَلِّیْ فَاَسْتَرِیْحَ قَالَ فَاَنْکَرَ ذٰلِکَ عَلَیْہِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قُمْ یَا بِلَالُ فَاَرِحْنَا بِھَا یَعْنِی الصَّلٰوۃَ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَمَعْنٰی اَرِحْنَا بِھَا اَیْ لِنَسْتَرِیْحَ بِاَدَائِھَا عَنْ شُغْلِ الْقَلْبِ بِھَا ترجمہ کسی خزاعی شخص سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے تہے روایت ہے کہ انہون نے کہا کہ کاش مین نماز پڑہ لیتا تو آرام ملجاتا تو گویا کہ لوگون نے اسکے اس کہنے کو معیوب[4] خیال کیا تو اس شخص نے کہا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تہے کہ ای بلال نماز کی تکبیر کہو ہمکو نماز سے آرام دو اور ایک روایت مین ہے کہ (کسی شخص نے کہا) کہ کاش مین نماز پڑہ لون تو آرام پاؤن راوی کا بیان ہے کہ انکی یہ بات لوگون کو ناگوار ہوئی تو انہون نے کہا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تہے کہ ای بلال اٹہو اور ہمکو نماز سے آرام دو۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین اَرِحْنَا بِھَا کے یہ معنی ہین کہ نماز کو ادا کر کے آرام پائین اس تعلق سے جو دل کو نماز کی طرف[5] لگا ہوا ہے

(۱۲) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الشَّیْطَانَ قَدْ حَالَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ صَلٰوتِیْ وَبَیْنَ قِرَاءَتِیْ

---

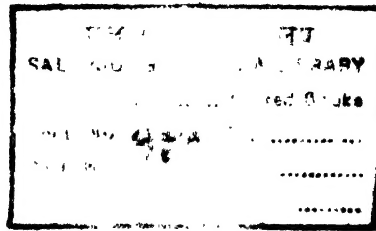
[1] یعنے تم بہی انکی طرح عشا کو عتمہ کہنے لگو۔ [2] اور اسوقت نماز عشا پڑہتے ہین اسلیے اس نماز کو عتمہ کہتے ہین عتمہ کے معنی لغت مین تاخیر اور اندہیرا کرنے کے ہین پس دودہ دوہنے مین تاخیر اور اندہیرا کرنے اور اسوقت اس نماز کے پڑہنے کی وجہ سے اسکو عتمہ کہتے ہین۔ حالانکہ عتمہ کہنا جائز نہین ہے عشا ایسا نام ہے جو خدا نے اس نماز کے لیے رکہا ہے۔ [3] اسلیے کہ عشا شام کے کہانے کو کہتی ہین اور اسوقت وہ کہانا کہاتی تہا اسلیے مغرب کو عشا کہتے تہے آپنے اس سے منع فرمایا [4] کہ نماز کو تکلیف سمجہتا ہے کہ اسکو پڑہنے کے بعد آرام ملجاتا ہے۔ [5] یعنے نماز پڑہنے کے بعد اطمینان اور بیفکری ہوجائے۔

يَلْبِسُهَا عَلَيَّ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خَنْزَبُ فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللهِ تَعَالَى مِنْهُ وَاتْفُلْ عَنْ يَسَارِكَ ثَلٰثًا قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَأَذْهَبَهُ اللهُ تَعَالَى عَنِّي۔ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى ترجمہ عثمان بن ابو العاص سے روایت ہے کہتے ہین کہ مین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ شیطان میرے اور میری نماز اور قراءت کے مابین حائل ہوجاتا ہے اور میری نماز اور قراءت کو مشتبہ کردیتا ہے اور ملا جلا دیتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ یہ شیطان ہے جس کا نام خنزب ہے پس جب تمکو یہ کیفیت محسوس اور معلوم ہو تو خدا تعالی سے پناہ مانگو اور تین دفعہ اپنی بائین جانب تہوک دو ("اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم") راوی کا بیان ہے کہ مین نے ایسا ہی کیا تو خدا نے مجھہ سے اس شیطان کو دفع کردیا۔ مسلم اسکے راوی ہین

تمت

خاتمہ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ جلد سوم کتاب مستطاب تلخیص الصحاح مترجم ختم ہوئی اور اس کی چوتھی پانچوین جلد بھی زیر طبع ہے انشاء اللہ تعالی عنقریب حلیہ طبع سے آراستہ ہوکر ہدیہ ناظرین ہوگی۔ فقط والسلام علی خیر الانام


SAL ... RARY
... red Books